گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

تاریخ — تعلیم

اور

اِسلامی عناصر

ابوالامان امرت سری

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ۔ لاہور

تعداد ۱،۱۰۰

اگست ۱۹۶۰ء

طابع :- اشرف پریس - ایبک روڈ - لاہور

ناشر :- محمد اشرف ڈار - سکرٹری ادارہ ثقافت اسلامیہ - لاہور

عرضِ حال

خاکسار نے یہ کتاب "گورو گرنتھ صاحب اور اسلام" اپنے مہربان دوست مکرم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب مرحوم سابق ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کی فرمائش پر لکھنی شروع کی تھی۔ ابھی اس کا ابتدائی حصہ ہی تصنیف کیا تھا کہ مرحوم کی اچانک وفات ہو گئی۔ جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اب خاکسار اسے انہی کی ایک یاد کے طور پر اپنی قوم کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

اس کتاب میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس کا منبع اور مخزن سکھ لٹریچر ہے اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب سے متعلق اس وقت تک سکھ ودوانوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ اور نچوڑ جمع کر دیا جائے۔ نیز خاکسار نے گورو گرنتھ صاحب کے مختلف مطبوعہ اور قلمی نسخوں کے مطالعہ سے جو جو معلومات حاصل کی ہیں ان کا ضروری حصہ بھی اس میں شامل کر دیا ہے۔ تاکہ ناظرین سکھ مذہب کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب سے پورے طور پر متعارف ہو سکیں۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں گورو گرنتھ صاحب کی تاریخ اور دوسری متعلقہ باتیں درج کی گئی ہیں اور دوسرے حصہ میں گورو گرنتھ صاحب کے اصل شبد پیش کرکے اس کی تعلیم کو واضح کیا گیا ہے۔ جہاں تک گورو نانک صاحب کی اپنی تعلیمات کا تعلق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا ہی ایک گورمکھی چربہ ہیں۔ گورو نانک جی نے اپنی بانی میں قرآن مجید کی مختلف آیات اور احادیث نبویہ میں بیان کردہ مضامین کو ہی پیش کیا ہے۔ چنانچہ جو دوست اس کتاب کے دوسرے حصہ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں گے وہ ہمارے اس نظریہ سے متفق ہوں گے۔

یہاں پر یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ اس کتاب میں جن سکھ کتب اخبارات اور رسالہ جات کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ ان کی اصل کا پیاں خاکسار کے پاس محفوظ ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں مزید جانچ پڑتال کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ خاکسار اس بارے متعلق ہر ممکن سہولت اور امداد دینے کی پوری کوشش کریگا

خاکسار

ابوالامان امرتسری

جنوری ۱۹۶۰ء

فہرست مضامین

گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

— حصّۂ اوّل —

—

تاریخ

حصۂ اوّل گورو گرنتھ صاحب کی تاریخ پر مشتمل ہے اور اس میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے وہ سکھ ودوانوں کی تحریرات پر مبنی ہے۔ چونکہ گورو گرنتھ صاحب سکھوں کی مقدس کتاب ہے اور کسی کتاب کا تعارف اس کے معتقدین سے بہتر اور کوئی نہیں کرا سکتا۔ اس لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔

(۱)

گورو گرنتھ صاحب میں کن کن لوگوں کا کلام شامل ہے

گورو گرنتھ صاحب سکھ دھرم کی مقدس کتاب کا نام ہے۔ یہ گورمکھی زبان کی ایک اچھی خاصی ضخیم کتاب ہے جو سب کی سب منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ اس میں سکھوں کے چھ گورو صاحبان یعنی (۱) گورو نانک جی (۲) گورو انگد جی (۳) گورو امرداس جی (۴) گورو رامداس جی (۵) گورو ارجن جی اور (۹) نویں گورو تیغ بہادر جی کا کلام درج ہے۔ اس کے علاوہ گورو تیغ بہادر جی کے شلوکوں میں ۵۴ ویں نمبر کا شلوک سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ جی کا بیان کردہ تسلیم کیا جاتا ہے جو یہ ہے:۔

بل ہوآ بندھن چھوٹے سب کچھ ہوت اپائے
نانک سب کچھ تمرے ہاتھ میں تم ہی ہوت سہائے[۱]

گورو گرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۱۰ کا عنوان بھی درج ہے جو یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ شلوک گورو گوبند سنگھ جی کا بیان کردہ ہے۔ ہمارے پاس ایک گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ (چھاپہ پتھر) ہے جو گیان پریس گوجرانوالہ میں منشی بوج لال کے اہتمام سے چھپا تھا[۲] اس میں بھی یہ شلوک محلہ ۱۰ کے عنوان کے تحت درج ہے[۳]۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ مطبوعہ نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۱۰ کا عنوان نہیں دیا گیا[۴]۔ تاہم اکثر سکھ ودوان اس شلوک کو گورو گوبند سنگھ جی کا بیان کردہ ہی تسلیم کرتے ہیں[۵]۔ لیکن ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک یہ شلوک بھی گورو تیغ بہادر جی نے ہی اچارن کیا تھا۔ ان کے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب شلوک محلہ ۹ صفحہ ۱۴۲۹ — [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۴۰۴
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر شلوک محلہ ۹ — [۴] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ شلوک محلہ ۹
[۵] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۲۹ و گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۳۱ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۹۰۵

نزدیک اُسے گورو گوبند سنگھ جی کا بیان کردہ تسلیم کرنا درست نہیں ہے[1] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی
نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ شلوک "بل ہوآ بندھن چھوٹے" شامل ہی نہیں کیا گیا[2]

گورو گرنتھ صاحب کی ۹ واروں پر مختلف "دھناں" درج ہیں۔ بعض سکھ ودوانوں کے
نزدیک انھیں گورو ہرگوبند جی نے درج کروایا تھا۔ تاکہ لوگ ان واروں کو اس انداز پر گایا
کریں[3] لیکن بعض ودوانوں کے نزدیک یہ بات درست نہیں اس بارہ میں ان کا یہ خیال ہے کہ
یہ "دھناں" بھی گورو ارجن جی نے خود ہی گورو گرنتھ صاحب میں درج کروائی تھیں[4] اور گورو
گرنتھ صاحب کے ایسے قلمی نسخے بھی موجود ہیں جن میں یہ "دھناں" اصل متن میں نہیں بلکہ حاشیے پر
درج ہیں[5] اور بعض کے نزدیک "دھناں" حاشیے میں نہیں بلکہ اصل متن میں درج کی گئی تھیں[6]
بعض گورو گرنتھ صاحب ایسے بھی ملتے ہیں جن میں یہ "دھناں" ۹ واروں میں سے بھی بعض پر درج
ہیں اور بعض پر نہیں ہیں[7] گورو گرنتھ صاحب کے ایسے پراچین قلمی نسخے بھی موجود ہیں جن میں یہ
"دھناں" کسی بھی وار پر درج نہیں ہیں[8] ایک ودوان کا بیان ہے کہ یہ "دھناں" نہ تو گورو
ہرگوبند جی نے اور نہ گورو ارجن جی نے ہی درج کروائی ہیں بلکہ کسی چالاک اور ہوشیار آدمی
نے بعد میں انھیں گورو گرنتھ صاحب میں شامل کروا دیا تھا[9]

اسی طرح بعض مورخوں کا یہ خیال ہے کہ گورو تیغ بہادر کی بانی گورو ہرگوبند سنگھ جی نے
ان کے مرنے کے بعد گورو گرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی[10] گورو تیغ بہادر نے جیل خانے

---

[1] تواریخ گورو خالصہ حصہ ۱ ص ۱۲۷، دگورمت لیکچر ص ۳۲۹ و اخبار شیر پنجاب دہلی ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء
[2] پراچین بیڑاں ص ۲۸۵ — [3] تواریخ گورو خالصہ ص ۷۴۷ و گورمت نرنے ساگر ص ۵۸ و بانی بیورا ص ۲۲
و گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ — [4] جیون کوش ص ۱۳۰۸ و ص ۲۰۰۳ و گورمت لیکچر ص ۱۱۱۵
و گورمت فلاسفی ص ۱۶۵ وغیرہ — [5] پراچین بیڑاں ص ۱۷۲ و ص ۱۸۳ و ص ۱۸۶
[6] پراچین بیڑاں ص ۵۸ و ص ۹۰۷ — [7] پراچین بیڑاں ص ۱۸۷ — [8] پراچین بیڑاں ص ۱۱۵ و ص ۲۳۶
[9] سنگھو ردھناں بورکچی ہے بانی ص ۱۶ — [10] گورمت فلاسفی ص ۱۶۴، ۱۵۹۔ راگ مالا کھنڈن ص ۳۰
و جیون کتھا گورو گوبند سنگھ ص ۳۷ و کلغی دھر بلاس ص ۱۸ و دیگ تیغ ناما لک ص ۵۵۹ و بانی بیورا ص ۳۰ وغیرہ

میں اپنے شلوک دیواروں پر اور درختوں کے پتوں پر لکھ رکھے تھے۔[1]

بعض ودوانوں کا خیال ہے کہ گورو تیغ بہادر جی کی بانی خود ان کے ہاتھوں گورو گرنتھ صاحب میں درج ہوئی تھی۔[2] اس کے علاوہ ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو تیغ بہادر جی کا جملہ کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکا یعنی اس کا کچھ حصہ باہر بھی رہ گیا ہے۔[3]

بعض ودوانوں کا یہ کہنا ہے کہ گورو ارجن جی نے جب گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا تو گورو تیغ بہادر کی بانی درج کرنے کے لئے جگہ جگہ خالی اوراق چھوڑ دیئے تھے۔[4] لیکن بعض سکھ محققین کو اس سے اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں جس قدر بھی اوراق خالی رہ گئے تھے وہ اتفاقیہ طور پر ہی خالی رہے ہیں۔ ان میں گورو تیغ بہادر کی بانی درج کرنے کی گورو ارجن جی نے کوئی ہدایت نہیں کی تھی۔ اور نہ ان اوراق میں گورو تیغ بہادر کی کوئی بانی درج کی گئی ہے۔ گورو صاحب کی بانی تو اکثر ایسی جگہ درج ہوئی ہے جہاں کوئی بھی ورق خالی نہیں چھوڑا گیا تھا۔[5]

پراچین قلمی نسخوں میں گورو تیغ بہادر کی سب کی سب بانی ایک ہی جگہ درج کی گئی تھی چنانچہ ایسے گورو گرنتھ صاحب موجود ہیں۔ جن میں گورو تیغ بہادر کی بانی ایک ہی جگہ درج ہے لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بانی مختلف مقامات پر درج ہے۔

ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں جو اوراق خالی چھوڑے

---

[1] تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۱۷۸ — [2] پراچین بیڑاں ص ۹۶ و ص ۲۱۶

[3] پراچین بیڑاں ص ۱۴۹ — [4] بانی بیورا ص ۲ و گوردھارے درشن ص ۳۴،
گورمت اتہاس گورو خالصہ ص ۱۰۱ — [5] پراچین بیڑاں ص ۲۶ و پراچین بیڑاں بارے ص ۵۶
و ص ۵ و ص ۲۲۔ خالصہ دھرم شاستر ص ۵ و مہان کوش ص ۱۳۶ و گورمت فلاسفی ص ۱۵۷

[6] پراچین بیڑاں ص ۱۴۵ و ص ۱۹۳، افغانستان وچ اک مہینہ ص ۱۵ و ص ۲۲

گئے تھے وہ گوروارجن جی نے خود اپنی اس بانی کو درج کرنے کے لئے چھوڑے تھے جیسا انہوں نے گوروگرنتھ کی تالیف کے بعد بیان کرنا تھا۔[1]

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گوروصاحبان کے علاوہ بعض اور بھگتوں اور بھاٹوں وغیرہ کا کلام بھی مندرج ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی کا یہ بیان ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں مندرجہ ذیل غیر سکھ صاحبان کی بانی بھی مندرج ہے۔

"کبیر۔ فرید۔ نام دیو۔ دھنا۔ سین۔ پیپا۔ روداس۔ پرمانند۔ میراں بائی۔ سورداس۔ بینی۔ ترلوچن۔ جے دیو۔ رامانند اور سترہ بھاٹ۔ ستا۔ بلونڈ۔ سندر جاال (جمال)۔ پتنگ۔ سمن موہن۔ ایشر۔ گورکھ۔ بھرتھری۔ گوپی چند۔ عالم"[2]

یعنی کل ۵۱ اشخاص کا کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے۔ پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے ۴۸ اشخاص کا کلام گوروگرنتھ میں تسلیم کیا ہے۔[3] پنڈت منشی رام شرما کے نزدیک بھی گورو گرنتھ صاحب میں ۴۸ اشخاص کی بانیاں درج ہیں۔[4]

پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم نے ایسے غیر سکھ گوروصاحبان کی تعداد صرف ۱۸ بیان کی ہے[5] اور ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی مردانہ کے بیان کردہ شلوک بھی گوروگرنتھ صاحب میں تسلیم کئے ہیں۔[6] پنڈت تارا سنگھ جی نے تو یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر سکھمنی کی آٹھ اشٹپدیاں سری چند جی کی بیان کردہ تسلیم کی جائیں تو اس صورت میں گوروگرنتھ صاحب ۴۹ آدمیوں کا کلام درج ہے۔[7]

ایک سکھ ودوان سردار ادھم سنگھ جی کے نزدیک گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب

---

[1] اخبار خالصہ سماچار امرتسر مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۵۹ء [2] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۱ چھاپہ پتھر ۱۹۰۵ء

[3] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۸۴ ــــ [4] گورمت سدھاکر صفحہ ۱۵۶

[5] رسالہ پنج دریا اگست ۱۹۴۶ء ــــ [6] بانی بیورا صفحہ ۹۷ و صفحہ ۱۰۳

[7] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۸۶

میں علاوہ سکھ گورو صاحبان اور بھگتوں کے کلام کے جیو اجات۔ مسلمان شاعر علیم اور میراں بائی کی بانی بھی شامل کی تھی [1] نیز بھائی گورداس جی کے کبت جن کی تعداد ۵۰۰ تھی۔ اور ۲۲ واریں بھی جو ان کی بیان کردہ تھیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں خاص طور پر درج ہو کر گرنتھ صاحب کا ٹیکا قرار پائیں [1]

اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے یہ تسلیم کیا ہے کہ جب گورو ارجن جی نے تمام بھگتوں کی بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دی۔ تو بھائی گورداس جی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ بھی کسی بھگت سے کم نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونی چاہیئے۔ اسی خیال میں وہ کسی کام کے سلسلہ میں گوبند وال گئے اور وہاں باولی صاحب میں اشنان کیا۔ اشنان کرتے وقت وہ اپنی بانی پڑھ رہے تھے۔ کہ پاؤں پھسل گیا اور غوطہ آگیا۔ اور ست نام سری واہگورو کہنے سے ڈوبنے سے بچے۔ جب امرتسر واپس آئے تو گورو ارجن جی نے فرمایا کہ بھائی جی اپنی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دو۔ لیکن بھائی جی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا [2]

جہاں تک موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب کا تعلق ہے۔ اس میں بھائی گورداس جی کے نام پر کوئی شبد یا شلوک درج نہیں۔

---

[1] دربار صاحب امرتسر ص ۸۸ و ص ۸۹ حاشیہ

[2] دربار صاحب امرتسر ص ۸۸ حاشیہ۔ سنت ماگ ۱۱ منڈل ص ۷۶-۷۷

(۲)

سکھ گوروصاحبان

سکھوں کے دس گورو صاحبان مشہور ہوئے ہیں جن کے نام یہ ہیں:۔

پہلا گورو ۔ گورو نانک جی

دوسرا گورو ۔ گورو انگدجی (پہلا نام لہنا جی)

تیسرا گورو ۔ گورو امرداس جی (پہلا نام امرو جی)

چوتھا گورو ۔ گورو رام داس جی (پہلا نام بھائی جیٹھا جی)

پانچواں گورو ۔ گورو ارجن جی (ارجن مل جی)

چھٹا گورو ۔ گورو ہرگوبند جی

ساتواں گورو ۔ گورو ہر رائے جی

آٹھواں گورو ۔ گورو ہرکشن جی

نواں گورو ۔ گورو تیغ بہادر جی (پہلا نام تیاگ مل جی)

دسواں گورو ۔ گورو گوبند سنگھ جی (پہلا نام رائے گوبند یا گوبند رائے جی)

اداسی[1] فرقے سے تعلق رکھنے والے سکھ اس بات کے قائل ہیں کہ گورو نانک جی کے بعد ان کا جانشین ان کا بیٹا سری چند تھا۔ کیونکہ انہوں نے گورو انگد کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے بعد میں گورو نانک کی شہرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ خود ہی مشہور کر دیا کہ گورو نانک کے جانشین گورو انگد جی مقرر ہوئے ہیں[2]۔ جہاں تک گورو نانک صاحب کی اپنی بانی کا تعلق ہے اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ انہوں نے اپنا جانشین گورو انگد کو مقرر کیا تھا اور نہ

---

[1] اداسیوں کو سکھ ودوان سکھ قوم کا ہی ایک حصہ تسلیم کرتے ہیں۔ خالصہ سماچار امرتسر جلد ۳۹ نمبر ۱۳

[2] شریت منی جوتا امرت حصہ دوم (ہندی) ص ۱۲۹

یہ پتہ چلتا ہے کہ گورو انگد جی نے ہی کبھی یہ کہا ہو کہ انھیں گورو نانک جی نے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جنم ساکھی بھائی بالا کے ابتدائی اوراق سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ بھائی بالا جسے بابا نانک جی کا ساتھی اور رفیق سفر ظاہر کیا جاتا ہے، بابا نانک جی کی وفات پر لوگوں سے دریافت کرتا پھرتا تھا کہ گورو نانک نے اپنا جانشین سری چند کو مقرر کیا ہے یا گورو انگد جی کو[1] اس سے واضح ہوتا ہے کہ گورو نانک جی کی جانشینی کا مسئلہ ابتداء سے ہی ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ گورو نانک جی کے کلام سے بابا سری چند جی کی جانشینی بھی ثابت نہیں ہوتی۔

عام سکھ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کے دونوں بیٹے نافرمان تھے۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ ستا بلونڈ کی وار سے یہ حوالہ عام طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ:-

پتری قول نہ پالیو۔ کر پیروں کن مرڑیئے
دل کھوٹے عاقی پھرن منہ بھار اچائن چھٹیئے[2]

یعنی گورو نانک کے بیٹوں نے ان کی فرمانبرداری اختیار نہیں کی تھی اور وہ گورو نانک کے باغی اور نافرمان تھے۔

اداسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کے کچھ اور ہی معنی کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس کا ستے اور بلونڈ سے تعلق ہے۔ انہوں نے اپنی پتی کے قول کو نظر انداز کر دیا تھا اور گورگھر سے باغی ہو گئے تھے۔[3]

گورو ارجن جی کے بعد ان کے بیٹے گورو ہرگوبند جی سکھوں کے چھٹے گورو تسلیم کئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک کتاب میں یہ مرقوم ہے کہ گورو ارجن جی کے بعد بابا پرتھی چند کو گورو یائی ملی تھی اور ان کے بعد ان کے بیٹے مہربان جی گورو مقرر ہوئے تھے۔[4]

---

[1] جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی وار ستے بلونڈ کی صفحہ ۹۶۷
[3] جگت گورو جیوتی ہندی صفحہ ۱۸ [4] بابا مہربان جی دیا گوشٹاں منقول از شیر پنجاب ۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء

بعض سکھ مؤرخین کے نزدیک، گورو ہر کرشن جی بچپن کی عمر میں ہی گورو بنے تھے اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ ان کے بعد ان کی والدہ ہر کرشن کور جی نے بھی کچھ عرصہ گورو یائی کی تھی[1]

اکثر سکھ گورو گوبند سنگھ جی کو سکھ گورو صاحبان کے سلسلہ کا آخری گورو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی کے بعد گوروؤں کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اب سکھوں کو کسی انسان گورو کی ضرورت نہیں۔ لیکن نامدھاری سکھوں کے عقیدہ کے مطابق گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے نزدیک ہر زمانہ میں لوگوں کو خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے انسان گورو کی ضرورت ہے جو ان کے لئے نمونہ بن سکے۔ اور بغیر گورو کے کوئی انسان خدا تعالیٰ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ نامدھاری فرقہ کے لوگ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بابا الک سنگھ جی بابا رام سنگھ اور بابا ہری سنگھ اور بابا پرتاپ سنگھ جی کو بالترتیب گورو مانتے ہیں۔ ان کے موجودہ گورو بابا جگجیت سنگھ جی ہیں[2]

ان کے نزدیک تمام گورو صاحبان کا درجہ یکساں ہے البتہ بابا رام سنگھ جی کو ان کے ہاں خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کیا تھا اور سکھ راج کے قیام کی دوبارہ کوشش کی تھی۔[3]

ان کے علاوہ نرنکاری فرقہ کے سکھ بھی گورو گوبند سنگھ جی کے بعد گوروؤں کا سلسلہ جاری تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی لوگوں کو ہمیشہ انسان گورو کی ضرورت ہے۔ ان کے گورو صاحبان کا سلسلہ نامدھاریوں کے گوروؤں سے بالکل الگ ہے وہ لوگ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بابا سنت سنگھ بابا سنگت سنگھ۔ بابا دیال جی اور بابا دربارا سنگھ جی کو اپنے گورو تسلیم کرتے ہیں[4]

---

[1] پنتھ پرکاش نواں ۱۹ ص ۱۲۹۱ — [2] نامدھاری اتہاس حصہ اول و گوربلاس کاش حصہ اول و دوم وغیرہ
[2] رسالہ ست یگ — [3] رسالہ ست یگ بسنت نمبر ۱۹۵۸ء و کوکیاں دی تیاسہ
[4] نرنکاری دسویں بھیٹ ص ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۴۳ وغیرہ

گورو گوبند سنگھ کا بابا سنت سنگھ کو چمکور میں اپنی جگہ گورو مقرر کرنا سکھ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ چنانچہ مشہور سکھ سکالر بھائی ویر سنگھ جی کا بیان ہے:۔

"چمکور میں بھائی سنت سنگھ جی کو گدی دے کر کلغی جگہ لگا کر اپنی جگہ مقرر کر کے گورو جی اس پیارے سکھ اور دوسرے سکھوں کی منتیں کرنے پر نکل گئے تھے۔ گورو نے سکھ کو گورو پدوی دے دی تھی"۔[1]

دوسری سکھ کتب میں بھی گورو گوبند سنگھ جی کا اپنے بعد سنت سنگھ کو گورو مقرر کرنا مذکور ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح گورو نانک جی نے گورو انگد کو گورو مقرر کیا تھا اسی طرح گورو گوبند سنگھ جی نے چمکور میں سنت سنگھ کو گورو یائی دی تھی۔[2]

اس کے علاوہ گورو گوبند سنگھ نے اور بھی مختلف ہستیوں کو گورو کے لقب سے یاد کیا ہے۔ مثلاً

(۱) "خدا تعالیٰ" گورو[3]
(۲) خالصہ گورو[4]
(۳) بندہ بہادر گورو[5]
(۴) نند لال گورو[6]
(۵) گیان گورو[7]
(۶) منو گورو[8]
(۷) کیس گورو[9]
(۸) اکھنڈے کا امرت گورو[10]
(۹) مائی گورو[11]
(۱۰) گرنتھ گورو[12]
(۱۱) ہتھیار گورو[13]

---

۱ بھاگ جی ص۱۹۰ ۲ پنتھ پرکاش بسرام ۲۳ صفحہ ۲۳۹ گور پرتاپ سورج رت ۴ انسو ۴۱ و پراچین پنتھ پرکاش ص۲۹۹ و گور بلاس پاتشاہی دس ادھیائے ۱۲ انک ۱۸۰ و تواریخ گورو خالصہ ص[illegible]
۳ دسم گرنتھ ص۱۲۳۵ ۴ گور پرتاپ سورج گرنتھ رت ۶ انسو ۴۱ و رہت نامہ پرہلاد سنگھ انک ۲۴ ۵ پنتھ پرکاش بسرام ۴۴ ص۲۵۳ و چھبیہ تھیر ۶ نامہ بھاری اتہاس حصہ اول ص۸۵
۷ دسم گرنتھ ص۶۳۹ ۸ دسم گرنتھ ص۷۱۶ ۹ رہت نامہ ص۱۰۱ ساکھی ۱۰ [illegible] مکت گرنتھ ص۲۱ [illegible] مکت ص۳۰۵ ۱۲ پنتھ پرکاش [illegible] ۱۳ دسم گرنتھ [illegible] گور بلاس پاتشاہی دس ادھیائے ۲۲ انک ۲۱۶

سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بندہ بیراگی نے بھی خود کو گیارھواں گورو مشہور کیا تھا[۱] اور اس کے معتقد سکھ بھی اسے گورو گوبند سنگھ جی کا جانشین اور گورو ہی تسلیم کرتے تھے۔[۲] بلکہ بعض مورخین کے نزدیک تو عام سکھوں کا یہ خیال تھا کہ بندہ بیراگی دراصل گورو گوبند سنگھ جی خود ہی ہیں جنہوں نے سکھوں کو حکومت دلانے کے لئے بندہ بہادر کا روپ دھارن کیا ہے[۳] بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے بابا اجاپال سنگھ کے روپ میں بھی زندگی بسر کی تھی۔[۴]

اس کے علاوہ سکھ تاریخ سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد ان کی بیوی کے ایک متبنیٰ بابا اجیت سنگھ جی نے بھی گورو گوبند سنگھ جی کی جانشینی کا دعوےٰ کیا تھا اور سکھوں کا گورو کہلایا تھا۔ اور برہان پور میں ایک گدی بھی قائم کی تھی اسکے بعد اس کا بیٹا ہٹھی سنگھ جی بھی گورو مشہور ہوا اور ۵۹ سال تک گورو بنا رہا۔[۵] چونکہ ہٹھی سنگھ لاولد فوت ہوگیا اس لئے وہ گدی ختم ہوگئی۔

---

۱ دربار صاحب امرتسر مصنفہ سردار اودھم سنگھ ص۱۱ و جہان کوشش ص۱۹۶ و بندہ بہادر کولن سی ص۶۳ و ص۱۲۵ و پنتھ پرکاش [illegible] ص۳۲۳

۲ بابا بندہ بہادر ص۲۰۶ و بندہ بہادر کولن سی ص۱۲۳ و ص۱۲۴

۳ بندہ بہادر کولن سی ص۱۲۴ و ص۱۲۵ ص۶ رسالہ پھلواڑی جیت ۱۹۳۶ء و گورو پد پرکاش حصہ دوم ص۱

۴ پراچین پیڑاں ص۳۲۴ و ص۳۲۵

۵ پراچین پیڑاں ص۳۲۴ و ص۳۲۵ و سدھرم مارگ گرنتھ ص۲۱

(۱۳)

تین گورو صاحبان کے نام پر بانی

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ تین گورو صاحبان یعنی گورو ہرگوبند جی۔ گورو ہررائے جی اور گورو ہرکشن جی نے کوئی بانی اچارن نہیں کی یہی وجہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۶ محلہ ۷ محلہ ۸ کے نام پر کوئی بانی درج نہیں ہے۔ البتہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبند جی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ چنانچہ بعض سکھ ودوانوں نے ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ:۔

اس گورو گرنتھ صاحب میں ..... دوسرے تمام گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں سے مختلف ایک بات یہ ہے کہ اس میں بسنت کی وار راگ مالا کے بعد ہے اور اس وار میں چھٹے گورو کے نام پر بھی بانی آتی ہے۔[1]

اسی طرح بعض دوسری کتب میں محلہ ۷ اور محلہ ۸ کے نام پر لکھی ہوئی بانیاں بھی ملتی ہیں لیکن اکثر سکھ ودوان ان بانیوں کو جعلی اور فرضی تسلیم کرتے ہیں[2] ان کے نزدیک سکھ گورو صاحبان کے مخالفین بابا پرتھی چند اور بابا ہربان نے ایسی بانیاں خود بنا کر اور خود کو سکھوں کا ساتواں اور آٹھواں گورو ظاہر کرنے کی غرض سے سکھ کتب میں داخل کر دی ہیں۔ تاکہ ان بانیوں کی وجہ سے سکھ لوگ انہیں اپنا ساتواں اور آٹھواں گورو تسلیم کرلیں۔

---

[1] راگ مالا کھنڈن ص۲۱ و پراچین بیڑاں ص۳۳۷

[2] رسالہ جیون سندیش پٹیالہ اپریل ۱۹۵۱ء ص۵۹ اتہاسک یادگاراں ص۱۵۴ راگ مالا کھنڈن ص۲۷ گورمت مارتنڈ حصہ دوم [illegible]

دسم گرنتھ

سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ جی نے بھی کافی بانی اچارن کی ہے اور وہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں بلکہ اسے ایک مستقل کتاب میں الگ جمع کیا گیا ہے جسے سکھوں میں "دسم گرنتھ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس کے مطبوعہ ایڈیشن بھی ملتے ہیں جو عموماً ۱۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہیں اور سب کے سب منظوم کلام کی شکل میں ہیں۔ اب سکھوں میں یہ تحریک دن بدن زور پکڑ رہی ہے کہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں نہ کے والی گورو گوبند سنگھ جی کی بیان کردہ بانی بھی شامل کی جائے اور گورو گرنتھ صاحب کو نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ ان کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں گورو گوبند سنگھ صاحب کا کلام شامل نہ ہو۔ اور وہی مکمل گرنتھ صاحب سکھوں کا گورو کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔[1]

یہاں یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ دسم گرنتھ بھی سکھ ودوانوں میں بحث کا ایک خاص موضوع ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسے گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی نگرانی میں خود مرتب کروایا تھا[2] لیکن اس کے برعکس یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد سکھوں نے خود ہی اسے مرتب کیا تھا۔[3] اس کے علاوہ اب تک اس میں

۱؎ اخبار بندھن توڑ سنگھ نہنگ و رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ جون ۱۹۵۱ء و نومبر ۱۹۵۲ء وغیرہ۔

۲؎ دسم گورگرا پر کاشک گرنتھ ص ۱۵۸ و سکھاں دے راج دی وتھیا ص ۴۲ و شبد مورت ص ۱۵-۵۳ و جپ جی ترجمہ گیانی شیر سنگھ جی ص ۳۴ و خالصہ سدھار تدعر ص ۳ و دسم گرنتھ نرنے مسلہ و مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص ۲۲۵ و گورمت لیکچر ص ۲۷۳ و گورمت نافق ص ۱۶۱ و جنم ساکھی گورو گوبند سنگھ اردو پنڈت دیا رام عاکف ص ۱۷۸۔

بہت سے رد و بدل بھی کیے جا چکے ہیں جن کا سکھ ودوانوں کو اقرار ہے[1] ہمارے
پاس بھی اس دسم گرنتھ کے بعض قلمی اور مطبوعہ نسخے ہیں جو آپس میں بہت مختلف ہیں۔
سکھوں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نزدیک دسم گرنتھ میں درج شدہ جملہ
بانیاں گورو گوبند سنگھ جی کی بیان کردہ ہیں[2] لیکن بعض کے نزدیک اس میں گورو
گوبند سنگھ جی کے علاوہ دوسرے لوگوں کی بانیاں بھی شامل ہیں[3] اور بعض لوگ تو ایسے
بھی ہیں جن کے نزدیک دسم گرنتھ کی ابتدائی بانی جاپ صاحب بھی گورو گوبند سنگھ جی کی
بیان کردہ نہیں ہے[4] اور اکثر سکھ اسے گورو گوبند سنگھ جی کی بانی تسلیم کرتے ہیں[5] اس کے علاوہ موجودہ
مروجہ دسم گرنتھ صاحب میں متعدد بانیاں ایسی بھی ہیں جو خود سکھ ودوانوں کے نزدیک بہت فحش ہیں[6]
اس کے علاوہ اس دسم گرنتھ میں پورانک کتھاؤں کے ساتھ ساتھ بچتر ناٹک ایسی بانیاں
بھی شامل ہیں جن میں گورمت کے خلاف گورو گوبند سنگھ جی کا پچھلے جنم کے کرموں کے نتیجہ
میں جونوں میں آنا اور آواگون کے چکر کا شکار ہونا مرقوم ہے۔ اور سکھ ودوان اس بانی کو پوشیدہ
رکھنے میں ہی سکھ دھرم کی بھلائی خیال کرتے ہیں[7]
سکھ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ بھائی منی سنگھ جی نے بھی گورو گرنتھ صاحب

---

[1] خالصہ سدھار تر دی(?) ۳ ص ۳۰ و تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۱۸۱
[2] گورمت نرنے ساگر ص ۶۰۵ و خالصہ سدھار تر دی(?) ۳ ص ۳۰ ۔ دسم گورو گرنتھ گرایرکانک(?) ص ۱۱۰
و جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۴۰۹ و رسالہ سنت سپاہی دسمبر ۱۹۴۹ء
[3] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۲ء
[4] نرنکاری دسویں بھیٹ ص ۵(?)
[5] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۳ء و گورمت لیکچر ص ۳۷۳
[6] دسم گرنتھ نرنے ص ۸۲-۸۴ و رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ دسمبر ۱۹۵۱ء
[7] رسالہ گوروآں دا سنکھیپ جیون چرتر ص ۲ و کھڑگ خالصہ ص ۱۱۹

کو نئے سرے سے مرتب کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر اس وقت کے سکھوں نے بھائی منی سنگھ جی کے اس فعل کو بہت ناپسند کیا تھا اور انہوں نے بھائی جی کے تیار کردہ اس گورو گرنتھ صاحب کو رد کر دیا تھا[۱] یہ گورو گرنتھ صاحب اب بھی موجود ہے[۲] اور اس کی ایک نقل بھی کسی نامعلوم شخص کے ہاتھوں کی ملتی ہے[۳]

ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ اس نے بھائی جی کے تیار کردہ اس گورو گرنتھ صاحب کے درشن ناندیڑ حیدر آباد دکن میں کئے تھے[۴] بعض سکھ ودوانوں کا یہ بیان ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں نے بھائی جی پر یہ جھوٹا الزام دیا ہے کہ انہوں نے گورو گرنتھ صاحب کی ترتیب بدل دی تھی اور اسے محرّف و مبدّل بھی کر دیا تھا۔ ان کے نزدیک منی سنگھ جی نے جو کچھ بھی کیا تھا وہ گورو گوبند سنگھ جی کے منشاء اور ان کی اجازت سے تھا۔ اور اسی گرنتھ صاحب کو گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بعد گوریائی کی گدی دی تھی[۵]

ایک ودوان کا بیان ہے کہ بھائی منی سنگھ جی نے اس قسم کا کوئی گرنتھ صاحب مرتب نہیں کیا تھا۔ البتہ ان کے دل میں اس کا خیال ہی پیدا ہوا تھا جسے اس زمانہ کے سکھوں نے بہت ناپسند کیا تھا۔ اور بھائی جی کو ان کے اس خیال کی بنا پر شراپ دے دیا تھا[۶]

---

[۱] مہان کوش صفحہ ۲۸۴۶ و گورو تیرتھ سنگرہ صفحہ ۲۳۹ و پراچین بیڑاں صفحہ ۶۰ و شہیدی نامہ بھائی کپور سنگھ جی منقول از رسالہ جیون سندیش اپریل تا اگست ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۴۴

[۲] رسالہ جیون سندیش اپریل تا اگست ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۴۴۔

[۳] خالصہ سماچار ۵ر اکتوبر ۱۹۳۹ء

[۴] رسالہ پھلواڑی کا اتہاس نمبر جنوری ۱۹۳۰ء۔

[۵] تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۹۵ گورو بنساولی صفحہ ۱۵۱ و راگ مالا کھنڈن صفحہ ۳ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ مارچ ۱۹۵۳ء

[۶] گوردوارے درشن صفحہ ۶۹۔

(۴)

گورو گرنتھ صاحب کب مرتب ہُوا؟

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ گورو گرنتھ صاحب کی تالیف کی ابتداء گورو ارجن جی نے کی تھی۔ آپ سکھوں کے پانچویں گورو تھے۔ آپ کے بزرگوار والد سکھوں کے چوتھے گورو رامداس جی تھے۔ جنہیں گوریائی ان کی محترمہ اہلیہ بی بی بھانی جی نے اپنے بزرگوار والد گورو امرداس جی سے دلوائی تھی۔ اس بارہ میں سکھ کتب میں یہ روایت مرقوم ہے کہ ایک دن بی بی بھانی جی اپنے بزرگ باپ گورو امرداس جی کو اشنان کرا رہی تھی کہ اچانک اس چوکی کا جس پر بیٹھ کر گورو جی اشنان کر رہے تھے ایک پایہ ٹوٹ گیا۔ بی بی جی نے اس خیال سے کہ کہیں گورو صاحب گر نہ جائیں جلدی سے اپنی ٹانگ سے چوکی کو سہارا دے دیا۔ اور اس طرح ایک کیل ان کی ٹانگ میں گڑ گیا اور خون جاری ہوگیا۔ گورو صاحب جب اشنان سے فارغ ہوئے تو فرش کو خون سے لت پت دیکھا اور اپنی بیٹی کی اس قربانی پر بہت خوش ہوئے نیز اس سے یہ کہا کہ وہ اس خدمت کے بدلہ میں کوئی مطالبہ کرے جسے پورا کر دیا جائیگا۔ بی بی نے مطالبہ کیا کہ آئندہ گوریائی کی گدی اس کے خاوند رام داس جی کو دے دی جائے۔ جو ان دنوں بھائی جیٹھا جی کہلاتے تھے۔ نیز آئندہ بھی جو گورو مقرر ہو وہ اس کی اولاد میں سے ہو۔ گورو امرداس جی نے بادلِ ناخواستہ اس مطالبہ کو مان لیا۔ یہی وجہ ہے کہ گورو رامداس جی کے بعد ہونے والے تمام سکھ گورو اس کی اولاد میں سے ہی ہوتے رہے[1] اس طرح گوریائی آئندہ کے لئے بی بی بھانی جی کی اولاد کو ہی ملتی رہی۔

---

[1] تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ۱۹۲۲ء گور پرتاپ سورج گرنتھ داس یکم انسو ۶۵ دنیتھ پرکاشں قواس ۱۲ صفحہ ۸ دھیان کوش صفحہ ۲۷۳۴ و تواریخ گورو خالصہ نیتھ صفحہ ۳۸

اور بقول گیانی گیان سنگھ سکھ گورو صاحبان کے خاندان کے لوگوں کا ہر گورو صاحب کے مقرر ہونے پر اس کی مخالفت کرنا اسی مطالبہ کا نتیجہ تھا۔ سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کے نزدیک بی بی بھانی جی کا یہ مطالبہ بیان کرنا درست نہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک اتفاقیہ امر ہے کہ گورو امرداس جی کے بعد سوڈھی خاندان کے لوگ اور سکھ گورو صاحبان کے بیٹے ہی گورو ہوتے رہے ہیں[۱]

گورو ارجن جی کے دو بڑے بھائی پرتھی چند جی اور مہادیو جی ان کی سوتیلی والدہ کے بطن سے تھے[۲] آپ کے یہ دونوں بھائی آپ کے خون کے پیاسے تھے اور دن رات آپ کی مخالفت پر کمربستہ رہتے تھے۔ گورو ارجن جی نے کافی محنت اور جدوجہد کے بعد گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا لیکن اس کے مرتب ہونے کے زمانہ سے متعلق سکھ ودوانوں میں شدید اختلاف ہے مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۶۱ بکرمی میں گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا[۳] اور بھی بعض ودوانوں نے ۱۶۶۱ بکرمی میں گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کا زمانہ تسلیم کیا ہے[۴] گیانی لال سنگھ جی کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۶۰ بکرمی سے ۱۶۶۱ بکرمی تک گورو گرنتھ مرتب کروایا تھا[۵] گیانی پرتاپ سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ ۱۶۶۱ بکرمی میں گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش ہر مندر صاحب میں کیا گیا۔ لیکن اس کی تیاری پر کئی سال لگ گئے[۶] ایک اور ودوان کے نزدیک ۱۶۵۸ بکرمی سے قبل گرنتھ صاحب مرتب ہو چکا تھا[۷] سردار جی بی سنگھ جی کی یہ تحقیق ہے کہ گورو گرنتھ صاحب ۱۶۴۸ بکرمی میں مرتب کیا گیا تھا[۸] ان کے نزدیک بعض لوگوں نے گورو

۱؎ گورمت لیکچر صفحہ ۱۲۵ گورو گرنتھ کے پنتھ صفحہ ۷ ۲؎ رسالہ جیون سندیش امرتسر اگست مئی ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۰ دلی سماچار دہلی ۲۷ مئی ۱۹۵۲ء و رسالہ گورمت امرتسر ستمبر ۱۹۵۷ء
۳؎ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۸۱۴ ۴؎ بھارت مت درپن صفحہ ۱۲ دھان کوش صفحہ ۲۳۰ و صفحہ ۱۳۰۵ دربار صاحب امرتسر صفحہ ۸ حاشیہ ۵؎ تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۱۳۴ ۶؎ گورمت لیکچر صفحہ ۱۰۱
۷؎ گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۱۰۵ ۸؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۸

گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے تاریخ تبدیل کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ہندسوں کو بھی بدل دیا تھا۔[1] ایک اور وِدوان نے سردار جی بی سنگھ کے بیان کردہ ۱۶۴۲ بکرمی کو غلط قرار دیا ہے۔[2] پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم کے نزدیک گورو ارجن جی نے ۱۶۴۲ بکرمی کے نزدیک ہی گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔[3] بھائی گلاب سنگھ جی نے گور پرنالیکا میں گورو گرنتھ صاحب کا پہلی جلد تیار ہونے کا زمانہ ۱۶۵۳ بکرمی ظاہر کیا ہے[4] اور سردار کیسر سنگھ جی چھبر کے نزدیک ۱۶۵۸ بکرمی میں گورو گرنتھ صاحب مرتب ہوا تھا۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ:۔

سمت سولہ سے اٹھونجا سے گئے
تب آد گرنتھ جی جنم بھئے لئے
گورو ارجن جی دے دھام جنم گرنتھ جی دھارا
دایا سی بھائی گورداس بھلا لکھاری کھڈاون ہارا[5]

ایک اور صاحب کے نزدیک ۱۶۵۲ بکرمی میں گرنتھ صاحب کی پہلی جلد مرتب ہو گئی تھی[6]

ان حوالہ جات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کے زمانہ سے متعلق سکھ ودوانوں میں شدید اختلاف ہے۔

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۱۴۲ [2] رسالہ جیون سندیش اپنا سک انک مئی ۱۹۵۱ء ص ۱۴
[3] رسالہ سنت سپاہی امرتسر مارچ ۱۹۴۶ء [4] رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء
[5] رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء و رسالہ جیون سندیش و شالہ اتہاس انک مئی ۱۹۵۱ء ص ۱۸
[6] گور پرنالی مصنفہ گیانی سردل سنگھ ص ۲

(۵)

گورو ارجن جی کو گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا؟

گورو ارجن جی نے کس خیال کے ماتحت گورو گرنتھ صاحب کو مرتب کروایا تھا اس بارہ میں سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔

(۱) بعض سکھ ودوانوں نے یہ بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی کو الہام ہوا تھا کہ سکھ گورو صاحبان کے کلام کو ایک جگہ جمع کرکے گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا جائے۔ گورو صاحب کا یہ الہام کس کتاب میں درج ہے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔[1]

(۲) گیانی گیان سنگھ جی نے تواریخ گورو خالصہ کے گورمکھی ایڈیشن میں گورو ارجن جی کا صرف اپنے خیال سے ہی گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنا بیان کیا ہے۔[2]

(۳) گیانی صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں تیسرا خیال یہ پیش کیا ہے کہ جناب بابا نانک صاحب نے مکہ معظمہ میں قاضی رکن دین کے ساتھ بحث کرتے ہوئے یہ پیشگوئی بیان کی تھی کہ

چار کتیباں بید چار سب دا سار نکار
ہوسی پنجم گرنتھ اب جگت اُبارن ہار[3]

گویا گورو ارجن جی نے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کی غرض سے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔

(۴) گیانی جی اپنی ایک اور کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے سوچا کہ

---

[1] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۸ اردو [2] تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۴۰۷
[3] تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۴۰۷۔

ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا حق ہر ایک انسان کو حاصل نہیں صرف براہمن ہی ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم ویدوں کا بھاشا (ترجمہ) تیار کروا دیتے ہیں۔ تاکہ تمام بنی نوع انسان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنی نجات کا سامان کر سکیں۔ اس خیال کے ماتحت گورو ارجن جی نے ویدوں کا آسان ترجمہ کر کے گورو گرنتھ صاحب تیار کروا دیا۔[1]

ایک اور سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ کون عقلمند اس من گھڑت بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ گورو ارجن جی نے ویدوں کا ترجمہ کر کے گورو گرنتھ صاحب تیار کروایا تھا کیونکہ اس طرح گورو صاحب پر یہ الزام عائد ہوگا کہ انہوں نے ترجمہ صحیح نہیں کیا۔ کیونکہ کسی بھی مترجم کو کسی بات میں کمی بیشی کی کرنے کا حق نہیں ہوتا اور اس میں بہت کمی و بیشی کی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں ترجمہ کرنے کا علم نہیں تھا۔ گیانی جی نے یہ تعریف نہیں کی بلکہ توہین کی ہے۔[2]

(۵) بھائی سنتوکھ سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ گورو صاحب موصوف اپنے سکھوں میں تشریف فرما تھے ایک سکھ نے عرض کیا کہ پرتھی چند وغیرہ لوگ اپنے پاس سے بانیاں بنا کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس کا یہ عرض کرنا گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے کا محرک ہوا اور گورو صاحب نے بھائی گورو داس جی کے ذریعہ گرنتھ مرتب کروایا۔[3]

(۶) اس سلسلہ میں ایک اور خیال یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ گورو امر داس جی نے گورو ارجن کو "دوہتا بانی کا بوہتھا" کا خطاب دیا اور اس خطاب کے نتیجہ میں گورو صاحب نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا تھا۔[4]

(۷) خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے کہ گورو امر داس جی نے گورو رام داس کے ذریعہ گورو

---

[1] ستیارتھ پرکاش چھاپہ چہارم ص۲۹ ۔ ۔ سمولاس ۱۱ لیکچر ۵۲ ص۳۰۰

[2] گوربانی پرچار سوورج گرنتھ راس ۳ انسو ۳۳

[3] پریاسری گورو گرنتھ صاحب ص۱۳ و گوربر تاپ سوورج گرنتھ راس یکم انسو ۶۶ و نیارا خالصہ ص۳۳

[4] دس سعادت ص۲۷

ارجن جی کو گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور اس حکم کی تعمیل میں گورو جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔[۱]

(۸) پریم سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن گورو ارجن جی سکھوں میں تشریف فرما تھے کہ بھائی گورداس جی نے لوگوں کا گوربانی میں رد و بدل کا گورو صاحب کی خدمت میں پیش کیا اس پر گورو صاحب نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا دیا۔[۲]

(۹) گوربلاس پاتشاہی چھ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ گورو صاحب رام سر میں سو رہے تھے۔ تین پہر رات گزرنے کے بعد بیدار ہوئے جونہی آپ نے شنان وغیرہ سے فراغت پائی تو آپ کے دل میں اچانک یہ خیال پیدا ہوا کہ گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا جائے۔ آپ نے بھائی گورداس جی کو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کی ہدایت کی۔[۳]

(۱۰) بھائی موتا سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جناب بابا نانک صاحب نے گورو ارجن جی کو خواب میں درشن دیئے اور فرمایا کہ گورو گرنتھ صاحب مرتب کیا جائے۔ ہم اس کام میں آپ کی ہر ممکن امداد کریں گے۔ گورو صاحب یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور اس حکم کی تعمیل میں گرنتھ صاحب مرتب کروا دیا۔[۴]

(۱۱) گیانی پرتاپ سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ ایک دن گورو ارجن جی دیوان میں تشریف فرما تھے کہ سکھوں نے عرض کیا کہ گورو صاحب براہ مہربانی کوشش فرمائیں۔ کہ سکھ دھرم میں گڑبڑ پیدا نہ ہو۔ جس طرح گورو نانک جی نے جو بانی اچارن کی تھی۔ اسے گورو انگد جی نے ایک پوتھی میں جمع کروا دیا تھا۔ اور پھر جو بانی گورو انگد جی نے اور گورو امرداس جی نے بیان کی تھی اسے گورو صاحب نے پوتھی میں بند کر کے رکھوا دیا تھا۔ جو گوئند وال میں محفوظ ہے۔ چوتھے گورو نے جو بانی بیان کی تھی وہ بھی اور آپ بھی جو بیان کر رہے ہیں اسے لکھ کر پوتھی میں جمع کروا دو۔[۵]

---

[۱] خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۲۸۴ — [۲] گور پد پرکاش نمل ۵ منڈل ۱۷
[۳] گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۲ — [۴] مہاپرکاش مصنفہ بھائی موتا سنگھ صفحہ ۲۹
[۵] سوڈھی چمتکار صفحہ ۱۸

(۱۲) بھائی ویر سنگھ جی اور پرنسپل جودھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے گورو صاحبان کے کلام میں ردوبدل کر دیا تھا۔ گورو ارجن صاحب نے اس گڑبڑ کو دیکھ کر گرنتھ صاحب مرتب کروادیا تھا تاکہ آئندہ اس میں کوئی کمی و بیشی نہ ہو سکے ۱؎

(۱۳) بعض سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ ایک دن دیوان میں کیرتن کے دوران میں ایک ربابی نے گوربانی کا کوئی شبد پڑھا جس کے آخر میں نانک نام تھا۔ گورو ارجن جی نے کہا کہ یہ گورو نانک جی کا بیان کردہ شبد نہیں ہے۔ کسی نے اپنے پاس سے بنا کر گوربانی میں شامل کر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ شبد بھائی پرتھی چند کے صاحبزادہ سوڈھی میربان سے شکریا دکیا ہے۔ اس پر گورو ارجن جی نے سوچا۔ کہ "سگو رنماں ہورکچی ہے بانی"...... اس خیال سے انہوں نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروادیا ۲؎

پنڈت نارائن سنگھ جی نے بھی گورو گرنتھ صاحب کے مرتب کئے جانے کی یہی وجہ بیان کی ہے ۳؎ اسی طرح ایک ودوان نے پرتھی چند کا گورو نانک کے نام پر بانی بنانا بیان کیا ہے اور اسے دیکھ کر گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروانا لکھا ہے ۴؎

(۱۴) لالہ دولت رائے نے بھی اس سلسلہ میں یہ لکھا ہے کہ گورو ارجن جی نے اپنے گزشتہ گوروؤں کے بچن اور اپدیشوں کو ایک کتاب کی شکل میں جمع کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ کیونکہ اپدیشوں کا سلسلہ پھیل رہا تھا اور کتاب کی صورت میں لانے کی بہت ضرورت تھی۔ چنانچہ اسنے بڑی محنت سے مواد جمع کیا اور کتاب کی صورت میں بھائی گورداس جی سے مرتب کروادیا ۵؎

(۱۵) گیانی بشن سنگھ جی لکھتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے سکھوں کی درخواست پر گورو نانک کی بانی۔ گورو انگد کی بانی۔ گورو امرداس کی بانی اور گورو رامداس کی بانی اور اپنی بانی جمع کرکے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروادیا ۶؎

۱؎ گورپرتاپ سورج گرنتھ بھاوت ۱۰ ص ۲۰۹۲ و بھارتن جنم ساکھی دیباچہ ص ۵ و پراچین بیڑاں بارے ۲؎ ۵۲ لیکچر ص ۱۹۳ و بنسولی نامہ ورق ۳۶۶ ۳؎ گورو گرنتھ صاحب مترجم ص ۵۰۹

۴؎ پیارا خالصہ ص ۱۲ ۵؎ سوانح عمری گورو گوبند سنگھ جی ص ۱۵ ۶؎ دبراس مترجم ص ۳

(۱۶) بعض سکھ ودوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو نانک جی خود ہی اپنے سکھوں کے لئے اپنا کلام جمع کرتے رہے۔ تمام گورو صاحبان کی بانی جمع کر کے گورو گرنتھ صاحب کی شکل دینے کا خیال گورو نانک جی کے دل میں ہی پیدا ہوا تھا۔[1]

(۱۷) ایک ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی نے یہ محسوس کیا کہ آئندہ زمانہ بہت خطرناک اور نازک قسم کا آرہا ہے۔ ایسے وقت میں سکھ گورو صاحبان کے کلام کے ضائع ہو جانے کا امکان ہے چنانچہ انہوں نے گورو صاحبان کی بانی کی حفاظت کرنے کے لئے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا دیا۔[2] گویا کہ گورو ارجن جی تک تو سکھ گورو صاحبان کی بانی محفوظ تھی۔ البتہ اس میں گڑبڑ ہونے کا خطرہ تھا اس کے پیش نظر گورو صاحب نے مرتب کروا دیا۔

(۱۸) بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف اور ہندوؤں کے پاس وید ہیں سکھوں کے پاس بھی کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیئے جسے سکھ دھرم کی کتاب قرار دیا جا سکے۔ چنانچہ انھوں نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کرا دیا۔[3] لیکن ایک اور ودوان نے اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ کئی غلطی خوردہ دماغوں کی ایجاد ہے کہ گورو ارجن جی نے باقی مذاہب کی دھرم پستکوں وید انجیل اور قرآن وغیرہ کی طرف دیکھ کر یہ خیال کیا کہ یہ بھی ان کی نقل کریں۔ اور انہوں نے یہ گورو گرنتھ صاحب تیار کروا دیا۔[4]

(۱۹) مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی نے بابا نانک کی طرف منسوب شدہ پران سنگلی دیکھی تو اسے دریا میں بہا دیا تاکہ وہ تلف ہو جائے۔ بھائی ویر سنگھ جی کے خیال کے مطابق گورو ارجن جی نے بابا نانک کی بیان کردہ تسلیم نہیں کیا تھا۔ اور اس پران سنگلی کو دیکھتے اور دریا میں بہا دینے کے معاً بعد گورو ارجن جی کو یہ خیال پیدا ہوا۔

---

[1] کچھ ہور دھارمک لیکھ ص۲ و خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اگست ۱۹۵۵ء

[2] خالصہ پارلیمنٹ اگست ۱۹۵۵ء [3] تواریخ گورو خالصہ اردو ص۹۵ و تواریخ گورو خالصہ گورمکھی چھاپہ پتھر ص۲۰۴

[4] نیارا خالصہ ص۲۰۶

کہ وہ گرنتھ صاحب مرتب کرا دیں۔ چنانچہ اسی طرح گورو گرنتھ صاحب عالم وجود میں آگیا۔[1]

یاد رہے کہ پنڈت تارا سنگھ جی نرتم نے پران سنگلی گورو نانک جی کی بیان کردہ تسلیم کی ہے[2] اور ایک سکھ ودوان سردار اودھم سنگھ جی کے نزدیک یہ پران سنگلی بھی گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروادی تھی[3] لیکن مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں۔

(۲۰) ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ چونکہ لوگ سکھوں پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ تم جس دھرم کو مانتے ہو اس کی اپنی کوئی کتاب نہیں۔ گورو ارجن جی نے اس اعتراض کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب مرتب کروادیا تھا[4]

الغرض سکھ لٹریچر میں گورو گرنتھ صاحب کے عالم وجود میں آنے سے متعلق مختلف اور متضاد خیالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کونسا خیال درست اور کونسا غلط ہے۔ اس کا فیصلہ کرنا سکھ ودوانوں کے بس کا روگ نہیں۔ کیونکہ ابتدائی چار خیالات تو ایک ہی سکھ مصنف کے پیشکردہ ہیں اور یہ چاروں ہی مختلف ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں کسی بھی سکھ ودوان نے ایک دوسرے کے بیان کردہ خیالات کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اپنے ذاتی اور خود ساختہ خیال کو ہی ترجیح دی ہے۔ بلکہ بعض سکھ ودوانوں نے تو اس طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہ وہ اس بارہ میں اس سے قبل خود کیا بیان کر چکے ہیں۔ اور اب کیا لکھ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سا تضاد پیدا ہو گیا ہے۔ اور سکھ تاریخ کے اس قسم کے تضاد اور گڑبڑ کے پیش ہی ایک سکھ ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"ہمارے مذہب کی تاریخ میں ایک نہیں ایک سو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ جو خود غرض لوگوں نے اپنی مطلب برآری کی خاطر پیدا کی ہوئی ہیں۔"[5]

---

[1] گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت صفحہ ۲۰۴۴ [2] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۶۰۲
[3] دربار صاحب امرتسر صفحہ ۸۰ حاشیہ [4] گورمت پرکاش ماہ ستمبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۵۸
[5] پھلواڑی اتہاس نمبر جنوری ۱۹۳۰ء

(۶)

گورو ارجن جی سے قبل گوربانی کی ناگفتہ بہ حالت

گورو ارجن جی سے قبل سکھ صاحبان نے گوربانی اور خصوصاً گورو نانک صاحب کی بیان کردہ بانی کا جو حشر کیا ہوا تھا وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ دوسرے لوگوں نے باباجی کے نام پر شبد بنا دیئے ہوئے تھے اور باباجی کے بیان کردہ متعدد شبدوں کو بھی محرف و مبدل کر دیا ہوا تھا۔ اور اس کار خیر میں نہ صرف عام سکھ ہی حصہ دار تھے۔ بلکہ سکھ گورو صاحبان اور ان کے فرزندار جمند اور دوسرے سکھ اکابرین بھی نمایاں حصہ لے رہے تھے۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ گورو نانک جی کی وفات کے بعد ان کے نام لیوا کہلانے والے آہستہ آہستہ ان کے عقائد اور خیالات سے دور چلے گئے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سردار جی بی سنگھ صاحب نے نہایت واضح اور غیر مبہم الفاظ میں یہ حقیقت تسلیم کی ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک سکھوں کے عقائد میں بہت تبدیلی آچکی تھی۔ اور سکھوں نے باباجی کے عقائد کو پس پشت ڈال کر خود ان کو خدا تعالےٰ قرار دینا شروع کر دیا تھا۔[1]

اس عقیدہ کو پھیلانے اور پرچار نے میں خود گورو ارجن جی اور ان کے مشہور ساتھی بھائی گورداس جی اور بھاؤں نے نمایاں حصہ لیا۔ چنانچہ گورو ارجن جی نے گورو نانک جی کے عقیدہ کے سراسر خلاف یہ کہنا شروع کر دیا کہ:

گورو نانک نانک ہر سوئے[2]

یعنی گورو نانک ہی خدا تعالےٰ ہے۔

آپ کی تقلید میں بھائی گورداس جی نے یہ پرچار شروع کیا کہ:۔

---

[1] پنجابی ساہت جون ۱۹۴۵ء و پنجابی ساہت مئی ۱۹۴۶ء

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ محلہ ۵ ص ۸۶۵

ستگور نانک دیو ہے پرمیشر سوئی[1]

یعنی گورو نانک دیو کے بغیر اور کوئی خدا تعالےٰ نہیں۔

اور بھاٹوں نے یہ بیان کیا کہ:۔

جوت روپ ہرآپ گورنانک کہائیو[2]

یعنی۔ خدا تعالیٰ آپ خود ہی گورو نانک کہلا رہا ہے۔

حالانکہ گورو نانک جی نے اپنے بارہ میں [illegible] الفاظ میں یہ بیان کیا تھا کہ:

ہم آدمی ہاں اک دم [illegible]ت بہت نہ جانا[3]

ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک گورو نانک جی کو خود خدا کہنے اور تسلیم کرنے کا رواج پڑ چکا تھا۔ جیسا کہ بھاٹوں کے سویئوں سے ظاہر ہے۔۔۔۔ گورو نانک جی خود ایسے عقیدہ کو حد درجہ کا شرک سمجھتے اور کبھی گوارا نہ کرتے تھے"[4]

پس اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ گورو ارجن جی کے زمانہ میں سکھوں کے عقائد بہت حد تک تبدیل ہو چکے تھے اور اس تبدیلی کا اثر گورو نانک جی کے کلام پر پڑنا ایک قدرتی اور لازمی امر تھا۔ چنانچہ انہوں نے باباجی کے کلام میں ردو بدل کرنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں بھائی ویر سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو ارجن جی کے زمانہ تک بہت سے شبدوں کو گورو نانک کے نام پر اور بہت سے ان کے بیان کردہ شبدوں کو محرّف و مبدّل کر کے مشہور کرنا شروع کر دیا گیا"[5]

---

[1] واراں بھائی گورداس وار ۴۸ پوڑی ۲۰ [2] گورو گرنتھ صاحب ص ۱۴۰۸

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ ص ۶۶۰ [4] پنجابی ساہت جون ۱۹۳۵ء

[5] گورپرتاپ سورج گرنتھ سمپادت ص ۱

یعنی " ابھی پچاس برس گورو نانک جی کو فوت ہوئے گذرے تھے کہ یہ اندھیر ہو گیا تھا۔"[1]

ایک اور مقام پر بھائی صاحب موصوف نے باباجی کے کلام کا محرف و مبدل ہونا تسلیم کیا ہے۔[2]

مشہور سکھ ودوان سردار جی بی سنگھ جی نے تو اس امر کا بھی اقرار کیا ہے کہ لوگوں نے باباجی کے کلام میں ان کی زندگی میں ہی کمی بیشی کرنا شروع کر دیا تھا۔[3]

پرنسپل بودھ سنگھ جی ایم۔ اے نے اپنے [illegible]ہ میں یہ گواہی دی ہے کہ:۔

"گورو ارجن جی کے زمانہ تک بہت سی جعلی بانی گورو صاحبان کے نام پر بنائی جا چکی تھی۔ سکھ تاریخ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب کئے جانے کی وجہ ہی یہ بیان کرتی ہے کہ سکھوں کو جعلی بانی کے دھوکہ سے بچانے کے لئے پانچویں گورو ارجن جی نے اصل بانی کو ایک جلد میں جمع کرنے کی کوشش کی۔"[4]

اس گڑبڑ میں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے نہ صرف عام لوگوں نے ہی حصہ لیا بلکہ سکھ گورو صاحبان اور سکھ گورو صاحبان کے بیٹوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں نے بھی نمایاں پارٹ ادا کیا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جپ جی کی ۴۰ پوڑیاں تھیں لیکن گورو انگد جی نے دو پوڑیاں حذف کر دیں۔"[5]

ایک اور سکھ ودوان سردار ہوشیار سنگھ جی جاگیردار نے گورو رامداس جی کے فرزند اکبر پرتھی چند جی کا گورو نانک صاحب کے نام پر دوسرے لوگوں سے بانیاں بنانا بیان

---

[1] گور پرتاپ سورج گرنتھ سپھادت ص ۲۰۹۳ [2] پوراتن جنم ساکھی ص ۲ دیباچہ

[3] پراچین بیڑاں ص ۵ [4] پراچین بیڑاں بارے ص ۲

[5] جپ جی مترجم سورج سنگھ جی ص ۱۵

کیا ہے[1] کیسر سنگھ چھبر نے سوڈھی مہربان کے بارہ میں یہ لکھا ہے کہ اس نے بھی نانک کے نام پر بہت بانی بنائی تھی۔[2] نیز گورو گوبند سنگھ جی کا بابا نانک کے کلام "نیل بستر لے کپڑے پہرے ترک پٹھانیں عمل" کیا" کی بجائے "نیل بستر لے کپڑے پھاڑے ترک پٹھانیں عمل کیا"

پڑھنا بھی سکھ تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے[3] اور اس کے علاوہ گورو صاحب موصوف کا رام کلی چھنت محلہ کے پانچویں چھنت سے ۲ سطریں حذف کر دینا بھی سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے[4] اور گورو ہر رائے جی کے فرزند اکبر رام رائے جی کا "مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار" کو "مٹی بے ایمان دی پیڑے پئی کمہار" پڑھنا بھی سکھ ودوان تسلیم کرتے ہیں[5] اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو "مٹی بے ایمان کی" ہی پاٹھ کرتے ہیں[6]

الغرض یہ حقیقت سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے کہ گورو نانک کے کلام میں دل کھول کر رد و بدل کئے گئے۔ اور اس رد و بدل میں خود سکھ گورو صاحبان اور ان کے فرزند ارجمند اور دوسرے قریبی رشتہ دار بھی حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"گورو نانک جی کے نام پر بانی بنانا تو لوگوں نے ان کے زمانہ میں ہی شروع کر دیا تھا اور گورو ارجن جی کے زمانہ تک پون صدی مزید اس

---

[1] اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۱۹۵ [2] جنم ساکھی بھائی بالا ؟ ... بنسا ولی نامہ ورق صفحہ ۳۶۹

[3] تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۱۸۵ و گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۳۳۵ و جنم ساکھی گورو گوبند سنگھ جی صفحہ ۱۶۸ و گوردوارے درشن صفحہ ۵۴۵ و اتہاس گورو خالصہ ہندی صفحہ ۲۲۶ و تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۳۱ و جیون کتھا صفحہ ۳۵۴ و گورپرتاپ سورج گرنتھ سیاہادت صفحہ ۵۹۶ و دس گورو جوت پرکاش صفحہ ۶۶ و کلغی دھر چمتکار صفحہ ۵ و نیتھر پرکاش ذاس ۲۵ صفحہ ۲۲۵ وغیرہ۔ [4] بدھولانا صفحہ ۳

[5] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۹۰ و گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۲۸ وغیرہ

[6] دس گورو آلی وا شکیپ جیون چرتر صفحہ ۱۸

ٹھگی میں ہی گزر گئی تھی۔ اگر گوشٹاں۔ ساکھیاں وغیرہ کی پڑتال کی جائے۔
تو یہ نقلی بانی تقریباً اتنی ہی بن چکی تھی۔ جتنی کہ گورو صاحب کی اپنی
بانی تھی۔ اور دونوں طرح کی بانیاں اصلی بھی اور فرضی بھی سکھوں میں
یکساں پھیلی ہوئی تھیں۔[1]

پس یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک بابا نانک صاحب
کی بیان کردہ بانی کی بہت ناگفتہ بہ حالت تھی۔ اور لوگوں نے اس میں کافی ردو بدل
کر دیئے ہوئے تھے۔

گورو ارجن جی کے ذریعہ گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہو جانے کے بعد بھی اس تحریف
اور ردو بدل کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ چنانچہ اس وقت تک جتنے بھی گورو گرنتھ صاحب کے قلمی
نسخے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دو نسخے بھی آپس میں نہیں ملتے۔ کسی میں کوئی شبد کم
ہے اور کوئی زیادہ۔ کسی میں کوئی شبد کسی ایک گورو کے نام پر درج ہے اور کسی میں وہی شبد کسی
دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ تمام گڑبڑ گورو گرنتھ صاحب کے نقل نویسوں کی
پیداوار ہے۔ ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نقل نویس گورو گرنتھ صاحب کو محض بانی کا ایک
مجموعہ خیال کرتے تھے۔ شبدوں کی ترتیب میں ردو بدل کرنا کوئی عیب نہیں
سمجھتے تھے۔"[2]

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ
[2] پراچین بیڑاں بارے صفحہ

(۷)
گوروارجن جی نے بانی کو کس طرح جمع کیا؟

گوروارجن جی سے قبل سکھ گوروصاحبان کا کلام مختلف لوگوں کے پاس الگ الگ شکلوں میں تھا۔ ایک خاص حصہ تو ان دو پوتھیوں کی شکل میں جمع تھا۔ جو گوئندوال بابا موہن جی کے پاس تھیں۔ یہ دونوں پوتھیاں تیسرے گورو امرداس جی کے زمانہ میں ان کے ایماء پر ہی لکھی گئی تھیں[۱]۔ گوروارجن جی نے ان دونوں پوتھیوں کو حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ پہلے تو انہوں نے اپنے بعض خاص سکھ بابا جی کے پاس گوئندوال بھیجے۔ مگر بابا جی نے وہ پوتھیاں دینے سے صاف انکار کر دیا[۲]۔ اس کے بعد گوروارجن جی خود ننگے پاؤں چل کر وہاں گئے۔ اور بابا موہن جی کی مدح میں ایک شبد گایا۔ جسے سن کر بابا موہن جی بہت خوش ہوئے اور انہوں نے وہ دونوں پوتھیوں گوروارجن جی کے حوالہ کر دیں۔ گوروارجن جی نے اس وقت جو شبد گایا تھا وہ گورو گرنتھ صاحب کے راگ گوڑی کے صفحہ ۲۴۸ پر درج ہے۔

موجودہ زمانہ کے اکثر سکھ ودوان اس شبد سے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ اس میں گوروارجن جی نے بابا موہن کی مدح سرائی نہیں کی تھی بلکہ خدا تعالےٰ کی حمد گائی تھی گو اس شبد میں موہن کا لفظ بار بار استعمال ہوا ہے لیکن اس کا تعلق بابا موہن جی سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے ہے۔ اگر موہن جی نے اس شبد کو اپنے متعلق سمجھ لیا تھا تو اس کے بارے

---

[۱] ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ یہ دونوں پوتھیاں اب بھی موجود ہیں (ملاحظہ ہو پراچین بیڑاں بارے صفحہ ۱) لیکن دوسرے ودوان کا بیان ہے کہ یہ دونوں پوتھیاں اب ضائع ہو چکی ہیں (ملاحظہ ہو گورمت لیکچر صفحہ ۱۸۲ - [۲] خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۲

[۳] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۱ - تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۴۱ - گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۲ - گورپرتاپ سورج گرنتھ وغیرہ

میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جا سکتی ۔ گویا ارجن جی نے تو گوئند وال جا کر بابا موہن جی کے گھر کے سامنے خدا تعالےٰ کی حمد کا گیت گایا تھا۔ جسے بابا موہن نے اپنی تعریف خیال کر لیا۔ اور اس تعریف سے خوش ہو کر وہ دونوں پوتھیاں گورو ارجن جی کے حوالہ کر دیں لیکن جہاں تک اس شبد کے مذکورہ الفاظ اور ان کے معنی اور سیاق و سباق کا تعلق ہے ۔ وہ موجودہ زمانہ کے سکھوں کے اس نظریہ کے متحمل نہیں۔ چنانچہ اس شبد میں مرقوم ہے کہ:۔

موہن تیرے اوچے [illegible] محل اپارا
موہن تیرے سوہن دوار جیو سنت دھرم سالہ

... ...

موہن تیرے بچن انوپ چال نرالی
موہن تو مانے ایک جی اور سب رالی
ملنے تاں ایک ایکہ ٹھاکر جھنے سب کلا دھاریا

... ...

موہن توں سپھل پھلیا سن پروارے
موہن پتر میت بھائی کٹمب سب تارے[1]

اس شبد کی آخری دو سطروں کے متعلق تو سکھ ودوان بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کا تعلق بابا موہن جی سے ہی ہے۔[2]

اس شبد میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ اے موہن تیرے مکان اور محل بہت خوبصورت ہیں اور تیری زبان بہت شیریں ہے اور تیری چال بھی بہت اچھی ہے ۔ اے موہن تو اس خدائے واحد کا پرستار ہے۔ جس نے اس تمام عالم کی تخلیق کی ہے ...... اے موہن تو مع اپنے اہل و عیال اور بھائی بندوں کے کامیاب ہو گیا ہے ۔ اور تو نے اپنے بیٹے بھائی اور دوسرے تمام رشتہ دار ہی کنارے لگا دیئے ہیں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۴۸ [2] پراچین بیڑاں ص ۳۰

ہو گیا ہے اور تو نے اپنے بھائی بیٹے اور دوسرے تمام رشتہ دار بھی کنارے لگا دیئے ہیں ٭

اب ظاہر ہے کہ گورو ارجن جی خدا سے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ تو توحید کا پرستار ہے اور نہ اسے اس طرح ہی مخاطب کر سکتے تھے کہ تو مع اہل وعیال کے کامیاب ہو گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بال بچوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پاک ہے اور خود گورو گرنتھ صاحب میں بھی خدا تعالیٰ کو بال بچوں سے پاک بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

تہ تس مات پتا سُت بندھپ نہ تس کام نہ ناری
اکل نرنجن اپر پرمپر سگلی جوت تمہاری[1]

اگر یہ درست ہے کہ گورو ارجن جی نے اس شبد میں موہن کا لفظ خدا تعالیٰ سے متعلق بیان کیا ہے اور اس میں بابا موہن جی کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے۔ تو اس صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے بارہ میں گورو ارجن جی کا عرفان اس مقام کو نہیں پہنچا تھا جو کہ بابا نانک جی کو حاصل تھا۔ کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو بال بچوں اور دوسرے رشتہ داروں والا بیان کیا ہے۔ جبکہ گورو نانک صاحب خدا تعالیٰ کو ان باتوں سے بلند اور بالا تصور کرتے ہیں ٭

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ اس شبد میں بابا موہن جی کی ہی تعریف کی گئی ہے۔ چنانچہ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس شبد سے متعلق یہ نوٹ دیا گیا ہے:۔

یہاں بابا موہن جی کی نرالی زندگی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے[2]

الغرض گورو ارجن جی نے بابا موہن جی کی مدح سرائی کے لئے یہ شبد گایا تھا اور اس طرح انھیں خوش کر کے ان سے وہ دونوں پوتھیاں حاصل کی تھیں۔ سکھ دو دوانوں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱ صفحہ ۵۹۷ [2] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۴۸

کا اس شبد کو خدا تعالیٰ کی حمد کا گیت ظاہر کرنا ایک بلا وجہ کا تکلف ہے۔ جو خود گورو ارجن جی کی توہین کے بھی مترادف ہے۔[۱]

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے بابا موہن جی کی پوتھیوں میں سے درج شدہ شبدوں کے توں گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کئے تھے بلکہ بعض شبد تو بالکل ہی ترک کر دئیے تھے۔ اور بعض شبدوں میں کئی کئی اضافے کئے تھے۔ چنانچہ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بھائی موہن کی پوتھیوں میں رام کلی انند محلہ ۳ کی صرف ۱۳ پوڑیاں ہی درج تھیں[۲] گورو ارجن جی نے ان میں ۲۷ پوڑیوں کا اضافہ کر کے گورو گرنتھ صاحب میں کل ۴۰ پوڑیاں درج کیں۔[۳]

(۲) رام کلی سدھ گوشٹ محلہ ا کی بابا موہن کی پوتھیوں میں صرف ۲۸ پوڑیاں لکھی ہوئی تھیں[۳] گورو ارجن جی نے اس میں ۴۵ پوڑیاں زائد شامل کر کے کل ۷۳ پوڑیاں گورو گرنتھ صاحب میں درج کیں۔[۴]

گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ان پوتھیوں میں گوروؤں اور بھگتوں کے نام پر موسوم شدہ شبد گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے بہت مختلف ہیں۔ اور بائیس واراں بھی ان میں شامل نہیں ہیں۔[۵] یاد رہے کہ گیانی گیان سنگھ جی نے یہ سب باتیں بابا موہن کی پوتھیوں کو خود دیکھنے کے بعد لکھی ہیں جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے[۶] کہ انہوں نے یہ سب کچھ بابا موہن کی پوتھیاں ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا ہے۔

۱۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۷ حاشیہ — ۲۔ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۲۲

۳۔ تواریخ گورو خالصہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱ — ۴۔ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۴۶

۵۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۴ — ۶۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۸۴

(۸)

دوسرے سکھوں سے گورو صاحبان کا کلام حاصل کرنا

گورو ارجن نے بابا موہن جی سے پوتھیاں حاصل کرنے کے علاوہ دوسرے سکھوں سے بھی سکھ گورو صاحبان کا کلام حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اس بارہ میں مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

"گورو صاحب نے تمام علاقوں کے سکھوں کو حکمنامے ارسال کئے کہ جس کسی کے پاس گورو صاحبان کا کوئی شبد ہو۔ وہ ہمارے پاس لے آئے۔ یہ حکم سن کر جو شبد گورو نانک کے سکھوں نے زبانی یاد کئے ہوئے تھے یا لکھے رکھے تھے وہ سب لے آئے اور گورو صاحب کو لکھوا دیئے۔ اس طرح گورو جی کے پاس بہت سا کلام جمع ہو گیا۔"[1]

گورو نانک جی نے سنگلادیپ سے بابا نانک جی کی طرف منسوب شدہ پران سنگلی بھی منگوائی مگر اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج نہ کروایا۔[2] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گورو ارجن جی کا سنگلادیپ سے پران سنگلی منگوانا بھی درج ہے[3] اور بعض میں پران سنگلی بھی شامل ہے۔[4]

بقول بعض سکھ مورخین گورو ارجن جی نے تمام سکھوں کے نام اس قسم کے حکمنامے بھی جاری کئے کہ گورو صاحبان کی بانی انہیں جہاں کہیں ملے وہ جمع کر لیں تاکہ وہ اسے ترتیب دے کر گورو گرنتھ صاحب میں جمع کر سکیں۔ اس سلسلہ میں گیانی گیان سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ

---

[1] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۷۸ [2] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۷۸ دیوا چین بیڑاں صفحہ ۳ نیز گورمت نرنے ساگر صفحہ ۶۰۲ و نہال کوش صفحہ ۲۱۲ و گورپرتاپ سورج راس ۲ انشو ۴۲ و سوڈھی چمتکار صفحہ ۱۸۷ [3] پراچین گرنتھ مصنفہ جیون سنگھ صفحہ ۸۲۷ - [4] دربار صاحب صفحہ ۸

گورو صاحب کا یہ فرمان سنکر جالندھری بخت رو ڑا ایک بہت بڑا گرنتھ گورو ارجن جی کی خدمت میں لے آیا۔ اور اس میں گورو ارجن جی سے پہلے چار گورو صاحبان کا بہت سا کلام جمع تھا۔ اور ہر ایک گورو کے اس پر دستخط موجود تھے۔ بقول گیانی گیان سنگھ جی گورو ارجن جی نے اس گرنتھ سے حسب پسند بانیاں لے لیں۔ اور انہیں اپنے تیار کردہ گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا۔ اور وہ گرنتھ اپنے دستخط کرنے کے بعد بخت رو ڑا کو واپس کر دیا۔ گیانی جی بیان کرتے ہیں کہ اس گرنتھ کے انہوں نے درشن بھی کئے تھے۔ اس میں جو بانیاں درج ہیں وہ موجودہ گرنتھ سے کہیں زیادہ ہیں[1]

بھائی بخت رو ڑے کے اس گرنتھ صاحب کے بارہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ بھائی پیندا کا تیار کردہ گرنتھ ہے جو کہ گورو ارجن جی سے کافی عرصہ بعد گزرا ہے اور بخت رو ڑا گورو امرداس جی کے زمانہ میں یعنی گورو ارجن جی سے پہلے گزرا ہے۔ اس کا گورو ارجن جی کے حضور کوئی گرنتھ لیکر حاضر ہونا صحیح نہیں۔ نیز اس گرنتھ میں ستے بلونڈ کی وار میں سکھوں کے چھٹے گورو ہرگوبند کی تعریف میں بھی دو پوڑیاں درج ہیں۔ جبکہ موجودہ مروجہ گرنتھ صاحب میں صرف پانچ گورو صاحبان کے متعلق ہی پوڑیاں درج ہیں[2]

سکھ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ گورو نانک جی کی طرف منسوب شدہ شلوک سہسکرت بنارس کے کرشن لال لے کر آئے تھے۔ اور انہوں نے وہ شلوک گورو ارجن کی خدمت میں پیش کئے تھے[3]

---

[1] تواریخ گورو خالصہ ص۲۸۵ دیکھو مہان کوش ص۱۶۲ [2] گجھو پور دھار رنگ لیکھ ص۱۵
[3] گور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۳ انسو ۴۷ ۔ سوڈھی چرتکار ص۲۰ ۔ وجیون بھائی گورداس ص۸۳

(۹)

سکھ راویوں کی حقیقت

گورو ارجن جی نے اور بھی مختلف لوگوں سے بانیاں جمع کیں اور جس شبد یا شلوک کو گورو صاحب نے مناسب خیال کیا اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کرا دیا۔ لیکن کس کس شخص سے کون کون سے شبد یا شلوک حاصل کئے گئے؟ اور وہ شبد یا شلوک اس شخص تک کیونکر پہنچے؟ ان باتوں کا نہ تو گرنتھ صاحب سے کوئی پتہ چلتا ہے۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب ہی ان امور پر کوئی روشنی ڈالتی ہے۔ اس بات کے پیش نظر اب بعض سکھ ودوان یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ:۔

"گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کے لئے گورو ارجن جی کے پاس پہلے چار گورو صاحبان کی تمام بانی موجود تھی ان کو کہیں حکم نامے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ان کو باہر سے کسی پوتھی یا پوتھیوں کی ضرورت پیش آسکتی تھی"[1]

گویا گورو ارجن جی نے نہ تو کسی سکھ کو کوئی حکم نامہ بھیجا۔ اور نہ بابا موہن جی سے کوئی پوتھی یا پوتھیاں حاصل کیں۔ اور سکھ مورخین نے اس سلسلہ میں جو کچھ بھی لکھا ہے وہ سرے سے غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس خیال کے پیش کرنے والے سکھ ودوان نے اس بارہ میں کوئی تاریخی ثبوت نہیں دیا۔ بلکہ اپنے پاس سے ہی ایک بات وضع کرکے لکھ دی ہے۔

سردار جی بی سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ گورو انگد جی کو بابا جی کی بیان کردہ بانی کی کوئی پوتھی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ جیسا کہ انہوں نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ

---

[1] کچھ ہور دھارمک لیکھ ص۲۸

سوال پیدا ہوتا ہے کہ گورونانک جی کی اپنی نوشت کتاب یا پوتھیاں کدھر گئیں؟ ان کے جوتے اور پگڑیاں تو موجود ہیں۔ لیکن ان سے کہیں بڑھ کر قیمتی چیز اور حقیقی یادگار موجود ہی نہ ہو۔ یہ بہت حیرانگی کی بات ہے۔ اس پوتھی کی کوئی نقل بھی نہیں سنائی دیتی۔ گورو جی کے بعد آنے والے لوگوں نے ان کی ہر چیز کو ٹکڑ گدائی کا ذریعہ بنایا۔ اس کتاب سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ آپ کی وفات کے بعد یہ کتاب یا کتابیں سری چند کے قبضہ میں چلی گئیں۔ اور ۵۸ سال کے بعد بابا سری چند جی کے ساتھ دریا میں بہادی گئیں۔ گورو صاحب نے اپنی وفات سے کئی ماہ قبل ہی لہنا جی کو اپنی جگہ مقرر کر کے جھگڑے سے بچنے کے لئے ان کے اپنے گاؤں کھڈور بھجوا دیا تھا۔ اور یہ کتاب یا کتابیں انھیں نہیں مل سکیں۔ اگر ملی ہوتیں تو سلسلہ وار ان سے گورو ارجن جی کو مل جاتیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا[1]۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی کے پاس گورو نانک جی کی تیار کردہ کوئی کتاب نہیں تھی۔ اور انھوں نے اِدھر اُدھر سے بانیاں تلاش کر کے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تھا۔ اور اس کے لئے کافی محنت کی تھی۔

پروفیسر صاحب سنگھ جی کا بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے یہ بیان کرنا کہ گورو ارجن جی کے پاس گورو نانک جی اور دوسرے گورو صاحبان کی جملہ بانی تحریری طور موجود تھی۔ محض ان کا ذاتی خیال ہے جو تاریخی حقائق پر مبنی نہیں۔ اور اس خیال سے اس بات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کے بیان کرنے والے راویوں سے متعلق وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے جوں کی توں تمام بانی گورو ارجن جی تک پہنچا دی تھی۔ اور نہ سکھ ودوان پورے یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۰۱۱

گوروارجن جی نے وہ بانی جوں کی توں گورو گرنتھ صاحب میں درج کروادی تھی ورنہ انھیں اس قسم کی بے بنیاد باتیں لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ حالانکہ یہ باتیں سکھ تاریخ کی بنیاد کو ہی ہلا دینے والی ہیں۔ اگر گوروارجن جی نے بابا موہن جی سے کوئی پوتھی یا پوتھیاں حاصل نہیں کی تھیں اور نہ کسی دوسرے شخص سے ہی کوئی شبد یا شلوک لیا تھا۔ تو یہ روایت سکھ کتب کا حصہ کیونکر بن گئی اور گورو گرنتھ صاحب کے راگ گوڑی میں درج شدہ شبد موہن تیرے اونچے مندر محل اپارا۔ گورو گرنتھ صاحب میں کہاں سے آگیا۔ اور کیوں گورو ارجن جی نے ایسا شبد اچارن کر کے ایک خواہ مخواہ کی الجھن پیدا کردی؟

احادیث نبویہ

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ احادیث حضورؐ کے وصال کے بعد لوگوں سے سن سنا کر جمع کی گئی ہیں اور ان کے ساتھ ہی اسماء الرجال کا ایک سلسلہ موجود ہے۔ اور ہر حدیث کے راویوں کی لڑی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا گیا اور پھر ان جملہ راویوں پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور ان کی گفتار اور کردار کی خوب چھان بین کی گئی ہے۔ اگر کسی راوی کے بارہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کا حافظہ کمزور تھا یا کسی مرحلہ پر اس نے کوئی خلاف واقعہ بات بیان کی تھی یا اس کی یادداشت اس قابل نہیں تھی کہ اس کی بیان کردہ حدیث پر بھروسہ کیا جاسکے۔ تو ایسے راوی کی بیان کردہ حدیث کو خواہ وہ کیسے ہی علمی یا عملی مضمون پر مشتمل کیوں نہ ہو۔ محدثین نے کمزور اور ضعیف قرار دیکر اسے رد کردیا ہے یعنی ایسی کمزور حدیث کو کسی مسئلہ کی بنیاد تسلیم نہیں کیا۔ مگر سکھ کتب میں سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ شبدوں اور شلوکوں کے راویوں کے بارہ میں اس قسم کی کوئی تحقیقی بحث نہیں کی گئی۔ اور نہ اس امر کا ہی کوئی پتہ چلتا ہے کہ کس کس راگ کا کون کون سا شبد یا شلوک کس کس راوی کے ذریعہ گوروارجن جی تک پہنچا۔ اور وہ راوی خود کس کردار کا مالک تھا۔ یعنی اس کی راست گوئی اور راست گفتاری مشکوک تو نہیں تھی؟

گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ کلام کی صحت

بعض سکھ مصنفین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے خواہ کتنی ہی احتیاط کیوں نہ کی ہو پھر بھی اس بات کا امکان موجود ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں جو کلام بابا نانک صاحب کے نام پر درج ہے اس میں بعض ایسے شبد اور شلوک بھی شامل ہیں جو اصل میں گورو نانک صاحب کے بیان کردہ نہ ہوں بلکہ راویوں کے حافظہ کی کمزوری یا گرنتھ صاحب کے کاتبوں کی غفلت یا کسی شبہ سے بابا نانک جی یا کسی دوسرے گورو صاحب کی طرف منسوب ہو گئے ہوں۔ چنانچہ اس بارہ میں سردار جی۔بی۔سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے یہ بیان کیا ہے کہ

"جعلی اور اصلی بانی الگ الگ کرنے کے لئے گورو جی کی تمام لوگوں میں پھیل چکی جملہ بانی جمع کرنی ضروری تھی۔ اور اس کے جمع کرنیکے لئے آپکو وہی وسیلہ مل سکتا تھا۔ جو سنیرام کو ملا تھا شاید اس سے بھی بڑھ کر یہ تمام وسیلے غلطی سے پاک نہیں ہو سکتے تھے گورو جی خود اچھے شاعر تھے ..... نیز آپ ایک واقف کار راگی بھی تھے۔ بہت سی غلطیاں پڑتال کر کے درست بھی کر سکتے تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر اگر آپ کسی شبد یا بانی کا مطلب گورو نانک صاحب کی بیان کردہ تعلیم کے خلاف سمجھتے تو اسے رد بھی کر سکتے تھے...... لیکن پھر بھی یہ امکان موجود رہا کہ کوئی بانی یا کوئی شبد گورو گرنتھ صاحب میں ایسا بھی درج ہو گیا ہو جو در اصل گورو نانک جی کا بیان کردہ نہ ہو۔ اور وہ شبد خواہ موہن کی پوتھیوں میں سے لیا گیا ہو یا باہر سے جمع کئے گئے شبدوں میں سے ہو۔ یہ درست ہے کہ گورو ارجن جی خود گورو تھے۔ ان کا قول یا کسی شبہ سے متعلق کیا گیا فیصلہ سکھوں کے لئے ایسا ہی مستند اور قابل قبول ہے جیسا کہ خود گورو نانک جی کا اپنا فیصلہ۔ لیکن جو بات ناممکن ہو اسے گورو ارجن جی ممکن نہیں بنا سکتے تھے .... یہ بات میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ مجھے کئی شبد ایسے نظر آتے ہیں۔ جہاں یہ مشکل ہمارے سامنے آتی ہے "[۱]

---

۱ پراچین بیڑاں صفحہ ۳۸ - ۳۹

سردار جی بی سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ شبدوں سے متعلق جس خدشہ کا اظہار امکانی رنگ میں کیا ہے وہ محض ایک امکان ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ گورو نانک جی کے کلام میں رد و بدل کا سلسلہ تو روزِ اوّل سے ہی شروع ہو گیا تھا اور لوگوں نے کئی شبدان کے نام پر اپنے پاس سے بنا کر اور کئی ان کے بیان کردہ شبدوں کو محرف و مبدل کر کے ان کا پرچار کرنا شروع کر دیا تھا اور ان جعلی شبدوں کے کیرتن کا رواج بھی پڑ چکا تھا اور راگی لوگ گورو صاحبان کے دربار میں بھی ان جعلی شبدوں کے کیرتن کیا کرتے تھے۔ ان حالات میں گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کی حقیقت اور اصلیت کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہ جاتا۔ پس ایسی حالت میں سردار جی۔ بی سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کی صحت سے متعلق جس امکان کا اظہار کیا ہے وہ محض ایک امکان ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود بھی بعض ایسے شبد پیش کئے ہیں جو ان کے نزدیک اصل مصنف کی بجائے کسی دوسرے شخص کے نام پر درج کئے گئے ہیں۔[۱]

گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں کہ اگر گرنتھ کے ایک نسخہ میں ایک شبد کو گورو نانک جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ تو دوسرے نسخہ میں وہی شبد گورو ارجن یا کسی دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے گورو گرنتھ صاحب کا شائد ہی کوئی قلمی نسخہ ایسا ہو جو گڑبڑ سے بچا ہو۔

---

[۱] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۸۱

(۱۰)

باباجی کا کلام

گوروگرنتھ صاحب میں بابا نانک جی کے کلام کو اوّل جگہ دی گئی ہے اور عام طور پر ہر راگ کے شروع میں بابا نانک جی کی بانی ہی درج کی گئی ہے سکھ وِدوان عموماً اس خیال کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے بابا نانک صاحب کا جملہ کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیا تھا اور گوروگرنتھ صاحب سے باہر باباجی کے نام پر جس قدر بھی شبد یا شلوک ملتے ہیں۔ خواہ وہ جنم ساکھیوں میں ہیں خواہ کسی اور کتاب میں وہ تمام کے تمام جعلی اور فرضی ہیں۔ باباجی سے ان کا کوئی تعلق نہیں[۱] بلکہ بعض وِدوان تو یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایسا خیال کرنا کہ گوروگرنتھ صاحب سے باہر بھی باباجی کی بیان کردہ بانی کا کوئی حصہ موجود ہے۔ سکھ دھرم کے لئے سم قاتل ہے۔ لیکن اس کے برعکس سکھوں میں ایسے وِدوان بھی موجود ہیں جو اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ باباجی کا جملہ کلام گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکا۔ یا تو وہ گم ہو چکا ہے یا درج ہونے سے رہ گیا ہے جیسا کہ بھائی ویر سنگھ جی کا بیان ہے کہ باباجی کی بیان کردہ سہ حرفی گورو ارجن جی کو نہیں مل سکی۔ کیونکہ وہ گم ہو چکی تھی۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ

"یہ سہ حرفی فارسی میں تھی جو گم ہو چکی ہے"[۲]

اس کے علاوہ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"گرنتھ صاحب میں حالانکہ قریب قریب ان کی کل تصنیفات تلاش کرکے

---

[۱] پراتن جنم ساکھی مرتبہ و۔ ص ۱۹۷ [۲] گجھ ہور دھارمک لیکھ ص ۲ [۳] گورونانک چمتکار ص ۵۲

درج کر دی گئی ہیں۔ تاہم ان کی بہت سی ایسی تصنیفات روز بروز نکلتی آتی ہیں۔ جو گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہیں۔ اور طرز عبادت اور لب و لہجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کی زبان سے ہی کہی گئی ہیں[1]۔ پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے اس سلسلہ میں یہ لکھا ہے کہ:-

"بانی پہلے اور دسم گورو کے نام کی گرنتھ صاحب سے باہر بھی بہت ہے اور اکثر لوگ اس کو بھی مستند تسلیم کرتے ہیں"[2]

ایک اور سکھ مصنف بھائی موتا سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ جب بھائی بنوں جی نے خود بخود ہی دوسرا گرنتھ مرتب کیا۔ تو اس میں بعض ایسے شبد بھی شامل کر دیئے جو گورو ارجن جی کے تیار کردہ گرنتھ میں درج نہیں تھے۔ گورو ارجن جی نے اس کے تیار گرنتھ کو ملاحظہ فرما کر یہ کہا کہ اگر یہ زائد شبد ہمیں بھی مل جاتے تو ہم بھی انہیں اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیتے[3]۔ ایک صاحب کا بیان ہے کہ بھائی بنوں جی نے یہ زائد شبد گورو ارجن جی کے حکم سے شامل کئے تھے[4]۔ ایک صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یہ زائد شبد بنوں جی کے بعد کسی اور نے ان کے تیار کردہ گرنتھ صاحب میں درج کئے تھے۔ بھائی بنوں جی نے خود کوئی زائد شبد شامل نہیں کیا تھا[5]۔

اس کے علاوہ سردار جی بی سنگھ ایسے محقق نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ بابا نانک جی کی بیان کردہ تمام بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکی۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں بعض ایسے شبد بھی پیش کئے ہیں۔ جو ان کے نزدیک گورو نانک جی کے بیان کردہ ہیں۔ مگر انہیں گورو گرنتھ صاحب میں جگہ نہیں مل سکی[6]۔

الغرض سکھ محققین کو اس بات کا اقرار ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں بابا نانک جی

---

[1] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۵ اردو۔ [2] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۹۲

[3] مہا پرکاش صفحہ ۱۱۴۰۔ [4] پریا سنگم صفحہ ۸۳

[5] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۵۔ [6] پراچین بیڑان صفحہ ۳۵۳ و صفحہ ۳۵۴

کا جملہ کلام درج نہیں ہو سکا۔ یا تو وہ ضائع ہو چکا ہے یا اس وقت گورو ارجن جی کو دستیاب نہیں ہو سکا۔

ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ ذیل میں گورو نانک جی کے بیان کردہ بعض ایسے شبد بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کر دیں جو عمداً یا سہواً گورو گرنتھ صاحب میں درج نہ ہو سکے۔ اور دوسری کتب میں وہ آج بھی موجود ہیں۔ اور جہاں تک ان میں بیان کردہ خیالات اور عقائد کا تعلق ہے وہ گورو نانک جی کے ہی بیان کردہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

(۱) ایماں دیا ایک خدائے — جس کا دیا ہر کوئی کھائے
بندے کی جو لیوے اوٹ — دین دنی میں تاں کو توٹ
اک داتا سب جگت بھکھاری — تس کو چھاڈ اور کو لاگے
تن رگلی پت ہاری — شاہ پاتشاہ سب تس کے کیئے
تس کے سنگ نہ کوئی ریسئے — کہ نانک سن بابر میر
تجھ تے مانگے سو احمق فقیر[1]

اس شبد میں گورو نانک جی نے خالص توحید بیان کی ہے اور ایک فاتح بادشاہ بابر کے منہ پر حق بات کہی ہے۔ یہ دونوں باتیں واضح کرتی ہیں یہ شبد باباجی کا ہی بیان کردہ تھا۔ اور خود سکھ مصنفین اسے باباجی کا بیان کردہ تسلیم کرتے ہیں اور اپنی تصنیفات میں نقل کرتے ہیں۔ مگر گورو ارجن جی نے اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اس وقت یہ شبد گورو ارجن جی کے سامنے نہ آیا ہو اور نہ یہ ناممکن تھا کہ وہ اس توحید اور پاکیزہ خیالات پر مبنی شبد کو جس کے ایک ایک لفظ میں گورو نانک جی کی روح بول رہی ہے گورو گرنتھ صاحب میں درج

---

[1] تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۷۴ جنم ساکھی صفحہ ۳۸ و نانک پرکاش حصہ ۱۰۶۹ و نادان تے تھاداں صفحہ ۲۰۷ گوش صفحہ ۱۵ و صفحہ ۵۲ لیکچر صفحہ ۹۵ و میکالف اتہاس حصہ اول صفحہ ۱۰۶

نہ کرے۔ گورو ارجن جی خود بھی ان ہی بیان کردہ خیالات کے حامل تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا اپنا ایک شبد گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے جو باباجی کے بیان کردہ خیالات کی ترجمانی کر رہا ہے۔

مانگھ کی ٹیک بوجھی سب جان	دیون کو ایکے بھگوان
جس کے دیئے رہے اگھائے	بہر نہ ترشنا لاگے آئے
مارے راکھے ایکو آپ	مانکھ کے کچھ ناہی ہاتھ
تس کا حکم بوجھ سکھ ہوئے	تس کا نام رکھ کنٹھ پروئے
سمر سمر سمر پربھ سوئے	نانک بگھن نہ لاگے کوئے[1]
(۲) دوجا کاہے سویئے جو جمے تے مرجائے	ایک سمرو نانکا جل تھل رہیا سمائے[2]

اس شلوک میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے اس سے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ بابا نانک جی کے عقیدہ اور خیالات کے خلاف ہے۔ اس بارہ میں بھی یہی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ بھی گورو ارجن جی کو دستیاب نہ ہو سکا۔ ورنہ انہیں عمداً اسے گورو گرنتھ صاحب سے باہر رکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر اس قسم کا ایک شلوک ضرور موجود ہے۔ لیکن وہاں اس پر محلہ ا کی بجائے محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے جو اسے گورو امرداس جی کا بیان ظاہر کر رہا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

سدا سدا سو سیویئے جو سب میں رہے سمائے
اور دوجا کیوں سیویئے جمے تا مر جائے[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صفحہ ۲۸۱

[2] نانک پرکاش اتراردھ ادھیائے ۳۳ صفحہ ۱۰۴۴ و نانک پربودھ صفحہ ۱۹۳ و تواریخ گورو خالصہ حصہ اول ۱۸۳ و جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۳۹۷ وغیرہ

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۰۹

عین ممکن ہے کہ اس شلوک کے بیان کرنے والے راوی نے اپنے حافظہ کی کمزوری سے یا کسی اور سبب سے اسے گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا ہو۔ اور گورو ارجن جی نے اس پر اعتماد کر کے اس پر شلوک محلہ ۳ لکھوا دیا ہو۔ اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ کسی راوی نے یہ شلوک کسی وقت گورو امرداس جی سے سنا ہو۔ اور اس نے اسے گورو امرداس جی کی ہی تصنیف خیال کر لیا ہو۔ کیونکہ سکھ گورو صاحبان کا ایک دوسرے گورو جی کا بیان کردہ شلوک یا شبد پڑھ لینا بعید از قیاس نہیں۔ اور اس شبد یا شلوک کو کسی سکھ کا اپنی غلطی سے یا ناواقفی سے اسی گورو کا بیان کردہ یقین کر لینا بھی محال نہیں۔ اس کے علاوہ یہ امکان بھی موجود ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان کی لاپرواہی سے اس شلوک پر محلہ ۱ کی بجائے محلہ ۳ کا عنوان درج ہو گیا ہو کیونکہ اس قسم کی لاپرواہی کی بے شمار مثالیں گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور سکھ ودوان اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کرتارپور کے گورو گرنتھ صاحب میں کئی جگہ ایسے شبد اور شلوک بھی درج ہیں جنہیں گورو ارجن جی نے ہڑتال یا سیاہی سے مٹا دیا ہے[1]

ظاہر ہے کہ یہ شبد یا شلوک گورو ارجن جی کے لکھوائے ہوئے نہیں ہو سکتے بلکہ انھیں گورو گرنتھ صاحب کے کاتب بھائی گورداس جی نے گورو ارجن جی کے حکم اور منشا کے خلاف خود بخود ہی درج کر دیا ہو گا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے کاتب اول اور ان کے بعد آنے والے دوسرے کاتب صاحبان کی بے احتیاطیاں بھی گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں اور شلوکوں میں گڑبڑ پیدا کرنے کا موجب بنتی رہیں۔ چنانچہ اس گڑبڑ کی چند ایک مثالیں بھی درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) راگ سورٹھ کی وار میں ایک شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

---

[1] مہان کوش صفحہ ۱۳۰۵ و راگ مالا کھنڈن صفحہ ۱۰ گورمت فلاسفی صفحہ ۱۵۴ و اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۱۲ جون ۱۹۵۲ء

اک و جھے اک دبیئے اکناں کتے کھاہے
اک پانی وچ اسیئے اک بھی پھر سن جائے
نانک ایو نہ جاپئی کتھے جائے سمائے[۱]

کرتارپوری گورو گرنتھ صاحب میں جسے عموماً سکھ لوگ اصل گورو گرنتھ صاحب کا درجہ دیتے ہیں اور اصل نسخہ تسلیم کرتے ہیں۔ یہ شلوک گورو نانک کے نام پر درج ہے یعنی اس پر محلہ ۳ کی بجائے محلہ ۱ کا عنوان مرقوم ہے[۲] ہمارے پاس ایک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کا ہے۔ اس پر بھی محلہ ۱ کا عنوان ہی درج ہے[۳] نیز اس کے علاوہ ہمارے پاس دو قلمی نسخے ایسے ہیں جن میں سے ایک کے ورق ۲۸۶ پر اور دوسرے کے ورق ۵۳۵ پر اس شلوک پر محلہ ۱ ہی مرقوم ہے۔

(ب) مروجہ گورو گرنتھ صاحب کے راگ دھناسری میں ایک شبد "ندر کرے تاں سمریا جائیے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے یہاں اس پر محلہ ۱ درج ہے[۴] لیکن کرتارپوری گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ مرقوم ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ شبد گورو نانک جی نے نہیں بلکہ گورو امرداس جی نے اچارن کیا تھا[۵]

(ج) گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں کچھ شلوک سہس کرتی بھی درج ہیں۔ ان میں کچھ ابتدائی شلوک محلہ ۱ کے بیان کردہ ظاہر کیے گئے ہیں ان شلوکوں میں نمبر ۲ پر ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:-

ہبھلنگ تس جنس جا وو برہم نہ بندتے[۶]
... ...

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۳

[۲] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۶۴۳ [۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۴۴۸

[۴] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ صفحہ ۶۶۱ [۵] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۶۶۱

[۶] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۵۳

اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے۔ لیکن اس سے قبل یہی شلوک گورو گرنتھ صاحب کے راگ ماجھ کی وار میں پوڑی ۲۲ کے اوپر دیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان موجود ہے [۱] جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گورو انگد جی کا اچارن کردہ ہے اور اس شلوک کے بعد درج شدہ دونوں شلوکوں کا بھی یہی حال ہے۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب میں ایسی مثالیں اور بھی موجود ہیں کہ ایک ہی شبد کو ایک جگہ پر کسی اور گورو کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ اور دوسری جگہ اسے کسی دوسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ گوڑی کی وار کی ۱۲ پوڑی گورو رامداس جی کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہے جو نانک ویچارے سنت جن چار وید ستندے۔ کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے [۲] اسی وار میں پھر یہی پوڑی ۲۱ پر دوبارہ درج ہے۔ وہاں اسے گورو ارجن جی کی بیان کردہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے [۳] اب ظاہر ہے کہ یہ گڑبڑ کاتب صاحبان میں سے کسی کی پیداوار ہے۔ کیونکہ گورو ارجن جی خود اپنی بیان کردہ پوڑی کو گورو رامداس جی کی طرف منسوب نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ گورو رامداس جی کی بیان کردہ پوڑی کو اپنی بیان کردہ ظاہر کرنے کے لئے اس پر محلہ ۵ کا عنوان دے سکتے تھے۔

(۲) گورو گرنتھ صاحب میں راگ وڈہنس کی وار میں ایک شلوک درج ہے جو شبد سادہ نہ آئیو نام نہ لگو پیار ...... سے شروع ہوا ہے۔ یہاں اس پر محلہ ۳ مرقوم ہے [۴] گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے۔ لیکن دوسری جگہ راگ سوہی کی وار میں پھر یہی شلوک دوبارہ نقل کیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۱ درج ہے۔ گویا کہ یہ شلوک گورو نانک جی نے بیان کیا تھا [۵]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی وار شلوک محلہ ۲ صفحہ ۱۴۸ [۲] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کی وار محلہ ۴ صفحہ ۳۰۶ [۳] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کی وار محلہ ۵ صفحہ ۳۱۶ [۴] گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس کی وار صفحہ ۵۹۴ [۵] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی کی وار صفحہ ۷۹۰

(۳) راگ وڈ ہنس کی وار میں ایک اور شلوک درج ہے جو یوں ہے:۔

گھڑی منڈھ ودیش پڑت جھور سے سنبھلئے
بلدیاں ڈھل نہ ہووئی جے نیت راس کرے[۱]

موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[۲] لیکن ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ہے جو ہمیں پسرور ضلع سیالکوٹ سے ملا تھا۔ اس میں اس شلوک پر محلہ ۳ درج ہے[۳]

(۴) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ سوہی کی وار میں ایک شلوک گورو نانک کے نام پر درج ہے جو اس طرح ہے کہ:۔

پہلے بسنتے آگمن پہلا مولیو سوئے
جت مولئے سب مولیئے تسہے نہ مولیہو کوئے[۴]

ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ہے۔ اس میں یہ شلوک اسی وار میں محلہ ۳ کے نام پر درج ہے[۵] اور اس کے بعد دوسرا۔ دوسرا شلوک "پہلے بسنتے آگمن تس کا کرد وبچار" دیا گیا ہے۔ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک بھی محلہ ۳ کا ظاہر کیا گیا ہے[۵] مگر مطبوعہ گورو گرنتھ میں اس پر محلہ ۲ درج ہے[۶]

الغرض یہ عین ممکن ہے کہ گورو نانک جی کی بیان کردہ بانی گورو گرنتھ صاحب کے راویوں کے حافظہ کی کمزوری یا کاتبوں کی لاپرواہی سے دوسرے لوگوں کی طرف منسوب ہو گئی ہو یا دوسرے لوگوں کے بیان کردہ شبد یا شلوک باباجی کے نام پر درج ہو گئے ہوں۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں بعض شبد یا شلوک ایسے بھی درج ہیں جو اصل مصنف کی بجائے دوسرے لوگوں کے نام پر درج کئے گئے

---

[۱] راگ وڈ ہنس کی وار صفحہ ۵۹۲ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۴
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۷۹۱ [۴] قلمی ورق صفحہ ۳۴۲ [۵] قلمی ورق صفحہ ۳۴۲
[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۷۹۱

ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بابا نانک صاحب کے بیان کردہ کلام کا ایک حصہ عمداً یا سہواً گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں ہو سکا۔ اور وہ گرنتھ صاحب سے باہر رہ گیا ہے اور جو شامل ہے اس کے متعلق پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ کہ وہ سب کا سب باباجی کا بیان کردہ ہی ہے۔

(۵) سردار جی بی سنگھ جی نے بابا نانک کی طرف منسوب شدہ ایک شبد کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

" گوشٹ بلیادنال ہوئی ہیں ایک مسلمان آرائیں کو اپدیش ہے اس لئے اس میں اسلامی اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں۔ اور دوزخ کی ہیبت ناک تصویر فریدؔ وغیرہ مسلمانوں کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے[1]"

اس شبد میں بقول سردار جی۔ بی سنگھ اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا گیا تھا۔ اور شائد یہی وجہ اس کے گورو گرنتھ صاحب سے باہر رہ جانے کی ہے۔ مکمل شبد یہ ہے:۔

بائے آتش آب خاک بنال جاتی جھی
امت پیندے بیچ ڈولی حدر تھ پاک خدائے
جیکر وڈی چھال دے بھی پھر دھرتی پاہے
جیکر آڈے تکھیو پانی پون رجائے
سے کس جیو و آکھیے کس نوں پوچھاں جائے
ڈی وڈ اوڈ میدنی ہوئی کر کر رجائے
تیکھے چارے بیدیں میکھے انت نہ پائے
چار کتیباں چھیاں قیمت کہن نہ جائے
نو کھنڈ پوچھے میدنی اک دو اک چڑھاؤ
شاعر سب ڈھونڈھولیا پو تھ دل دریاؤ

---

[1] پراچین بیڑاں ۳۵۳

ندیاں نالے دیا اٹھسٹھ تیرتھ نہائے

ون ترن تربھون دسیا۔ کوڑا مٹھا کمائے

سپت پتالاں دیکھیاں اسمانی اسمان نانک بھو کرنی جے ملے سچ رہے ایمان

ویر سلام بیٹھو پرا خدائے سچ درگہ کیت ویکھ

جیہا بیجے سو لونے حکمی نلے سو کھائے

نانک سچے نام بن بدھا دکھ سہائے

خالق کو سبحان

گورنمانی اندھگی قدرت کے نسان

آئے حکمی فرشتے قدرت کے اوگان

ترگس گرجاں چھمیاں کھنے ہتھ کمان

سانگاں سیراں آتشی پون گلیں زنجیر

حکمی بنھ چلایا نرک جیوں بے پیر

نانک درگاہ مٹیئے سچ نام کل دھیر

سنگھ سوا لیو مرپیو ڈر بلو سو کھر کیتا گور

دیٹھے کھور کر گئے دشمن ٹھڈے دیر

بھائی لگی محبتی جیہڑے فاتحہ دین دعائیں

نانک گلاں کوڑیاں سچا اک خدا سہائے

گناہ سندی پوٹلی چک نہ سکاں کیہار

آگے دوزگ دھندلی پیچھے سر جنداد

اگے ساگر آتشی کیونکر اتراں پار

گوے مارے سیس چڑھ درکھن جیوں انگیار

نانک کتھے چھوٹیئے حکمی ہودے مار

چشم کڈھ اوگنی اندھ دراندھیار

کنی کولو پیڑٹے نایں گندھ غبار
جیبھ کتائے کول سر سچ وسارن ہار
کو پرانے ڈھاؤ سڑی مِتی کرے پکار
تسنار کھ نہ سکئی بے پیر گوار
اوگن گئی بکسئین نانک جوئی سار

جیوں تل تاون پیڑیئے پنجے تند چڑھائے
کانگل وانگی کٹیا مونگلیئے عشق چڑھائے
لوہے وانگوں تائیاں بھوکے تے بلائے
سنی پکڑ چلائیے ہرن سر وچار
گھنی اُڑ ۔ رے تت تال جیوں کرے لہار
نانک سچے نام بن نہ اروار نہ پار
بیرمیں کنڈے سار دے سر پتے اکاش
پنالوں پت اترے پر تریا رتہ ناس
بھماں نال لگائیے کوئے نہ آوے پاس
بھی بھر لئیے چھوڑیئے توبہ کرے فریاد
اوگنیارے نانکا سکو کوئی واد
بھئی اندر پائی آلی اگن سلائے
بانوریت بھکھائی آوچے اگن جلائے
اندر بجھے دھان جیوں ٹربھرے تے بلائے
آپے بخشے نانکا کس نوں کہیئے جائے
اکھو جویں رس کڈھیئے سب سر آئی اُبھار
کھانا پینا پہننا من کی خوشی خوار
من توں تیکھا منگیئے جن کیتا واپار
ستھائیں بیراں چاکری کر فرمائے کار
جیبھ پکارے درکھڑی چکھ چکھ سواد بکار
کن دین انگائیاں من جھوٹھا کوڑ یار

ناسال لوئن مگرے اندھے دے سر مار
اندری سب جگ موہیا یادھا جم ددار
کارل کرو دھن ٹھیا کرن جیو نوھار
نانک ستگور سیج نہ بھیٹیا نہ اور وار نہ پار
ستر ویراں ریتیئے تیر جیویں قلبوت
سونا واناں ڈھاپئے سیج ایہ کم کیت
گھوڑے وانگی پھونائیا اجگر چین سوہائے
نانک بدھا کال کا پھر پھر آوے جائے
جل تھل دشمن کیترے دن ترن مارن ہار
گھر گھر ویری نانکا سبھی سرت اپار
ترے جم جو من لوٹنی کرت نیتر وکرال
سب جگ تس کا بھکھ ہے نردیا جم کال
نانک پکڑ چلائی آ حکمی حکم وچار
ایہہ تن اگے تو خصم تو رکھے تو مار
مات پتا نہ بندھپو نہ بئی آڑ نہ دیر
نہ رت نہ لکھمی کیونکر بدھا دھیر
نہ ترگس نہ دھن کھڑو نہ سپر تلوار
تپے کڑاہا اہ تس دیکھو گور بچار
دھرم گھوڑا ست زین کر جت کی پاکھر سان
پنج تت سربان کماں سپر سیج ندان
نانک گور موکھ سیج من درگاہ پاوے مان
برہما آئے نہ آکھسی وید پڑھے مکھ چار
کشن کشندا ابہڑا جے حکم لئے اوتار

سیؤ صلاحن در کھڑے دیوی دیوا سنگھ
اپنے ہوئے تا جھورمراں پیچ سدا بخشند[1]

یہ تمام شبد موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہیں۔ البتہ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ ہمارے پاس ایک مطبوعہ گرنتھ چھاپہ پتھر کا ہے اس میں بھی یہ شبد درج ہے[2] نیز بھگت بانی کے سپمرواخی ترجمہ میں بھی یہ شبد پورے کا پورا دیا گیا ہے[3] گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں یہ شبد باباموہن کی پوتھیوں سے لیکر گورو گرنتھ صاحب کے کاتبوں نے گرنتھ صاحب میں درج کردا دیا تھا[4] بقول سردار جی۔بی سنگھ یہ شبد بھائی بنوں نے باباموہن کی پوتھیوں سے درج کیا تھا۔ کیونکہ ان پوتھیوں میں یہ شبد موجود تھا[5] پرنسپل جودھ سنگھ جی کے نزدیک باباموہن کی پوتھیوں میں یہ شبد درج نہیں ہے[6] بعض کے نزدیک گورو ارجن جی نے خود ہی بوڑے سندھو کے ذریعہ تیار کروائے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد درج کروا دیا تھا[7] سردار جی بی سنگھ نے اس شبد کو بابانانک کا بیان کردہ تسلیم کیا ہے[8]

(۶) سکھ تاریخ میں یہ مرقوم ہے کہ نانک جی نے اپنے سفر مکہ معظمہ کے دوران میں ایک حاضرنامہ بیان کیا تھا۔ اور اس کی ایک نقل جو کہ گورو گوبند سنگھ جی کے ہاتھوں کی نوشت تھی آنندپور ضلع ہوشیارپور میں سوڈھی منوہر سنگھ کے گھر میں محفوظ تھی۔ اور وہ حاضرنامہ اس طرح ہے:-

حاضراں کو جہر ہے	غیر حاضراں کوپے ہرہے
ایمان دوست ہے	بے ایمان کافر ہے

---

[1] پراچین بیڑاں ۳۶۱، ۳۵۸۔ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر
[3] بھگت بانی مترجم گیانی بھگوان سنگھ صہ [4] ملاحظہ ہو پراچین بیڑاں صہ ۳
[5] ملاحظہ ہو پراچین بیڑاں صہ ۳ [6] پراچین بیڑاں بارے صہ ۱۵
[7] پراچین بیڑاں صہ ۱۲۱ [8] پراچین بیڑاں صہ ۲۵۴

تکبّر قہر ہے	غصّہ حرام ہے
بے ایمان ناپاک ہے	مومن دل پاک ہے
علم حلیمی ہے	بے حرص اولیا ہے
بے دیانت زرسرخرو ہے	کرت گھن زر درد ہے
سچ بہشت ہے	دروغ دوزخ ہے
زور ظلم ہے	صفت وضو ہے
بانگ بلبل ہے	چوری لالچ ہے
یاری پیدی ہے	فقیری صبوری ہے
ناصبوری گمراہی ہے	راہ پیراں ہے
بے راہ بے پیراں ہے	ایمان دوست ہے
بے دیانت ناکارہ ہے	تیغ مرداں ہے

عدل پاتشاہ ہل ہے

ایتے ٹول جو جناوے تو نانک دانشمند کہاوے[1]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاضر نامہ گورو ارجن جی کو نہیں مل سکا۔ ورنہ وہ اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیتے۔

(۷) سکھ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ بابا نانک جی نے ایک سی حرفی بھی بیان کی تھی۔ اور یہ سی حرفی سکھ کتب میں موجود ہے۔ گو کاتب صاحبان نے اپنے نقل کرتے وقت عمداً یا سہواً اس میں بھی کافی ردّ و بدل کر دیتے ہیں۔ تاہم سکھ کتب میں اس کا ذکر موجود ہے۔ گورو ارجن جی نے اسے بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کیا تھا ہم اس سی حرفی کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

---

[1] جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۶ و نانک پربودھ صفحہ ۲۰ و جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۴۵ و نانک پرکاش صفحہ ۱۰۶۲ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۳۳۹ و پراچین بیڑاں صفحہ ۲۰۲ و رسالہ ایڈیشک امرتسر اپریل ۱۹۳۲ء

الف۔ اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار
ساس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار
ب۔ بدعات دور کر قدم شریعت راکھ
سبھس کے تول نو چل مندا کسے نہ آکھ
ت۔ توبہ کر صدق دل مت توں پچھوتاہے
تن بنسے ٹکھ گڈیئے تب تو کہا کر آہے
ث ثنائت بہت کر خالی ساس نہ کڈھ
ہٹو ہٹ وکا ٔندیاں بہڑ نہ اہسی اڈھ
ج جماعت جمع کر کچھ چلنے کا کر بندھ
بابھوں سائیں اپنے پھرسی ہنڈھو ہنڈھ
ح۔ حلیمی پکڑ توں دل کا ہوس نوار
دھاوت ور جھو رکن دین ہر دم خالق سار
خ۔ خائن سیئی بھٹے جن وسریا کرتار
من مایا سنجت رہے مونڈ اٹھاوے بھار
د۔ دیانت کر مناں اٹھے پہر نہ سوئے
اک پہر کے جاگنے سائیں ساتھ بگوئے
ذ۔ ذکر توں کر مناں فقرہ نہ ڈو لائے
ترٹ نہ نہ لاگے راولے لوبھ موہ چوک جائے
ر۔ راحت ایمان کی تیئی دیکھو جائے
پنجاں وجھو رکن دین سائیں سیول چت للے
ز۔ زاری کر عاجزی سو سائیں بے پرواہ
جو اس بھاوے سو کرے تس کا کیا ویساہ

س۔ سودھ من اپنا سوسائیں تجھ ہی ماہیں
تن بھانڈا کاریگری حکمت بندھ سماہیں
ش۔ شہادت پائیے مریے پیالو لائے
رکن دین ایہہ تن جائے گا کچھ کیجے طلب خدائے
ص۔ صلاحت محمدی مکھ ہی آکھو نت
خاصہ بندہ بجیا سرمتراں ہول مت[1]
ض۔ ضلالت گمرہی عادت ہی سیوں میل
آوہو اٹھی نظر کرے جینو ناہی کھیل
ط۔ طالب حق راتی دائم جنہاں وصال
جن دیکھیا مکھ مکھ بھیٹے توٹے مایا جال
ظ۔ ظالم سیئی بھٹے جن چینیا ناہی نام
باجھوں سائیں اپنے کیوں آوے آرام

---

[1] یاد رہے کہ اس سی حرفی کے اس شعر کو بعد میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض کتب میں اس کی بجائے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ:۔

ص۔ صلوٰۃ گذشت آکھوں محمد تقیں نت
خاصے بندے رب دے سرمتراں ہول مت
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲)

اور بعض میں اس کی بجائے مرقوم ہے کہ:۔

ص۔ صبر کر جت منال جو پہونچے رزق نصیب
بھو کھ روگ جن لایا سو کی حق طبیب
(جنم ساکھی حافظ آباد والی صفحہ ۲۵۶ ۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۰۵)

یہ تبدیلی کیوں کی گئی۔ اس کی وضاحت خود بخود ہو رہی ہے

ع- عمل کمائیے جاں کی یاروسائے
بن عملاں گن باہرے مُریے پچھوتائے

غ- غنی تے رکن دین جنہاں پچھاتا آپ
اسی پنجر میں کھیل ہے نہ تِس مائی نہ باپ

ف- فارغ سیئی بھیٹے جے چیلے شوہ کے جائے
آپ کیا تحقیق تن زنگو رنگ ملائے

ق- قرار نہ ہووئی جن من اٹھیا چاؤ
تن کنچن پیت بھٹے جن چھٹیا ہرناؤ

ک- کلمہ یاد کر نفع اور کت بات
نفس ہوائی رکن دین تس سیوں ہو نہ مات

ل- لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کرین[1]
کچھ تھوڑا ہتا کھٹیا اپنا آپ وجین

م- محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچائی دربار[2]

---

[1] بعض کتب میں اس کی بجائے یہ لکھ دیا گیا ہے:۔

ل لعنت برسے تنہاں جو زکوٰۃ نہ کڈھدے مال ؛ دھکا پوندا غیب دا ہوندا سب زوال
(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱۰۰)

اور جنم ساکھی بھائی بالا کے بعض ایڈیشنوں میں نماز کی جگہ "خدا" کر دیا گیا ہے۔

[2] یہ شعر بھی بدل دیا گیا ہے۔ بعض کتب میں اس کی بجائے یہ ہے:۔

م- مرشد من توں من کتاباں چار ؛ من تو اک خدائے نوں سچائی دربار (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰)

اور بعض کتب میں اسے مندرجہ ذیل الفاظ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

م منشا ہے خودروی لگے پیر دے چل ؛ واں نہ کیتو نکاں مایا جاسی چھل (جنم ساکھی منی سنگھ صفحہ ۱۰۰ ؛ یہ ،، حافظ آبادی صفحہ ۲۵۹)

ت۔ ناہی کو گمری سب کیا عمل قبول
مایا بندھن پڑے صت وںجین خالی قبول
و۔ واؤ جو آئی رکن دین سردھن ہتھ پھٹکے نال
تن بے عمر گوایا بادرے پرپؤں کت خیال
کا۔ ہیبت تس دن کی جس دن عدل کرے
باب اساڑے۔ کن دین کیہا حکم کرے
ل۔ لائق تیئو بھیئے جنہاں رحمت ندر دھرے   جے سو جن کیا بھیئے جے آپن لنگ ملے
الف۔ اللہ الگم تم ہیں بے جیتیو کیوں نہ اجان   گور سیوا کر پائیے بھیئے ات ندان
ی۔ یاری کر گر سیوں جس کا اچل راج
اک اکیلا نکا ہیں گے محت جلے

یہ سی حرفی کچھ تھوڑے بہت رد و بدل کے ساتھ مکمل یا ادھوری شکل میں دوسری سکھ کتب میں بھی موجود ہے[۲]

(۸) بابا نانک جی کا ایک اور شبد سکھ کتب میں مرقوم ہے۔ اس میں آپ نے روزہ کی تلقین کی تھی۔ یہ شبد بھی مروجہ گورو گرنتھ سے غائب ہے بابا جی فرماتے ہیں:۔

روزہ بندگی قبول۔ دس دوارے چین مردا ہوئے رہو رنخول
مار منوآ دو شٹ باندھو دوڑ طلب دلیل
تیس دن سیوں رنگ راکھو پاک مرد اصیل

---

[۱] جنم ساکھی ولائت والی ص۲۴۸ و رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۲ء

[۲] جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۹ و جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۱۰۲۔ جنم ساکھی میکالف والی ص۲۰۵۔ ویوزاتن جنم ساکھی ص۱۴۸۔ تواریخ گورو خالصہ ص۵۵۔ تواریخ خالصہ اردو ص۳۲۔ میکالف اتہاس حصہ اول ص۱۸۱ و اتہاس گورو خالصہ ہندی ص۸۵ مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو ص۱۳۱۔ گورمت لیکچر ص۱۹۱ و ۵۰۲ لیکچر ص۱۰۱ وغیرہ

سنت کا توں راکھ روزہ رت تجھو چلدؒ
آتمے کو نکاہ رسیو ستی توں علماؔ
تج سواد سبھ بیکار اندیس من دگیر
میرے من میں راکھیو کفر تج تکبیر
کم ہر بجھائے من تے ہوئے رہو بھر ور
کہے نانک روزہ صدق رہی ناموراؔ

(۹) سکھ کتب میں اور بھی بہت سی بانیاں بابا نانک جی کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہیں۔ سردار جی بی سنگھ جی نے مندرجہ ذیل شبد بھی باباجی کا بیان کردہ ہی تسلیم کیا ہے:۔

ایس کلیوں پنج بھتیوں کیونکر رکھاں پت
جے بولاں تاں آکھیئے بڑبڑ کرے بہت
چپ کراں تاں آکھیئے ات گھٹ ناہی مت
جے بہاں تاں آکھیئے بیٹھ ستھر گھت
اٹھ جائی تاں آکھیئے چھار گیا سر گھت
جے نواں تاں آکھیئے ڈرواکرے بھگت
کائی گلی نہ میونی کھئے کدھاں جھت
ایتھے اوتھے نانکا کرتار رکھے پت[۱]

باباجی کا بیان کردہ مندرجہ بالا شبد گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں بھی موجود ہے[۲] اور دوسری سکھ کتب میں بھی درج ہے[۳]۔ گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ

---

[۱] ولایت والی جنم ساکھی ۱۴۳ و جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی ۱۸۵ و رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء۔ [۲] پراچین بیڑاں ۳۵۲ [۳] گورپرتاپ سورج گرنتھ سمپاوت ۲۵۲ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۔ گورپرتاپ سورج گرنتھ سمپاوت ۲۵۲

پتھر کے نسخہ میں بھی یہ شبد موجود ہے

(۱۰) سکھ کتب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اور بھی بہت سی بانیاں ہیں جو گورو نانک کی طرف منسوب شدہ ہیں۔ لیکن انھیں گورو گرنتھ صاحب میں جگہ نہیں مل سکی۔ چنانچہ ان میں سے ایک مشہور بانی "نصیحت نامہ" ہے اور یہ نصیحت نامہ سکھوں کے گٹکوں میں چھپا ہوا موجود ہے[1] اس کی ابتدا "کیچے بانک نامی جو دیوے خدائے" کے الفاظ سے ہوتی ہے۔[2]

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"نصیحت نامہ سنبسر نامہ" "جگاولی" اور "پران سنگلی" بھی گورو نانک کی تصنیف تسلیم کی گئی ہیں۔ نصیحت نامہ اور سنبسر نامہ میں انسان کو نصیحت اور تنبیہہ کی گئی ہے کہ برائیوں کو ترک کر کے خوبیاں اختیار کی جائیں زبان پر فارسی کا اثر کافی ہے۔ پران سنگلی میں ہم عصر یوگا ابھیاس کو ظاہر کیا گیا ہے۔ . . . . یہ تصنیف گورو جی کی یوگ مت کے بارہ میں واقفیت بہم پہنچاتی ہے۔ جگاولی سے یگوں کی تقسیم سے متعلق واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ "بانی بنگم" بابا نانک اور نرنکار کی بات چیت پر مشتمل ہے۔ . . . "حاضر نامہ" بھی نثر اور نظم میں ایک نصیحت نامہ ہے۔ اور اس میں فارسی کے بہت سے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ . . . کچھ اور بانی بھی گورو جی کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ لیکن وہ گورو جی کی بیان کردہ نہیں[3]

---

[1] ملاحظہ ہو سندر گٹکا شائع کردہ خالصہ گورمت پریس امرتسر ص۵۶۴ [2] تواریخ گورو خالصہ ص۳۵۴ واتہاس گورو خالصہ ہندی ص۱۴۵ نانک پرکاش ص۷۰۹۔ تواریخ گورو خالصہ اردو ص۶۰۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۶۴۲ ۳ جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۸۵ گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۷۵ دگور پور پرکاش ص۱۶۳ سورج ودے جنم ساکھی ص۳۹۵

[3] پنجابی ساہت دا اتہاس ص۴۹ ۸۰ تواریخ گورو خالصہ ص۳۵۴ نانک پرکاش اتر اردھ ادھیائے ۱۶ جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۸۵ جنم ساکھی منی سنگھ ص۶۴ گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۲۵

ایک اور ودوان پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے لکھا ہے کہ:
"پران سنگلی بحر طویل۔ گورو اور گوروؤں کے سکھوں کی بانی کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہر طرح سے مستند اور گورو نانک جی کی ہی ہے"[1]

ایک اور سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ گورو نانک جی جس ملک میں بھی گئے۔ وہاں کے لوگوں کی زبان میں شبد اچارن کئے[2]۔ اس لحاظ سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ باباجی کی جملہ بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہو سکی۔ باباجی کا عرب جانا اور وہاں ایک سال تک قیام کرنا سکھ کتب میں مرقوم ہے[3] لیکن گورو گرنتھ صاحب میں عربی زبان میں ان کا کوئی شبد درج نہیں ہے۔

(۱۱) حال ہی میں دہلی سے شائع ہونے والے ایک مشہور ہفت روزہ شیر پنجاب نے محلہ ۹ کا بیان کردہ ایک شبد شائع کیا ہے جو اس طرح ہے:[4]

"محلہ ۹

چت چرن کنول کا آسرا چت چرن کنول سنگ جوڑیئے
من لوچے برائیاں گور شبدی ایہہ من ہوڑیئے
باہنہ جنہاں دی پکڑیئے سر دیجے باہنہ نہ چھوڑیئے
گورو تیغ بہادر بولیا دھر پیئے دھرم نہ چھوڑیئے"[5]

اور بھی سکھ ودوانوں نے اس مندرجہ بالا شبد کو گورو تیغ بہادر کا بیان کردہ تسلیم کیا ہے[5] لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد کہیں بھی درج نہیں ہے البتہ بعض سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس شبد کو گورو گرنتھ صاحب میں درج

---

[1] گورمت نرنے ساگر ص۲۰۳ ۔ [2] گورمت فلاسفی ص۱۶۷

[3] جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۲۲ [4] اخبار شیر پنجاب سالنامہ ۱۹۵۹ء

[5] اتہاس گورو خالصہ ہندی ص۱۸۱ و تواریخ گورو خالصہ ص۸۲۹ و سکھاں دے راج دی ودتھیا ص۲۰

کروا دیا تھا یہ شائد بعد میں اسے کسی نے گرنتھ صاحب سے خارج کر دیا ہو۔

مشہور سکھ مصنف گیانی گیان سنگھ جی نے بھی اپنی مشہور و معروف تصنیف تواریخ گورو خالصہ میں متعدد ایسے شبد باباناک جی کے بیان کردہ نقل کئے ہیں جو گورو گرنتھ میں درج نہیں ہیں۔[۲]

سندر گٹکوں میں باباگورو نانک کی بیان کردہ بتیس اکھری بھی ملتی ہے۔[۳]

(۱۲) گورو نانک جی کا مندرجہ ذیل شبد بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں ہوسکا۔

حضرت جو فرمایا، فتوے منجھ کتاب
بے نمازاں تے سگ بھلے جو راتی رہن سوجاگ
دتی بانگ نہ جاگنی سُتے رہن نبھاگ
ہڈ بلیتی تنہاں کے مورکھ نال جنہاں بھاگ
دوزخ اندر ساڑین جے سیخیں چاڑھ کباب
گھنی خواری تنہاں کو جو پیندے بھنگ شراب
سور شرع منع ہے بو جا بھگنی تا نہہ
جاون مَتے نفس کے دکھ گھنا سہسی رواہ
روز قیامت دِنس کو پوسی حول کلوان
تت دن پریت اڈسن پنجے جیویں کیاہ
قاضی ہور نہ بھسی او بہسی آپ اللہ
حقو ہی سب نبھسی لوہے بالی درگاہ
طلباں پوسن عاقیاں لکھتے جنہاں گناہ
دوزخ بند چلایئے گل طبق منہ سیاہ
عملاں والے تت دن ہوسن بے پردا
سیئ چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ[۴]

---

[۱] رسالہ سنت سپاہی جنوری ۱۹۵۰ء [۲] تواریخ گورو خالصہ [۳] سندر گٹکا صفحہ ۵۷ [۴] ولایت والی جنم ساکھی صفحہ ۲۵۰

(۱۱)

گورو گرنتھ صاحب کا نام

یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ سکھ دھرم کی مقدس کتاب کا نام گورو گرنتھ صاحب ہے۔ اس کتاب کو یہ نام کس وجہ سے دیا گیا۔ اس بارہ میں سکھ وِدوانوں نے مختلف خیال پیش کئے ہیں۔ سردار گنگا سنگھ جی پرنسپل نے بیان کیا ہے کہ "سری" اور "صاحب" شروع اور آخر میں ادب اور احترام کے لئے ہیں۔ اور گورو گرنتھ صاحب کے معنی گوروؤں کا بنایا ہوا گرنتھ ہیں[۱] سردار بہادر کاہن سنگھ جی نے بھی گورو گرنتھ کے معنی گوروؤں کا مرتب کردہ گرنتھ بیان کئے ہیں[۲] سنت ندھام سنگھ جی عالم نے بھی گورو گرنتھ کے معنی گوروؤں کا مرتب کردہ گرنتھ ہی تسلیم کئے ہیں[۳]

اس کے علاوہ نرنکاری فرقہ کے ایک وِدوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

> "گورو گرنتھ صاحب کے مطلب کو آپ نے ابھی تک نہیں سمجھا۔ "گورو گرنتھ صاحب" کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح گرنتھ تلسی راماین۔ بالمیکی راماین ..... اسی طرح گورو گرنتھ صاحب کے معنی گورو صاحب کا مرتب کردہ گرنتھ ہوئے"[۴] ایک وِدوان نے گرنتھ کے معنی "وڈی پوتھی" کئے ہیں[۵]

سکھ وِدوانوں نے "گورو گرنتھ" کے الفاظ کے جو معنی بیان کئے ہیں۔ اور اس نام کی جو توجیہہ کی ہے وہ بہت حد تک معقول ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو مثالیں پیش کی ہیں۔ مثلاً تلسی راماین۔ بالمیکی راماین وہ بھی بہت معقول ہیں۔ کیونکہ تلسی راماین یا بالمیکی راماین

---

[۱] رسالہ امرت، بہت نمبر ۱۹۳۳ء [۲] انسائیکلوپیڈیا آف سکھ لٹریچر صفحہ ۱۲۴۵
[۳] گورو پد پرکاش صفحہ ۶۸ و گورو پد پرکاش حصہ دوم صفحہ ۵۸
[۴] نرنکاری دسویں بھینٹ صفحہ ۵۲ [۵] گورمت درشن صفحہ ۶۵

کا مطلب کوئی شخص بھی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کتابیں ہی تلسی اور بالمیکی ہیں، بلکہ اس سے یہی مراد لی جاتی ہے کہ یہ رامائن تلسی داس یا بالمیکی کی بیان کردہ ہیں۔ پس اس لحاظ سے گوروگرنتھ صاحب کے یہی معنی درست اور حقیقت پر مبنی ہیں کہ گورو صاحب کا مرتب کردہ گرنتھ یا وہ گرنتھ جس میں گورو صاحبان کی بانی جمع کی گئی ہے۔

لیکن اس کے برعکس ایسے سکھ ودوان بھی موجود ہیں۔ جن کے نزدیک یہ معنی درست نہیں۔ ان کا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ گوروگوبند سنگھ جی کے حضوری اور ساتھی سکھ بھی گرنتھ صاحب کو گوربانی ملنے کی وجہ سے اور گورو مقرر کئے جانے کے سبب سے "گوروگرنتھ صاحب" کہا کرتے تھے۔ یعنی وہ گرنتھ جسے گورو مقرر کیا گیا ہے۔[1] اور جس کسی نے بھی "گوروگرنتھ صاحب" لکھا اس نے گورو ہونے کے سبب سے ہی ایسا لکھا ہے۔ نہ کہ گورو کا مرتب کردہ گرنتھ ہونے کی وجہ سے۔[2]

اس سلسلہ میں بعض سکھ ودوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے نام میں بھی وقتاً فوقتاً تبدیلی اور اضافہ ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ گوروگرنتھ صاحب کے معنے دس گورو صاحبان کی کہی بانی ہے۔ پانچویں گورو صاحب کے زمانہ میں "پوتھی صاحب" نویں گورو صاحب کے زمانہ میں "گرنتھ صاحب" اور دسم گورو جی کی بانی شامل ہونے سے "گوروگرنتھ صاحب" مشہور ہوا۔[3] مگر ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ چونکہ گوروگوبند سنگھ جی سے قبل ہونے والے سکھ گورو صاحبان اپنی اپنی بانی میں "نانک" لفظ تخلص کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اسلئے انکی بیان کردہ بانیاں گوروگرنتھ صاحب میں درج ہوگئیں۔ اور گوروگوبند سنگھ جی نے اپنی بانی میں "نانک" لفظ تخلص کے طور پر استعمال نہیں کیا۔ اس لیئے انہوں نے اپنی بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج نہیں کی۔[4]

جو لوگ گوروگرنتھ صاحب کو گوروگوبند سنگھ کے بعد اپنا گورو تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں اکثر

---

[1] گورپدزنے حصہ دوم صفحہ ۱۱۷۔ [2] گورپدزنے حصہ دوم صفحہ ۱۳۶۔
[3] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء [4] رسالہ سنت سپاہی دسمبر ۱۹۵۹ء

بات کا بھی شدید اختلاف ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد کونسا گرنتھ گورو ہے۔ کیونکہ اس وقت بانیوں کے لحاظ سے گورو گرنتھ صاحب کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں۔ کسی میں کئی شبدوں اور شلوکوں کا اضافہ ہے۔ اور کسی میں کمی ہے۔ نیز ترتیب میں بھی کئی فرق پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بعد دمدمی نسخہ کو گورو مقرر کیا تھا۔ اور یہ دمدمی نسخہ گورو گوبند سنگھ جی نے خود ۱۷۶۳ بکرمی میں اپنی نگرانی میں تیار کروایا[1]۔ اس سے قبل کے گرنتھوں میں سے کوئی بھی گرنتھ گورو گرنتھ کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اور سکھ ودوانوں کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی کے تیار کردہ اس دمدمی گورو گرنتھ صاحب کا اصل نسخہ کابل میں موجود ہے۔[2]

لیکن سردار بہادر کاہن سنگھ جی یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حکومت کے ذریعہ تحقیقات کی تھی مگر کابل میں یہ گرنتھ نہیں ہے[3]۔ سردار جی بی سنگھ جی نے ۱۷۳۲ بکرمی کے ایک گرنتھ صاحب کو جو انہوں نے ڈھاکہ میں دیکھا تھا۔ اور موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے بہت مختلف تھا گورو گوبند سنگھ جی کی تیار کردہ دمدمی جلد قرار دیا ہے[4]۔ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی بنوں کے تیار کردہ گرنتھ صاحب کو بھی "گورو گرنتھ صاحب" ہی تسلیم کیا ہے[5]۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب کو عام طور پر لوگ دمدمی گورو گرنتھ صاحب کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے قبل سکھوں میں بھائی بنوں کی تیار کردہ جلد کی نقول کا عام رواج تھا[6] بلکہ ایک مرتبہ تو اس کی طباعت بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ نرائن سنگھ جی گیانی بیان کرتے ہیں کہ:-

---

[1] دسم گرنتھ نرنے ص۳ ۔ [2] تواریخ گورو خالصہ ۲۰۸۴ و پراچین بیڑاں ص۴
[3] مہان کوش ص۱۳۰۷ ۔ [4] پراچین بیڑاں ص۲۱۷
[5] بانی بیورا ص۳۳ حاشیہ ۔ [6] بانی بیورا ص۲ و پراچین بیڑاں ص۵۸

"بھائی ہرنام سنگھ چوک بابا صاحب کے گھر ایک بھائی بنوں کی مطبوعہ جلد کے درشن بھی ہوئے"[1]

خود ہمارے پاس بھی ایک گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کا ایسا ہے جو بھائی بنوں کی جلد سے بہت مشابہ ہے اور گوجرانوالہ میں طبع ہوا ہے۔ یاد رہے کہ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب کو اس وجہ سے طبع نہیں کروایا گیا تھا۔ کہ سکھ لوگ اسے دمدمی جلد یقین کرتے تھے۔ یا ان کے نزدیک طباعت صرف دمدمی جلد کی ہی کی جاسکتی تھی۔ بلکہ پنڈت نرائن سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ جب سکھوں میں گورو گرنتھ صاحب کی طباعت کا سوال پیدا ہوا تو پنتھ نے غور و فکر کے بعد مختلف جلدوں کے نام پرچیوں پر لکھ کر امرتسر کے تالاب میں ڈال دیئے۔ سب سے پہلے جو پرچی اوپر آئی۔ اس میں دمدمی جلد کا نام درج تھا۔[2] ظاہر ہے کہ اگر سکھ لوگ دمدمی جلد کو ہی گورو گرنتھ صاحب تسلیم کرتے تھے۔ تو پھر انہیں اس طرح پرچیاں ڈال کر فیصلہ لینے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نیز اس سلسلہ میں ایک سکھ وِدوان کا یہ بھی بیان ہے کہ گورو صاحبان نے حکم یا اجازت کو سمجھنے کے لئے پرچیاں لکھ کر فیصلہ حاصل کرنا صحیح طریق نہیں۔[3]

حضوری بیڑ سکھوں میں ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں۔ جن کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی نے دمدمی گوروگرنتھ صاحب کو نہیں۔ بلکہ حضوری گرنتھ کو گورو مقرر کیا تھا۔ اور حضوری بیڑ وہ گرنتھ ہے۔ جس میں گورو گوبند سنگھ جی نے اپنا کلام بھی درج کروا دیا تھا۔ اور اس گرنتھ صاحب کو جو پوزیشن حاصل ہے وہ کسی اور گرنتھ کو نہیں۔[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ صہ ۱۳ [2] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ صہ ۱۳ [3] سکھ قانون صہ ۵۲ و ۹۱ [4] تواریخ گورو خالصہ پنتھ صہ ۵۱۹ و تنازعہ ہماری اتہاس حصہ اول صہ ۲۰۹ و راگ مالا کھنڈن صہ ۲ و دسم گرنتھ نرنے صہ ۲ و رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اگست ۱۹۵۵ء

دسم گرنتھ اور آد گرنتھ ملکر گورو

ایک سکھ نے جس کا نام بدھن تور تھنگ سنگھ ہے بیان کیا ہے کہ مکمل گورو نہ تو آد گرنتھ ہے اور نہ دسم گرنتھ۔ اگر آد اور انت گرنتھ ایک ہو جائیں تو وہ اوتار ہمارا گورو ہے[1]

تمام گرنتھ گورو

ایک سکھ ودوان نے گرنتھ صاحب کی گوریائی کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے کہ :-

"جس گورو گرنتھ صاحب کو گورو گوبند سنگھ جی نے گوریائی دی تھی۔ اسے باقی جلدوں سے الگ نہ کرنے اور خصوصیت نہ دینے میں بہت بڑی عقلمندی کی بات تھی۔ کیونکہ اگر اس گرنتھ کو الگ کر دیا جاتا۔ تو کئی لوگ ایسے بھی پیدا ہو جاتے۔ جو یہ کہتے کہ ہم صرف اسی جلد کو گورو تسلیم کریں گے جسے گوریائی ملی ہے[2]

شائد اسی خیال سے ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے بھائی بنوں کے تیار کردہ گرنتھ کو گورو تسلیم کیا ہے[3] حالانکہ سکھ ودوان اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ اسے گورو ارجن نے رد کر دیا تھا۔

کرتارپوری گرنتھ گورو ہے

سکھوں میں ایک خیال یہ بھی چلا آ رہا ہے کہ کرتارپوری گرنتھ کو گورو ارجن جی نے ہی گورو قرار دیا تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھائی سیوا سنگھ جی ایڈیٹر خالصہ سماچار نے "گورو اداسین مت درپن" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پانچویں گورو ارجن نے گرنتھ مرتب کروا کر اس کے نام میں گورو کا مرتبہ شامل کرکے گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا۔ جسے پچھلے گورو صاحبان ۶-۷-۸-۹ اور

---

[1] اشتہار بدھن تور تھنگ سنگھ

[2] گورو پد نرنے صفحہ ۹۸ ۔ [3] بانی بیورا صفحہ ۳ دھ

[4] اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۳۹ نمبر ۳۹

برابر گورو تسلیم کرتے رہے۔[1] اور بھی کئی سکھ ودوانوں نے اس امر کو بیان کیا ہے۔ کہ گورو ارجن جی نے اپنے تیار کردہ گرنتھ کو گورو مقرر کیا تھا۔ اور اس کا نام گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا تھا۔[2]

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ آٹھویں گورو ہرکرشن جی نے اپنے بعد گورو گرنتھ صاحب کو گورو مقرر کرنا چاہا تھا مگر سکھوں نے گرنتھ کو گورو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔[3] یعنی جس گرنتھ کو بقول ایڈیٹر خالصہ سماچار گورو ارجن جی کے بعد تمام گورو صاحبان گورو مانتے چلے آ رہے تھے اسے گورو ہرکشن جی کے سکھوں نے گورو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور ان کے اس انکار کے بعد بقول بھائی سنتوکھ سنگھ جی گورو صاحب موصوف نے "بابا بکالے" کے الفاظ بیان کر کے انہیں انسان گورو کا پتہ دیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ گورو ہرکشن جی نے یہ کہا تھا:-

گورو گرنتھ صاحب سب کیرا ... جو چاہے درشن ہیرا

اس پر سکھوں نے یہ عذر کیا:-

راورنے کس کے لڑ لائی ... ریت پرتھم گوروں چل آئی
جے نہ کرو گے پورب ریت ... جاتی پرہے اسو ہوئے پریت
جو گورو گرنتھ آپ نہ بھیو ... سو تنگ لے سکھن ہوں سیئو

اس پر گورو صاحب نے فرمایا:-

بابا بسے جے گرام بکالے
بن گورو سنگت سکل سمالے[4]

---

[1] گور دپدز نے منڈ ۳۔ [2] گوروبلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۱۸ و پنتھ پرکاش ۹۴ و گرمت سدھانت جلد ۵۔ [3] گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۰ انس ۵۱
[4] گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۰ انس ۵۱۔

(۲)

گرنتھ صاحب کے نام میں گورو کا لفظ کب شامل کیا گیا

اگر اس امر کی تحقیق کے لئے کہ گرنتھ صاحب میں گورو کا لفظ کب شامل کیا گیا سکھ کتب کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں شدید اختلاف ہے۔

پہلا خیال
گرنتھ صاحب کے نام سے متعلق پہلا خیال یہ ہے کہ گورو ارجن جی نے ہی اس کا نام گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا تھا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ

> گورو ارجن صاحب نے ...... ۱۶۶۱ بکرمی میں جلو کو مکمل کیا۔ اور اس کا نام سری گورو گرنتھ صاحب تجویز کیا۔ [۱]

دوسرا خیال
دوسرا خیال یہ ہے کہ جب سکھوں کے آٹھویں گورو بعض مورخین کے بیان کے مطابق اپنے بڑے بھائی رام رائے کی بددعا سے چیچک کا شکار ہو گئے اور ان کی حالت بہت نازک ہو گئی تو دہلی کے سکھوں کے دریافت کرنے پر کہ آپ کے بعد ہمارا گورو کون ہوگا آپ نے فرمایا :-

> گورو گرنتھ صاحب سب کیرا | جو ہمرے چاہے درشن ہیرا
> سو بتر دھا دھار ہیرن کرے | پاپن گوہ کوتت چھن ہرے [۲]

یعنی گورو ہرکرشن جی نے گرنتھ صاحب کو "گورو" کے لقب سے یاد کیا تھا۔

تیسرا خیال
گرنتھ صاحب میں گورو کا لفظ شامل ہونے کے بارہ میں سکھوں کی طرف سے تیسرا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ گورو گوبند سنگھ جی نے گرنتھ کو اپنے بعد سکھوں کا گورو مقرر کرنے کے موقعہ پر گرنتھ صاحب کے نام میں شامل کیا

---

[۱] گورمت سدھانت صفحہ ۵ [۲] گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۱۰ انس ۵۱

تھا۔[۱] ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ:۔

"جب تک گرنتھ صاحب کو گوربانی نہیں ملی تھی۔ تب تک پوتھی صاحب اور گرنتھ صاحب ہی لکھا جاتا تھا۔"[۲]

اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو بند سنگھ جی نے کبھی بھی گرنتھ صاحب کو گوربانی نہیں دی"[۳]

ایک اور صاحب نے بیان کیا ہے کہ:۔

"بانی گورو تو شروع سے ہے۔ شبد گورو سرت دھن چیلا (محلہ اسدھ گوشٹ) گوربانی کے علاوہ اور کوئی بیڑ نہیں۔ اس طرح کوئی نئی گورگدی دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دسم گوروجی نے اپنا جانشین خالصہ پنتھ کو مقرر کیا ہے۔"[۴]

ایک اور ودوان کا بیان ہے:۔

"یہ بات ڈنکے کی چوٹ سے کہی جا سکتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے کسی گرنتھ کو گوربانی نہیں دی۔"[۵]

چوتھا خیال سکھوں میں گرنتھ صاحب کے نام سے متعلق چوتھا خیال یہ بھی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں اسے "پوتھی صاحب" یا "گرنتھ صاحب" کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان سردار جی۔بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"گرنتھ صاحب کو گورو صاحبان کے زمانہ میں اکثر پوتھی صاحب کہتے تھے۔ اور کبھی کبھی "گرنتھ" بھی کہہ دیا جاتا تھا۔"[۶]

یعنی پرانے لوگ گرنتھ صاحب اور پوتھی صاحب دونوں نام ہی گرنتھ صاحب کے بلاتے تھے۔ "گورو گرنتھ صاحب" گورو گوبند سنگھ جی کے کافی عرصہ بعد سکھوں کے زمانہ میں شروع اور "گوربابا" تو اس کے بھی بعد[۷]

---

[۱] مہان کوش صفحہ ۳۰۸، اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۳۹۔ نمبر ۳۹ دھرم دی واقفیت صفحہ ۳۲ [۲] گورپد پرتنے حصہ دوم صفحہ ۱۱ [۳] رسالہ امرت مارچ ۱۹۳۷ء [۴] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء [۵] پرچارک صفحہ ۲ [۶] تخت دمدمہ صاحب صفحہ ۳ [۷] پراچین بیڑاں صفحہ ۲ [۸] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۶۶

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیوں کا عنوان

گوروگرنتھ صاحب میں سکھ گورو صاحبان کے نام پر جس قدر بھی کلام درج ہے۔ اس کے آخر میں نانک کا لفظ بطور تخلص کے استعمال کیا گیا ہے۔ البتہ اس میں یہ تخصیص کرنے کے لئے کہ کونسی بانی کس گورو کی بیان کردہ ہے۔ اس پر محلہ ۱ محلہ ۲ محلہ ۳ محلہ ۴ محلہ ۵ محلہ ۹ کے عنوان دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"گورو ارجن دیوجی اور باقی تمام گورو صاحبان نے جن کی بانی گوروگرنتھ صاحب میں درج ہے اپنا تخلص نانک رکھا۔ شروع میں یگانگت پیدا کرنے کے لئے ایسا کیا گیا۔"[۱]

ایک اور صاحب نے اس بارے میں یہ کہا ہے کہ:۔

"گورو صاحبان کی بیان کردہ بانی میں درجنوں نانک نام ہی آتا ہے۔ یہ تفریق کرنے کے لئے کہ یہ کس گوروجی کا بیان کردہ شبد ہے محلہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔"[۲]

ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"گوربانی میں گورو صاحبان نے اپنے لئے محلہ لفظ استعمال کیا ہے اور محلہ کے آخر میں جو ہندسہ ہے۔ اس سے اس گورو صاحب کا نام سمجھنا چاہیئے مثلاً محلہ ۱ گورونانک جی محلہ ۹ گوروتیغ بہادرجی۔"[۳]

اور بھی سکھ ودوانوں نے سکھ گورو صاحبان کی بانی کے عنوان کے بارہ میں یہی بیان

---

[۱] رسالہ سنت سپاہی دسمبر ۱۹۵۹ء [۲] گوربانی دیاکرن ص۱۵
[۳] مہان کوش ص۲۷۹

کیا ہے؟[1]

یہ محلہ لفظ سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کے لئے عنوان کے طور پر کیوں تجویز کیا گیا ہے؟ اس بارے میں سکھ ودوانوں کے دو مختلف خیالات ہیں۔ ایک خاص طبقہ تو ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کے نزدیک سکھ گورو صاحبان نے اس خیال کے پیش نظر کہ:-

(۱) ٹھاکر ایک سبائی نار[2]

(۲) ہم سہہ کیری داسی دا سیاں چا خصم ہمارا[3]

(۳) ہر میرو پر ہوں ہر کی بریا[4]

(۴) اس جگ میں پورکھ ایک ہے۔

ہور سگلی نار سبائی[5]

اپنے کلام میں اللہ تعالےٰ کو مرد یا خاوند اور خود کو عورت کے روپ میں بیان کیا ہے۔ اس نے اپنے لئے محلہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ محل سنسکرت میں عورت کو کہتے ہیں اور اس طرح محلہ کے لغوی معنی ہیں [illegible] محلہ کے معنی ہیں عورت کے ہیں۔ لیکن اصطلاحی طور پر ان کے معنی ہیں گورو (نانک) اور نواں گورو تیغ بہادر)۔ کے ہیں[6]

دوسرے طبقہ میں ایسے لوگ شامل ہیں جن کے نزدیک اس محلہ لفظ کے معنی [illegible] حلول کے ہیں۔ ان کے نزدیک چونکہ ہر ایک گورو میں گورو نانک کی روح ہی حلول کرتی

---

[1] دربار صاحب صفحہ ۸۴، تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ۲۰۶۔ تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۸۱ و تواریخ گورو خالصہ پنتھ صفحہ ۹۸ وغیرہ۔ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۳۳

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ [illegible] محلہ ۱ صفحہ ۲۹، [4] گورو گرنتھ صاحب آسا کبیر صفحہ ۴۸۳

[5] گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۹۱

[6] گورو گرنتھ کوش صفحہ ۹۷۵ و گورمت سدھاکر صفحہ ۳۵۸۔ بانی بیورا صفحہ ۳۸۔ نادان تے نقاداں کوش صفحہ پنجابی ساہت دا اتہاس ۲۲ صفحہ ۵۸

تھی۔ اس لئے ان کے کلام میں "محلہ" لفظ بطور عنوان کے استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک محلہ لفظ کو ایک سنسکرت لفظ تسلیم کرکے اس کے معنی عورت کرنا درست نہیں۔ چنانچہ پروفیسر صاحب سنگھ صاحب نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے۔

"گورو گرنتھ صاحب میں شبد محل محلُ اور محلہ کئی مرتبہ آئے ہیں۔ ایک دو مقامات کے علاوہ کسی جگہ بھی ان کا تلفظ محل اور محلہ نہیں ہے۔ پس جب بھی "محلہ" شبد گورو صاحبان کے حق میں استعمال ہو . . . . تو اس کا تلفظ خاص طور پر محلہ کرنا غلط ہے . . . .

"محلہ" لفظ کو سنسکرت کا محلہ ظاہر کرکے اس کے معنے "عورت" کرنا بالکل ہی غلط ہے۔ کیونکہ کئی جگہ اس کے ساتھ "پہلا" اور "تیجا" وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو مذکر کا صیغہ ہیں"[1]

آگے چلکر پھر یہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

"گورو صاحبان کی بانی میں نام صرف نانک ہی آتا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ فلاں بانی کس گورو کی ہے شبد "محلہ" استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنے "شخصیت" "جسم" . . . . وغیرہ ہے"[2]

ایک اور کتاب میں اسی ودوان نے اس بارہ میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے[3]

---

[1] آسا دی وار مترجم ص۱۹

[2] آسا دی وار مترجم ص۲۱

[3] گربانی دیاکرن ص۱۵۰

(۱۴)

بھگت بانی

گورو گرنتھ صاحب میں سکھ گورو صاحبان کے علاوہ بعض اور لوگوں کا کلام بھی شامل ہے جسے عام طور پر بھگت بانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان بھگتوں میں متعدد ایسے بھگت شامل ہیں۔ جو سکھ گورو صاحبان سے بہت عرصہ پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ان کے خیالات و عقائد بھی ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے اگر ایک کرشن کا ماننے والا ہے۔ تو دوسرا اس کا رد کرنے والا ہے۔ ایک مسلمان ہے تو دوسرا ہندو۔ جن بھگتوں کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے ان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) بھگت کبیر	(۲) بھگت نامدیو	(۳) بھگت روداس
(۴) " دھنا	(۵) " جے دیو	(۶) " پرمانند
(۷) " بینی	(۸) " بھیکھن	(۹) " پیپا
(۱۰) " سورداس	(۱۱) " ترلوچن	(۱۲) " رامانند
(۱۳) " سدھنا	(۱۴) " سین	(۱۵) " فرید[۱]

بعض سکھ ودوانوں کا یہ بھی بیان ہے کہ بھگت بانی میں بعض ایسے بھی شبد ہیں جو اصل میں کسی اور کے بیان کردہ ہیں۔[۲]

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد قلمی نسخوں میں ان بھگتوں کے علاوہ میراں بائی کے شبد بھی درج ہیں جیسا کہ پروفیسر شیر سنگھ جی ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) کا بیان ہے۔

"گورو گرنتھ صاحب کے متعدد نسخوں میں میراں بائی کے شبد بھی درج ہیں"[۳]

---

[۱] بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ دیباچہ صـ۳ ۔ سنگورو نانک پرکاش پوتھی ہے بانی صـ۲
[۲] سنگورو نانک پرکاش پوتھی ہے بانی صـ۶۸ [۳] گورمت درشن صـ۵

(۱۵)

گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے سے قبل بھگت بانی کی حالت

بھگتوں کے نام پر جو بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ گورو گرنتھ میں درج ہونے سے قبل اس کی بھی بہت ابتر حالت تھی۔ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ :۔

"گورو گرنتھ صاحب کی جلد تیار ہونے سے قبل نہ صرف یہ کہ سکھ گورو صاحبان کے کلام کی ہی ابتر حالت تھی بلکہ بھگت بانی میں بھی جیسا کہ ہمیں امید کرنی چاہیئے گڑبڑ مچی ہوئی تھی۔ ایک بھگت کا کلام دوسرے بھگت کے نام پر لوگوں میں مشہور تھا۔ پیرا حال میں نے جو بھگتوں کی بانی کا دیکھا ہے۔ نام دیو۔ کے پدے تکا رام کے نام پر اور تکا رام کے ایک آدھ یا رام داس کے نام پر مشہور ہیں۔"[۱]

اس سلسلہ میں ایک اور ودوان نے یہ لکھا ہے کہ :۔

"بھگتوں کی بیان کردہ بانی اور بھی بہت ملتی ہے۔ جو ان کے چیلوں نے ان کے نام پر خود بنائی ہے۔ اور ان کی بانی میں شامل کر دی ہے"[۲]

یعنی :۔

"بھگتوں کو شہرت دینے کے لئے بعد میں بھی ان کے نام پر ان کے عقیدت مندوں نے بانیاں بنائی ہیں"[۳]

گورو ارجن جی نے بھی بھگت بانی میں مناسب رد و بدل کئے ہیں[۴]

---

[۱] پراچین بیڑاں صفحہ ۶۶ [۲] سنگور بانیاں کچی ہور ہے بانی صفحہ ۶۲ [۳] سنگور بانیاں کچی ہور ہے بانی صفحہ ۴۸ [۴] رسالہ سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۲ء و تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر صفحہ ۲۰۵

بھگت بانی کی ترتیب

گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی کسی ترتیب کے ماتحت جمع نہیں کی گئی بلکہ گورو ارجن جی نے جس طرح چاہا درج کروا دیا۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بھگتوں کے شبدوں کو آگے پیچھے رکھنے میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی۔ جس ترتیب سے لکھے ہوئے ملے ویسے ہی درج کروا دیئے گئے۔"[1]

سردار موصوف نے اس بے ترتیبی کی وضاحت میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"کئی راگوں میں نام دیو کے شبدوں کے درمیان میں رودواس کا شبد آ گیا یا کبیر جی کے شبد پہلے آکر پھر نام دیو کا شبد درج ہے اور کبیر کے مزید شبد نام دیو کے شبد کے بعد ہیں۔ یہ نہیں کہ مضمون کے تعلق کی بناء پر ایسا کیا گیا ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ اوراق پر شبد لکھے ہوئے تھے۔ بھائی گورداس جی سے بول کر لکھواتے وقت کوئی ورق اوپر نیچے ہو گیا اور اسی ترتیب سے گرنتھ صاحب میں درج کیا گیا۔"[2]

بھگت بانی کی یہ بے ترتیبی سکھ گورو صاحبان کی بانی میں بھی موجود ہے۔ گو عموماً یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کی بانی کے بعد بھگت بانی کو جگہ دی جائے۔ لیکن اس کے باوجود کئی مقامات پر سکھ گورو صاحبان کی بانی کے درمیان میں بھی بھگتوں کے شلوک یا شبد درج ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"گوجری کی وار محلہ ۳ ..... ہر ایک پوڑی کے ساتھ دو دو شلوک ہیں۔ اور

---

[1] پراچین بیڑاں ص۴۲ ۔ [2] پراچین بیڑاں ص۱۰

شلوک بھی تمام محلہ ۳ کے ہیں۔ لیکن اب دیکھو پوڑی ۴ اس کے ساتھ پہلا شلوک کبیر جی کا ہے اور دوسرا گورو امر داس جی کا ...... بھاگڑے کی وار محلہ ۴ کی پوڑی ۷، اس کے ساتھ پہلا شلوک کبیر جی کا ہے، اور یہ گورو ارجن جی نے خود ہی درج کیا ہے۔

رام کلی کی وار محلہ ۳ کی پوڑی ۲ بھی اسی نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ اس کے ساتھ کا پہلا شلوک بھی کبیر جی کا ہے .... گوجری کی وار محلہ ۳ بھاگڑے کی وار محلہ ۴ اور رام کلی کی وار محلہ ۳ میں کبیر جی کے تین شلوک ہیں۔ اور یہ گورو ارجن جی نے خود درج کئے ہیں۔[1]

بھگت بانی گورو ارجن جی نے کیونکر حاصل کی؟

گورو ارجن جی نے یہ بھگت بانی کیونکر حاصل کی۔ اس بارے میں سکھ دوانوں کے بہت مختلف اور متضاد خیالات ہیں۔ جو ہم ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔

(۱) سکھوں کا ایک گروہ جس میں اکثر پراچین خیال کے سکھ مصنفین شامل ہیں۔ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے اپنی روحانی طاقت کو استعمال میں لا کر سکھ گورو صاحبان سے برسوں قبل فوت شدہ بھگتوں کی ارواح کو عالم برزخ سے بلایا گیا تھا۔ اور ان سے براہ راست یہ بانی سنی تھی۔ جسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔[2] اور یہ طریق گورو ارجن جی نے اس لئے اختیار کیا تھا۔ کہ کسی قسم کی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ اور ہر ایک بھگت کی

---

[1] تے بلونڈ دی وار مترجم پروفیسر صاحب سنگھ ص ۴۹-۵۰

[2] گوردوارے درشن ص ۱۳۳ و گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۲۔ انس ۴۲۔ و تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۹۹ و اتہاس گورو صاحبان ص ۲۳ و گورومت اتہاس گورو خالصہ ص ۱۰۱ و سوڈھی چمتکار ص ۱۹۷۔ و دربار صاحب امرتسر ص ۵۸ و راگ مالا منزل ص ۲۷

بانی کی درستی بھی خود ان سے کروائی تھی[1] اور ایک دن بھائی گورداس نے ان بھگتوں کے درشن بھی کئے تھے[2] اور بعض مورخین نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ دوسرے سکھوں نے بھی ان بھگتوں کو دیکھ لیا تھا۔[3]

بھگت بانی کے حصول سے متعلق اس روائت کو خود سکھ ودوانوں نے غلط اور بے بنیاد تسلیم کیا ہے۔[4]

مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھگت خود آکر بانی لکھاتے رہے۔ سو عالم برزخ سے آکر بے شک لکھائی ہو۔ یہ خاکی جسم اس وقت ان کے نہیں تھے پس یہ بات تسلیم کرنے کی بجائے پوتھیوں سے لکھ لی مان لینا اچھا ہے"[5]

(۲) بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج بھگت بانی اصل میں گورو ارجن جی کی تصنیف ہے۔ انہوں نے خود ہی ان بھگتوں کے نام اچاران کی ہے[6] اس کے برعکس پنڈت نارائن سنگھ گیانی وغیرہ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ اس خیال نے کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے خود تصنیف کرکے بھگتوں کے نام پر درج کی ہے سکھوں کی عقیدت کو ہلا دیا ہے[7] پروفیسر صاحب سنگھ نے بھی اس بات کو ناپسند کیا ہے[8]

---

[1] گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت ۹۱-۲۰۹۱ [2] جیون بھائی گورداس مصنفہ سنت سمپورن سنگھ ص۴۷ حصہ دوم و گورمت اتہاس گورو خالصہ ص۱۰۱ و گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴

[3] تواریخ گورو خالصہ اردو ص۹۶ [4] گورداس درشن ص۹۸ و پراچین بیڑاں ص۱۴۱ و سنگورئیاں ہوریی ہے بانی ص۲۴ [5] تواریخ گورو خالصہ گورمکھی چھاپہ پتھر ص۲۰۵

[6] گورمت نرنے ساگر ص۳۹۷ و بھگت بانی مترجم ص۱ کھڑک خالصہ ص۱۴۱ و مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص۱۰۳ و اتہاس گورو خالصہ ہندی ص۲۳

[7] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ ص۲۳ و گورمت فلاسفی ص۴

[8] بلونڈی وار مترجم ص۳۵

(۳) اکال تخت کے میت جتھیدار کے بیان کے مطابق بھگت بانی گورو گرنتھ صاحب کے مرتب ہونے سے قبل تحریری طور پر موجود تھی[۱] ایک اور روایت کا بیان ہے کہ یہ لکھی لکھائی بانی گورو ارجن کو ان بھگتوں کے چیلوں سے مل گئی ہوگی[۲] بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھگت بانی موہن جی کی پوتھیوں میں موجود تھی۔ گورو ارجن جی نے اسے وہاں سے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا[۳]

اس سلسلہ میں سکھ ودوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بھگتوں کے نام پر جو بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ ہے۔ وہ کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں ہے[۴] ایک فریق اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ گورو ارجن جی نے یہ بانی چونکہ ان بھگتوں سے براہ راست حاصل کی تھی۔ اس لئے وہ کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہے[۵] دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ چونکہ یہ بانی گورو جی نے خود ان کے نام پر تصنیف کی ہے۔ اس لئے وہ کسی اور کتاب میں نہیں مل سکتی ہے[۶]

(۴) سکھ کتب میں یہ بھی مرقوم ہے۔ کہ یہ بھگت بانی گورو ارجن نے ان بھگتوں کے عقیدت مندوں سے زبانی سن کر گورو گرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ بھگت بانی ان بھگتوں کی طرف منسوب شدہ کتب سے مختلف ہے[۷]

(۵) بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی بھائی گورداس جی کاشی (بنارس) سے لائے تھے۔ اور گورو جی نے اسے گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا[۸]

---

[۱] گورمت فلاسفی ص۱۵۷ ۔ [۲] پراچین بیڑاں ص۱۱

[۳] تواریخ گورو خالصہ ص۷۷۶ و پراچین بیڑاں ص۳۹ ۔ [۴] پراچین بیڑاں ص۴۲

[۵] گورو گرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ گیانی دیباچہ ص۳ ۔ پراچین بیڑاں ص۴۲

[۶] بھگت بانی مترجم نارائن سنگھ ص۱ ۔ [۷] میکالف اتہاس حصہ اول ص۱۱

[۸] ... گورنال ہو یچھے بانی ص۲۲

(۵) اس سلسلہ میں ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ تاریخی طور پر یہ ثابت نہیں کہ بھائی گوروداس جی بھگت بانی بنارس سے لائے تھے[1] ایک صاحب کا بیان ہے کہ بھائی گوروداس کے بنارس جانے سے قبل بھگت بانی پنجاب میں آچکی تھی[2]

(۶) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھگت بانی گورو نانک جی نے خود ہی اپنے سفروں کے دوران میں جمع کی تھی۔ گویا کہ گورو ارجن جی نے گورو نانک کی جمع شدہ بھگت بانی ہی گرنتھ صاحب میں درج کروادی تھی[3]

(۷) گیانی بھگوان سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ جب گورو ارجن جی گورو گرنتھ صاحب مرتب کروا رہے تھے تو سب بھگت آپ کے پاس آئے اور انہوں نے اپنا اپنا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج کرنے کی درخواست کی۔ گورو جی نے فرمایا کہ نئی بانی اچارن کردہ سابقہ بانی درج نہیں کی جائیگی۔ اس پر انہوں نے نئی بانی اچارن کی جسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کردیا گیا۔[4]

(۸) موجودہ زمانہ کے سکھوں میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے گرنتھ میں درج نہیں کی تھی بلکہ یہ ان کی وفات کے بعد ان کے دشمنوں پرتھی چند وغیرہ نے ان کی منشا کے خلاف گرنتھ صاحب درج کروادی تھی[5]

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ بھگت بانی بھائی بنوں نے گورو گرنتھ صاحب میں درج کی تھی[6]

سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس خیال کی تردید کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک

---

[1] سنگو رتناں ہور کچی بے بانی صہ ۲۳ [2] کجھ مور دھارک لیکھ صہ ۴۴
[3] رسالہ پنجابی ساہت جنوری ۱۹۵۷ء [4] بھگت بانی مترجم بمپر داٸی ترجمہ صہ ۸
[5] گورداس درشن صہ ۹۵ و سنگو رتناں ہور کچی بے بانی صہ ۲۳ و رسالہ پنجابی دنیا جولائی ۱۹۵۰ء
رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۵۵ء
[6] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۵۵ء

یہ کہنا کہ بھگت بانی گورو ارجن جی نے درج نہیں کروائی تھی. خلاف حقیقت ہے۔[1]

بھگت بانی کی صحت و ترتیب

گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی کی موجودہ صورت گورو ارجن جی کی اصلاح یافتہ ہے[2] اور اس کی یہ ترتیب بھی ان کے ذریعہ ہی ظہور میں آئی ہے اور اس ترتیب میں کہیں کہیں بے ترتیبی بھی موجود ہے جو سکھ ودوانوں کو مسلم ہے۔[3]

مشہور سکھ مصنف گیانی گیان سنگھ جی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ گورو ارجن جی نے بھگت بانی کی زبان میں کئی جگہ تبدیلیاں کی ہیں۔[4]

ایک ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ

"گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب کو مرتب کرتے وقت بھگتوں کی بانی میں ان کے خیالات کو مدنظر رکھ کر بہت کچھ ردّ و بدل کیا ہے۔"[5]

بھگت بانی کا مضمون

جن بھگتوں کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے. ان کی تعداد اور ان کے بیان کردہ عقائد اور خیالات کے بارہ میں بھی سکھ ودوانوں میں اختلاف ہے پرنسپل جودھ سنگھ نے ان کی تعداد ۱۵ بیان کی ہے[6] پنڈت تارا سنگھ جی کے نزدیک سولہ

---

[1] رسالہ پنجابی دینار جولائی ۱۹۵۰ء ستے بلونڈے دی وار ترجمہ ص۴
[2] سکھوں کے دس گورو اور ان کی تعلیم ص۳۳ تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ص۲۰۵
[3] میکالف اتہاس حصہ اول ص۲۸ و ۱/ا چین بڑاں ص۱۴۱ و ۵۴
[4] تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر ص۳۰
[5] رسالہ سنت سپاہی اپریل ۱۹۵۲ء
[6] بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ ایم۔ اے ص۲

بھگتوں کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے۔ ان کے نزدیک یہ ۱۶ واں بھگت میراں بائی ہے[1] گیانی گیان سنگھ جی نے اور بعض دوسرے سکھ ودوانوں نے بھی میراں بائی کا کلام گورو گرنتھ میں درج تسلیم کیا ہے[2] موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں میراں بائی کا کوئی شبد درج نہیں ہے۔ البتہ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی اور چھاپہ پتھر کے نسخوں میں میراں بائی کا ایک شبد ضرور موجود ہے[3]

بعض سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھگت بانی میں بیان کردہ عقائد اور خیالات سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ کلام سے بہت مختلف ہیں[4] اس کے برعکس ایسے سکھ ودوانوں کی بھی کمی نہیں کہ جن کے نزدیک بھگتوں کی بیان کردہ بانی سکھ گورو صاحبان کے عقائد اور خیالات کے عین مطابق اور ان کی ترجمانی کر رہی ہے[5]

اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ بھی بیان ہے کہ:

"شیخ (فرید) جی کی بانی میں کہیں کہیں بھگتی کے رنگ میں رنگے ہوئے خالص اسلامی سدھانت بھی جھلک دے رہے ہیں۔ اور پُل صراط نماز۔ ملک۔ مسجد وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ ان کا تعلق سکھ دھرم کے سدھانتوں سے نہیں ہے۔"[6]

---

[1] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۸۳ [2] تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر صفحہ ۲۰۵ چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۹۳ دربار صاحب امرتسر صفحہ ۸۸ [3] گورو گرنتھ صاحب قلمی و چھاپہ پتھر صفحہ ۸۹۵

[4] گورمت فلاسفی صفحہ ۱۵۵ و گورمت سدھانت صفحہ ۷ و سوانح عمری گورو گوبند سنگھ جی صفحہ ۵۱ و سکھ ہندو نہیں صفحہ ۲۸ و "ستگور بناں ہور کچی ہے بانی" وغیرہ

[5] کلغیاں والے دے کمال صفحہ ۱۹۱ و کلغی دھر چمتکار صفحہ ۱۰۹۲ و گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۹۶ و بھگت بانی مترجم صفحہ ۷ و گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت صفحہ ۳۰۹۲

[6] چھوت چھات سمبندھی گورمت سدھانت شائع کردہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر صفحہ ۲۶

(۱۶)

بھگت بانی میں متضاد شبد

ذیل میں ہم چند ایک ایسے شبد بھگت بانی سے پیش کرتے ہیں جن سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ بھگت بانی میں تضاد پایا جاتا ہے :۔

اوتار پوجا کی تائید اور اوتار پوجا کی مذمت

بھگت بانی میں ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں اوتار پوجا کی تائید کی گئی ہے۔ اور رام چندر اور سری کرشن وغیرہ اوتاروں کو خدا تعالیٰ کا درجہ دیا گیا ہے جیسا کہ :۔

دھن دھن رام بین باجے ۔ مدھر مدھر دھن انہت باجے
دھن دھن میگھا رومادلی ۔ دھن دھن کرشن اوڈھے کالی
دھن دھن تو ماتا دیوکی ۔ جہہ گرہ رمیا کملا پتی
دھن دھن بن کھنڈ بندرابناں ۔ جہہ کھیلے سری نارائنا
بین بجاوے گو دھن چرے ۔ نامے کا سوامی انند کرے[1]

اس شبد میں سری کرشن جی کی الوہیت کا اقرار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی میں اور بھی متعدد مقامات پر اوتاروں کی مدح سرائی کی گئی ہے اور کرشن کی تعریف کے گیت گائے گئے ہیں[2]۔

اس کے برعکس بھگت بانی میں ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں کرشن جی اور رامچندر جی کی الوہیت کا رد کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے :۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مالی گوڑا صفحہ ۹۸۸

[2] گورو گرنتھ صاحب

تم جو کہت ہو نند کو نندن نند سو نندن کا کو رے
دھرن اکاش دسو دس ناہی تب ایہہ نند کہا تھو رے [1]

یعنی تم نند کے بیٹے کرشن کو تو الوہیت کا مرتبہ دے رہے ہو۔ نند کے باپ کو کیا قرار دو گے۔ اور جب یہ آسمان و زمین نہیں تھے اس وقت تمہارا یہ نند کا بیٹا کرشن کہاں تھا۔

رام چند کے بارہ میں بھگت بانی میں یہ مرقوم ہے:۔

پانڈے تمرا رام چند سو بھی آوت دیکھا تھا
راون سیتی سربر ہوئی گھر کی جوئے گوائی تھی [2]

یعنی اے پانڈے ہم نے تیرا رام چند بھی دیکھا تھا جب اس کی راون سے لڑائی ہوئی تھی تو اسے اپنی بیوی سے ہاتھ دھونے پڑے تھے

عجیب بات یہ ہے کہ یہی بھگت سری رام چندر جی کے بارہ میں یہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

جسرتھ رائے نند راجہ میرا رام چند
پر نوے نامہ تت رس امرت پیجے [3]

ایک سکھ ودوان نے نام دیو جی کے مندرجہ بالا متضاد شبدوں کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بھگت نام دیو جی کی بانی میں جو بھگت بانی میں درج ہے ایک سدھانت بیان نہیں ہے۔ اگر ایک جگہ رام چندر جی کی تعریف کے پل باندھے ہیں۔ تو دوسری جگہ ..... ردّ کر رہے ہیں"۔ [4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر صفحہ ۳۳۸ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ نام دیو صفحہ ۸۷۵
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی نام دیو صفحہ ۹۷۳
[4] ست گور ناں ہور کچی ہے بانی صفحہ ۱۰۶

بُت پرستی کی تائید اور بُت پرستی کی مذمت

بھگت بانی میں متعدد ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں بُت پرستی کی تائید کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں بت پرستی کا رَدّ کیا گیا ہے جیسا کہ:

دودھ کٹورے گڈوے پانی ۔ کپل گائے نامے دوہ آنی
دودھ پیو گوبند رائے ۔ دودھ پیو میرو من پتیائے
نہیں تاں گھر کو باپ ریسائے
سوئن کٹوری امرت بھری ۔ لے نامے ہر آگے دھری
ایک بھگت میرے ہردے بسے ۔ نامو دیکھ نارائن ہسے
دودھ پیائے بھگت گھر آیا ۔ نامے ہر کا درشن پایا[1]

اس مندرجہ بالا شبد سے متعلق ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"مندرجہ بالا شبد میں بُت پرستی کی تلقین کی گئی ہے .... گوبند رائے سے مراد کرشن جی ہیں .... سکھ مذہب میں بُت پرستی کا کامل طور پر رَدّ کیا گیا ہے .... جہاں نام دیو جی بت پرست ہیں وہاں گورو صاحبان بت شکن ہیں"[2]

خود بھگت بانی میں ایسے شبد موجود ہیں جن میں بُت پرستی کا رَدّ کیا گیا ہے جیسا کہ:۔

پاتی تورے مالنی پاتی پاتی جیو
جس پاہن کو پاتی تورے سو پاہن نرجیو

....

پاکھان گاڈ کے مورت کینی دے کے چھاتی پاؤ
جے ایہہ مورت ساچی ہے تو گڑھن ہارے کھاؤ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں نامدیو ص ۱۱۶۳ [2] سنگور بنال ہور کچی ہے بانی ص ۹۰ و ص ۹۳

بھات بہت ارلالسی کر کر اکا سار
بھوگن ہارے بھوگیا اس مورت کے سر چھار[1]

بھگت بانی کے اس شبد میں مورتی پوجا کا رد ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ بت نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ان کی بھینٹ کی گئی چیزیں پجاری لوگ ہی ہضم کر جاتے ہیں۔

ویدوں کی تائید اور ویدوں کی مذمت

بھگت بانی میں ویدوں کا رد بھی کیا گیا ہے اور تائید بھی کی گئی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ دونوں مختلف اور متضاد باتیں ایک ہی شخصیت کی طرف منسوب کی گئی ہیں جیسا کہ
بید کتیب کہو مت جھوٹے جھوٹا سو جو نہ بیچارے[2]
یعنی ویدوں اور کتابوں کو جھوٹا مت کہو۔ جھوٹا وہ ہے جو ان پر غور نہ کرے[3]
اس کے برعکس یہ بھی مرقوم ہے:۔
بید کتیب افتراء بھائی دل کا فکر نہ جائے[4]۔
یعنی اے بھائی وید اور کتابیں جھوٹی ہیں۔ ان سے دل کا فکر دور نہیں ہو سکتا[5]

ذات پات کی تائید اور ذات پات کی مذمت

بھگت بانی میں جن بھگتوں کی بانی درج ہے ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو ادنٰے جاتیوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان میں سے بعض کو تو اس بات کا بہت افسوس تھا کہ ان کی پیدائش ادنیٰ جاتی میں کیوں ہوئی جیسا کہ مرقوم ہے:۔
(۱) توں براہمن میں کاشی کا جلہا موہے توہے براری کیسے کے بنہے[6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ص۴۷۹ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی کبیر جی ص۱۳۵۰
[3] بھگت بانی مترجم ص۲۵۵ [4] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ کبیر جی ص۷۲۷
[5] بھگت بانی مترجم ص۲۰ [6] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی کبیر ص۹۶۷

(۴) گوراں سے نمانیاں بسن ردھاں مل [1]

عجیب بات } اس سلسلہ میں عجیب بات یہ ہے کہ بھگت بانی میں جہاں مردہ جلانے کی تائید کی گئی ہے اور مردہ دفن کرنے کا بھی ذکر ہے۔ وہاں ان دونوں کے بارہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

بت پوج پوج ہندو موئے ترک موئے سر نائی
اوئے لے جارے اوے گاڈیں تیری گت دوہوں نہ پائی [2]

گویا کہ مردہ جلانا بھی ٹھیک نہیں اور مردہ دفن کرنا بھی درست نہیں۔ اس طرح خدا تم کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

مسجد میں جانے کی مذمت اور مسجد میں جانے کی تائید

بھگت بانی میں ایک مقام پر مسجد میں جانے کی مذمت کرنے کے لیے یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ہندو پوجے دیہرا مسلمان مسیت   نامے سوئی سویا نہ دیہرا نہ مسیت [3]

اس شبد میں بھگت نام دیو جی نے مندر کے ساتھ ہی مسجد میں جانے کی بھی مذمت کر دی ہے۔ اور اس سلسلہ میں مسلمانوں پر مسجد کی پوجا کرنے کا ایک بے بنیاد الزام بھی جڑ دیا گیا ہے کوئی مسلمان کسی مسجد کی پوجا نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ قرآن مجید میں بیت اللہ کی پوجا بھی ممنوع ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی [4]

یعنی مسلمان بیت اللہ کی پوجا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالےٰ کا پرستار ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۲ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ کبیر ۶۵۴
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ نام دیو ۸۷۵
[4] قرآن شریف سورۃ قریش پارہ ۳۰

اس کے برعکس اسی بھگت بانی میں نماز پڑھنے کے لیے پانچ وقت مسجد میں جانا ضروری قرار دیا گیا ہے اور جو لوگ اس کے برخلاف چلتے ہیں اور مسجد میں جانے سے گریز کرتے ہیں انھیں کتے قرار دیا گیا ہے :-

فریدا بے نماز اکتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت[1]

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شلوک کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"مندرجہ بالا شلوک میں فرید جی اسلامی نماز پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور بے نماز کو کتے کے برابر بیان کر رہے ہیں:"[2]

اذان کی مذمت اور اذان کی تائید

بھگت بانی میں ایک مقام پر بانگ (اذان) کے متعلق یہ لغو اور فضول سا اعتراض کیا گیا ہے کہ :-

کبیر ملاں منارے کیا چڑھے سائیں نہ بہرا ہوئے
جاں کارن تو بانگ دیہہ دل ہی بھیتر سوئے[3]

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ اے ملاں منارہ پر چڑھ کر اذان کیوں دیتا ہے خدا تعالےٰ تو بہرہ نہیں ہے۔ جس کے لیے تو اذان دے رہا ہے وہ تو تیرے دل میں ہے۔ گویا کہ اذان دینے کی غرض خدا تعالیٰ کو سنانا ہے حالانکہ اذان لوگوں کو سنانے اور نماز پڑھنے کے لئے بلانے کی غرض سے دی جاتی ہے[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید جی۔ صفحہ ۱۳۸۱ [2] ستگور نانک ہور کچی ہے بانی صفحہ ۱۱۵
[3] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر صفحہ ۱۳۷۴ [4] گورو گرنتھ کوش صفحہ ۸۵ دمہاں کوش صفحہ ۲۵۴ و پنجابی شبد بھنڈار صفحہ ۸۱

گورو گرنتھ صاحب کے دوسرے مقام پر اذان سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

بدعمل چھوڑ کرو ہتھ کوزہ ــ خدائے ایک بوجھ دیو بانگاں برگو برخوردار کھرائے[1]

آرتی کی تائید اور آرتی کی مذمت

ہندوؤں میں آرتی کی رسم ایک پاکیزہ مذہبی رسم ہے۔ بھگت بانی میں اس رسم کی تائید کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

دھوپ دیپ گھرت ساج آرتی وارنے جاؤں کملاپتی
منگلا ہر منگلا نت منگل راجہ رام رائے کو
اوتم دیڑا نرمل باتی تو ہی نرنجن کملاپتی
رام بھگت راما نند جانے پورن پرمانند بکھانے[2]

مندرجہ بالا شبد کے متعلق ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ:۔

"اس مندرجہ بالا شبد میں بھگت جی نے اپنے گورو گوسائیں راما نند جی کے آگے آرتی کی ہے.... لیکن سکھ مذہب میں ...... بھگت والی آرتی کا رد ہے۔"[3]

بھگت بانی میں آرتی سے متعلق بھگت کبیر جی کا بھی ایک شبد درج ہے[4] اس شبد کے متعلق سکھ وِدوانوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اس میں گورو صاحبان کی منشا کے خلاف آرتی کا بیان ہے[5]

گورو گرنتھ صاحب میں آرتی کی مذمت میں یہ شبد درج ہے:۔

گگن میں تھال روچند دیپک بنے ۔ تارکا منڈل جنک موتی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری سین صفحہ ۶۹۵
[3] ستگور بانی ہور کچی ہے بانی صفحہ ۸۶ [4] گورو گرنتھ صاحب پربھاتی کبیر صفحہ ۱۳۵
[5] ستگور بانی ہور کچی ہے بانی صفحہ ۸۵

دھوپ بلیان لو پون چور کرے ۔ سگل بن رائے پھولنت جوتی
کیسی آرتی ہوئے بھو کھنڈنا تری آرتی ۔ ان ہت شبد واجنت بھیری[1]

تناسخ کی تائید اور تناسخ کی مذمت

ہندو دھرم کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ انسان کو یہ جنم اپنے سابقہ اعمال کے نتیجہ میں ملا ہے اور اسی طرح وہ بار بار اس دنیا میں آتا رہتا ہے اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں حیوانوں ۔ چرندوں ۔ پرندوں اور انسانوں وغیرہ کی جونوں میں جنم لیتا رہتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

انت کال جو لچھمی سمرے ۔ ایسی چنتا میں جے مرے
سرپ جون ول ول اوترے
اری بائی گوبند نام رت بلیسارے
انت کال جو استری سمرے ۔ ایسی چنتا میں جے مرے
بیسوا جون ول ول اوترے
انت کال جو لڑکے سمرے ۔ ایسی چنتا میں جے مرے
سوکر جون ول ول اوترے
انت کال جو مندر سمرے ۔ ایسی چنتا میں جے مرے
پریت جون ول ول اوترے
انت کال جو نارائن سمرے ۔ ایسی چنتا میں جے مرے
بدت تلوچن سوئے نرمکتا پتیمبر تاں کے ردے وسے[2]

اس مندرجہ بالا شبد میں آواگون یعنی تناسخ کی تائید کی گئی ہے اور ایک انسان کا اپنے اعمال کے نتیجہ میں سانپ ۔ کنچنی ۔ سور وغیرہ جونوں میں چکر کاٹنا بیان کیا گیا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ ص ۶۶۳

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی نام دیو ص ۹۷۳

ہے گویا کہ پیدائش کا سلسلہ انسان کے اعمال سے وابستہ ہے
اس کے برعکس بھگت بانی میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

(۱) پنج تت ل کا یا کینی تت کہاں تے لین رہے
کرم بدھ تم جیو کہت ہو کر ہے کن جیو دین رہے[1]

(۲) مائے نہ ہوتی باپ نہ ہوتا کرم نہ ہوتی کائیا
ہم نہیں ہوتے تم نہیں ہوتے کون کہاں تے آئیا[2]

بھگت بانی کے ان شبدوں میں اعمال کے نتیجہ میں جنم ملنے کا رد کیا گیا ہے اور اس سے تناسخ کا مسئلہ باطل ہو جاتا ہے۔

کرامات کی تائید اور کرامات کی مذمت

بھگت بانی میں بعض بھگتوں کی مختلف کرامات کا بھی ذکر ہے اور ان کا مُردے زندہ کرنا مندر کو گھمانا وغیرہ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

مردہ زندہ کرنا:۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھگت نام دیو کا مردہ گائے زندہ کرنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

سلطان پوچھے سن بے ناما ۔ دیکھوں رام تمہارے کاما
ناما سلطانے باندھلا ۔ دیکھوں تیرا ہر بیٹھلا
بسمل گئو دیہو جیوائے ۔ ناتر گردن ماروں ٹھائے

... ...

ناما پر نوے سیل مسیل ۔ گئو دوھائی بچھرا میل
دودھے دوہے مٹکی بھری ۔ لے بادشاہ کے آگے دھری[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ کبیر ص۸۷۰ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی نام دیو ص۹۷۲
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں نام دیو ص۱۱۶۳

یعنی نام دیو کی کرامت سے مردہ گائے زندہ ہوگئی۔ اور اس کا دودھ دوہا گیا۔ اور دودھ کی مٹکی بھر کر بادشاہ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس سے قبل بادشاہ نام دیو جی سے کہہ چکا تھا کہ اگر گائے زندہ نہ ہوئی تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

نام دیو کا مندر کو گھما دینا :۔ بھگت بانی میں نام دیو کی دوسری کرامت ایک مندر کو گھما دینا بیان کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

(۱) ہست کھیلت تیرے دیہرے آیا ۔ بھگتی کرت نامہ پکڑ اٹھایا

... ...

لے کملی چلیو پلٹائے ۔ دیہرے پاچھے بیٹھا جائے

جیوں جیوں نامہ ہرگن اچرے ۔ بھگت جناں کو دیہرا پھرے[1]

(۲) پھیر دیا دیہرا نامے کو ۔ پنڈین کو پچھوار لا[2]

ان مندرجہ بالا شبدوں میں نام دیو کی کرامت سے مندر کا گھومنا مذکور ہے۔

جہاں تک اس قسم کی کرامتوں کا تعلق ہے گورو گرنتھ صاحب میں انھیں پسند نہیں کیا گیا۔ بلکہ سکھ ودوان تو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ کرامتیں دکھانا سکھ گورو صاحبان کے نزدیک کوئی اچھی بات نہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے :۔

"سکھ مذہب میں کرامتوں کا رد کیا گیا ہے اور کرامتیں دکھانے والوں کو نا مکی (شعبدہ باز) تسلیم کیا گیا ہے"[3]

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

رِن ناویں ہین کھان سب بادہے ۔ دھگ سدھی دھگ کرامات

سا سدھ سا کرامات ہے ۔ اچنت کرے جس دات

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں بھگت نام دیو صفحہ ۱۱۶۶

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ملار نام دیو صفحہ ۱۲۹۳

[3] ستگورو ریاں ہور کچی ہے بانی صفحہ ۔

نانک گورکھ ہر نام ردے دیے ۔ ایہا سدھ ایہا کرامات[۱]

گوروگرنتھ صاحب میں نام دیو کے لیئے تو مندر کا گھومنا مرقوم ہے۔ لیکن کسی سکھ گورو کے لیئے ایسی کسی کرامات کا ظہور میں آنا مرقوم نہیں۔ بعض سکھ ودوانوں کے نزدیک جنم ساکھیوں میں گورو نانک جی کا مکہ یا کعبہ کو گھما دینا اس کی نقل ہی ہے ۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"اب غور کرو کہ مکہ پھرنے یعنی کعبہ گھومنے کا خیال کہاں سے آیا۔ صوفی فقیروں کی سوانح عمریوں میں ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں خود گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ بانی میں نام دیو کے لئے مندر کا گھومنا مذکور ہے۔ . . . . مکہ گھومنے والی کہانی شروع سے آخر تک کیسی بناوٹی اور جھوٹی نظر آتی ہے۔ نقل بھی کی ہے تو ایسی کہ پڑھ کر نقل کرنے والے کی عقل پر رونا آتا ہے . . . .

. . . . پس کہنا پڑتا ہے کہ "مکے دی گوشٹ" لکھنے والے نے نام دیو کی کہانی سرقہ کر کے اپنی بے سمجھی سے ایک بے جوڑ قصہ بنا کر لکھ دیا ہے"۔[۲]

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

نانک چیٹک کٹے کو کا جا
پربھ لوگن کو آوے لا جا[۳]

یعنی خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کو شعبدہ بازی سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ اور وہ اس سے ہمیشہ احتراز کرتے ہیں۔

---

[۱] گوروگرنتھ صاحب وار سورٹھ محلہ ۴ صفحہ ۶۵

[۲] رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۲۲ء

[۳] دسم گرنتھ صفحہ ۴۲

کیا گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی ان بھگتوں کی اپنی بیان کردہ ہے

گورو گرنتھ صاحب میں ان بھگتوں کے نام پر جو بانی درج ہے ان کے اصل مصنفین کون ہیں؟ اس بارہ میں سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ سکھوں کا ایک طبقہ یہ خیال پیش کرتا ہے کہ بھگت بانی اصل میں گورو ارجن کی اپنی تصنیف ہے۔ انہوں نے خود ہی ہر ایک بھگت کے نام پر بانی اچارن کرکے گورو گرنتھ صاحب میں درج کی تھی۔ اس کے علاوہ سکھ ودوانوں کے اور بھی اختلافات ہیں

فریدؔ کی بانی

گورو گرنتھ صاحب میں بھگت فرید جی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے یہ بھگت فرید جی کون تھے؟ اس بارہ میں سکھ ودوانوں میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ فرید حضرت باوا فرید شکر گنج تھے۔ ان کا بیان کردہ کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا گیا ہے[1] اس کے علاوہ سکھوں میں ایسے ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں فرید کے نام پر درج شدہ بانی شیخ ابراہیم کی ہے جنہیں سکھ لٹریچر میں شیخ برہم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور یہ باوا نانک صاحب کے

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۴۸۹ و ست گور نانک ہور کچی ہے بانی ص ۱۰۷ و پراچین بیڑاں ص ۴۲۹ و ص ۴۵۹

ہم عصر تھے۔[1] اس کے علاوہ فریدجی کی بانی سے متعلق سکھ ودوانوں کا ایک خیال بھی ہے کہ یہ فرید شکر گنج اور شیخ برہم دونوں کی ملی جلی بانی ہے[2] لیکن اس میں کونسا حصہ فرید شکر گنج کا ہے اور کونسا حصہ شیخ برہم کا ہے۔ اس بارہ میں کوئی وضاحت نہیں کی جاتی۔

کبیرجی کی بانی

گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بھگت بانی میں سب سے زیادہ حصہ بھگت کبیر کی بانی کا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کبیرجی کے نام پر درج شدہ شبدوں اور شلوکوں کی تعداد جس سکھ گورو صاحبان کی بیان کردہ بانی سے بھی کہیں زیادہ ہے۔[3]

اس کے علاوہ بھگت کبیر کے بیان کردہ شبدوں کی تعداد بھی مختلف بیان کی جاتی ہے۔ ایک صاحب کے نزدیک کبیرجی کے کل شبد ۵۳۴ ہیں[4] لیکن دوسرے ودوان کے نزدیک ان کی تعداد ۴۱۴ ہے[5]

بھگت کبیرجی بنارس کے باشندہ تھے اور ان کی زبان پنجابی نہیں تھی[6] لیکن گورو گرنتھ صاحب میں ان کی جو بانی درج ہے۔ اس میں پنجابی پن بہت غالب ہے۔ یہ پنجابی پن کیسے پیدا ہوگیا۔ اس بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ ان کے پنجابی چیلوں کے ذریعہ آیا ہے۔ جن سے سُن کر یہ بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج کی گئی۔[7] ایک صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ زبان کی یہ تبدیلی گورو ارجن نے خود

---

[1] مہان کوش صفحہ ۲۴۲۹ و سکالف اتہاس حصہ دوم ۔ و نانک پرکاش بھاوت صفحہ ۱۰۳۸
[2] پنجابی ساہت دا اتہاس صفحہ ۲۷ [3] ستگور رناں ہور کچی ہے بانی صفحہ ۱۱ و صفحہ ۳
[4] ستگور رناں ہور کچی ہے بانی صفحہ ۲
[5] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۶۰ [6] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۶۳
[7] پنجابی ساہت دا اتہاس صفحہ ۳۲

…تھی لہ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ کبیر کی بانی گورو ارجن جی کے پاس …ل حالت میں نہیں پہنچی۔ بلکہ اس پر پنجابی پن کا بہت غلبہ ہو گیا تھا جو ان کے پنجابی …یلوں کے ذریعہ اس میں آیا۔

سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارہ میں بالتفصیل یہ بیان کیا ہے کہ:۔

" کاشی ناگری پرچارنی سبھا کی طرف سے ایک کتاب کبیر گرنتھاولی کے نام پر شائع …ہوئی ہے۔ اس کا منبع اور مخزن کبیر جی کے دو ہندی قلمی نسخے ہیں جن میں سے ایک …۱۵۶۱ بکرمی (۱۵۰۴ء) اور دوسرا ۱۸۸۱ بکرمی (۱۸۲۴ء) کی نوشت ہے ...... …گورو گرنتھ صاحب میں جتنی بانی کبیر جی کے نام پر درج ہے۔ اس میں سے بہت تھوڑی …اور وہ بھی کافی فرق کے ساتھ ان دونوں نسخوں میں موجود ہے ...... جس کا مطلب …یہ ہے کہ ۱۵۶۱ بکرمی (۱۵۰۴ء) والے نسخہ کے بعد ستر اسی برس میں یہ تمام بانی کبیر جی …کے نام پر وضع ہو کر کبیر پنتھیوں میں شہرت پا چکی تھی۔ جہاں سے پہلے بابا موہن کی …پوتھیوں میں اور بعد میں گورو گرنتھ صاحب میں درج کی گئی۔ اس عرصہ میں کئی کرامتیں اور …دوسری کہانیاں وضع کی جا چکی تھیں۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب میں درج شدہ کبیر کے شبد دل …سے واضح ہوتا ہے کہ:۔

گنگا گوسائیں گہر گنبھیر — زنجیر باندھ کر کھڑے کبیر
گنگا کی لہر میری ٹوٹی زنجیر — مرگ چھالا پر بیٹھے کبیر

نام دیو پر کسی مسلمان بادشاہ کی طرف سے ظلم کئے جانے والی کہانی کو کبیر جی کے نام پر جوڑ دیا گیا ہے۔ اور سکندر لودھی کے راج میں ایک بدھن نام کے کبیر پنتھی سادھو کو سکندر کے مروا دینے سے سکندر کا نام کبیر کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ پھر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

پہلے درشن مگہر پائیو — پن کاشی بسے آئیو

لہ تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر صہ۶۰۵

دوسری کہانیوں میں کبیر جی کی پیدائش کاشی (بنارس) میں مذکور ہے مگہر میں نہیں۔ جیسا کہ گرنتھ صاحب میں درج شدہ مندرجہ بالا سطر سے ظاہر ہے۔[1]

الغرض خود سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گوروگرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر درج شدہ بانی اپنی اصلی حالت میں درج نہیں ہوئی۔ یعنی وہ سب کی سب کبیر جی کی بیان کردہ نہیں ہے۔ اور اس میں وہ اضافے رد و بدل اور پنجابی پن کا غلبہ بھی شامل ہے جو کبیر پنتھیوں کے ذریعہ اس میں شامل ہوا۔

اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ کبیر جی کی بانی سب کی سب کبیر جی کی بیان کردہ نہیں ہے۔ اس میں وہ تحریف بھی شامل ہے جو بعد میں کی گئی ہے چنانچہ ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ کبیر جی کی کرامتیں ظاہر کرنے والے شبد بعد میں ان کے چیلوں نے بنائے ہیں۔ ہندی میں لکھے گئے اصل نسخوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ الگ الگ کتابوں کی بانیوں میں فرق ہیں اور پنجابی میں کئے گئے ترجمے بھی مختلف ہیں"۔[2]

سردار جی بی سنگھ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"ایک سکھ ودوان نے ...... یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر درج شدہ بانی بھی دراصل گوروارجن جی کی ہی بیان کردہ ہے۔[3] بعض لوگوں کے نزدیک کبیر نام کا کوئی بھگت نہیں گزرا۔ یہ فرضی وجود ہے۔[4]

رامانند کی بانی

گوروگرنتھ صاحب میں بھگت رامانند کا صرف ایک شبد درج ہے جو راگ بسنت

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۵۹۰-۶۰۰
[2] ستگوروناں ہورکچی ہے بانی صفحہ ۲۵
[3] پراچین بیڑاں صفحہ ۵
[4] سکھ اتہاس مصنف کنگھم صفحہ ۷۸ حاشیہ

کے آخر میں ہے اس کے آخر میں مرقوم ہے کہ:۔

"رامانند سوامی رمت برہم
گور کا شبد کاٹے کوٹے کرم"[1]

گویا کہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو سوامی قرار دیا ہے جو اخلاقی لحاظ سے پسندیدہ نہیں سمجھا جاتا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بھگت جی خود کو سوامی لکھ رہے ہیں معلوم نہیں کہ کس خیال سے ایسا کر رہے ہیں؟ ممکن ہے کہ یہ شبد ان کے کسی چیلہ نے بنایا ہو۔ کیا رامانند جی نے اپنی تمام عمر میں صرف ایک شبد ہی اچارن کیا تھا"[2]

یہ بات فی الحقیقت قابل غور ہے کہ کیا رامانند جی نے اپنی تمام عمر میں صرف ایک ہی شبد اچارن کیا تھا۔ اگر نہیں تو ان کے باقی شبد کدھر چلے گئے؟

اس کے علاوہ یہ بات بھی بیان کر دینے کے قابل ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ رامانند کے اس ایک شبد میں بھی صحت کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ کرتارپور والے گورو گرنتھ صاحب میں "رامانند" کی بجائے "رام نند" مرقوم ہے[3]

اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس رامانند کے خیالات کی تردید میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

پن ہر رامانند کو کرا — بھیس ویراگی کو جن دھرا
کنٹھی کنٹھ کاٹھ کی ڈاری — پربھ کی کریا نہ کچھو بچاری[4]

یعنی رامانند بیراگی سادھوؤں کے فرقہ کا بانی تھا اس نے خدا تعالیٰ کی قدرت کو شناخت نہیں کیا تھا۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت۔ رامانند جی ص۱۱۹۵
[2] ستگور نانک ہور کچھی ہے بانی ص۱۸ حاشیہ۔ [3] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۱۹۵
[4] دسم گرنتھ ص۱۸

نام دیو کی بانی

گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو کی بانی بھی درج ہے۔ یہ بھگت مہاراشٹر میں گذرا ہے اس کی اصل بانی مرہٹی زبان میں تھی۔ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ لوگوں نے نام دیو کے نام پر بھی بانی بنائی تھی۔ اور اسے لوگوں میں نام دیو کی بانی مشہور کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"جتنے ابھنگ نام دیو کے اپنے بنائے ہوئے ظاہر کیے جاتے ہیں وہ سب کے سب ان کے نہیں ہیں" [1]

بقول سکھ ودوانوں کے نام دیو کی بانی گورو ارجن جی نے نام دیو کے چیلوں سے حاصل کی تھی اور گورو صاحب تک وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں پہنچی تھی۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:۔

"ظاہر ہے کہ رام دیو کی بانی اس کے پنتھ کے لوگوں سے ہی حاصل کی گئی ہوگی .... البتہ گورو صاحب تک پہنچنے تک اس میں جو ردّو بدل نا واقفیت میں ہو گئے ہونگے وہ الگ بات ہے"۔ [2]

الغرض نام دیو کی بانی بھی اپنی اصل حالت میں گورو ارجن جی تک نہیں پہنچی۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ حقیقت بھی تسلیم کی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں بھگت نام دیو کے نام پر درج شدہ بانی نام دیو جی کی اپنی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ ترجمہ کی شکل میں ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"نام دیو جی کی بانی پہلے مرہٹی زبان میں تھی۔ پھر پنجابی میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے اور متعدد مقامات پر غلط بھی لکھی گئی ہے"۔ [3]

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۲۳   [2] پراچین بیڑاں ص ۴

[3] ستگور بناں ہور کچی ہے بانی ص ۸۹

گویا کہ گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو کے نام پر درج شدہ بانی ان کی اپنی بیان کردہ نہیں ہے۔ بلکہ کسی نے ترجمہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ ترجمہ گورو صاحب نے گرنتھ صاحب میں درج کروایا ہے۔ بھگت جی کی اصل بانی ان کی مادری زبان مرہٹی میں تھی۔

جے دیو کی بانی

گورو گرنتھ صاحب میں بھگت جے دیو کے نام پر صرف دو شبد درج ہیں۔ اور یہ بھگت گورو گرنتھ صاحب کے بھگتوں میں سب سے پرانا ہے اور اس کی تصنیف "گیت گوبند" سنسکرت میں بہت مشہور ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بھگت کے صرف دو شبد (پہلا راگ گوجری میں اور دوسرا راگ مارو میں) درج ہیں۔ سکھ ودوان تسلیم کرتے ہیں کہ پہلا شبد آخری سطر کے علاوہ خالص سنسکرت میں ہے۔ اور اس کی آخری سطر پوربی ہندی میں ہے [1]

نیز سکھ ودوان یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی "گیت گوبند" سے بھی آشنا تھے چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

"مل سکھیاں منگل گاویں گیت گوبندا لائے" [2]

جے دیو کی تصنیف گیت گوبند کے شبد جگن ناتھ پوری وغیرہ مندروں میں روزانہ گائے جاتے ہیں۔ [3]

دوسرا شبد بقول سکھ ودوانوں کے بہاری ہندی میں ہے جس میں بعض بنگالی الفاظ بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں شبد جے دیو کی تصنیف میں نہیں ملتے۔ اور نہ کسی اور کتاب میں ہی ان کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ [4]

---

[1] پراچین بیڑاں ص۴۴۔ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ ص۱۳۱ و پراچین بیڑاں ص۴۵
[3] پراچین بیڑاں ص۴۴۔ [4] پراچین بیڑاں مصنفہ سردار جی بی سنگھ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل ص۴۴ و ص۴۵

(۱۸)

گورو گرنتھ صاحب کی بانیاں اور ان میں گورو ارجن اور دوسرے لوگوں کا بیجا تصرّف

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو گرنتھ صاحب میں جو بانیاں درج ہیں۔ انھیں گورو ارجن جی نے ضروری تبدیلیوں کے بعد درج کروایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سردار بدھ سنگھ جی ایگزکٹیو انجینئر نے بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو گرنتھ صاحب میں جو شبد دوسرے گورو صاحبان کے درج کئے گئے ہیں۔ ان کے الفاظ ان کی درستی گورو ارجن جی کی طرف سے کی گئی ہے۔ کیونکہ بابا موہن کی پوتھی میں شبدوں کی عبارت مختلف ہے"[۱]

گیانی گیان سنگھ جی نے بھی تواریخ گورو خالصہ میں بابا موہن کی پوتھیوں کے اور گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں کے فرق تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ آپ نے ان دونوں پوتھیوں کو ملاحظہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

"ان میں گوروؤں اور بھگتوں کے شبد گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں سے بہت مختلف ہیں"[۲]

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ بانیاں جوں کی توں درج نہیں کیں۔ بلکہ ان میں جس جس جگہ جو تبدیلی مناسب خیال کی کر دی۔

---

[۱] ہنس جوگ ص۱۱۹ [۲] تواریخ گورو خالصہ ص۱۲۴

مول منتر

گورو گرنتھ صاحب کی ابتدا میں ایک مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:-

اک اونکار ست نام کرتا ۔ پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سینبھاں گور پرساد[1]

سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ مول منتر الہامی ہے جو گورو نانک پر بذریعہ الہام نازل ہوا تھا۔ باباجی کا یہ الہامی مول منتر بھی گورو ارجن کا اصلاح یافتہ ہے۔ یعنی گورو صاحب نے اس میں بھی مناسب تبدیلی کی تھی خواہ وہ تبدیلی چند الفاظ سے متعلق ہے تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ مول منتر گورو گرنتھ صاحب میں اپنی اصلی حالت اور پراچین شکل میں درج نہیں ہوسکا۔ بھائی موہن جی کی پوتھیوں میں جو گورو امرداس جی نے مرتب کروائی تھیں۔ یہ مول منتر اس شکل میں تھا:-

بابا نانک بیدی پاتشاہ دین دنی دا ٹکا
اک اونکار ست گور پرساد
سچ نام کرتار نربھو نرنکار
اکال مورت اجونی سنبھو گورو پورے کے پرساد[2]

مول منتر کا یہ قدیمی پاٹھ ہے اور گورو رام داس جی کا مصدقہ ہے لیکن گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ مول منتر اس سے مختلف ہے۔ یہ تبدیلی گورو ارجن جی نے کی تھی۔ اگر پہلا مول منتر غلط تھا۔ اور گورو ارجن جی کی اس تبدیلی کو اصلاح کا نام دیا جائے تو اس صورت میں گورو رام داس اور گورو امرداس جی کی پوزیشن بھی نازک ہوجائیگی کہ انہوں نے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب ص۱   [2] تواریخ گورو خالصہ ص۱۲۱

باباجی کے مول منتر کو پوتھیوں میں غلط درج کروادیا۔ اور دوسرے سکھ اکابرین بھی زیر الزام آجائیں گے۔ کہ ان میں سے بھی کسی نے اس غلطی کو نوٹ نہ کیا۔ گویا کہ ساری کی ساری قوم ہی غلطی میں مبتلا رہی۔ دوسری صورت میں اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو ارجن جی نے اس میں تبدیلی کی۔ گویا کہ گورو گرنتھ صاحب کی ابتدا ہی تحریف سے کی گئی اور مشہور سکھ ودوان پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی کو اس امر کا اعتراف ہے کہ گورو ارجن جی نے مول منتر میں تبدیلی کی تھی۔[1]

گورو ارجن جی کے بعد بعض دوسرے سکھ گورو صاحبان کی طرف سے اس میں کچھ نہ کچھ ترمیمیں کی جاتی رہیں۔ چنانچہ گیانی ٹھاکر سنگھ جی کا بیان ہے کہ گورو تیغ بہادر جی نے ۱۷۳۲ بکرمی میں آنندپور میں ایک گورو گرنتھ صاحب پر اپنے ہاتھ سے مول منتر لکھا اور اس میں "اجونی سیبھنگ" کی بجائے "اجونی سنبھو" درج کر دیا۔[2]

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ مول منتر میں سکھ گورو صاحبان نے وقتاً فوقتاً تبدیلی کی ہے۔ گورو ارجن جی کی ترمیم کے بعد گورو تیغ بہادر کا تبدیلی کرنا سکھ ودوانوں کو مسلّم ہے۔ اس تبدیلی کے علاوہ گورو ارجن جی نے اس مول منتر کو گورو گرنتھ صاحب میں اور بھی کئی مختلف شکلوں میں درج کیا ہے۔ یہ مختلف شکلیں کس حکمت کے ماتحت درج کی گئیں۔ اس پر کسی بھی ودوان نے کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ مختلف شکلیں کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا نتیجہ ہوں۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کے کوئی قدیمی قلمی دو نسخے اس مول منتر کے بارہ میں آپس میں مطابقت نہیں رکھتے۔[3]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں بعض مقامات پر یہ مول منتر مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا گیا ہے کہ:۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ صفحہ ۲۳ و ۲۴ [2] گوردوارے درشن صفحہ ۵۹
[3] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۵ [4] بانی بیورا صفحہ ۶ و گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۷

مول منتر کی یہ شکل بقول پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی گورو گرنتھ صاحب میں صرف ۹ بار درج ہے [1] ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس کی تعداد ۸ بیان کی ہے [2] اور گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ نسخوں میں اس کی تعداد ۹ ہی ہے [3] ممکن ہے کہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے جس گورو گرنتھ صاحب کو مدنظر رکھا ہو اس میں یہ مول منتر ۸ بار ہی درج ہو۔ ورنہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی ایسا ودوان تعداد بیان کرنے میں ایسی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔

یہ مول منتر صرف گورو گرنتھ صاحب میں ہی مرقوم ہے گورو گرنتھ صاحب سے باہر اس کے لکھنے کا کوئی رواج نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اس مول منتر کی ایک اور شکل بھی گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے جو یہ ہے:۔

اک اونکار ست نام گور پرساد [4]

ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے مول منتر کی اس شکل کو نظر انداز کر دیا ہے۔ شائد اس کی وجہ بھی یہی ہو کہ ڈاکٹر چرن سنگھ صاحب کے پاس جو گورو گرنتھ صاحب ہو اس میں مول منتر کی یہ شکل موجود نہ ہو۔ یہ مول منتر موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف دو جگہ درج ہے

اس کے علاوہ اس مول منتر کی ایک اور شکل بھی ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد [5]

یہ مول منتر سب سے زیادہ تعداد میں درج ہے۔ ایک سکھ ودوان نے اس کی تعداد ۵۲۵ بیان کی ہے [6] اور دوسرے ودوان کے نزدیک یہ مول منتر ۵۲۶ مرتبہ درج ہے [7]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ ص ۲۲ [2] بانی بیورا ص ۱

[3] گورو گرنتھ صاحب ص ۱۲۷، ص ۲۲۱، ص ۲۳۵، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۳۰۲۳، ص ۳۴۰، ص ۳۴۵، ص ۸۵۵۔ [4] گورو گرنتھ صاحب ص ۸۱ و ص ۵۴۴ [5] بانی بیورا ص ۲

[6] بانی بیورا ص ۲ [7] گورو گرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی دیباچہ ص ۲۲۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتر یوں بھی درج ہے

اک اونکار ست گور پرساد
ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[1]

اور بعض قلمی نسخوں میں گورو گوبند سنگھ جی کے ہاتھوں کا لکھا ہوا مول منتر اس طرح درج ہے :۔

"اک اونکار
گورو ست
ست نام کرتا پورکھ"[2]

اس کے علاوہ بعض قلمی نسخوں میں گورو ہرگوبند جی کا نوشتہ مول منتر یہ ہے :۔

اک اونکار ست نام
واہگورو جی سری[3]

گورو گوبند سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتر اس طرح بھی درج کیا ہے :۔

اک اونکار ست گورو
ست نام پورکھ[4]

نیز گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں جو ۱۸۶۹ بکرمی کی نوشتہ ہے مول منتر یوں درج ہے :۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو گور پرساد[5]

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۰۲ [2] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۱۵
[3] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۳۱
[4] افغانستان وچ اک مہینہ صفحہ ۲۳ [5] ضروری واقفیت صفحہ ۱

مول منتر کی یہ شکل بھی دوسرے مول منتروں سے کچھ مختلف ہے

اس کے علاوہ بھائی سہرداس جی کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں (جسے شرومنی پربندھک کمیٹی خاص اہمیت دے رہی ہے) گورو تیغ بہادر کے ہاتھوں کا لکھا ہوا مول منتر یوں ہے:۔

اک اونکار گورت ست نام کرتا پورکھ نربھو
نرویر اکال موت اجونی سیبھنگ گورپرساد[1]

اس کے علاوہ اس مول منتر کی حدبندی میں بھی سکھ ودوانوں کو اختلاف ہے۔ بعض لوگ اسے گورپرساد تک تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے:۔

"اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سبھنگ گور پرساد
جپ۔ آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ۔ نانک ہوسی بھی
سچ۔ کئی لوگ گورپرساد تک ہی مول منتر سمجھتے ہیں"[2]

ایک اور ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"خالصہ پنتھ کے مول منتر کے متعلق مختلف رائیں ہیں جس وجہ سے بعض بھائی تو اک اونکار ست نام سے لیکر سبھنگ تک بتاتے ہیں اور بعض اک اونکار ست نام سے لیکر نانک ہوسی بھی سچ تک ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض لوگ اک اونکار کو اک اوانکار یا اک اونگ پڑھتے ہیں"[3]

---

[1] ضروری واقفیت ص۹۵
[2] گورو گرنتھ کوش ص۱۲۰۶
[3] خالصہ دھرم پرکاش ص۴۳

جپ جی

گوروگرنتھ صاحب میں مول منتر کے معاً بعد جو بانی درج ہے اسے سکھوں میں جپ جی یا "جپ نشان" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسے یہ نام کس بنا پر دیا گیا ہے۔ اس بارہ میں سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ سکھوں کا ایک طبقہ تو یہ خیال کرتا ہے کہ "مول منتر" میں "گور پرساد" کے بعد جو "جپ" لفظ درج ہے۔ وہ چونکہ اس بانی سے قبل ہے اس لئے وہ اس کا نام یا عنوان ہے[1] دوسرے طبقہ کے لوگوں کے نزدیک اس "جپ" کا تعلق آگے درج شدہ بانی سے نہیں۔ بلکہ پہلے لکھے ہوئے مول منتر سے ہے۔ اور اس جپ کے ذریعہ اس مول منتر کو بار بار پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ :۔

> "اصل مقصد اس "جپ" سے اس بانی کا نام نہیں۔ . . . گوروگرنتھ صاحب کے طریق کے مطابق "جپ" لفظ کسی جگہ بھی بانی کے نام کے طور پر نہیں آیا"[2]

ان کی طرف سے اپنے اس خیال کی تائید میں دلائل بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ گوروگرنتھ صاحب میں جس قدر بھی بانیوں کے نام درج ہیں وہ ہمیشہ مول منتر سے پہلے درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً سودر، سکھمنی وغیرہ لیکن یہاں "جپ" لفظ مول منتر کے بعد لکھا گیا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اس بانی کا نام نہیں بلکہ مول منتر کو بار بار پڑھنے کے لیے تلقین کر رہا ہے۔

دوم یہ کہ گوروگرنتھ صاحب کی بانیوں کے جو نام تجویز کئے گئے ہیں وہ ان بانیوں میں

---

[1] شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب صا وجپ جی مترجم پروفیسر صاحب سنگھ ص۴۶

[2] رسالہ گیان امرت امرتسر دسمبر ۱۹۵۸ء

استعمال شدہ الفاظ سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔ لیکن "جپ" لفظ اس بانی میں کسی جگہ بھی استعمال نہیں ہؤا۔ اس لئے اسے اس بانی کا نام قرار نہیں دیا جا سکتا ہے[1]

جہاں تک ان دلائل کا تعلق ہے ان کا ردّ کیا جانا آسان نہیں۔ کیونکہ یہ گورو گرنتھ صاحب درج شدہ تمام بانیوں کے عین مطابق ہیں۔

اس سلسلہ میں سکھ ودوانوں میں یہ بھی ایک بحث ہے کہ اگر جپ لفظ کو اس بانی کا نام تسلیم کیا جائے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ یہ نام اسے گورو ارجن جی نے دیا ہے نہ کہ بابا نانک نے۔ کیونکہ ان کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ باقی تمام بانیوں کے نام گورو ارجن جی کے ہی تجویز کردہ ہیں۔ ان سے قبل ان بانیوں کو ان ناموں سے یاد نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہ لازم آئے گا۔ کہ گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونے سے قبل اس بانی کو "جپ جی" کے نام سے موسوم نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات بالبداہت غلط ہے "جپ" لفظ اس بانی میں پہلے سے موجود ہے اور اس کا تعلق بانی سے نہیں بلکہ مول منتر سے ہے[2]

گورو گرنتھ صاحب میں جس قدر بھی بانیاں درج ہیں۔ ان پر عموماً محلہ ۱ محلہ ۲ اور محلہ ۳ وغیرہ کے عنوان درج ہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بانیاں کس کس کی بیان کردہ ہیں ہاں چند ایک بانیاں ایسی بھی ہیں۔ جن پر کسی اچارن کرنے والے کا نام نہیں۔ ان میں سے ایک بانی یہ "جپ جی" بھی ہے۔ جہاں تک اس بانی کا تعلق ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہؤا کہ یہ کس کی بیان کردہ ہے۔ تاہم سکھ لوگ عموماً اسے گورو نانک جی کی بیان کردہ ہی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:۔

خواہ اصل بانی پر گورو گرنتھ صاحب کی دوسری بانیوں کی طرح بانی بیان کرنے والے کا نام درج نہیں تاہم یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ اس بانی کے بیان کرنے والے گورو نانک جی ہی تھے۔[3]

---

[1] رسالہ گیان امرت امرتسر دسمبر ۱۹۵۸ء۔ [2] رسالہ گیان امرت امرتسر ۱۹۵۸ء

[3] رسالہ گیان امرت امرتسر ۱۹۵۸ء

اس بانی کی ابتدا میں ایک شلوک درج ہے جو "جپ" لفظ کے نیچے دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

آد سچ جگاد سچ - ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ[1]

گورو گرنتھ صاحب کا دوسری جگہ یہی شلوک سکھمنی کی ۱۷ ویں پوڑی سے قبل درج کیا گیا ہے اور سکھمنی گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ شلوک گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے[2] اب یہ بات وثوق سے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے یا گورو ارجن جی کا کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کی ابتدا میں یہ اس بانی میں شامل ہے۔ جسے سکھ بابا نانک کی تسلیم کردہ کرتے ہیں۔ اور سکھمنی پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ سکھمنی کے بیان کرنے والے پانچویں گورو ارجن جی ہیں۔ اور یہ شلوک دونوں بانیوں میں درج ہے۔ لیکن بغیر کسی عنوان کے یعنی نہ تو اس پر محلہ ۱ درج ہے اور نہ محلہ ۵۔

اس کے علاوہ اس جپ جی کے آخر میں یہ شلوک درج ہے:۔

پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت

دوس رات دوئے دائی دایا کھیلے سگل جگت[3]

مگر یہی شلوک گورو گرنتھ صاحب میں کچھ معمولی سے فرق کے ساتھ دوسری جگہ بھی درج ہے وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان بھی دیا گیا ہے۔ جو یہ واضح کرتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کا بیان کردہ نہیں۔ بلکہ اس کے اچارن کرنے والے سکھوں کے دوسرے گورو انگد جی ہیں[4]

سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک بھی یہ پون گورو والا شلوک گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے اور انہوں نے ہی اسے "جپ جی" میں شامل کر دیا تھا۔ اور اس طرح واروں کے ساتھ ساتھ شلوک شامل کرنے کے خیال کی بنیاد رکھ دی تھی[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱   [2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صفحہ ۲۸۵

[3] گورو گرنتھ صاحب جپ جی صفحہ ۸   [4] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۲ صفحہ ۱۴۶   [5] پراچین بیڑاں صفحہ ۵۹

اس جپ جی کے متعلق بعض سکھ ودوانوں کا یہ بھی خیال ہے کہ جہاں گورو انگد جی نے اس میں اپنا شلوک زائد ملا کر اس میں اضافہ کیا ہے وہاں اس میں کچھ کمی بھی کی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان سنت سورج سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بعض آدمیوں کا یہ یقین ہے کہ جپ جی صاحب کی چالیس پوڑیاں تھیں۔ لیکن گورو انگد جی نے دو پوڑیاں کم کر کے ۳۸ رہنے دی تھیں" [1]

جن لوگوں کا یہ خیال ہے وہ اپنے خیال کے مطابق اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل شبد بھی پڑھا کرتے ہیں۔

ایہہ جپ کرتے پورکھ کا نانک کیا بکھان
جگت ادھارن کارنے دھروں ہویا فرمان [2]

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کی ابتدائی بانی بھی سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص موضوع ہے اور سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے نزدیک اس میں بھی ردّو بدل کئے گئے ہیں۔ اور یہ ردّو بدل گورو نانک جی کے جانشین اور سکھوں کے دوسرے گورو انگد جی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

---

[1] جپ جی مترجم صہ۱۸ حاشیہ

[2] جپ جی مترجم صہ۱۸ حاشیہ

(۲۱)

سودر کی بانیاں

جپ جی کے بعد اور سری راگ سے پہلے کچھ متفرق راگوں کے شبد درج ہیں جو اس طرح ہیں :-

سودر

راگ آسا محلہ ۱

سودر تیرا کیہا سو گھر کیہا
جت بہہ سرب سمالے
... ... لے

یہ شبد کچھ تھوڑے بہت فرق کے ساتھ جپ جی کی ۲۷ ویں پوڑی میں آ چکا ہے[۱] اور گورو گرنتھ صاحب کے راگ آسا میں بھی اسے تیسری بار نقل کیا گیا ہے[۳]

آسا محلہ ۱

سن وڈا آکھے سب کوئے
... ... کوئے

یہ شبد بھی گورو گرنتھ صاحب میں راگ آسا میں موجود ہے[۵]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب صہ
[۲] گورو گرنتھ صاحب جپ جی ص۶
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ص۳۴۷
[۴] گورو گرنتھ صاحب ص۹
[۵] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ص۳۴۸

آسا محلہ ۱

آکھاں جیواں وسرے مر جاؤ

. . . . [1]

یہ شبد بھی دوبارہ راگ آسا میں درج کیا گیا ہے [2]

راگ گوجری محلہ ۴

ہرکے جن گورو ستگورو ستپورکھا

بنول کروں گورپاس

. . . . [3]

اس شبد کو بھی راگ گوجری میں دوبارہ جگہ دی گئی ہے [4]

راگ گوجری محلہ ۵

کاہے رے من چتوہے اودم

جاں آہر ہر جیو پریا

. . . . [5]

اس شبد کو بھی گوروگرنتھ صاحب میں راگ گوجری میں دوبار نقل کیا گیا ہے [6]

راگ آسا محلہ ۴

سو پورکھ

سو پورکھ نرنجن ہر پورکھ نرنجن

ہر اگما اگم اپارا

. . . . [7]

---

[1] گوروگرنتھ صاحب صہ ۹ · [2] گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صہ ۳۴۹

[3] گوروگرنتھ صاحب صہ ۱۰ [4] گوروگرنتھ صاحب راگ گوجری صہ ۴۹۲

[5] گوروگرنتھ صاحب صہ ۱۰ [6] گوروگرنتھ صاحب راگ گوجری صہ ۴۹۵ [7] گوروگرنتھ صاحب صہ ۱۰

اس شبد کو بھی راگ آسا میں دوبارہ درج کیا گیا ہے[۱]

آسا محلہ ۴

توں کرتا سچیار میںڈا سائیں

. . . . [۲]

یہ شبد بھی گورو گرنتھ صاحب کے راگ آسا میں دوبارہ موجود ہے[۳]

آسا محلہ ۱

تت سروڑ سے بھئی لے نواسا

پانی پاوک تینے کیا[۴]

گورو گرنتھ صاحب میں راگ آسا میں یہ شبد دوبارہ شامل کیا گیا ہے[۵]

سوہلا

راگ گوڑی دیپکی محلہ ۱

جے گھر کیرت آکھیئے کرتے کا ہوئے بیچارو

. . . . . . [۶]

یہ شبد پھر راگ گوڑی میں دوبارہ موجود ہے[۷]

راگ دھناسری محلہ ۱

گگن میں تھال رو چند دیپک بنے

تارکا منڈل جنک موتی

. . . . [۸]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۴ صفحہ ۳۴۸ — [۲] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۶۵ — [۴] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲

[۵] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۷ — [۶] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱

[۷] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۱۵۷ — [۸] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳

یہ شبد بھی راگ دھناسری میں دوبارہ درج ہے ۱؎

راگ گوڑی پوربی محلہ ۴

کام کرودھ نگر بہہ بھریا

مل سادھو کھنڈل کھنڈا ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؎

اس شبد کو بھی گوروگرنتھ صاحب میں دوبارہ نقل کیا گیا ہے ۳؎

راگ گوڑی پوربی محلہ ۵

کروں بینتی سنو میرے میتا

سنت ٹہل کی بیلا

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴؎

یہ شبد بھی کچھ تھوڑی سی ترتیب کی تبدیلی کے ساتھ گوروگرنتھ صاحب میں دوبارہ درج ہے ۵؎

یہ سب کے سب شبد اس جگہ کس نے درج کر دیئے۔ اس بارہ میں سکھ ودوانوں کو اختلاف ہے۔ ایک صاحب کا اس سلسلہ میں یہ بیان ہے کہ گورو ارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب کی دوسری جلد جب بوڑھے سندھو سے لکھوائی تھی۔ تو اس میں ان شبدوں کو یہاں درج کروا دیا تھا ۶؎

لیکن اس کے برعکس ڈاکٹر پورن سنگھ جی نے ان شبدوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:

۱؎ گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری ص ۶۶۳

۲؎ گوروگرنتھ صاحب ص ۱۳ ۳؎ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی ص ۱۷۰

۴؎ گوروگرنتھ صاحب ص ۱۳ ۵؎ گوروگرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۰۵

۶؎ راگ مالا منڈن ص ۱۰۲ و راگ مالا کھنڈن ص ۱۸

پہلی جلد میں جو اس وقت کرتار پور میں موجود ہے سو پورکھ کی بانی سوورز کے ساتھ نہیں تھی۔ لیکن معلوم نہیں کہ کب سے بھائی گوردواس والی جلد میں درج ہوگئی ہے[1]

گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی موجود ہیں جن میں یہ شبد یہاں درج نہیں ہیں[2]

سردار جی بی سنگھ جی نے ان شبدوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"کرتار پور والی پہلی جلد میں اور اسی طرح ۱۶۷۴ بکرمی کی جلد میں یہ چاروں شبد درج نہیں ہوئے۔ ظاہر ہے کہ یہ پہلی جلد میں نہیں تھے۔ اور رہراس والا حصہ اس جلد میں کسی پرانے "گٹکے" سے نقل کیا گیا تھا جس میں یہ شبد درج نہیں تھے۔ خواہ رہراس کا حصہ بن چکے تھے۔ پہلی جلد کے تیار ہونے کے بعد وہ رہ گئے نظر آئے جس پر بوڑھے سندھو نے ..... گوروجی کی اجازت سے اپنے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں درج کر دیئے"[3]

---

[1] بانی بیورا ۲۰۔ پراچین بیڑاں ۱۹۷ و ۲۱۹۔ گوروگرنتھ صاحب دیاں بیڑاں دے بھید ۳۱ و کرتارپوری بیڑ دے درشن ۳۲ و ۱۵۔ کرتارپوری بیڑ دا پرکاش ۴۶ و ۳۷ شائع کردہ گورمت پریس امرتسر

[2] پراچین بیڑاں ۱۱۶

(۲۲)

(۱) سری راگ

گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ کو سب سے پہلے جگہ دی گئی ہے۔ اس میں گورو نانک گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ اور گورو ارجن کی بیان کردہ بانی درج ہے۔ نیز بھگت بانی میں بھگت کبیر۔ ترلوچن۔ بینی اور روداس کی بانی شامل ہے۔ نیز سری راگ کی وار میں کچھ شلوک گورو انگدجی کے بھی بیان کردہ ہیں۔

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ کی ابتدا میں یہ مول منتر مندرج ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[1]

اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں پورا مول منتر دیا گیا ہے۔ جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ستنام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[2]

اسی طرح موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ میں محلہ ۲ کی بانی کے ساتھ ہی محلہ ۳ کی بانی شروع کر دی گئی ہے[3] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں پر یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[4]

(۲) محلہ ۳ کی بانی کے ساتھ ہی محلہ ۵ کی بانی درج ہے[5] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صہ ۱۴ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶ و ورق ۳۸
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ۳ صہ ۲۹ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۳۸۔
[5] گورو گرنتھ صاحب سری راگ صہ ۴۲

اس جگہ بھی محلہ ۵ کی بانی سے پہلے یہ مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرسادؔ

(۳) سری راگ کی اشٹپدیوں کو بھی ملا کر ہی درج کیا گیا ہے یعنی محلہ ۱ کی بیان کردہ اشٹپدیاں ختم ہونے پر ساتھ ہی محلہ ۵ کی اشٹپدیاں شروع کر دی گئی ہیں[۳] گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہاں پر بھی چھوٹا مول منتر درج ہے جیسا کہ:-

اک اونکار ست گور پرسادؔ

(۴) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کی ترتیب سے مختلف ہے۔ چنانچہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے ۲۱ ویں شبد "مٹھا کر کے کھائیا کوڑا . . . . ." کے بعد ۲۲ واں شبد "گوٹل آئیا گوٹلی" درج ہے[۴] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں "گوٹل آئیا گوٹلی" کے شبد سے قبل تین اور شبد درج ہیں۔ جو یہ ہیں:

(۱) سنت جناں مل بھائیاں . . . . . .

(۲) گور پرمیسر پوجیئے . . . .

(۳) سنت جنو سن بھائیو . . . . . . [۵]

گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ میں ان شبدوں کا نمبر ۲۸-۲۹-۳۰ ہے۔ اور گوٹل آئیا گوٹلی کے ساتھ یہ شبد درج ہیں:-

(۱) تجہر دسہے بھیلڑی . . . .

(۲) سنج ہرنھن پوچ سنگورہ . . . . .

(۳) دکرت سو کرت مدھے سنسار . . . .

---

[۱] گورو گرنتھ قلمی ورق ۱۸   [۲] گورو گرنتھ صاحب، سری راگ ۳

[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴-۳۲-۵۱۔ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ۵

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵

(۴) تیرے بھروسے پیارے . . . .

اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ان شبدوں کا نمبر ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ہے۔

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کے شبدوں کے ساتھ ہی گورو ارجن کے شبد درج ہیں [1] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہاں مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے :-

اک اونکار ست گور پرساد [2]

(۶) اس راگ میں ایک جگہ محلہ ۳ گھر ۳ کی بانی درج ہے۔ اس بانی کے ساتھ ہی گورو ارجن جی کا بیان کردہ شبد "پے پائے منائی سوئیے" درج ہے [3] - گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس شبد سے قبل یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے :-

اک اونکار ست گور پرساد [4]

(۷) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے چھنت جہاں ختم ہوتے ہیں وہاں محلہ ۵ کے چھنت شروع ہونے سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے :-

اک اونکار ست گور پرساد [5]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے [6]

(۸) سری راگ میں محلہ ۵ کے دو چھنت ایک جگہ درج ہیں۔ ان کی ابتدا میں یہ مول منتر بھی موجود ہے

اک اونکار ست گور پرساد [7]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۷ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳ و ۲۴

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۳۰ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴ و ۲۳

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۶۰ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷، ورق ۶۷، ورق ۲۵

[7] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ ص۸۰

اور اس کے بعد پھر محلہ ۵ کے بیان کردہ چھنت ہی درج ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخہ میں یہ مول منتر درج نہیں ہے[1]

(۹) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں جہاں محلہ ۴ کے بیان کردہ شبد "ونجارا" کے نام پر درج ہیں وہاں چھوٹا مول منتر

اک اونکار ست نام گور پرساد

دیا گیا ہے[2] یہ مول منتر قلمی گرنتھ صاحب میں نہیں ہے[3] قلمی گرنتھ صاحب میں اس کی جگہ اک اونکار ست گور پرساد ہے[4]۔

یہ تبدیلیاں تو گورو گرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا ہی نتیجہ ہیں۔ کیونکہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:۔

> شروع شروع میں نقل نویس (گورو) گرنتھ صاحب کو محض بانی کا ایک مجموعہ ہی خیال کرتے تھے۔ اور شبدوں کی ترتیب میں ردّو بدل کرنا کوئی برا نہیں سمجھتے تھے[5]

سری راگ کی بانی میں گورو ارجن جی کی تبدیلی

گورو ارجن جی نے بابا نانک صاحب کا ایک شبد سری راگ میں درج کیا ہے جو اس طرح ہے:۔

پوتھی پوران کمائیے	سچ بوجھن آن جلائیے
ایہہ تیل دیوا ایوں بلے	کر چانن صاحب تو ملے[6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹ [2] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۰
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۸ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷ وغیرہ
[5] پراچین بیڑاں بارے ص
[6] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۲۵

یہ شبد بھی اپنی اصل شکل میں درج نہیں کیا گیا۔ اصل میں یہ شبد یوں تھا:۔

قرآن کتیب کمائیے

بھوڑی ات تن لائیے

سچ بوجھن آن جلائیے

بن تیل دیوا یوں بلے

کرچانن صاحب ایوں ملے[1]

گورو ارجن جی نے بابا نانک کے بیان کردہ اس شبد میں علاوہ اور معمولی تبدیلیوں کے "قرآن کتیب کمائیے" کو "پوتھی پوران کمائیے" میں بدل دیا۔ حالانکہ پوتھیوں اور پورانوں سے متعلق گورو نانک جی کا یہ نظریہ تھا۔

پوتھی پنڈت رہے پوران[2]

یعنی پوتھیاں پنڈت اور پوران اب منسوخ ہو چکے ہیں۔ کون محقق اور سمجھ دار انسان اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ "پوتھیاں" "پنڈت" اور "پوران" منسوخ قرار دینے والا ایک سمجھ دار انسان لوگوں کو "پوتھی" اور "پورانوں" پر عمل کرنے کی تلقین کرسکتا تھا۔ یہ تو گورو ارجن جی کی تحریف ہے۔ کیونکہ اس بارہ میں ان کی رائے کچھ مختلف بھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

پوتھی پرمیشر کا تھان[3]

یعنی پوتھی اللہ تعالےٰ کے مقام کا پتہ دیتی ہے۔

الغرض اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ گورو ارجن جی نے باباجی کے کلام میں حسب پسند تبدیلیاں کی ہیں۔ اور اس بارہ میں اپنے ذاتی خیالات اور عقائد کو

لہ جنم ساکھی ولائت والی ص۱۴۹ ا جنم ساکھی میکالف والی ص۱۷۰ و جنم ساکھی بھائی بالے والی ص۲۱۷ و جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی ص۱۷۴ ا

لہ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ص۹۰۳

سہ گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ ص۱۳۲۶

مقدم کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ گورو ارجن جی کو یہ شبد محرف و مبدل صورت میں ملا ہو۔

سری راگ کی وار

گورو گرنتھ صاحب میں مختلف راگوں میں ۲۲ واریں درج ہیں جو مختلف شخصیتوں کی بیان کردہ ہیں۔ سکھ ودوانوں نے اس امر کو بیان کیا ہے کہ واروں کی موجودہ صورت اور ترتیب گورو ارجن صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ان سے قبل یہ واریں محض پوڑیوں کی شکل میں تھیں۔ یعنی ان میں کوئی بھی شلوک شامل نہیں تھا۔

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں سری راگ کی وار محلہ ۴ کے نام پر درج ہے اس وار میں مختلف گورو صاحبان کے بیان کردہ شلوک درج ہیں۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بعض شلوکوں کے بیان کرنے والے مختلف بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ

(۱) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسری پوڑی کے شروع میں دیا گیا دوسرا شلوک گورو انگد جی کے نام پر درج ہے [۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۲]

(۲) چوتھی پوڑی کی ابتدا میں درج شلوک جو قدرت کے ویا یو نے کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۳] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر گورو امرداس جی کا نام درج ہے [۴]

(۳) اس چوتھی پوڑی کا دوسرا شلوک جو گورسبھا ایو نہ پایئے سے شروع ہوتا ہے چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کے نام پر درج ہے [۵] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہی شلوک گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے [۶]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۳ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۳ [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۴ [۶] گورو گرنتھ قلمی ورق ۷۱

(۴) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں "ہوں ہوں کرتی سب موئی ...." درج ہے۔ یہاں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے[۱] گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے[۲] لیکن قلمی نسخہ میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے[۳]

(۵) اس پوڑی میں دوسرا شبد جو گلیں اسیں چنگیا ں سے شروع ہوتا ہے چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۴]۔ اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۵]

(۶) اس وار کی گیارھویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "نانک سو سودادر یام" کے الفاظ سے شروع ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسے گورو امرداس جی نے اچارن کیا تھا[۶] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شلوک گورو نانک جی نے بیان کیا تھا[۷]

(۷) ۱۴ ویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا شلوک "سو بھگوتی جو بھگونتے جانے" موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کے نام پر درج ہے[۸] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۹]

(۸) ۱۵ ویں پوڑی کے شروع میں درج شلوک جو "سر سائیں نہ نویں" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو انگد کے نام پر درج ہے[۱۰] قلمی گورو گرنتھ صاحب

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۴
[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۴
[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹
[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۵
[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸
[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۶
[۷] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۷۲
[۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۶
[۹] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹
[۱۰] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۹

میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے [1]

(۹) ۱۶ ویں پوڑی پر دیا گیا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [2] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر گورو ارجن کا نام دیا گیا ہے [3]

(۱۰) ۲۰ ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک گورو نانک کے نام پر دیا گیا ہے جو کہ کبد ڈومنی کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے [4] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ہے [5]

(۱۱) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "شدھ" کا لفظ دیا گیا ہے [6] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ "شدھ" لفظ نہیں دیا گیا [7] ہمارے پاس چھاپہ پتھر کا ایک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب ہے۔ اس میں یہ "شدھ" لفظ موجود نہیں ہے [8]

سری راگ کی بھگت بانی

سری راگ میں جو بھگت بانی درج ہے۔ یہ بھی گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے مطابقت نہیں کرتی۔ چنانچہ بعض موٹے موٹے فرق ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) بھگت بانی کے ابتداء میں کبیر جی کی بانی درج کی گئی ہے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۸۹

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۱

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹م [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۱

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰

[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۷۵

میں کبیر جی کے بیان کردہ شبدوں کے درمیان میں ترلوچن جی کا بیان کردہ شبد "مایا موہ من آگلڑا" دیا گیا ہے [۱] لیکن قلمی نسخوں میں یہ شبد اس جگہ نہیں ہے۔ [۲]

(۲) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کی بانی کے درمیان میں چھوٹا مول منتر بھی دیا گیا ہے [۳] لیکن قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے [۴]

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کی بانی کے درمیان ترلوچن کے بیان کردہ شبد کے بعد اچرج ایک سنو رے پنڈیا درج ہے [۵] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ شبد درج نہیں ہے۔ [۶]

اس کے علاوہ اس راگ کی بھگت بانی کے شروع میں یہ عنوان دیا گیا ہے کہ:

اک اونکار ست گور پرساد

سری راگ کبیر جیو کا [۷]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان درج ہے

اک اونکار ست گور پرساد

سری راگ بانی بھگتاں کی کبیر جیو کی [۸]

اس راگ میں اور بھی متعدد چھوٹے موٹے فرق ہیں جنھیں ہم سر دست نظر انداز کئے دیتے ہیں۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۲ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۳

[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۔ و گورو گرنتھ قلمی ورق ۵۷

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۲

[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق صفحہ ۴۴

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۱

[۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴

(۲) راگ ماجھ

موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ کو سری راگ کے بعد جگہ دی گئی ہے اور اس میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رام داس اور گورو ارجن جی کی بیان کردہ بانی درج ہے۔ نیز راگ ماجھ کی واریں گورو انگد جی کے بیان کردہ بعض شلوک بھی شامل کیئے گئے ہیں۔ اور بھگتوں کے نام پر اس راگ میں کوئی شبد درج نہیں کیا گیا۔

اس راگ میں جو بانی درج ہے وہ پراچین قلمی نسخوں سے اپنی ترتیب کے لحاظ سے کچھ مختلف ہے مثلاً

(۱) موجودہ گورو گرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں محلہ ۴ کی بیان کردہ بانی کے ساتھ محلہ ۵ کی بانی بغیر مول منتر کے دی گئی ہے۔ البتہ اس کے درمیان کچھ خالی جگہ چھوڑ دی گئی ہے[۱] لیکن قلمی نسخوں میں درمیان میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے[۲]

(۲) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ا کی بیان کردہ اشٹپدی کے ساتھ ہی محلہ ۳ کی اشٹپدیاں دی گئی ہیں۔ اور درمیان میں مول منتر نہیں دیا گیا[۳] اس کے برعکس قلمی نسخوں میں یہاں مول منتر موجود ہے[۴]

(۳) محلہ ۳ کی اشٹپدیاں ختم ہونے کے بعد محلہ ۴ کی اشٹپدیاں درج ہیں۔ جہاں یہ قلمی نسخوں میں مول منتر موجود ہے[۵] لیکن مطبوعہ نسخوں میں اس جگہ مول منتر نہیں دیا گیا[۶]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۶ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۷۷ [۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰

[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۳ و ۳۵

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۲، گورو گرنتھ قلمی ورق ۹۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲

[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۹

(۴) اسی طرح محلہ ۵ کی اشٹپدیاں بھی محلہ ۴ کی اشٹپدیوں کے ساتھ ملا کر درج کی گئی ہیں۔ اور کوئی مول منتر نہیں دیا گیا [1]۔ لیکن قلمی نسخوں میں اس جگہ بھی مول منتر درج ہے [2]

(۵) موجودہ گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی بیان کردہ ۴ اشٹپدیوں کے بعد پھر محلہ ۵ کی ایک اشٹپدی گھر ۳ کے عنوان پر درج ہے۔ لیکن اس سے پہلے چھوٹا مول منتر بھی دیا گیا ہے [3] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس جگہ پر کوئی مول منتر نہیں ہے [4]

(۶) چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے عنوان پر درج شدہ بانی "دن رین" سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد [5]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے [6]

راگ ماجھ کی وار

گورو گرنتھ صاحب میں راگ ماجھ میں گورو نانک کی بیان کردہ ایک وار درج ہے اس وار میں بھی دوسری واروں کی طرح مختلف گورو صاحبان کے شلوک درج ہیں چونکہ وہ گورو صاحبان بابا نانک کے بعد ہوئے ہیں اس لئے وہ شلوک بعد میں ہی اس وار کا حصہ بنائے گئے ہیں۔

اس وار میں بھی چھوٹے موٹے بہت سے فرق پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کے آغاز میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۰ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۰ ، ۹۴ و ورق ۹۴ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۲ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۵ [5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۶ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق صفحہ ۹۵

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ
گور پرساد ٹ

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر درج ہے:-
اک اونکار ست گور پرساد ٹ

(۲) دوسری پوڑی میں دیا گیا پہلا شلوک "جیو پائے تن ساجیا" موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے سے لیکن قلمی گورو گرنتھ میں اسے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے سے

(۳) نویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر گورو نانک کا بیان کردہ ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:-

محلہ ۱ - بھار اٹھارہ میوا ہووے گرڑا ہوئے سواؤ
چند سورج دوئے پھردے رکھیئے نہچل ہوئے اٹھاؤ
بھی توہے صلاحنا آکھن لہے نہ چاؤ ۵ے

گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں یہ شلوک اس جگہ درج نہیں ہے ۶ے

(۴) ۱۴ ویں پوڑی میں جو شلوک "تہیاں باجاں چرگاں کوہیاں" سے شروع ہوتا ہے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں تو اس کی پانچ سطریں ہیں ۷ے لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی آخری سطر "جیتے جی جیو ہیں لے ساہ۔ جیوالے تاکہ اساہ" غائب ہے اور صرف چار سطریں ہی درج ہیں ۸ے

ا ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷ ۲ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۷
۳ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۸ ۴ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴
۵ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۲ ۶ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۵
۷ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۲
۸ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۸

(۵) ۱۶ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "جو کل کیرت پرگٹ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۱] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے۔ گویا کہ اسے گورو انگد جی نے اچارن کیا تھا[۲]

(۶) ۱۸ ویں پوڑی میں پہلا شلوک محلہ ۲ کے عنوان پر درج ہے[۳] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہی شلوک اسی پوڑی پر محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔[۴]

(۷) اس ۱۸ ویں کا دوسرا شلوک "پون گورو پانی پتا ماتا دھرت مہت" ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شبد گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے[۵] لیکن اسی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک جپ جی کے آخر میں بھی دیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۲ کا کوئی عنوان درج ہے۔[۶]

(۸) ۲۲ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا۔ شلوک موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے[۷] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[۸]

(۹) اس وار کے آخر میں "شدہ" دیا گیا ہے[۹] مگر گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "شدھ" نہیں ہے[۱۰] اور چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ "شدہ" کا لفظ موجود نہیں[۱۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۵
[۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۶
[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۶
[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸
[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۸
[۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷
[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۵۰
[۱۰] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷، ۴۸
[۱۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر دار ماجھ کی

(۳) راگ گوڑی

گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے نمبر پر راگ گوڑی درج ہے۔ اس راگ میں گورو نانک۔ گورو رام داس۔ گورو امر داس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کی بانی درج ہے اس کے علاوہ اس میں بھگت کبیر۔ نام دیو اور ردو داس کی بانی بھی شامل ہے،

اس راگ میں درج شدہ شبدوں کی ترتیب بھی قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ جیسا کہ:۔

(۱) گورو نانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۳ ویں شبد سے قبل گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔[۱] مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں دیا گیا۔[۲]

(۲) اٹھارویں شبد سے قبل بھی قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر درج ہے۔[۳] مگر گورو گرنتھ صاحب کے ٹائپ نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے۔[۴]

(۳) محلہ ۱ کے شبدوں میں ۲۰ ویں شبد سے پہلے موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر درج ہے[۵] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے۔[۶]

(۴) گورو رام داس کے نام پر درج شبدوں میں چھٹے شبد کے بعد اور ساتویں شبد سے قبل گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹
[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۵۴
[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰
[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۵۶
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۵۷
[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸ ۷ و
گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۷

ک اونکار ست گور پرساد[۱]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں ہے[۲]

(۵) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ بانی میں بھی فرق ہے یعنی مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب[۳] اور چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب آپس میں نہیں ملتے ہیں[۴]

(۶) گورو رام داس کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۸ ویں شبد کے بعد اور نویں شبد سے قبل گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے[۵]۔

ک اونکار ست گور پرساد[۵]

لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں دیا گیا[۶]

(۷) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ص۱۶۶ سے ص۱۶۸ تک گورو رام داس جی کی بانی پر "گوڑی بیراگن محلہ ۴" کا عنوان دیا گیا ہے۔ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ "بیراگن" لفظ نہیں ہے[۷]

(۸) اس کے آگے جو بانی درج ہے، اس کا عنوان "گوڑی پوربی محلہ ۴" یا "محلہ ۴ گوڑی پوربی" ہے[۸]۔ قلمی نسخوں میں "پوربی" کا لفظ عنوان میں شامل نہیں ہے[۹]

(۹) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں "گوڑی پوربی محلہ ۴" کے ساتھ ہی راگ گوڑی ماجھ محلہ ۴" کی بانی شروع ہو جاتی ہے[۱۰] قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج ہے۔

ک اونکار ست گور پرساد[۱۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۱ — [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۶۵

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۶۶ — [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۳۵

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۲ ؛ ۵۴ — [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۶۸

[۷] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۳ — [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۷۲

[۹] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۶ — [۱۰] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۷۲

[۱۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۶ - ۵۵ - ۱۱۵

(۱۰) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ص۱۷۶ سے ص۱۸۵ تک کچھ بانی گوڑی گواریری محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان شبدوں کے عنوان درج کرتے وقت "گواریری" کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے[1]

(۱۱) گورو گرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں گوڑی گواری محلہ ۵ کی بانی کے درمیان ایک جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے[2] قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہے[3]

(۱۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی بانی میں ایک جگہ ۱۴۷ تک سیریل نمبر دیا گیا ہے[4] اور اس کے آگے چل رہی بانی میں یہ نمبر موجود نہیں[5] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ سیریل نمبر سرے سے ہی غائب ہے[6]

(۱۳) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۵ کی بانی کے درمیان ایک جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے[7] قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے[8]

(۱۴) اسی راگ میں "گوڑی پوربی محلہ ۵" کے عنوان پر ص۲۰۴ پر کچھ بانی درج ہے یہاں اس کے درمیان میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے لیکن یہ مول منتر قلمی نسخوں میں نہیں ہے[9] محلہ ۵ کی چل رہی بانی میں آگے چل کر پھر چھوٹا مول منتر درج ہے[10] یہ مول منتر بھی قلمی نسخہ سے غائب ہے[11]

(۱۵) راگ گوڑی میں "چھنت محلہ ۱" کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج ہے:-

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۸ تا ۹۲ — [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۸۵

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹۲۔ ۷۹۔ ۱۲۰۔ — [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۰۲

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۰۱ — [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۶۳

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۰۳ — [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۰

[9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۱۰۱ — [10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۱۰

[11] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۴ و ۱۳۲

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[1]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[2]

اسی طرح چھنت محلہ ۳ پر پھر یہ مول منتر درج ہے:۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[3]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس کی جگہ یہ مول منتر ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[4]

(۱۶) موجودہ گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں بادن اکھری کی ۴۴ ویں پوڑی پر ایک شلوک درج ہے جو داسہ ایک نہار یہ سب کچھ دیوان ہار سے شروع ہوتا ہے[5] گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخہ میں یہ شلوک نہیں ہے[6]

گوڑی سکھمنی محلہ ۵

راگ گوڑی میں سکھمنی محلہ ۵ کے نام پر بھی ایک بانی درج ہے۔ یہ بانی سکھوں میں اچھی شہرت یافتہ ہے کیونکہ اسے روزمرہ کی عبادت میں داخل کیا گیا ہے۔ اس کی کل ۲۴ اشٹپدیاں ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اس کی ۱۶ اشٹپدیاں ہی تھیں۔ بقیہ ۸ اشٹپدیاں گورو ارجن جی نے گورو نانک کے فرزند اکبر بابا سری چند کی فرمائش پر اچارن کی تھیں[7] اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ۸ اشٹپدیاں سری چند کی بیان کردہ ہیں[8]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۴۲ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۱۹۶

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۴۳ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۱۱۷

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۲۵۷ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۲۰۹

[7] رسالہ گورمت مئی ۱۹۵۸ء اور گوردھام دیدار ص۱۱۰

[8] جیون سری چند ص۱۰

اس سکھمنی کی ۱۷ ویں اشٹپدی کے شروع میں گورو نانک جی کی طرف منسوب شدہ جپ جی کا ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے :-

آد سچ جگاد سچ - ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ[1]

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شلوک بابا سری چند نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا

گوڑی کی وار

راگ گوڑی میں گورو رام داس جی کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔ اور اس وار میں اکثر شلوک گورو رام داس جی کے بیان کردہ ہی درج ہیں۔ لیکن ۲۰ پوڑی کے شروع میں جو شلوک درج ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ درج ہے[2] مگر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ وہاں اس پر محلہ ۴ مرقوم ہے[3]

(۲) پوڑی ۲۷ پر جو شلوک درج ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ لکھا ہوا ہے[4] یعنی اسے گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شلوک بھی گورو رام داس جی کا ہی بیان کردہ ہے۔ کیونکہ وہاں پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے۔[5]

(۳) پوڑی ۳۰ پر دیا گیا شلوک جو "تپا نہ ہووے اندروں لوبھی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مطبوعہ گرنتھ (چھاپہ ٹائپ) سے گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے[6] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ مرقوم ہے[7]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۸۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۳۱۱
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۵۵ و قلمی ورق ۲۰۰ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۱۵
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۶ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۱۵ [7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۵۹

(۴) ۳۲ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "جو جنگو رکے جی کی سار نہ جاپے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ) میں گورو رام داس جی کا اچارن کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے[1] لیکن قلمی گورو گرنتھ میں اس پر محلہ ۵ مرقوم ہے[2]

(۵) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ درج ہے[3] یہ لفظ نہ تو چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں دیا گیا ہے[4] اور نہ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ہے[5]

(۶) اس وار کی ۲۴ ویں پوڑی سے قبل گورو رام داس کے نام پر ایک شلوک درج ہے جو مایا دھاری اَت انّا بولا کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے[6] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس شلوک کو گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[7]

گوڑی کی وار محلہ ۵

اس راگ میں دوسری وار گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہے اس میں بھی شلوک دیئے گئے ہیں اور یہ شلوک گورو ارجن جی کے ہی بیان کردہ ہیں۔ اس وار کے آخر میں "سدھ کیجے"[8] کے الفاظ درج ہیں۔ اس بارہ میں شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

"شدھ کرو۔ یہ بھائی گورداس جی کو گورو ارجن جی کی ہدایت ہے کہ وہ اس میں زیر زبر کو اچھی طرح دیکھ کر درست کرلیں۔ اور اگر کہیں کوئی غلطی ہو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۱۷
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۷
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۱۷
[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۲۶۱
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۷
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۱۷
[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ۱۰۰
[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۲۳

ہو تو وہ بھی ٹھیک کر لیگی ؎۱

اس کے علاوہ اور بھی کئی سکھ کتب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ "سدھ کیچے" کے الفاظ بھائی گورداس جی کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ اسے درست کر لیں ؎۲

پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے اس "شدھ کیچے" کے بارہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ سکھ بزرگوں کو ہدایت ہے کہ وہ اس وار کی غلطیاں درست کر لیں ؎۳

الغرض اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ وار قابل اصلاح ہے۔ کیونکہ سکھ وددان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ بھائی گورداس جی نے جن واروں کے آخر میں "سدھ" درج کیا ہے وہ انہوں نے درست کر لی تھیں۔ اور یہ "سدھ" اس غرض کے لئے لکھا تھا کہ یہ وار درست کر لی گئی ہے ؎۴

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں مذکورہ بیان کردہ اس وار کے آخر میں سدھ کیچے کے الفاظ نہیں ہیں ؎۵ اور گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخے بھی اس کے بغیر ہی ہیں ؎۶

نیز چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں اس راگ کے تمام شبدوں کی تعداد بھی درج کی گئی ہے جو یوں ہے:۔

"۲۰۰ - ۲ شلوک وار نال ۴۲ - گوڑی راگ کا جملہ چوپدے ۲۵۱-۴۴

؎۱ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۳۲۳ ؎۲ بانی بیورا صفحہ ۱۰ دگورمت لیکچر صفحہ ۱۸۲ مہان کوش صفحہ ۱۴۶ و پراچین بیڑاں صفحہ ۶۵ وآسا دی وار سترجم صفحہ ۹۰ وستے بلونڈ دی وار مترجم صفحہ ۲۸ و رسالہ پنجابی ساہت ستمبر ۱۹۴۶ء

؎۳ گورمت نرنے ساگر صفحہ ۴۰۳

؎۴ پراچین بیڑاں صفحہ ۶۵ و رسالہ پنجابی ساہت ستمبر ۱۹۴۶ء۔

؎۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۲۶۵

؎۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰ و خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۵۳ء

اشٹپدیاں ۱۱، چھند ۱۰، گرنتھ باون اکھری، تھا کھتی ۱ لکھتی ۱۔ وار ۲ متن کا جملہ ۳۱۱"[1]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب سے تمام میزان غائب ہے[2] البتہ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ضرور موجود ہے[3]

راگ گوڑی کی بھگت بانی

راگ گوڑی میں بھگت کبیر، نام دیو، اور روداس کی بانی درج ہے۔[4] اس بھگت بانی کی ابتدا میں جو مول منتر دیا گیا ہے وہ اس طرح ہے۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[5]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں یہ مول منتر یوں درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[6]

(۲) کبیر جی کے ہر شبد کے شروع میں "گوڑی کبیر جی" کا عنوان دیا گیا ہے[7] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے صرف گوڑی کا عنوان مرقوم ہے۔ یعنی وہاں کبیر جی کا لفظ نہیں دیا گیا ہے[8]

(۳) کبیر جی کے شبدوں میں ۱۴ نمبر کا جو شبد درج ہے اس پر یہ عنوان دیا گیا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۲۱۱ — [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۳۲۳

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰ — [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۳۲۳

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰

[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۳۲۳ - ص۳۲۴ - ص۳۲۵ - ص۳۲۶ - ص۳۲۷ - ص۳۲۸ - ص۳۲۹ - ص۳۳۰ - ۳۳۱

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۲۶۵ تا ص۲۷۲

گوڑی کبیر جی کی نال رلائے لکھیا محلہ ۵

یہ عنوان بتاتا ہے کہ یہ شبد کبیر جی اور گورو ارجن جی کا بیان کردہ ہے۔ اس کا کونسا حصہ کبیر جی نے اچارن کیا تھا۔ اور کونسا گورو ارجن جی نے۔ وہ اس شبد سے واضح نہیں ہوتا۔

ایک سکھ ودوان نے اس بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"گوڑی راگ میں کبیر جی کے ۴۰ ویں شبد کا عنوان یہ ہے۔ گوڑی کبیر جی کی نال رلائے لکھیا محلہ ۵۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ شبد گورو جی کو مکمل شکل میں نہیں ملا۔ اور اس میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ یا سطور ملا کر اسے مکمل کر دیا گیا"[۲]

لیکن اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے اس بارے میں یہ لکھا ہے کہ:-

"کسی کاتب کی غلطی سے اس شبد سے قبل محلہ ۵ لکھا گیا۔ اور دوسرے اسے مستند خیال کر کے نقل کرتے چلے گئے۔ اور یہ غلطی پھیلتی چلی گئی"[۳]

گویا کہ اس عنوان میں محلہ ۵ کے الفاظ کسی کاتب کی غلطی سے شامل ہوئے ہیں گورو ارجن جی نے خود ایسا نہیں کیا تھا۔

(۴) راگ گوڑی میں کبیر جی کا ایک شبد "ہرجس سنین نہ ہر گن گاویں" سے شروع ہوتا ہے[۴] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس شبد کا آغاز ایسے لوگن سیوں کیا کہیئے ہے ہو تا ہے یعنی یہ ابتدائی دو سطور غائب ہیں[۵] اور بعض قلمی نسخوں میں اس کے شروع میں مول منتر بھی نہیں ہے۔[۶]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۹
[۲] پراچین بیڑاں بارے ص ۱۳۱
[۳] پراچین بیڑاں بارے ص ۳۱۶
[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ کاپی ص ۳۳۲
[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۳
[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۹

(۵) بھگت رو داس کی بانی سے قبل موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے :-

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[1]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس مول منتر کی بجائے یہ مول دیا گیا ہے :-

اک اونکار ست گور پرساد[2]

(۶) راگ گوڑی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ میں اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے جملہ شبدوں کا میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے :-

۸-۱-۱۵-۱- گوڑی بھگتاں کی کا جملہ ۷۷ ۔ کبیر جی ۷۰ ۔ نام دیو ۵ ۔
رو داس جی تن کا جملہ ۸۳[3]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان شامل نہیں کیا گیا[4] البتہ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں اس کا رواج ضرور تھا[5]

(۷) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں راگ گوڑی میں کبیر جی کے نام پر ایک زائد شلوک درج ہے جو راگ گوڑی تھتی کبیر جی کے بعد اور "رت واراں" سے قبل درج ہے اور وہ اس طرح ہے :-

دھر امر وچ ویڑی تپہ لال سگندھا پھول
الکھ اوہ لکھیو نہیں رہے جایرے قبول[6]

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اصل میں کبیر جی کے نام پر یہ ایک پورا شبد بابا موہن کی پوتھیوں میں تھا۔ جسے گورو ارجن جی نے کبیر جی کا بیان کردہ تسلیم نہیں کیا تھا اور بھائی گورداس جی اسے پوتھیوں سے نقل کر چکے تھے ۔ اس لئے اس پر ہڑتال پھیر

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۴۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۲۸۳
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۲۸۴ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۴۶
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۷ [6] بانی بیورا صفحہ ۲ ، پراچین بیڑاں صفحہ ۱۸۳

دی گئی۔ لیکن یہ دونوں سطریں جوں کی توں رہ گئیں۔[۱] ہمارے پاس بھی ایک قلمی نسخہ ایسا ہے جس میں یہ دونوں سطریں موجود ہیں۔[۲]

گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں رو داس کی چل رہی بانی میں دوسرے شبد کے بعد مول منتر دیا گیا ہے۔ اسی طرح تیسرے شبد کے بعد بھی مول منتر درج ہے۔[۳] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے۔[۴]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ گوڑی کی بھگت بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:-

۸ - ۱ - ۱۵ گوڑی بھگتاں کی کا جملہ ۷۷۔ کبیر جی - ۱

نام دیو - ۵ - رو داس جی - ۳ کا جملہ ۸۳[۵]

اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:-

جملہ بھگتاں کی بانی کا - ۷۷ کبیر جی - ۱ - نام دیو - ۵ -

رو داس جی ۳ کا جملہ ۸۲ - گوڑی بھگت بانی کی[۶]

لیکن موجودہ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ صرف دو ہندسے "۸ - ۱" دیئے گئے ہیں۔[۷]

---

[۱] پراچین بیڑاں ص ۱۹

[۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۰

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۴۵ و ص ۳۴۶

[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۱۱

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۲۴۳

[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۹ [۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۴۶

(۴) راگ آسا

راگ آسا میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس ۔ گورو ارجن جی اور گورو تیغ بہادر جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر۔ نام دیو۔ رو داس۔ دھنا اور فرید کا بیان کردہ کلام بھی شامل ہے۔

(۲) موجودہ گورو گرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ) میں راگ آسا میں گورو نانک جی کی چل رہی بانی میں یہ مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے[۲]

(۳) گورو گرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں گورو نانک جی کا ایک شبد "کا ئیا برہما من ہے دھوتی" سے شروع ہوتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں "کا ئیا برہما" کی بجائے "کا ئیا براہمن" کے الفاظ ہیں[۳]

(۴) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کی بانی میں "گھر ۲" "گھر ۴" اور گھر ۵ کے شبدوں سے قبل چھوٹے مول منتر دیئے گئے ہیں[۴]

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ مول منتر نہیں ہیں[۵]

(۵) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۲ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:-

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۴۸ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۹۰ و ۳۴۸

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۵۵ [۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۲۹۱

[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۳۵۸ و ص ۳۵۹

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۶ و ۱۶۷

"۳-۳۹-۱۳-۵۲" [1]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:-

"۴-۳۹-محلہ ۱-۱۳-محلہ ۳-۵۲" [2]

(۶) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کی چل رہی بانی کے پہلے اور آٹھویں اور گیارھویں اور تیرھویں شبدوں کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے [3] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں مول منتر نہیں ہے [4]

(۷) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس جی کی بانی کے آخر میں یہ میزان درج ہے:-

"۲-۳۹-۱۳-۱۵-۶۷" [5]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:-

"۲-۱۵-۳۹-محلہ ۱-۱۳-محلہ ۳-۱۵-محلہ ۴-جملہ ۶۷" [6]

(۸) محلہ ۵ کی چل رہی بانی میں ۳۷-۳۸-۳۹-۵۱-۱۰۲-۱۲۰-۱۲۲-۱۲۹-۱۳۵-۱۴۰-۱۴۹ اور ۱۵۱ نمبر کے شبدوں کے بعد چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے [7] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان مقامات پر یہ مول منتر نہیں ہے [8]

(۹) گورو ارجن جی کی بانی کے خاتمہ پر موجودہ مروجہ گورو گرنتھ میں یہ میزان درج ہے

"۲-۷-۱۶۳-۱۳۲۰" [9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۶۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۰۳

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۶۶ و صفحہ ۳۶۸ و صفحہ ۳۶۹ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۰ و ۱۷۲

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۷۰ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۰۶

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۳۷۹-صفحہ ۳۸۰-صفحہ ۳۸۴-صفحہ ۳۹۶-صفحہ ۴۰۱-صفحہ ۴۰۳-صفحہ ۴۰۵-صفحہ ۴۰۶-صفحہ ۴۰۷-صفحہ ۴۰۸ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق-۱۷۷-۱۷۹-۱۸۴-۱۸۷-۱۸۸ تا ۱۹۰ [9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۱۱

لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے :۔

"۲۔ ۱۔ چوپدیاں کا جملہ۔ محلہ ۱۔ سودر۔ ۱۔ محلہ ۴۔ سوپورکھ۔ ۱ محلہ ۱۔ ۳۹۔ محلہ ۳۔ ۱۳۔ محلہ ۴۔ ۱۵۔ محلہ ۵۔ ۱۶۳۔ محلہ ۹۔ ۱۔ تن کا جملہ ۲۳۳ "[1]

(۱۰) موجودہ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں آسا پٹی محلہ ۱ سے قبل شبدوں کا میزان صرف یوں درج ہے :۔

"۸۔ ۳۔ ۱۔ ۳ "[2]

لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہاں پر یوں میزان دیا گیا ہے :۔

"۵۔ ۴۲۔ محلہ ۱۔ ۲۲۔ ۲۷۔ ۱۵۔ محلہ ۳۔ ۵۔ محلہ ۵۔ جملہ اشٹپدیاں ۴۲ "[3]

(۱۱) راگ آسا کی وار شروع ہونے سے قبل گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں راگ آسا میں درج شدہ جملہ بانی کا میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے :۔

"۴۔ ۱۔ ۱۴۔ محلہ ۱۔ ۵۔ محلہ ۳۔ ۲ محلہ ۴۔ ۱۴۔ محلہ ۵۔ ۱۴۔ تن کا جملہ "[4]

گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں صرف یہ میزان ہے :۔

"۴۔ ۱۔ ۱۴ "[5]

وار آسا

راگ آسا میں گورونانک جی کی بیان کردہ ایک وار بھی درج ہے۔ اور اس میں شلوک

---

[1] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۳۹
[2] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۳۲
[3] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۱
[4] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۸۲
[5] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۶۲

بھی شامل ہیں۔ اس وار کے عنوان "آسا محلہ ا وار شلوکاں نال شلوک بھی محلے پہلے کے لکھے"[1] سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس وار میں گورو نانک کے بیان کردہ شلوک ہی درج ہیں۔ لیکن دوسرے گورو صاحبان کے بیان کردہ شلوک بھی اس میں شامل ہیں۔[2]

(۲) اس وار کے شروع میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں مول منتر یوں درج ہے۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[3]

مگر بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[4]

(۳) اس وار کے شروع میں دوسرے نمبر پر ایک شلوک محلہ ۲ کے عنوان سے دیا گیا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے، "جے سو چندہ اگوہے سورج چڑھے ہزار ....."[5] مشہور سکھ بزرگ بھائی منی سنگھ جی کے نزدیک یہ شلوک گرو نانک جی کا بیان کردہ ہے[6]

(۴) نمبر ۳ پر دیا گیا شلوک جو "نانک گرو نہ چیتنی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے[7] گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخہ میں اس پر محلہ ۵ دیا گیا ہے[8]

(۵) تیسری پوڑی کے شروع میں محلہ کے عنوان کے ماتحت دیا گیا شلوک جو "وسماد ناد وسماد وید" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔[9] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں کی رو سے گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے[10]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۴۶۲ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۴۶۲

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۴۶۳

[5] جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص ۹۳ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۴۶۳

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۳۸۲ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۴۶۳ [9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۳

(۶) تیسری پوڑی پردیا گیا شلوک جو "قدرت وسے قدرت سنیئے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ سے یہ شلوک گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر ہوتا ہے[1] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو انگد جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[2]

(۷) ساتویں پوڑی کا شلوک "ہومیں ایہا ذات ہے" گورو گرنتھ صاحب میں قلمی نسخہ میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[3] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے[4]

(۸) بارھویں پوڑی کا پانچواں شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[5] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو انگد جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[6]

(۹) پندرھویں پوڑی میں ایک شلوک محلہ ۱ کے عنوان پر درج ہے[7] جو "تلے بیٹھے پت اوپجے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے[8]۔

(۱۰) ۲۱ ویں پوڑی کے شروع میں دو شلوک محلہ ۲ کے عنوان کے تحت درج ہیں[9] یہ دونوں شلوک گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں گورو نانک کے بیان کردہ ظاہر کئے گئے ہیں[10]

(۱۱) ۲۲ ویں پوڑی کے شروع میں دیئے گئے دونوں شلوک موجودہ گورو گرنتھ صاحب

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۶۴ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۸۲
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۹ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۶۸
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۶۹ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۰
[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۷۰ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۶ [9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۷۲ [10] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۷ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۱

میں گورو انگد جی کے بیان کردہ ظاہر کئے گئے ہیں[1] کیونکہ ان پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان پر محلہ ا مرقوم ہے[2]

(۱۲) راگ آسا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے :۔

"۲۴-۱ ۔ شلوک واراں نال ۔۔ ۶ آسا راگ جملہ چوپدے ۔ ۳۴۲

اشٹپدیاں ۲۲ ۔ ، ۲ ۔ چھنت ۳۵ ۔ وار ۱ ۔ جوڑ ۴۱۳"[3]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں یہ میزان درج نہیں ہے[4] اور قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان شامل ہے[5]

(۱۳) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں "شدہ" لفظ دیا گیا ہے[6] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ "شدہ" لفظ درج نہیں[7] ۔ اور گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔[8]

راگ آسا کی بھگت بانی

راگ آسا میں بھگت کبیر، نام دیو اور رو داس کی بانی درج ہے۔ اس بانی کی ابتدا میں جو عنوان دیا گیا ہے وہ کچھ مختلف ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو
نرویر اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد

---

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۴۷۴

۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۲۱۷ ۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۵

۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۳۹۲ ۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۴۷۵

۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۸ ۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۴۷۵

۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۳۹۲ ۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۸

راگ آسا بانی بھگتاں کی۔ کبیر جیو۔ نام دیو جیو۔ روداس جیو[1]

اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں مول منتر بھی چھوٹا یعنی " اک اونکار ست گور پرساد" دیا گیا ہے اور بھگتوں کے نام بھی نہیں ہیں[2]۔ اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی چھوٹا مول منتر ہی درج ہے[3]

(۲) بھگت کبیر کی بانی میں گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ۳۳ ویں شبد کے آگے یہ عنوان درج ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد ۔ آسا کبیر جیو کے چوپدے[4]

لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ اس قسم کا کوئی عنوان نہیں صرف "آسا" لفظ درج کرکے اس کے بعد کبیر جی کا ۳۴ واں شبد دے دیا گیا ہے[5]

(۳) بھگت دھنا کی بانی میں محلہ ۵ کا ایک شبد دیا گیا ہے، جو گوبند گوبند۔ گوبند سنگ نام بو ...... کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے[6]۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں ہے[7] بھگت دھنا جی کے تیسرے شبد پر جہاں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں کوئی عنوان نہیں دیا گیا[8] وہاں قلمی نسخوں میں یہ عنوان درج ہے:۔

"آسا بانی دھنے جی کی"[9]

(۴) گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخوں میں بھگت بانی کے آخر میں آسا راگ کی بانی کا میزان دیا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۷۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۹۳

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۵۱ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۸۴ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۸۷

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۲ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۴۸۸

[9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۳

"بھگتاں کی بانی کا جملہ - سری کبیرجی کے ۳۷ - سری نام دیوجی کے ۵ -
سری روداس جیؤ کے - ۶ - دھنے جی کے - ۳ شیخ فرید جی کے - ۲ -
تن کا جملہ ۵۳ [1]"

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان درج ہے۔

بھگتاں کی بانی کا جملہ ۵۳ - سری کبیر جی - ۳۷ -
سری رام دیوجی کے ۵ - سری رداس جی کے ۶ -
دھنے جی کے ۳ - شیخ فرید جیو کے ۲ رتن کا جملہ -
۵ - ۵۳ [2] لیکن چھاپہ ٹاپ کے گرنتھ میں کوئی میزان نہیں ہے

(۵) بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی کہیں کہیں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گڑبڑ ہے۔ کبیر جی کے دسویں شبد سے قبل عنوان میں " اک تکے " [3] بھی درج ہے لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ " دو تکے " کے الفاظ ہیں [4]۔

کبیر جی کے ۲۳ دیں شبد کے عنوان میں چھاپہ ٹاپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "۸ دو تکے ۷ اک تکا - ۱" بھی درج ہے [6]۔ قلمی نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں [5]۔ اسی طرح اور بھی کئی چھوٹے موٹے فرق پائے جاتے ہیں :

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۴۰۳
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۳
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۴۸۴
[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۴۸۲
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۹
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۴۹۱
[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

(۵) راگ گوجری

راگ گوجری میں گورو نانک، گورو امرداس - گورو رام داس - گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ اس راگ میں بھگت کبیر، بھگت نام دیو۔ بھگت رو داس بھگت ترلوچن۔ بھگت جیدیو کا کلام بھی شامل ہے۔

(۱) راگ گوجری میں محلہ ۵ کی بانی کے درمیان میں چھوٹا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد[1]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر درج نہیں ہے[2]

(۲) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں گورو ارجن جی کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے:-

چھپدیاں کا جوڑ ۲ - محلہ ۱ - ۷ - محلہ ۳ - ۷ - محلہ ۴ - ۲ - ۳۲ - محلہ ۵

تن کا جملہ ۴۸[3]

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ اس قسم کا کوئی میزان نہیں ہے[4]

(۳) راگ گوجری کی وار کے شروع ہونے سے پہلے گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں درج شدہ بانیوں کا میزان درج ہے جو یہ ہے:-

محلہ ۱ - ۵ - محلہ ۳ - ۱ - محلہ ۴ - ۲ - محلہ ۵ - ۱ - جملہ اشٹپدیاں کا ۹[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۰۲

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۳

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۸

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۰۵

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۳

مگر مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے۔

"۸ - ۱ - ۹" ۱

(۴) راگ گوجری میں سکھ گورو صاحبان کی بانی کے جو عنوان دیئے گئے ہیں۔ ان میں بھی گورو گرنتھ صاحب کے مختلف نسخوں میں بہت فرق ہے یعنی ان میں الفاظ کی ترتیب میں یگانگت نہیں پائی جاتی۔ کسی نسخہ میں کوئی لفظ پہلے دیا گیا ہے۔ اور کسی میں بعد میں اور یہ سب دراصل کاتب صاحبان کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ گورو گرنتھ صاحب کی کتابت میں احتیاط سے کام لیتے۔ تو اس قسم کی گڑبڑ پیدا ہونے کا کوئی امکان نہ تھا۔ چنانچہ اس راگ کے شروع میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج ہے۔

"راگ گوجری محلہ ۱ چوپدے گھر ۱" ۲

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں دیا گیا ہے۔

راگ گوجری محلہ ۱ گھر ۱ چوپدے ۳

اس قسم کے فرق عنوانوں میں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔

راگ گوجری کی وار محلہ ۳

یہ وار گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو ہر ایک پوڑی کے

---

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۰۵ ۲ گورو گرنتھ صاحب ۴۸۹

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۴۸۹

کے شروع میں دیئے گئے ہیں لیکن ان شلوکوں میں بہت گڑبڑ پائی جاتی ہے۔

(۱) اس وار کی دوسری پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "سچا نام دھیائے سچو ورتے سچ" ہے۔ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۱] لیکن قلمی گرنتھ صاحب میں اسے گورو نانک صاحب کی طرف منسوب کیا گیا ہے[۲]

(۲) اس وار کی تیسری پوڑی سے قبل ایک شلوک "کبیر مکت دوارہ سنکڑا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کبیر جی نے بیان کیا تھا[۳] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اسے گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے[۴] اور ایک اور گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے گویا کہ یہ شلوک گورو نانک نے بیان کیا تھا[۵]

(۳) اس تیسری پوڑی سے قبل دوسرا شلوک "نانک مکت دوارہ ات نکا" بغیر کسی نام کے درج ہے[۶] گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر "محلہ ۳" کا عنوان درج ہے[۷]

(۴) اس وار کے آخر میں "شدہ" لفظ درج ہے[۸] لیکن چھاپہ پتھر کے قلمی نسخوں میں یہ "شدہ" لفظ درج نہیں ہے[۹]

وار گوجری محلہ ۵

راگ گوجری میں دوسری وار گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں بھی شلوک درج ہیں اور ان میں بھی گڑبڑ پائی جاتی ہے۔

---

[۱] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۰۹ — [۲] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲

[۳] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۰۹ — [۴] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲

[۵] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۰،۴ — [۶] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۰۹

[۷] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۲ — [۸] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۱۰

[۹] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۴۲۸؛ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۵

(۱) پانچویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا شلوک جو "سمرت سمرت پربھ اپنا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ بغیر کسی نام کے درج ہے[۱] گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے[۲]

(۲) ۱۱ویں پوڑی کے شروع میں بھی ایک شلوک بغیر عنوان کے درج ہے[۳] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے[۴] اور گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی اس پر "محلہ ۵" درج ہے[۵]

(۳) ۱۵ویں پوڑی کے شروع میں یہ شلوک درج ہے:۔

گوٹ بجھی تس لاگتے جسنوں وسرے ناویں
نانک ان دن بلپتے جیوں سنے گھر کاویں[۶]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے[۷]

(۴) اس وار کے آخر میں بھی "شدھ" لفظ درج ہے[۸] گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے اور قلمی نسخوں میں یہ "شدھ" لفظ نہیں ہے[۹]

(۵) اس کے علاوہ اس وار کے آخر میں راگ گوجری کے شبدوں کا میزان چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یوں درج ہے:۔

۲۱ - ۲ - شلوک وار نال - ۲۴ - محلہ ۱ - ۲ محلہ ۳
۷ - محلہ ۴ - ۷ محلہ ۵ - ۳۲ - جملہ چوپدے - ۴۸ محلہ ۱
۵ - محلہ ۳ - ۱ - محلہ ۴ - ۱ محلہ ۵ - ۲ - جملہ اشٹپدیاں ۹

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۱۹ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۴۲۹ - [۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۴ - گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۶۵
[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۲۰ [۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۴۳۰
[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۵ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۵۲۲ [۷] گورو گرنتھ چھاپہ پتھر ۴۳۱ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۴ [۹] گورو گرنتھ قلمی ۲۳۶ چھاپہ پتھر ۴۳۳

واراں ۲ - تن کا جملہ ۵۹ [1] جو مطبوعہ گرنتھ میں نہیں ہے [2]

راگ گوجری بھگت بانی

راگ گوجری میں بھگت کبیر. بھگت نام دیو. بھگت رو داس. بھگت ترلوچن اور بھگت جےدیو کی بانی درج ہے۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں بھگت بانی کے آخر میں بھگتوں کی بانی کا میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

۱-۵ - سری کبیر جیو کے - ۲- سری نام دیو جی کے - ۲
سری رو داس جیو کا - ۱ - سری ترلوچن جیو کے — ۲
جیدیو جی کا - ۱ - جملہ - ۸ [3]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے [4]

(۲) اس راگ گوجری میں ترلوچن جی کے نام پر دو شبد درج ہیں [5] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں دو کی بجائے تین شبد ملتے ہیں۔ اور یہ تیسرا شبد ترلوچن سُن لے پرانی مانگو جو سنسار ... کے الفاظ پر ختم ہوتا ہے [6]

اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی فرق پائے جاتے ہیں جو گورو گرنتھ صاحب کے کاتبوں کی لاپرواہی کا نتیجہ سمجھے جا سکتے ہیں۔ [7]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۲۴ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۲۴۔
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۳۵ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۲۶
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۲۶
[6] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۹۰ [7] ملاحظہ ہو گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۲۴-۵۲۵ ی
ق ۴۳۴

(۶) راگ دیوگندھاری

اس راگ میں گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کا کلام درج ہے اور بھگتوں کے نام پر کوئی بانی شامل نہیں کی گئی۔

(۱) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں تیسرا شبد چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس پر محلہ ۵ کا عنوان ہے[۱] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کا عنوان نہیں ہے۔ بلکہ اسے محلہ ۴ کے عنوان کے تحت ہی لکھا گیا ہے۔[۲]

(۲) محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ بانی میں جہاں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں ہر شبد کا عنوان "محلہ ۵" دیا گیا ہے[۳] وہاں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "دیوگندھاری" لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے[۴] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی "محلہ ۵" کا عنوان درج ہے۔[۵]

(۱) گورو ارجن جی کے نام پر درج شدہ بانی میں ۲۳ ویں شبد کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے جو یہ ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد[۶]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج نہیں ہے[۷]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۴۳۱ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۲۷

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۴۳۷ تا ۴۳۹ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۲۸ تا ۵۳۱

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۸ - ص ۲۳۹۔

[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۳۳ - [۷] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۰ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۰

(۴) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں نویں گورو کی بانی کے آخر میں سکھ گورو صاحبان کی درج شدہ بانی کا میزان دیا گیا ہے جو یہ ہے:-

"دیو گندھاری کا جملہ محلہ ۴ - ۶ - محلہ ۵ - ۳۸ -
محلہ ۹ - ۳ - تن کا جملہ ۴۷" [1]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں دیا گیا [2]
قلمی گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:-

محلہ ۴ - ۶ - محلہ ۵ - ۳۸ - محلہ ۹ - ۳
جملہ ۴۷ [3]

(۵) اس راگ میں گورو تیغ بہادر کے نام پر جو بانی درج کی گئی ہے۔ اس کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ دیا گیا ہے:

راگ دیو گندھاری محلہ ۹ [4]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کا عنوان یوں درج ہے:-

راگ دیو گندھاری محلہ ۹ دیدے [5]

یعنی چھاپہ ٹائپ میں عنوان میں "دیدے" لفظ نہیں ہے اور قلمی میں موجود ہے:

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۲۴۳
[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۳۶
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۱
[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۳۶
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۱

(۷) راگ بہاگڑا

راگ بہاگڑا میں بھی صرف تین گورو صاحبان۔ گورو رام داس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کے نام پر بانی درج ہے اور کسی بھگت کے نام پر کوئی شبد نہیں ہے۔ اور اس کی ترتیب یہ ہے۔ پہلے گورو ارجن جی کی بانی۔ پھر گورو تیغ بہادر جی کی اور پھر گورو رام داس جی کی بانی دی گئی ہے اور پھر گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو تیغ بہادر جی کی بانی پر چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔ جو یہ ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد[1]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر ہے:-

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ گور پرساد[2]

(۲) راگ بہاگڑا کی وار شروع ہونے سے قبل درج شدہ بانی کا میزان چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس طرح دیا گیا ہے:-

۴ - ۶ - ۹ - چھپدے - محلہ ۵ - ۱ - محلہ ۹ - ۱
چھنت محلہ ۴ - ۶ - چھنت محلہ ۵ - ۹ - تن کا جملہ - ۱۷[3]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے[4]

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں بہاگڑا محلہ ۵ گھر ۲ کی بانی سے قبل یہ مول منتر درج ہے:-

اک اونکار ست نام گور پرساد[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ ۵۳۷ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق صـ ۲۴۱
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صـ ۴۵۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ ۵۴۸ [5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ ۵۴۲

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ مول منتر دیا گیا ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

راگ بہاگڑے کی وار

راگ بہاگڑا میں گورو رام داس جی کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔ اس وار میں بھی شلوک ہیں۔ جو گورو رام داس جی کے علاوہ گورو امر داس جی۔ گورو نانک جی اور کبیر جی کے بیان کردہ ہیں۔ نیز بھائی مردانہ کی طرف سے بھی دو شلوک شامل لئے گئے ہیں۔

(۱) اس وار کی ساتویں پوڑی پر دوسرا شلوک درج ہے۔ جو "اندھے چانن تا تھیئے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو رام داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۲] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شلوک گورو امر داس جی نے بیان کیا تھا[۳]

(۲) گیارھویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا پہلا شلوک جو "بن ستگور سیوے جی کے ....." سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے ماتحت دیا گیا ہے[۴] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان ہے[۵]

(۳) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے[۶] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ لفظ نہیں ہے[۷] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی "سدھ" لفظ درج نہیں[۸]

(۴) راگ بہاگڑا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان ہے

---

۱ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۰۳ ۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۵۱۔

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۵۵۴ ۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ص ۵۵۲

۵ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۷ ۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۶ ۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۵۵۶

۸ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۵۶۱ ۹ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

"۱-۲۱-شلوک واراں نال ۲-۲-بھاگڑے راگ کا جملہ

جملہ ۱۵-۵ وار ۱-۱ تن کا جملہ ۱۸" [1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے [2] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں دیا گیا [3]

(۵) چھاپہ ٹائپ کے موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ۱۵ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک جو نگورو فرمایا کاری ایہہ کریہو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ محلہ ۳ کے عنوان کے تحت میں درج ہے [4] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج نہیں ہے [5]

(۶) ۲۰ ویں پوڑی سے قبل ایک شلوک" کلی اندر نانکا جناں دا اوتار" درج ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے [6] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان ہے [7]

(۷) گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں " ہندو مولے بھولے والا" شلوک گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ [8] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اسے گورو امر داس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۴۱۶

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۵۶

[4] گورو گرنتھ چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۵۵

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۶

[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۵۶

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۷

[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۵۶

[9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۷

(۸) راگ وڈہنس

راگ وڈہنس میں گورونانک صاحب گورو امرداس اور گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔ اور بھگتوں کے نام پر اس راگ میں بھی کوئی شبد شامل نہیں کیا گیا۔

(۱) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں گورونانک جی کے بیان کردہ تیسرے شلوک سے قبل (جو موری رن جھن لایا سے شروع ہوتا ہے) چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے[1] لیکن چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں دیا گیا ہے[2]

(۲) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اشٹپدیوں سے پہلے یہ میزان درج ہے:۔

۱ - ۹ - محلہ ۱ - ۳ - محلہ ۳ - ۹ - محلہ ۴ - ۳ - محلہ ۵۔
۹ - جملہ ۲۴ چوپدے[3]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان درج ہے[4] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب سے یہ میزان غائب ہے[5]

(۳) اس راگ میں گورونانک کے نام پر درج "الاہنیاں" سے قبل گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں یہ میزان درج ہے:۔

"۴ - ۳ - چھنت کا جملہ محلہ ۱ - ۲ - محلہ ۳ - ۶ - محلہ ۴ - ۶ محلہ ۵ - ۲ - ستارہ چھنت - ۱۷"[6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۶۱ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۰۷
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۲۶۵ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۲
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۵۶۴
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۴۷۲

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان درج ہے[1]
لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی میزان درج نہیں ہے[2]

(۴) وڈہنس کی وار سے قبل بھی چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان درج ہے، جو یہ ہے :-

"۴ ، ۴ - محلہ ۱ - ۵ - محلہ ۹"[3]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں دیا گیا ہے :- "۴ - ۵ - ۹"[4]

(۵) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں راگ وڈہنس میں محلہ ۳ کے نام پر درج شدہ اشٹپدیوں میں دوسری اشٹپدیوں سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے[5]۔ لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے[6]

وڈہنس کی وار

اس راگ میں گورو رام داس جی کے نام پر ایک وار درج ہے اس میں بھی شلوک شامل ہیں جو مختلف گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں

(۱) پہلی پوڑی کے شروع میں تیسرے نمبر کا شلوک گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[7] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گورو امرداس جی کا نہیں بلکہ گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے[8]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۸ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۸۲

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۲۴۴ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۰

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۸۹ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۶۵

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۸۵

[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۲۴۲ قلمی ورق ۲۶۰

(۲) اس وار کی ۱۹ ویں پوڑی پر دیا گیا دوسرا شلوک جو شبد سے سارنہ آئیو کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اس وار میں تو گورو امرداس جی کے نام پر دیا گیا ہے[۱] اور یہی شلوک اسی گورو گرنتھ صاحب راگ ... ی کی وار میں ۷ اویں پوڑی کے شروع میں دوسرے نمبر پر دیا گیا ہے۔ جس پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے۔ گویا کہ یہ گورو گورو نانک جی نے اچارن کیا تھا۔[۲]

(۳) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ وڈہنس کی وار کی ۲۰ ویں پوڑی پر دیئے ہوئے دونوں شلوک گورو نانک کے نام پر درج کئے گئے ہیں[۳] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ گورو امرداس کے بیان کردہ ظاہر کیئے گئے ہیں[۴]

(۴) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ دیا گیا[۵] چھاپہ پتھر کے اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ "سدھ" نہیں دیا گیا[۶]

(۵) اس وار کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں یہ میزان بھی دیا گیا ہے:-

۲۱ - شلوک وار نال - ۳ ۴ - ۱ - وڈہنس راگ کا جملہ -
چھپدے ۴۴ - اشٹپدیاں ۲۰ - چھنت - ۱۱ - الاہنیاں
وار - ۱ - تن کا جملہ ۵۳[۷]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان اس طرح دیا گیا ہے:-
شلوک وار نال - ۴۳ - وڈہنس کا جوڑ ۱
چھپدے[۸]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۴ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۱
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۴ [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۴ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۴ قلمی ورق ۲۶۴
[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۴ [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی میزان نہیں دیا گیا[1]

(۶) اس وار کی بیسویں پوڑی پر دیئے گئے دونوں شلوک

گھر میں مندھ ونیش پر . . . . م ۲

نانک گالی کوڑیاں . . . . . .

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کئے گئے ہیں۔ گویا کہ یہ دونوں شبد گورو نانک جی کے بیان کردہ ہیں[2] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان دونوں شلوکوں پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شلوک گورو نانک جی کے نہیں۔ بلکہ گورو رام داس جی کے بیان کردہ ہیں[3]

(۷) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس وار کی ۲۱ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک " شگورو نہ سیویہ مورکھ اندھ گوار" گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[4] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۴ [2] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ ٹائپ ۵۹۴
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۴ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۸۹
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۵۹۴

(۹) راگ سورٹھ

اس راگ میں پانچ گورو صاحبان۔ گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کی بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر جی۔ اور بھگت روداس۔ اور بھگت بھیکھن جی کے نام پر بھی کچھ بانی شامل ہے

(۱) راگ سورٹھ میں محلہ ۹ کی بانی کے آخر میں ۱۳۹ ویں شبد کے بعد یہ میزان گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخہ میں دیا گیا ہے۔

۳ - ۱۲ - محلہ ۱ - ۲ - محلہ ۱ - ۳ - محلہ ۹ - محلہ ۵ - بنے ۹۴ - محلہ ۹

۱۲ - تن کا جملہ ۱۳۹ - جوڑ چپدے [1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان دیا گیا ہے [2] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں ہے [3]

(۲) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ سورٹھ کی وار سے قبل سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کا میزان درج ہے۔ جو یہ ہے:۔

۱ - ۳ - جملہ اشٹپدیاں - ۲ - محلہ ۱ - ۴ - محلہ ۳ - ۳ -

محلہ ۵ - ۳ - جملہ - ۱۰ - [4]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی میزان موجود ہے [5] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب سے اسے حذف کر دیا گیا ہے [6]

(۳) اس راگ میں گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو تیغ بہادر کے نام پر

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۲۳ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۰

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۳۴ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۱۸

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۳ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۴۲

۱۲ شبد درج ہیں[۱] لیکن بعض پراچین قلمی نسخوں میں اس راگ میں ۱۲ کی بجائے ۱۳ شبد درج ہیں اور ۱۳ واں شبد "سادھو ایہہ جگ کھیل تماشہ" سے شروع ہوتا ہے[۲]

راگ سورٹھ کی وار

راگ سورٹھ میں گورو رام داس جی کے نام پر ایک وار درج ہے۔ جس میں شلوک بھی شامل ہیں۔ جو مختلف گورو صاحبان کے نام پر درج ہیں۔

(۱) اس وار کی ۱۶ ویں پوڑی کے شروع میں شلوک نمبر ۲ درج ہے جو "اک دیچھے اک دیئے" سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے[۳] لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[۴] اس کے علاوہ کرتار پوری جلد میں بھی اس پر محلہ ۱ کا عنوان ہی درج ہے[۵]

(۲) ۲۸ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا اور چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۶] اسی طرح دوسرے شلوک پر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے[۷] اور چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ درج ہے[۸]

(۳) راگ سورٹھ کی وار کے آخر میں بھی "سدھ" درج ہے[۹] لیکن چھاپہ پتھر

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۳۴ [۲] پراچین بیڑاں ص ۲۸۰
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۴۸ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۵۳۵ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ورق ۲۸۶ [۵] شبدارتھ گرنتھ صاحب ص ۶۴۸ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۵۲
[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۵۳۹ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۵۳
[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۵۳۹ [۱۰] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۵۵

کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے[1] اور نہ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ہی ہے[2]

(۴) اس کے علاوہ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ سورٹھ کی وار کے آخر میں یہ میزان درج ہے:-

۲۹ - شلوک ۵۸ - جملہ - سورٹھ - چوپدے ۱۳۹ -

اشٹپدیاں - ۱۰ - وار اک - ۱ - ۱۵۰ جملہ"[3]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں بھی یہ میزان درج ہے[4] لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے[5]

(۵) اس وار کی ۲۵ ویں پوڑی سے قبل دیا گیا شلوک "ہرداس سیوں پریت ہے ہرداس کو مت" موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس جی کے نام پر درج ہے[6] لیکن بعض قلمی نسخوں میں اس پر گورو امرداس جی کا نام دیا گیا ہے[7]

راگ سورٹھ کی بھگت بانی

راگ سورٹھ میں بھگت بانی بھی موجود ہے۔ اس میں چار بھگتوں کا کلام شامل ہے۔

(۱) کبیر جی کے تیسرے شلوک کے آخر میں یہ سطر درج ہے۔

کہہ کبیر جن بھئے خالصے پریم بھگت جہہ جانی[8]

بعض سکھ ودوانوں کا بیان ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس سطر میں مذکور کے لفظ خالصے کو خلاصے سے بدل دیا تھا۔ یعنی پہلے اس جگہ "خلاصے" لفظ تھا جس

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۳۹

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۳۹

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۵۲

[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۵۲

[6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸

[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۲

کی جگہ گورو گوبند سنگھ جی نے خالصہ لکھ دیا تھا۔[1]

بعض ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اس جگہ کوئی تبدیلی نہیں کی تھی۔ بلکہ پہلے سے ہی خالصے لفظ تھا۔[2] بعض ودوانوں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اصل لفظ خلاصے ہی ہے۔[3]

پرنسپل جودھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں "خالاصے" لفظ ہے۔[4] اور ایک ودوان کا بیان ہے کہ آجکل گورو گرنتھ صاحب میں "خالاصے" لفظ غلط ہے۔[5] بعض نے لکھا ہے کہ قدیمی لفظ "خالاصے" ہی ہے[6] اور بھگت بانی کے نسخوں میں یہ لفظ "خالاصے" ہی طبع ہوا ہے۔[7] ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ اصل پاٹھ خلاصے ہی ہے۔[8]

گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر میں یہ لفظ "خلاصے" ہی طبع ہوا ہے۔[9] اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ لفظ خلاصے ہی لکھا گیا ہے۔[10] گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ خلاصے یا خالصے کی بجائے "خاصلے" درج ہے۔[11]

---

[1] تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۱۸۸ و شمشیر جیون چرتر گورو گوبند سنگھ ص ۱۸۷ و بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ص ۲۲ و گورمت اتہاس گورو خالصہ ص ۳۳۹

[2] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۶۵۴ و مہان کوش ص ۱۳۰۷ و گورمت فلاسفی ص ۵۲ و لیکچر ص ۱۸

[3] بھگت بانی سٹیک بھائی بھگوان سنگھ ص ۱۴۹ [4] خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء

[5] بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ ص ۱۹۳ [6] شمشیر جیون چرتر گورو گوبند سنگھ ص ۱۸۱

[7] بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ص ۲۲ و گورو گرنتھ صاحب مترجم نارائن سنگھ ص ۶۰

[8] بھگت بانی مترجم بیدی کاکا سنگھ ص ۱۸۶ و بھگت بانی بیر دائی بھائی بھگوان سنگھ گیانی ص ۱۴۷

[8] رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء [9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۵۲

[10] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۸ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۰۹

[11] پراچین بیڑاں ص ۹۵

(۲) گوروگرنتھ صاحب کے موجودہ مروجہ چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں کبیرجی کی گھر ایک و گھر دو کی بانی ملاکر ہی درج کی گئی ہے۔ یعنی ان کے درمیان کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔ لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہاں چھوٹا مول منتر درج ہے۔ جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

(۳) گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں کبیرجی کے آٹھویں شبد کے ساتھ یہ سطور بھی درج ہیں:۔

اودھو سو جوگی گور میرا   اس پد کا کرے نبیرا
لے ڈ دوجا[۲]

چھاپہ ٹائپ کے مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ سطریں شامل نہیں ہیں[۳]

(۴) کبیرجی کے شبد " یہ بینج کر پڑھن لیا دے " سے قبل موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے[۴] لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں ہے[۵]

(۵) نام دیو کے شبدوں میں ۱ اور ۲ کے بعد گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں چھوٹے مول منتر دیئے گئے ہیں[۶] لیکن مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔ اور بانی ملاکر ہی لکھی گئی ہے[۷]

(۶) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں بھگت بانی کا کوئی میزان نہیں دیا گیا۔[۸] لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں

---

۱ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ قلمی ورق ۲۸۸ ۲ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸
۳ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۵۶ ۴ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۶
۵ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹ ۶ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹
۷ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۶۵۶ ۸ گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۵۹

اس جگہ یہ میزان ہے ۔

۲ - ۲ ۔ کبیر جی کے ۱۱۰ ۔ نام دیو جی کے ۳ ۔ رو داس جی

کے ۷ ۔ بھیکھن جی کے ۲ ۔ جملہ ۲۴ [1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے [2]

(۷) اس راگ میں مندرج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں کافی گڑبڑ ہے ۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر کی بانی میں صرف نمبر ہی دیئے گئے ہیں [3] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ہر شبد کے بعد " سورٹھ " لفظ درج کیا گیا ہے [4]

(۸) کبیر جی کے نویں شبد کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ ہے ۔

" سورٹھ " [5]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس کی بجائے یہ عنوان دیا گیا ہے

" سورٹھ کبیر جی " [6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۲۵ ۔ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۰

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۶۵۲ تا ص۶۵۶

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۱۶ تا ص۵۲۱ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۸، ۲۸۹

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۶۵۶

[6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۸۹

(۱۰) راگ دھناسری

اس راگ میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ گورو ارجن۔ گورو تیغ بہادر کی بانی درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بھگت کبیر۔ نام دیو۔ روداس۔ ترلوچن سین۔ پیپا۔ اور دھنا کے نام پر بھی بانی درج ہے:

(۱) اس راگ میں گورو نانک جی کا ایک شبد آرتی کے نام پر درج ہے[1] یہ شبد اس سے قبل گورو گرنتھ صاحب کے شروع میں بھی آچکا ہے[2]

(۲) محلہ ۳ کے نام پر درج بانی میں چھاپہ ٹائپ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کے نام پر ہی درج ہے[3] اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے[4]

(۳) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن کے نام پر درج شدہ بانی میں ۲۴ویں شبد کے بعد اور ۲۵ویں شبد سے قبل چھوٹا مول منتر درج ہے۔[5] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ پورا مول منتر مفصل درج ہے[6]

(۴) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۹ کی بانی کے خاتمہ پر یہ میزان دیا گیا ہے:-

۲-۴ - ۵۶ - محلہ ۱ - ۹ - محلہ ۳ - ۹ - محلہ ۴ - ۱۳ - محلہ ۵ - ۵۷ - محلہ ۹ - ۴ - جملہ چوپدے - ۹۳ - جوڑ ۳

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۶۳ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۔
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۶۵ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۲۸
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۷۴ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۷
[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۶۸۵

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ میزان دیا گیا ہے لے لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے ٹے

(۵) راگ دھناسری محلہ ا کے نام پر دو اشٹپدیاں درج ہیں۔ یہ اشٹپدیاں گور ساگر رتنی بھرپورے "سے شروع ہوتی ہیں۔ اور "نانک سہج ملے گن گائے" پر ختم ہوتی ہیں۔ تے قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ دو اشٹپدیاں اس جگہ درج ہیں۔ سے لیکن گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر کے نسخہ میں یہ دونوں اشٹپدیاں یہاں سے غائب ہیں ہے

(۶) راگ دھناسری میں بھگت بانی سے قبل سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانیوں کا میزان درج ہے۔ جو اس طرح ہے :۔

۴ - ۱ - جملہ ۵ - اشٹپدیاں - ۳ - چھپدے - ۹۳

جملہ - ۱ - ۱ - جوڑ ۶

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان موجود ہے ٹے لیکن چھاپہ ٹائپ کے موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں، اس جگہ کوئی میزان نہیں دیا گیا ہے

راگ دھناسری بھگت بانی

اس سے قبل بیان کیا گیا ہے کہ راگ دھناسری میں بھگت کبیر۔ نامدیو۔ رودا س ترلوچن۔ سین۔ پیپا اور دھنا کی بانی درج ہے

(۱) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھگت سین۔ بھگت پیپا۔ بھگت دھنا۔

لے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰ — ٹے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۸۵

سے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۸۵ و ۶۸۶ — ٹے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰

ہے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۶۴ — تے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۶۹

ٹے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۴ — ٹے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۹۱

کی بانی سے قبل مول منتر دیئے گئے ہیں جو اس طرح ہیں۔

اک۔ اونکار ست گور پرساد[1]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ان بھگتوں کے شبدوں سے قبل کوئی مول منتر نہیں دیا گیا۔ اور تمام بانی ملا جلا کر درج کی گئی ہے۔[2]

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

"کبیر جیو۔ ۵ ۔ نامدیو جیو ۔ ۵ ۔ رو داس جی ۔ ۳

ترلوچن جی ۔ ۱ ۔ سری سین جی ۔ ۱ ۔ پیپا جی ۔ ۱

دھنا جی ۔ جملہ ۔ ۱۶"[3]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان درج ہے[4]

(۳) راگ دھناسری میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب (چھاپہ ٹائپ میں) بھگت نام دیو کے نام پر پانچ شبد درج ہیں لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں نام دیو جی کی بانی میں ایک شبد زائد درج ہے جو اس طرح ہے:

ساتَ سمند جاں کی ہے کرنی دھرتی جاں کو بیٹھو

تاس دھنی لگ سوئے نہ سکو اڑو جال کو پیٹھو۔

باپ گو ولیا ایل جال سیو میں تو بھونبریا لئے سیو

میں تو بورڑنہ جیسے سیو ۱۔ رہاؤ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۴ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۹۵ ۔

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۰۱ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۵ ۔ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۲۰

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۹۴

کروڑ اڑھائی دھرتی مال گئے بادن روپ انتو
تاس دھنی پگ سوئے نہ ساکو پگ ایوڈ ہے جال کو۔۳
ادھڑ دسنگھ ادھڑ دمانس بھیو سوامی جال کو
تاس دھنی پگ سوئے نہ ساکوں تاکھ ایوڈ ہے جال کو۔۴
نامے پچے سوامی ٹھرد ٹھاکر مادھو کرشن مراری
دکھ رنجن بھے بھنجن سوامی پریتم بنھاری [۱]

(۴) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی فرق ہے

(۱) کبیر کی بانی میں قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ہر شبد کے بعد "دھناسری" لفظ شامل کیا گیا ہے [۲] لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب سے دھناسری لفظ حذف کر دیا گیا ہے [۳]

(۲) نام دیو اور روداس کی بانی کا بھی یہی حال ہے۔ ان میں بھی جہاں قلمی نسخوں میں ہر شبد کے بعد دھناسری لفظ دیا گیا ہے [۴] وہاں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے [۵]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۲ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ورق ۲۱۹
[۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۳
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۹۲
[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۳-۳۰۴
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۹۳ و صفحہ ۶۹۴

(۱۱) راگ جَیتسری

راگ جیتسری میں تین گورو صاحبان گورو رامداس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کا کلام درج ہے۔ نیز ایک بھگت روداس کی بھی کچھ بانی شامل ہے۔

(۱) اس راگ کے شروع میں چھوٹا مول منتر درج ہے جو یہ ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد [1]

اس کے برعکس چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر دیا گیا ہے

اک اونکار ست نام کرتا پرکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد [2]

(۲) جیتسری محلہ ۵ گھر ۳ کے شبد کی ابتدائی سطر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ میں اس طرح ہے:-

کوئی جانے کون ایہاں جگ میت [3]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب کے چھاپہ پتھر میں اس کی بجائے یہ مرقوم ہے:

"کوئی جانے کون جگ میتا" [4]

(۳) محلہ ۵ کی بانی کے آخر اور محلہ ۹ کی بانی سے پہلے (درمیان میں) بانی کا کوئی میزان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں نہیں ہے [5] اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے کہ:-

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۶۹۲

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۷۱ قلمی ورق ۳۰۸ و قلمی ورق ۲۲۰

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۰۰ [illegible] ب چھاپہ پتھر ص۵۷۵

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۰۰

۲ - ۹ - ۱۳ - چوپدے - تھا دپدے - تن کا جملہ ۱۱ -
محلہ ۴ - ۱۳ - محلہ ۵ - ۲۴ - ؎

(۴) محلہ ۹ کی بانی کے آخر میں بھی چھاپہ ٹائپ کے گورد گرنتھ صاحب میں کوئی میزان نہیں ہے ؎ البتہ چھاپہ پتھر میں یہ میزان درج ہے۔

۳ - ۱۱ - محلہ ۴ - ۱۳ - محلہ ۵ - ۳ - محلہ ۹
تن کا جملہ ۲۷ ؎

راگ جتیسری کی وار محلہ ۵

راگ جتیسری میں گورد ارجن کی بیان کردہ وار بھی درج ہے۔ اس وار میں شلوک بھی شامل ہیں۔

(۱) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورد گرنتھ صاحب میں نہ تو "سدھ" لفظ ہے اور نہ کوئی میزان دیا گیا ہے ؎ اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورد گرنتھ میں یہ میزان درج ہے

شلوک ۴۰ - ۱ - محلہ ۴ - ۱۱ - محلہ ۵ - ۱۳ - محلہ ۹ - ۳ -
چھنت محلہ ۵ - ۳ - جملہ ۳۱ - جوڑ ؎

راگ جتیسری بھگت بانی

اس راگ میں صرف سیرداس کا بیان کردہ ایک شبد درج ہے۔ جس کا عنوان مطبوعہ گورد گرنتھ صاحب میں یہ دیا گیا ہے کہ :-

"جتیسری بانی بھگتاں کی ؎"

؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۰۰ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۰۳
؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۰۰ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۰
؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۰۳ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۰

یہ عنوان ظاہر کرتا ہے کہ گویا اس راگ میں ایک سے زائد بھگتوں کا کلام درج ہے شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں ہے:۔

شبد روداس جی کا جتیسری[1]

ہمارے پاس دو قلمی گورو گرنتھ صاحب ہیں جن میں یہ عنوان اس طرح ہے:۔

جتیسری ۔ بانی بھگت روداس جی کی[2]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ایک بھگت کی بجائے جمع کے صیغہ کا استعمال کسی غلطی کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

اس راگ میں بھی عنوانوں میں ۔ الفاظ آگے پیچھے درج کئے گئے ہیں۔ چنانچہ شروع میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں جتیسری محلہ ۴ گھر ۱ ۔ چوپدے[3] کا عنوان دیا گیا ہے لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں ہے۔ جتیسری محلہ ۴ چوپدے گھر ۱[4] اور محلہ ۵ کی بانی کے شروع میں چھاپہ ٹائپ میں یہ عنوان ہے۔ جتیسری محلہ ۵ گھر ۳[5] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان ہے جتیسری محلہ ۵ ۔ چوپدا ۔ گھر ۳[6] ۔ اسی طرح عنوانوں کے اور بھی چھوٹے موٹے فرق موجود ہیں۔

---

۱ گورو گرنتھ صاحب شبدارتھ صفحہ ۷۱۰

۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۰ ، ورق ۲۲۵

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۶۹۶

۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۵۰۲ قلمی ورق ۳۰۵

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۷۰۰

۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۶

(۱۲) راگ ٹوڈی

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں راگ جیتسری کے بعد راگ ٹوڈی دیا گیا ہے[۱] لیکن گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں راگ جیتسری اور راگ ٹوڈی کے درمیان راگ جیجاونتی درج ہے اور اس میں گورو تیغ بہادر کے بیان کردہ چار شبد درج ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) رام سمر رام سمر .... (۲) رام بھج رام بھج .....

(۳) رے من کون گت ہوئے ہے (۴) بیت جے ہے جنم .... [۲]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ جیجاونتی تمام راگوں کے آخر میں اکتیسواں راگ درج کیا گیا ہے اور اس میں گورو تیغ بہادر جی کی بانی درج ہے[۳]

راگ ٹوڈی میں گورو رام داس، گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کا کلام درج ہے۔ اس کے علاوہ نام دیو جی کے نام پر بھی تین شبد درج کئے گئے ہیں۔

(۲) اس راگ میں بھگت بانی شروع ہونے سے پہلے سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کا میزان صرف یہ دیا گیا ہے:۔

۲ - ۱ - ۳۱ [۴]

اس کے برعکس قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

۲ - ۱ - ۱ - محلہ ۴ - ۳۰ - محلہ ۵ - محلہ ۹ - ۱

تن کا جملہ ۳۱ [۵]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۱۱ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۸۵ و قلمی ۳۱۱ قلمی ورق ۵۲۲ [۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۵۲ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ص۷۱۸ [۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۱۴

راگ ٹوڈی بھگت بانی

راگ ٹوڈی میں صرف نام دیو کے نام پر تین شبد درج ہیں۔ لیکن عنوان اس پر بھی لیا دیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گویا اس راگ میں ایک سے زائد بھگتوں کی بانی شامل کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

"ٹوڈی بانی بھگتاں کی" ؎۱

اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان دیا گیا ہے:۔

ٹوڈی بھگت نام دیو جی کی ؎۲

الغرض چھاپہ ٹائپ میں درج شدہ عنوان درست نہیں۔ یہ بھی کسی کاتب کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس راگ میں تمام بھگتوں کا کلام شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں اس راگ میں صرف ایک ہی بھگت نام دیو جی کے تین شبد درج ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) کوئی بولے نروا کوئی بولے دور . . . .

. . . .

(۲) کون کو کلنک رہیو رام نام لیت ہی . . . .

(۳) تین چھندے کھیل آچھے . . . . ؎۳

؎۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۱۸

؎۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۴

؎۳ گورو گرنتھ صاحب ص۷۱۸

(۱۳) راگ بیراڑی

اس راگ میں صرف دو گورو صاحبان گورو رامداس گورو ارجن کی بانی درج ہے یعنی گورو رام داس جی کے سات شبد ہیں۔ اور گورو ارجن جی کا صرف ایک شبد درج ہے

(۱) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں راگ۔ بیراڑی کی ابتدا میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[1]

اس کی بجائے چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ پورا مول منتر درج ہے۔ جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر

اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[2]

(۲) اس بانی کا عنوان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ ہے۔" راگ بیراڑی محلہ ۴ گھر ا دو پدے" لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں درج ہے۔

راگ بیراڑی محلہ ۴ دوپدے گھرا"[3]

(۳) اس کے آخر میں چھاپہ ٹائپ میں یہ میزان ہے " ۷-۱-۲" لیکن چھاپہ پتھر میں یہ میزان یوں ہے " ۷-۱-۲ جوڑ" اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں "جملہ بیراڑی کا ۷" مرقوم ہے[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۹ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۹۲ و قلمی ورق ۳۱۴ [3] قلمی ورق ۳۲۴ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۱۹ قلمی ورق ۳۱۴

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۲۰ چھاپہ پتھر ۵۹۲ قلمی ورق ۳۱۴

(۱۴) راگ تلنگ

اس راگ میں چار گورو صاحبان یعنی گورو نانک گورو رامداس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کی بانی درج ہے۔ نیز بھگت کبیر اور نام دیو کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر ایک شبد درج ہے جو "خاک نور کردم عالم دنیائے" کے الفاظ سے شروع ہوا ہے۔ مشہور سکھ سکالر سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک یہ شبد گورو نانک جی کا بیان کردہ ہے، جو کسی کاتب کی غلطی سے گورو ارجن کی طرف منسوب ہو گیا ہے[۱]

(۲) اس راگ میں سکھ گورو صاحبان کے نام پر جو بانی درج ہے۔ اس کی ترتیب گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی اور چھاپہ پتھر کے نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ موجودہ، مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے پانچ شبدوں کے بعد پھر گورو نانک جی کی بانی درج ہے[۲] لیکن چھاپہ پتھر میں اس جگہ گورو تیغ بہادر کی بانی کو درج کیا گیا ہے اور اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے[۳]

(۳) محلہ ا کی بانی سے پہلے یعنی گورو ارجن جی کی بانی سے قبل شبدوں کا میزان نہیں دیا گیا[۴] البتہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں اس جگہ میزان درج ہے جو اس طرح ہے:-

۲ - ۵ ۵ - محلہ ۱ ، ۲ - محلہ ۴ - ۵ - جملہ ۱۲[۵]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے[۶]

(۴) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں محلہ ۱ اور محلہ ۴ کی بانی ملا کر درج

---

[۱] پراچین بیڑاں ص۱۴۸ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۴

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۹۶ و قلمی ورق ۳۱۶ و قلمی ورق ۲۲۹

[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۴ [۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۹۵

[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۶

کی گئی ہے۔ یعنی ان کے درمیان کوئی مول منتر نہیں ہے[1] لیکن چھاپہ پتھر میں گورو نانک کے شبد کے بعد گورو رامداس جی کے شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[2]

(۵) گورو رام داس کے شبد کے بعد گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں میزان دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

"۲۲ - ۲ - محلہ ۱ - ۵ - محلہ ۴ - ۲ - محلہ ۵ - ۵
محلہ ۹ - ۳ - جملہ ۱۷"[3]

لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی میزان نہیں ہے[4]

راگ تلنگ بھگت بانی

اس راگ میں صرف دو بھگتوں (کبیر اور نام دیو) کے تین شبد درج ہیں۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں ان تینوں شبدوں کو ملا کر درج کیا گیا ہے۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں کبیر جی کے شبد کے بعد یعنی نام دیو جی کے شبد شروع ہونے سے پہلے یہ عنوان دیا گیا ہے اور مول منتر بھی درج کیا گیا ہے جیسا کہ:۔

اک اونکار ست گور پرساد

تلنگ نام دیو جی[5]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ مول منتر نہیں دیا گیا۔ اور عنوان بھی صرف "نام دیو" ہی دیا گیا ہے[6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۵
[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۹۶ قلمی ورق ۳۱۶
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۹۷ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۶
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۷ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۷

(۱۵) راگ سوہی

اس راگ میں چار گورو صاحبان، گورو نانک، گورو امرداس، گورو رامداس اور گورو ارجن کے نام پر بانی درج ہے۔ اس کے علاوہ کچھ شبد بھگت کبیر، ردداس اور شیخ کبیر جی کے نام پر بھی درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۱ کے نام پر درج شدہ بانی میں پہلے شبد کے بعد یعنی دوسرے شبد کے آغاز میں مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے[۲]

(۲) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر درج بانی کے ۳۸ ویں شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[۳]

لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے[۴]۔

(۳) اس راگ میں محلہ ۵ کے شبدوں میں ۵۱ ویں شبد کے آغاز میں مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے۔

جو کچھ کرے سوئی پربھ مانہے ۔۔۔ اوئے رام نام رنگ راتے[۵]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یوں مرقوم ہے۔

جو اچھا کرے سوئی پربھ مانہے ۔۔۔ اوئے رام نام رنگ راتے[۶]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۲۸

[۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۰

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۶۱۱

[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۵۸

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۶۲

[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۶

(۴) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں قلمی گورو گرنتھ صاحب و چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:-

چھپدے ۔ دپدے ۔ ۹ ۔ محلہ ۱ ۔ ۱۵ ۔ محلہ ۴ ۔ ۵۸ ۔

محلہ ۵ ۔ تن کا جملہ ۸۳ [۱]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ اس قسم کا کوئی میزان درج نہیں ہے [۲]

(۵) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اشٹپدیوں کے بعد کافی گھر کی بانی درج ہے۔ اور اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کافی گورو نانک کی بیان کردہ ہے [۳] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس کافی کو گورو ارجن کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔ [۴]

(۶) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں "دنیا نہ صلاح جو مرد بخشی" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی گورو امر داس جی کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہے [۵] لیکن اس بانی کو گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گورو ارجن جی کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۶]

(۷) "میرے جی خصم الگم ہے کت بدھ ملیا جائی" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امر داس کے نام پر درج ہے۔ [۷] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اسے گورو ارجن کے نام پر درج کیا گیا ہے [۸]

(۸) گورو گرنتھ صاحب میں "کوئی آن ملاوے میرا پریتم پیارا" کے الفاظ سے شروع ہونے والی بانی کو چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے تحت

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۶۱ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص ۳۲۶

[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۵۰

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۵۱

[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۷

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۵۵

[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۱

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۵۶

[۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۲۸

درج کیا گیا ہے۔[1] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی اور چھاپہ پتھر کے نسخوں میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے۔[2]

(۹) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "کچھی" کے عنوان پر درج شدہ بانی سے قبل یہ میزان دیا گیا ہے:-

۸ - ۲ - ۵ - ۱۶ - ۳[3]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان درج ہے:-

۸ - ۲ - ۵ - محلہ ۱ - ۵ - محلہ ۳ - ۴ - محلہ ۴

۲ - جملہ اشٹپدیاں ۱۹ جوڑ[4]

(۱۰) راگ سوہی میں گن ونتی کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس بانی پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے[5]۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[6]۔ اور بعض قلمی نسخوں میں اس پر کسی بھی گورو کا نام نہیں ہے[7]

(۱۱) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس "گن ونتی" کے شبد کے بعد یہ میزان درج ہے:-

۳ - ۵ - محلہ ۱ - ۴ - محلہ ۳ - ۲ - محلہ ۴ - ۵ -
محلہ ۵ - کوچجی - تتھا - سوچجی - تتھا - گن ونتی - جملہ ۱۹[8]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے[9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۵۰ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۲۱ د گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۹
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۶۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۶۲۵
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۶۳ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۴۲
[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۱ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۳۱
[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۶۳

(۱۲) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ نام پر درج شدہ بانی کے آخر میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے:۔

۴ - ۲ - ۶ - ۱۸ ؎۱

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:۔ ؎۲

"۴ - ۲ - ۶ - ۵ - ۷ - ۶ چھنت جوڑ ۱۸ ؎۳

(۱۳) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:۔

۵ محلہ ۱ - ۷ محلہ ۳ - ۶ - محلہ ۴ - ۱۱ محلہ ۵ تن کا جملہ ۲۹ ؎۴

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:۔

۴ - ۱ - ۱۱ ؎۵

راگ سوہی کی وار

راگ سوہی میں گورو امرداس جی کے نام پر ایک وار بھی درج ہے۔ اور اس وار میں جگہ جگہ مختلف گوروؤں کے نام پر شلوک بھی درج ہیں۔ اور ان شلوکوں میں بہت گڑبڑ ہے

(۱) چوتھی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک جو "سوہا رنگ سپنے نسی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے ؎۶۔ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر گورو امرداس کا نام دیا گیا ہے ؎۷

(۲) اس وار کی ساتویں پوڑی میں چار شلوک گورو انگد جی کے نام پر درج ہیں ؎۸۔ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں پہلا شلوک جو جی چلن

؎۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۷۰ ؎۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۶

؎۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۰ ؎۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۸۵

؎۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۸۶ ؎۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۶۲۵

؎۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۷۸۵

بیانیا سے کیوں کرے دھیار" سے شروع ہوتا ہے گورو امرداس کے نام پر درج ہے۔ لے
اسی طرح دوسرا شلوک بھی محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے ۲ے لیکن تیسرا شلوک جو بدھا
چھٹی جو بھرے نہ گن نہ اپکار" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب
میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے ۳ے ایک قلمی نسخہ میں یہ شبد گورو امرداس جی کا بیان کردہ
ظاہر کیا گیا ہے ۴ے اور چوتھا شلوک قلمی گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ
ظاہر کیا گیا ہے ۵ے

(۳) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ۸ ویں پوڑی پر دیا گیا شلوک "جناں بھو تن
ناہیں بھو" گورو انگد جی کے نام پر درج ہے ۶ے قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو
امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے ۷ے

(۴) اس وار کی دسویں پوڑی سے پہلے دیا گیا شلوک " داخصم تو واہ" چھاپہ ٹائپ
کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے ۸ے لیکن گورو گرنتھ صاحب کے
ایک قلمی نسخہ میں یہ شلوک گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے ۹ے

(۵) گیارھویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا ایک شلوک موجودہ گورو گرنتھ صاحب
میں گورو نانک جی کے نام پر درج ہے ۱۰ے لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس
شلوک کو گورو امرداس جی کے نام پر درج کیا گیا ہے ۱۱ے

لے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۶۴۵ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۱ و ورق ۲۴۹

۲ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۶۴۵ و قلمی ورق ۲۴۹

۳ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۶۴۵ قلمی ورق ۲۴۲

۴ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹ ۵ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۱

۶ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۴۸ ۷ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۱

۸ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۵۸ ۹ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

۱۰ے گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۹۷ ۱۱ے گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

(۶) اس وار کی ۱۴ ویں پوڑی پر دیا گیا شلوک "چوراں یاراں رنڈیاں کٹنیاں دیباں" موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں اسے گورو امرداس کے نام پر ظاہر کیا گیا ہے [۲]

(۷) ۱۵ ویں پوڑی پر درج شدہ پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے [۳] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ [۴]

(۸) اس ۱۵ ویں پوڑی پر درج شدہ تیسرا شلوک جو "سبھے کنت رتیاں" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۵] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس پر گورو انگد جی کا نام دیا گیا ہے [۶]

(۹) پوڑی ۱۷ ویں کا پہلا شلوک "دیوا ابلے اندھیرا جائے" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۷] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۸]

(۱۰) ۷ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک جو شبد "ساز نہ آتھو" سے شروع ہوتا ہے چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۹] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو ارجن کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۱۰] لیکن ایک اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر شلوک ۳ کا عنوان درج ہے [۱۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۹۰، [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۲ - گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹ [۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۴ [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۹

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۹۱، [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۴۲

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۹۱، [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۹۱، [۱۰] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰

[۱۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۹۴

(۱۱) ۱۸ ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ا کے عنوان کے تحت درج ہے [1] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس پر محلہ ۲ دیا گیا ہے [2]

(۱۲) اس ۱۸ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے [3] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو نانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے [4]

(۱۳) ۱۹ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پہل بسنتے آگمن" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [5]۔ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے۔ [6] مگر ایک اور قلمی نسخہ میں اس جگہ یہ شلوک درج ہی نہیں ہے [7]

(۱۴) اس ۱۹ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "پہلے بسنتے آگمن تس کا کرو بچار" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [8] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے۔ گویا یہ شلوک گورو انگد نے نہیں بلکہ گورو امرداس نے بیان کیا تھا [9] اور ایک قلمی گورو صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے

(۱۵) ۲۰ ویں پوڑی کا پہلا شلوک ایک گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہے [10] مگر دوسرے گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے [11]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۱ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۱ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۱ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۴۲
[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۱
[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۲۵ [10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۱ [11] گورو گرنتھ قلمی ورق ۲۵۰

(۱۶) اس وار کے آخر میں اور بھگت بانی سے قبل قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے۔[1]

شلوک ۲ ر ۴۷ ۔ سوہی کا جملہ چوپدے ۔ دوپدے ۸۲ اشٹپدیاں ۱۶ چھنت ۲۹ ۔ وار ۱ ۔ تن کا جملہ ۱۳۱ ۔ کوچجی ۔ سوچجی ۔ گن ونتی ۳ ۔[1]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے۔[2]

راگ سوہی بھگت بانی

موجودہ گورو گرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں راگ سوہی میں صرف تین بھگتوں کا کلام درج ہے جن کے نام یہ ہیں،

(۱) کبیر جی[3] - (۲) رویداس جی[4] - (۳) فرید جی[5]

لیکن اس بانی پر جو عنوان دیا گیا ہے وہ یہ ہے،۔

"راگ سوہی بانی سری کبیر جی ۔ تتھا سبھناں بھگتاں کی"[6]

اس عنوان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس راگ میں گورو گرنتھ صاحب کے تمام بھگتوں کی بانی درج کی گئی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس راگ میں صرف تین بھگتوں کی بانی درج ہے۔ باقی کسی اور بھگت کا کوئی شبد اس میں درج نہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یا تو اس راگ میں سے بقیہ تمام بھگتوں کی بانی خارج کر دی گئی ہے۔ اور یا پھر یہ عنوان کسی کاتب کی مہربانی کے نتیجہ میں درج ہو گیا ہے۔ جو مطبوعہ گرنتھوں میں بھی جوں کا توں شامل ہو گیا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان بھی کچھ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۷۹۲
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی ص۷۹۲ [4] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی ص۷۹۳
[5] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی ص۷۹۴ [6] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی ص۷۹۲ چھاپہ پتھر ص۶۲۹

مختلف ہے۔ چنانچہ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں ہے:[1]

"راگ سوہی بانی سری کبیر جی کی۔ تتھا ہورنال بھگتاں کی"[2]

گو یہ عنوان بھی کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب میں جہاں بھی بھگت بانی درج کی گئی ہے۔ وہاں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا۔ تاہم اس عنوان میں وہ بات نہیں۔ جو موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پائی جاتی ہے

اس کے علاوہ، بعض ایسے قلمی گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں۔ جن میں اس جگہ اس قسم کا کوئی عنوان نہیں دیا گیا[2]۔ اس سے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ تتھا بھنناں بھگتاں کی" کے الفاظ کتابت کی غلطی سے گورو گرنتھ صاحب کا حصہ بن گئے ہیں۔

(۲) اس راگ کے آخر میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:
"۲ ۔ ۳"[3]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے میزان یوں دیا گیا ہے:
"۲ ۔ ۳ ۔ بھگتاں کی سوہی کا جملہ"[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۵۰ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۸۲
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۷۹۲
[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴

(۱۴) راگ بلاول

راگ بلاول میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ گورو ارجن۔ گورو تیغ بہادر کی بانی درج ہے۔ نیز بھگت کبیر۔ بھگت نامدیو۔ بھگت سدھنا کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے بیان کردہ چار شبدوں کے بعد گورو امرداس جی کی بانی درج ہے۔ اور اس بانی سے قبل چھوٹا مول منتر

"اک اونکار ست گور پرساد"

دیا گیا ہے[1] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے[2]

(۲) محلہ ۱ کی اشٹپدیاں درج کرنے سے قبل اور محلہ ۹ کی بانی کے بعد قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:۔

"چوپدے۔ تتھا دوپدے۔ ۴ محلہ ۱ - ۶ - محلہ ۳ -

۷ محلہ ۴ - ۱۲۹ - محلہ ۵ - ۳ - محلہ ۹ - ۱۱۴"[3]

لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں ایسا کوئی میزان نہیں ہے۔[4]

(۳) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں محلہ ۵ کی بیان کردہ اشٹپدیاں ختم ہونے پر یہ میزان دیا گیا ہے:۔

محلہ ۱ - ۲ - محلہ ۳ - ۱ - محلہ ۴ - ۶ - محلہ ۵ - ۲ -

تن کا جملہ ۱۱[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۲ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۶۵۲

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۵ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۷۹۲

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۰

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان شامل نہیں کیا گیا [۱]

(۴) محلہ ۵ کے نام پر درج چھنت کی بانی میں دو شبدوں کے بعد مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد [۲]

قلمی نسخوں میں یہاں پر یہ مول منتر درج نہیں ہے [۳]

(۵) چھنت محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے۔

۴ - ۲ - ۵ [۴]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ عنوان ہے۔

۴ - ۲ - ۵ - ۹ - جملہ چھنت کا ۲۹ - محلہ ۱ - ۲

محلہ ۴ - ۵ - محلہ ۵ - تن کا جملہ جوڑ ۹ [۵]

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے اردو ایڈیشن میں محلہ ۱ کی اشٹپدیوں سے پہلے دو شبد محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہیں جو اس طرح ہیں۔

(۱) ہر کے نام بنا دکھ پاوے ۔ ۔ ۔ ۔

(۲) جا میں بھجن رام کو ناہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [۶]

یہ دونوں شبد گورمکھی ایڈیشن سے محلہ ۹ کے عنوان کے تحت درج ہیں [۷]

راگ بلاول کی وار محلہ ۴

یہ وار گورو رامداس جی کی بیان کردہ ہے۔ اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو مختلف

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۳۶
[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۴۲
[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۲
[۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۸۴۸
[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۸
[۶] گورو گرنتھ صاحب اردو ایڈیشن ص ۲۶-۱۳۲۵
[۷] گورو گرنتھ صاحب گورمکھی ایڈیشن ص ۳۰-۸۳۱

گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) پرانا چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۵ ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک گورو امرداس کے نام پر درج ہے[۱] گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس شلوک کو گورو رامداس جی کی طرف منسوب کیا گیا ہے[۲]

(۲) اس وار کی آٹھویں پوڑی چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کی بیان کردہ ظاہر کی گئی ہے[۳] لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو رامداس کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۴] اور اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں ہے[۵]

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۱۱ ویں پوڑی سے قبل دو شلوک درج ہیں اور ان پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[۶] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ دونوں شلوک گورو امرداس جی کے بیان کردہ ظاہر کئے گئے ہیں[۷]

(۴) اس وار کے آخر میں "شدہ" لفظ دیا گیا ہے[۸] گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس جگہ شدہ لفظ درج نہیں ہے[۹]

(۵) اس وار کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان دیا گیا ہے:-

شلوک ۲۷ - وار نال - چوبدے ۱۴۸ - اشٹپدیاں - ۱۱

چھنت ۹ نتھی وار - ۱ - جملہ جوڑ ۱۷۳ ۹

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے[۱۰]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۰ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۶۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۶۹۱ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۲

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۲ [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۶ و قلمی ورق ۲۷۰

[۷] گورو گرنتھ صاحب ۸۵۵ [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۶۶ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷۰ [۹] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۱۷۳

[۱۰] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۵

راگ بلاول بھگت بانی

اس راگ میں تین بھگتوں کبیر، نام دیو اور سدھنا کی بانی درج ہے۔ (۱) اس بانی کے آخر میں قلمی گورو گرنتھ صاحب . . . . میں یہ میزان دیا گیا ہے:

۴-۱- جملہ ۱۶- جملہ جوڑ بھگتاں کی بانی کا -۱۶[1]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ایسا کوئی میزان نہیں۔[2]

(۲) گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں بھگت بانی کا آخری شبد دھنے بھگت کے نام پر درج ہے[3] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد سدھنے بھگت کے نام پر دیا گیا ہے[4]

(۳) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے عنوانوں میں بھی الفاظ کی ترتیب کا فرق ہے۔ موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں بھگت بانی کے شروع میں عنوان میں صرف "بلاول" کا لفظ دیا گیا ہے[5] لیکن قلمی نسخوں میں "بلاول" سے پہلے "راگ" لفظ بھی موجود ہے[6]۔ اسی طرح نام دیو اور سدھنا کی بانی سے قبل بھی قلمی نسخوں میں "راگ" لفظ موجود ہے[7] لیکن موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف "بلاول" درج ہے اور "راگ" لفظ حذف کر دیا گیا ہے[8]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۸۶ — [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۸

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۷۱ — [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۸

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۵ — [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۷

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۸ — [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۵۷، ۸۵۸

(۱۷) راگ گونڈ

اس راگ میں صرف گورو صاحبان گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی شامل ہے اور بھگت کبیر۔ نام دیو اور رودداس کے بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) راگ گونڈ میں محلہ ۵ کی بیان کردہ اشٹپدیاں شروع ہونے سے قبل یہ میزان درج ہے:۔

۴-۲۰-۲۲ - ۶ - ۲۸ [1]

اس کے برعکس قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:۔

۴ - ۲۰ - ۲۲ - جملہ گونڈ کے چوپدے ۲۸ -

محلہ ۴ - ۶ - محلہ ۵ - ۲۲ - تنال کا جملہ جوڑ ۲۸ [2]

راگ گونڈ بھگت بانی

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ راگ گونڈ میں بھگت کبیر۔ نام دیو۔ اور رودداس کی بانی درج ہے۔

(۱) گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں بھگت بانی کے آخر میں یہ میزان ہے:۔

۴ - ۲ - ۱۱ - ۷ - ۲ - ۹ - ۴۹ - جوڑ [3]

مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:۔

۴ - ۲ - کبیر جی - ۱۱ - نام دیو جی - ۷ -

رودداس جیو - ۲ - تن کا جملہ جوڑ [4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۶۹ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۲

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۸۷۵ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۳۷۵

(۱۸) راگ رام کلی

راگ رام کلی میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کی بانی کے علاوہ کبیر جی۔ نام دیو جی۔ روداس جی اور بینی جی کے بھی کچھ شبد درج ہیں ۔

(۱) راگ رام کلی محلہ ا کی اشٹپدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے :۔

۳ - ۳ - محلہ ۱ - ۱۱ - محلہ ۳ - ۱ - محلہ ۴ - ۶

محلہ ۵ - ۶ - محلہ ۹ - ۳ - جملہ ۸۷ - جوڑ[1]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے ۔

"۳ - ۳ - ۸۱ "[2]

(۲) رام کلی انند محلہ ۳ سے پہلے جس قدر بانی ہے اس کا میزان یوں ہے ۔

۸ - ۳ - ۸ - ۲۲[3]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے :۔

۸ - ۳ - ۸ - جملہ ۱ شبدیاں کا محلہ ۱ - محلہ ۹ -

محلہ ۳ - ۵ - محلہ ۵ - ۸ - ۲۲ جوڑ[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۳ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ ۹۰۳

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ ۹۱۶ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۲

راگ رام کلی

انند محلہ ۳

اس راگ میں "آنند محلہ ۳" کے نام پر ایک بانی درج ہے جو " آنند بھیا میری مائے ستگور میں پایا" کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں اس بانی کی کل ۴۰ پوڑیاں درج ہیں جو سب کی سب گورو امرداس جی کے نام پر ہی درج کی گئی ہیں۔ لیکن سکھ ودوان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اصل میں اس بانی کی ۳۸ پوڑیاں گورو امرداس جی کی بیان کردہ ہیں اور باقی دو پوڑیاں ان کی بیان کردہ نہیں ہیں۔ ان میں سے ۳۹ ویں پوڑی گورو رامداس جی کی بیان کردہ ہے۔ اور چالیسویں پوڑی گورو ارجن جی نے بیان کی تھی اور انند میں گورو امرداس جی کے نام پر درج کردی تھی۔ جیسا کہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے لکھا ہے۔

"اس بانی کی ۳۸ پوڑیاں گورو امرداس جی نے خود بیان کی تھیں اور ۳۹ پوڑی چوتھے گورو جی نے اچارن کی۔ اور ۴۰ ویں پوڑی پانچویں گورو ارجن جی نے بیان کرکے اس بانی کو مکمل کر دیا۔ یہ بات آج تک گورو امرداس جی کی نسل میں مشہور ہے" ۱؎

نیز شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ مرقوم ہے:۔

پورانی روایت یہ ہے کہ ۳۹ ویں پوڑی چوتھے گورو جی کی بیان کردہ ہے۔
اور ۴۰ ویں پوڑی پانچویں گورو نے بیان کی تھی ۲؎

گورو گرنتھ صاحب میں جہاں کہیں بھی ایک گورو کی بیان کردہ بانی میں کسی دوسرے گورو کا بیان کردہ کوئی شبد یا شلوک درج ہے۔ تو عام طور پر اس پر اس کے اچارن کرنے والے گورو کا عنوان دے دیا ہے۔ مگر انند صاحب میں درج شدہ ان ۳۹ اور ۴۰ ویں پوڑیوں پر ایسا کوئی عنوان درج نہیں ہے۔ گویا موجودہ گورو گرنتھ صاحب سے تو یہی

۱؎ بانی بیورا ص ۵ ۲؎ شبدارتھ گورو گرنتھ ص ۹۲۶

واضح ہوتا ہے کہ انند کی ۴۰ پوڑیاں ہی تیسرے گورو امرداس جی کی بیان کردہ ہیں۔ لیکن حقیقت میں ان کی ۳۸ پوڑیاں ہیں۔ باقی دو پوڑیاں ان کی بیان کردہ نہیں وہی ان کی طرف انھیں منسوب کر دیا گیا ہے۔

بھائی کیسر سنگھ چھبر کا بیان ہے کہ گورو امرداس جی نے یہ بانی انند جی کی پیدائش کے موقعہ پر بیان کی تھی۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے:۔

بابا نند جی جنمے تاں انندسی بنیا۔ پوڑیاں چالی گورو امرداس جی بھیتا[1]

ایک اور سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اس طرح انند ۱۵۹۳ بکرمی میں بنایا گیا۔ آپ نے بیان کیا ہے اس وقت گورو نانک صاحب زندہ تھے اور گورو امرداس جی نے ابھی سکھ دھرم اختیار نہیں کیا تھا[2]

رام کلی سد

راگ رام کلی میں "سد" نام کی ایک بانی درج ہے۔ یہ بانی سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص موضوع ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ سد گورو امرداس جی کے بیٹے کے پوترہ بابا سندر جی نے بیان کی تھی[3]۔ اس سد کے آخر میں بھی سندر نام موجود ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

کہے سندر سنو سنتو سب جگت پیریں پائے جیو[4]

ایک صاحب نے بیان کیا ہے کہ بابا سندر نے یہ سد چھوٹی عمر میں بیان کی تھی۔ اور وہ گورو امرداس جی کی وفات کے وقت موجود تھے[5] اس کے برعکس۔

---

[1] آدبیڑ دا اشکلنا کال ص ۱۴ [2] آدبیڑ دا اشکلنا کال ۲۳

[3] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۹۲۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۲۳

[5] سد سدحات مصنفہ گیانی سردول سنگھ ص

دوسرے ودوان کا بیان ہے کہ بابا سندر جی کی پیدائش ۱۶۹۰ بکرمی کے قریب یعنی گورو امرداس جی کی وفات کے بعد ہوئی تھی ؎۱۔ اگر گورو گرنتھ صاحب کے تیار ہونے کا زمانہ بقول کیسر سنگھ چھبر ۱۶۵۸ تسلیم کیا جائے تو سندر کی پیدائش سے قبل گورو گرنتھ بن چکا تھا۔ اس صورت میں اس سد کی کیا پوزیشن ہو سکتی ہے؟

اس سد میں گورو امرداس جی کی وفات کے وقت کے حالات قلم بند کئے گئے ہیں کیسو گوپال پنڈت کو پوران کی کتھا کرنے کے لئے بلانا۔ پنڈ۔ پتل۔ کریا۔ دیا اور پھول ہر سر میں ڈالنے وغیرہ رسومات کا ذکر ہے۔ جو خود سکھ ودوانوں کے نزدیک گورمت کے خلاف رسومات ہیں ؎۲

ایک سکھ ودوان نے اس سد کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

اس میں گورو امرداس جی کی وفات کے حالات مذکور ہیں۔ جو بابا سندر جی نے جو اس وقت موجود تھے بیان کئے ہیں ؎۳

اس کے برعکس ایک اور ودوان کا بیان ہے:۔

سد کی بانی میں گورمت کے خلاف یعنی پوشیدہ طور پر ہندو دھرم کا پرچار کیا ہے۔ یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سندر جی گورو امرداس جی کی وفات کے وقت موجود نہیں تھے۔ سد کا وجود گورو ارجن جی کی وفات کے وقت تک کہیں نہیں ملتا ؎۴

اس "سد" میں یہ مرقوم ہے:۔

انتے ستگور بولیا میں پچھے کیرتن کریو نربان جیو
کیسو گوپال پنڈت سدیو ہر ہر کتھا پڑھے پوران جیو

؎۱ ستگور بناں کچی ہور ہے بانی ص۱۳۳ ؎۲ ستگور بناں کچی ہورے بانی ص۱۳۹

؎۳ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۹۲۴

؎۴ ستگور بناں ہور کچی ہے بانی ص۱۴۳

ہر کتھا پڑھیئے ہر نام سنیئے۔ بیباق ہر رنگ گور بھاوے

پنڈ۔ پتل۔ کریا دیوا۔ پھل ہر سر پاوے

سد کے اس حصہ بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"کتھا وکھیان کے علم میں ابھی سکھ ماہر نہیں ہوئے۔ اس لئے کیسو گوپال پنڈت کو بلا لینا۔ اور اسے کہنا کہ وہ اس پوران کو پڑھے جس میں گناہوں کو مٹانے والے خدا تعالےٰ کی حمد ہو۔" ؎۱

ایک اور سکھ ودوان کا اس سلسلہ میں یہ بیان ہے کہ:۔

"سد میں کیسو گوپال پنڈت سدیو۔ پر ہر کتھا پڑھے پوران جیو۔ بیبان ہر رنگ گور بھاوے۔ پنڈ پتل۔ کریا۔ دیوا۔ پھل ہر سر پاوے وغیرہ گورمت کے خلاف باتیں نقل کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی..... سد کی رچنا گورمت کے خلاف یعنی اندرونی طور پر ہندو دھرم کا پرچار ہے ؎۲

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ کیسو گوپال ایک پنڈت تھا۔ جو گورو امرداس کے زمانہ میں ان کے دربار میں پورانوں وغیرہ کی کتھا کیا کرتا تھا۔ ؎۳

راگ رام کلی چھنت محلہ ۵

گورو گرنتھ صاحب کے مروجہ نسخوں میں راگ رام کلی میں گورو ارجن کے نام پر کچھ چھنت بھی درج ہیں۔ ان میں سے ابتدائی چار چھنت تو مکمل صورت میں درج ہیں۔ لیکن پانچواں چھنت نامکمل ہے۔ اس کی صرف دو سطور ہی موجودہ مروجہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب سے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی

؎۱ سد سدھانت ص۲۳

؎۲ نگوربناں ہور کچی ہے بانی ص۱۴۲

؎۳ تواریخ گورو خالصہ

جب اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو وہ یہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ چھندت ادھورا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس میں نانک لفظ بطور تخلص کے استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب کے تمام شبدوں اور شلوکوں کے آخر میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور نہ اس کے آگے کوئی ہندسہ درج ہے۔ حالانکہ یہ دونوں علامتیں کسی شبد یا شلوک کے خاتمہ کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دونوں سطور کے بعد نہ صرف یہ کہ نیا شبد شروع ہوتا ہے بلکہ ایک نئی بانی درج ہے۔ جس پر یہ مول منتر دیا گیا ہے۔

اک اونکار ست گورپرساد

گورو گرنتھ صاحب میں ہر جگہ یہ طریق ہے کہ جب بھی کوئی بانی ختم ہو۔ اور اس کے آگے کوئی نیا شبد یا نئی بانی شروع ہو تو ختم ہونے والے شبد کے آگے اس بانی کے شبدوں کی تعداد بتانے کے لئے ہندسے درج کئے جاتے ہیں۔ اور مول منتر سے قبل تو ایسے ہندسوں کا استعمال لازمی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہاں پر کوئی ایسا ہندسہ نہیں۔ یہ بات اس چھندت کے ادھورا اور نامکمل ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔

جب ہم اس چھندت کی تحقیق کے پیش نظر سکھ لٹریچر کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہم پر یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس چھندت میں گورو ارجن جی نے خود اپنے بیٹے گورو ہرگوبند جی کی پیدائش اور اس سے متعلقہ رسومات کی ادائیگی کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:۔

سری کرتار پور والی بیڑ میں اس شبد کی صرف دو سطریں درج ہیں۔ لیکن بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں چار پدوں (۴ سطروں) کا چھندت دیا ہے۔ مضمون بالک ہرگوبند جی کی خوشی میں شکریہ ہے [۲]

ایک اور سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ:۔

"یہ صاف نظر آتا ہے کہ گورو ہرگوبند کے جنم سے لے کر شادی تک کا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب ص۹۲۷ [۲] شبدارتھ گورو گرنتھ ص۹۲۷

تمام حال اس میں درج ہے۔ ہرگوبندجی کے جنم کی گوروارجن کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ جس طرح کہ کئی تبدیلوں سے ظاہر ہے۔ جنم۔ ودھائی۔ زنار۔ پاندہ کے پاس بٹھانا۔ منگنی۔ لگن۔ برات۔ بیاہ کی تمام رسومات ادا کی گئیں باجے۔ بجائے گئے اور گوروصاحب یہ تمام باتیں کرنے کے بعد خوش ہوئے[1]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں۔ کہ بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں اس چھنت کی ۱۶ سطریں ہیں۔[2]

اس میں کوئی شک نہیں کہ گوروگرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخوں میں یہ شبد اپنی پوری شکل میں درج ہے۔ یعنی وہاں اس کی ۲۴ سطریں موجود ہیں۔ جبکہ موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں صرف دو سطریں ہی دی گئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس گورو گرنتھ صاحب کے تین[3] قلمی نسخے ہیں۔ اور ان تینوں میں یہ چھنت پورے کا پورا درج ہے ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس چھنت کی وہ بائیس سطریں یہاں نقل کردیں جو موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب سے غائب کردی گئی ہیں اور وہ یہ ہیں :۔

رامکلی محلہ ۵

ران جھنجھرا گاؤ سکھی ہرایک دھیاوہو۔ ستگورتم سیو سکھی من چندڑا پھل پاوہو
گوردھیایا کرم پائیا او پ بالک جمیا۔ ستگور ساچے بھیج دیا چرجیون وڈبھیا
جہاں انند ہوا آسدا منگل ہر گن گاوہو۔ جن کہے نانک سپھل پایا ستگور پورکھ دھیاوہو
امرت بھوجن اکٹر کرے پھو ار بلائیا۔ ونڈیو امرت نام ہرے جت رت ترپتیا

---

[1] پراچین بیڑاں ۲۰۰
[2] مہان کوش ۱۳۱
[3] گوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رامکلی چھنت محلہ ۵ ورق ۲۹۳۔ گوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رامکلی چھنت محلہ ۵ ورق ۳۹۲۔ گوروگرنتھ صاحب قلمی راگ رامکلی چھنت محلہ ۵ ورق ۴۸۲

ستگور بیکے ونڈ کیتی سگل بھاؤ دوائیا۔ کرماں اوپر ونڈ ہوئی غالی کوئی نہ جائیا
سب سکھ سنگت بھئی اکتر مہاں انند سمائیا۔ بنونت نانک سام ہر کی سرب سکھیں پائیا
دیتی سگل کرائیا ہر سیو ل لولائی ۔ بھدن انیت کرائیا گورگیان جیپائی
گورگیان جیپا سکھ واپتال بالک پائیا۔ سگل ودیا ہیوں پڑھیا ردے متائیا
جیوں وار نام کرن برتھا کوئی نہ جائی۔ بنونت نانک واس ہر کا میرا پربھ انت سکھائی
سادھ سنت اکتر کرے بالک کرد منگیا۔ تھاپے سجن جن کرام بھلے ونڈیو امرت میوا
امرت پائیا گورگیان دوڑائیا سگل دکھ ٹائیا۔ نگن تھائیاں دھروں آئیا دیاہ کرم دوائیا

اچرج جنج بنائی ٹھاکر من جن ڈھکے سب دیوسرا
جن کہے نانک کاج ہوآ وجے انحد طوراله [1]

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ اس چھنت کی ۲۲ سطریں گورو گوبند سنگھ جی نے بدیں وجہ خارج کردی تھیں کہ اس چھنت میں سر منڈوانے کا رواج پایا جاتا تھا۔ اور گورو گوبند سنگھ جی سکھوں کے لیئے سر کے بال رکھنا ضروری خیال کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کی ۲۲ سطریں گورو گرنتھ صاحب سے خارج کروادی تھیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے :۔

بائیس تک اس کی دو ڈ نکال   بھدن انیت کا مرض خیال [2]

یہ بالکل درست ہے کہ راگ رام کلی کے اس چھنت میں سر منڈوانے کا جواز پایا جاتا ہے۔ اور یہ مرقوم ہے کہ گورو ارجن جی نے اپنے بیٹے گورو ہرگوبند جی کا منڈن سنسکار کیا تھا جیسا کہ مرقوم ہے :۔

دیتی سگل کرائی آ ہر سیو ل لولائی   بھدن انیت کرائیا گورگیان جپائی

---

[1] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۲ ورق ۳۹۲ و ورق ۸۲ ہہ و پرا مین بیڑاں منہ ۲۰-۱۹۰ و بدھولانا منہ ۳ وغیرہ

[2] بدھولانا منہ ۳

اس کی موجودگی میں گوروگوبند سنگھ جی اپنے سکھوں کو سر کے بال رکھنے پر مجبور نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیئے انہوں نے بقول بدھولا نا کے مصنف کے اس چھندت سے ۲۲ سطریں خارج کر دیں۔ اور اس طرح یہ شبد موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں نامکمل شکل اختیار کر گیا۔

اور بھی بعض سکھ مصنفین نے گوروگوبند سنگھ جی کا گوروگرنتھ صاحب میں اس قسم کی تبدیلیاں کرنا تسلیم کیا ہے لے

اس شبد کے نامکمل رہ جانے سے متعلق ایک سکھ ودوان نے ایک عجیب مضحکہ خیز وجہ بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

جب گوروارجن جی نے اس چھندت کی دو سطریں بیان کی تھیں تو باورچی نے آکر خبر دی کہ کھانا تیار ہے۔ گوروصاحب نے کھانے کے احترام کے پیش نظر چھندت کو نامکمل ہی چھوڑ دیا۔ اور کھانا کھانے چل دیئے۔ اس کے نزدیک اس چھندت سے متعلق بقیہ بائیس سطور جو گوروگرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں پائی جاتی ہیں۔ وہ کسی نامعلوم شخص نے اپنے پاس سے بنا کر گوروارجن جی کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ گوروارجن جی نے خود اس چھندت کو مکمل نہیں کیا تھا ؎

اگر یہ درست ہے کہ گوروارجن جی نے کھانے کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس چھندت کو ادھورا چھوڑ دیا تھا۔ تو کھانے سے فراغت پانے کے بعد اس کی تکمیل کی جا سکتی تھی۔

اصل بات یہی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ بدھولا نا کے مصنف کا بیان ہے۔ کہ

لے گوروگرنتھ صاحب دیاں بیڑاں دے بھید ص۲ و کرتار پوری بیڑ دا پرکاش ص۳ کرتار پوری بیڑ دے درشن ص۱۵ و ص۱۶

؎ گوروگرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ دیباچہ ص۳

گورو گوبند سنگھ جی نے اس چھندت کی ۲۲ سطریں خارج کر دی تھیں۔ کیونکہ اس کی موجودگی میں وہ سر کے بال رکھنے سکھ مذہب کا حصہ قرار نہیں دے سکتے تھے۔

رام کلی محلہ ۱ : دکھنی اونکار

گورو گرنتھ صاحب میں ایک بانی "دکھنی اونکار" کے نام سے درج ہے۔ جسے گورو نانک کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ نام اس بانی کو کیوں دیا گیا۔ اس بارہ میں سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب کا بیان ہے کہ دکھنی طرز کی رام کلی جیسا کہ پربھاتی دکھنی۔ وڈہنس دکھنی۔ بلاول دکھنی۔ مارو دکھنی ہے۔ اور دکھنی لفظ کا تعلق راگ رام کلی سے ہے۔ اونکار سے نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں دکھنی اونکار مرقوم ہے[1] ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بانی دکھن دیش میں اپدیش کرنے کے لیے بیان کی تھی۔ اس لیے اس کا نام دکھنی اونکار ہے[2]

اس سلسلہ میں ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ چونکہ اس بانی میں دکن کے پنڈتوں کو نصائح کی گئی ہیں۔ اس لیئے اس کا نام دکھنی اونکار رکھا گیا ہے[3]

ایک اور سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

دکھنی اونکار کے کچھ بھی معنی نہیں ہیں۔ یہ غلطی سکھوں میں عام پھیلی ہوئی ہے۔ اونکار وہ بانی ہے جو بنارس کے پنڈتوں کے سامنے بیان کی گئی تھی نہ کہ دکن میں مہاراشٹر کے پنڈتوں کے سامنے[4]

(۲) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس بانی کا عنوان "رام کلی محلہ ۱ دکھنی اونکار" ہے[5]۔ سردار گنڈا سنگھ جی کے نزدیک یہ عنوان درست نہیں۔ ان

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۲۹ بانی بیورا صفحہ ۲۱

[2] بانی بیورا صفحہ ۲۱ [3] گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۹۸

[4] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۷۵ [5] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۲۹

کے نزدیک اس کا صحیح نام یہ ہونا چاہیئے "راگ رام کلی اونکار بانی دکھنی"[1]

رام کلی سدھ گوشٹ

راگ رام کلی میں ایک بانی سدھ گوشٹ کے نام پر بھی درج ہے۔ اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔ جس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ بانی گورونانک جی نے اچارن کی تھی لیکن ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بانی گورو ارجن جی نے بیان کی ہے۔ گورونانک صاحب کی بحث کو اپنے الفاظ میں قلم بند کیا ہے"[2]

اس سدھ گوشٹ میں بعض ایسے لوگوں سے بھی گورونانک کی بحث کروائی گئی ہے۔ جو آپ سے برسوں بلکہ صدیوں قبل اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ سردار جی بی سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"سدھ گوشٹ میں بھی چرپٹ لوہار پا وغیرہ جوگیوں کو مخاطب کیا گیا ہے ..... یہ جوگی ناتھ گورونانک جی سے بہت پہلے ہوئے تھے۔ اور گورونانک جی ان سے کبھی مل نہیں سکتے تھے۔"[3]

ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ اصل میں یہ جوگی چرپٹ اور لوہاریپا وغیرہ وہ نہیں تھے جو پہلے ہو چکے تھے۔ بلکہ یہ باباجی کے ہم عصر تھے۔ اور انہوں نے اپنے نام پہلے مشہور جوگیوں کے نام پر رکھے ہوئے تھے[4]

راگ رام کلی کی وار محلہ ۳

یہ وار چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں سکھوں کے تیسرے گورو امرداس جی

---

[1] انتہاس یادگاراں صفحہ ۴۱

[2] بانی بیورا صفحہ ۱۵

[3] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۴۱

[4] پراچین بیڑاں بارے صفحہ ۱۲۷

کے نام پر درج ہے[۱] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اس دار کو گورو امرداس کی بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۲] اس دار میں بھی ہر ایک پوڑی کے ساتھ ساتھ شلوک درج ہیں اور ان شلوکوں میں کافی گڑبڑ ہے۔

(۱) اس دار کی پہلی پوڑی کے شروع میں دیا گیا دوسرا شلوک جو "من مکھ دوکھ کا کھیت ہے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے، مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس کے نام پر درج ہے[۳] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے[۴]

(۲) تیسری پوڑی کا شلوک "بھرم بھلائی سب جگ پھری" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۵] لیکن قلمی نسخہ میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج نہیں ہے[۶]

(۳) گیارھویں پوڑی میں درج شدہ شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[۷] لیکن قلمی نسخوں میں یہ شلوک گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۸] اور چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک گورو امرداس کے نام پر ہی درج ہے[۹]

(۴) بارھویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت درج ہے[۱۰] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہی شلوک محلہ ۳ کے تحت درج ہے[۱۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۴۷ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۹۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۴۷ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۷۶۲

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۴۷ [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۲

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۵۰ [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰ [۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۷۶۳

[۱۰] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۵۲ [۱۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۰

(۵) تیرھویں پوڑی کا شلوک "نانک آکھے رے منا سنیئے سکھ صحیح" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر ہے[1] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۳ کا عنوان درج ہے۔

(۶) ۱۴ویں پوڑی کا شلوک "سنسر داں دے اندر روایا" چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت درج ہے[2] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے[3]

(۷) ۱۵ویں پوڑی کا پہلا اور دوسرا شلوک مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے تحت مندرج ہیں۔[4] قلمی نسخوں میں یہ دونوں شلوک محلہ ۳ کے بیان کردہ ظاہر کئے گئے ہیں[5]۔

(۸) ۱۶ویں پوڑی کے شروع کے دو شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پہ مندرج ہیں[6] اور تیسرے شلوک پر کسی بھی گورو کا نام مندرج نہیں ہے لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پوڑی کے پہلے دونوں شلوکوں پر گورو امرداس جی کا نام درج ہے[7] اور تیسرے شلوک پر گورو انگد کا نام دیا گیا ہے[8]

(۹) اٹھارویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "جو نانک جنت مت کرو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ ایک گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پہ درج ہے[9] اور دوسرے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[10] اور تیسرے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کے اچارن کرنے والے گورو امرداس جی معلوم ہوتے ہیں[11]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۵۳ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۵۳
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۵۳ [5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۰۱
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۵۳ [7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱
[8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱ دقلمی ورق ۲۰۶ [9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۹۵۵
[10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۶۰۰ [11] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۰۱

(۱۰) ۲۱ ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر مندرج ہے ؁ اور دوسرا شلوک بغیر کسی نام کے درج کیا گیا ہے ؂ لیکن قلمی نسخوں میں پہلا شلوک گورو امرداس کے نام پر دیا گیا ہے ؃ اور دوسرے شلوک کے شروع میں محلہ ۱ کا عنوان درج ہے ؄

(۱۱) اس وار کے آخر میں "سدہ" لفظ درج ہے ؅ مگر قلمی نسخوں میں سدہ لفظ نہیں ہے ؆

(۱۲) اس وار کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:-

"شلوک وار نال ۲ ۵" ؇

لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے ؈

راگ رام کلی کی وار محلہ ۵

راگ رام کلی میں یہ دوسری وار گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ اس وار میں بھی جگہ جگہ شلوک درج کئے گئے ہیں۔

(۱) اس وار کی ۲ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک گورو ارجن کے نام پر درج ہے ؉ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہی شلوک گورو نانک کا ظاہر کردہ بیان کیا گیا ہے ؊

(۲) پوڑی ۲۰ ویں کے شروع میں دو شلوک "محلہ ۵" کے عنوان کے تحت درج

؁ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۵۶ ؂ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۵۶
؃ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۲ ؄ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۶ ؅ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۲ و گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۷۷ ؆ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۵۶
؇ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۲ قلمی ورق ۴۰۷ ؈ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۷
؉ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۵۶ ؊ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۹۶۴
؋ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹

ہیں۔ اور ان دونوں شلوکوں کی ابتدا میں کبیر کا نام مرقوم ہے۔ گویا کہ ان شلوکوں کے اچارن کرنے والے گورو ارجن جی نہیں بلکہ کبیر جی ہیں۔ اس طرح یہ دونوں شلوک دونوں شخصیتوں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ سردار جی۔ بی سنگھ جی کے نزدیک اس طرح ایک ایک شلوک کا دو دو شخصیتوں کی طرف منسوب کیا جانا کاتب صاحبان کی غلطی اور لاپرواہی کا نتیجہ ہے ۱؎ سردار جودھ سنگھ جی پرنسپل کے نزدیک جو شبد یا شلوک گورو گرنتھ صاحب میں دو شخصیتوں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ ان کی وجہ یہ ہے کہ وہ شبد یا شلوک گورو ارجن جی کو نامکمل صورت میں دستیاب ہوئے تھے آپ نے ان کی تکمیل خود کی ہے۔ اس لئے ان میں اپنا نام بھی ساتھ دے دیا ہے اور اس طرح وہ شبد یا شلوک دو دو شخصیتوں کی طرف منسوب ہو گئے ہیں ۲؎ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے شلوک پر محلہ ا کا عنوان ہے ۳؎

(۳) پوڑی ۲۱ ویں پر درج پہلا اور دوسرا شلوک محلہ ۵۔ اور شیخ فرید کے نام پر درج ہیں۔ گویا کہ یہ شلوک دونوں نے بیان کئے ہیں۔ یہ بھی یا تو کتابت کی غلطی ہے اور یا پھر ان شلوکوں کی تکمیل گورو ارجن نے کی ہے اور اس پر فرید جی کے نام کے ساتھ اپنا نام بھی دے دیا ہے۔

(۴) اس وار کے آخر میں "سدھ" لفظ موجود ہے ۴؎ مگر چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ ۵؎

رائے بلونڈ اور ستا ڈوم

راگ رام کلی میں تیسری وار رائے بلونڈ اور ستا ڈوم کے نام پر درج ہے

۱؎ پراچین بیڑاں ص ۳۱۶ ۲؎ پراچین بیڑاں بارے ص ۱۳۱

۳؎ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۰ ۴؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۶۶

۵؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۴۲۰ ، قلمی ورق ۴۱۰

اس وار میں پانچ سکھ گورو صاحبان کی بے حد مدح سرائی کی گئی ہے۔ اس وار کے مصنفین سے متعلق ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ "رام کلی کی وار رائے بلونڈ تھا ستا ڈوم آکھی" لکھنا ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے سکھ دھرم اختیار نہیں کیا تھا۔[1] ایک اور سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ رائے بلونڈ اور ستا ڈوم دونوں ہی ذات کے میراثی تھے[2] نیز ایک اور سکھ وِدوان نے یہ لکھا ہے کہ ستا اور بلونڈ دونوں ہی گورو ارجن کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے۔[3]

ان دونوں کا آپس میں کیا رشتہ تھا اس بارہ میں سکھ وِدوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ دونوں آپس میں بھائی بھائی تھے[4] اور بعض نے انہیں باپ بیٹا ظاہر کیا ہے۔[5]

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں ان سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ مردانہ کی اولاد میں سے ستا اور بلونڈ دو بھائی گورو انگد جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے[6] اس کے برعکس ایک اور سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ بھائی بلونڈ اور ستا بھائی مردانہ کی اولاد میں سے نہیں تھے۔ بھائی مردانہ چوہنبڑ ذات کا میراثی تھا۔ اور ستا اور بلونڈ موکھر ذات کے میراثی تھے[7] سردار جی بی سنگھ جی نے ان دونوں سے متعلق یہ لکھا ہے کہ رائے بلونڈ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ہندو تھا اور رائے تھا۔ دوسرا نصف حصہ

---

۱ گورو بنسا دلی ص۸۲ ۲ ناواں تے تھاواں دا کوش ص۹۷

۳ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ اپریل ۱۹۵۵ء ۴ گورو پرتاپ سورج گرنتھ راس ۳ انسو ۴۳ گوربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۴ مہان کوش ص۲۴۸ گورو گرنتھ کوش ص۱۴۷ وبانی واراں سترجم ص۲۹۵ دپیکا سری گورو گرنتھ صاحب ص۱۹۸ دس گورمت پرکاش ص۲۱۴

۵ گورو بنسا دلی ص۸۲ تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص۴۷ مہان کوش ص۲۵۲۵

۶ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۹۹۶ ۷ سٹے بلونڈ کی وار ترجمہ ص۵۹ و ص۴۳ وجھ دھاونگ لیکھ ص۹۵

اس وار کا ستے ڈوم نے بیان کیا ہے۔ جو مردانہ کی نسل سے تھا[۱] گویا کہ ان دونوں کا آپس میں کوئی خاندانی رشتہ نہ تھا۔ بلکہ ایک ہندو تھا اور دوسرا مسلمان۔ بعض نے یہ لکھا ہے کہ ستا اور بلونڈ دونوں ڈوم تھے اور گورو ارجن جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے[۲] بعض کے نزدیک یہ گورو انگد جی کے دربار میں کیرتن کیا کرتے تھے[۳]۔ ان کے بارہ میں سکھ تاریخ میں یہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کی بہن کی شادی تھی[۴] لیکن بعض مورخین کے نزدیک بہن کی نہیں بلکہ بیٹی کی شادی تھی[۵] اور یہ بیٹی ان دونوں میں سے کس کی تھی اس بارہ میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے[۶] البتہ ایک ودوان نے ستے کی بیٹی بیان کی ہے[۷] اس شادی کے موقعہ پر انہیں ان کی حسب خواہش رقم نہ مل سکی۔ اور یہ گورو گھر سے ناراض ہو گئے۔ اور کیرتن کرنا ترک کر دیا۔ گورو صاحب خود انہیں لینے کے لیے گئے مگر یہ پھر بھی نہ آئے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے منہ زخموں سے بھر گئے اور انہیں دوسروں سے بات کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ آخر یہ بھائی لدھا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بھائی لدھا نے اپنا سر منہ منڈوا کر ان کو گورو صاحب سے معافی دلوائی[۸] جس پر دونوں نے یہ وار گورو صاحبان کی مدح میں گائی۔ جسے گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا۔ بعض ودوانوں کے نزدیک اس واقعہ کا تعلق گورو

---

[۱] رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۲ء [۲] سنگور بنال ہور کچی ہے بانی صفحہ ۱۴۲

[۳] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۶۶ و میکالف اتہاس حصہ اول صفحہ ۲۸

[۴] دس گور جوت پرکاش صفحہ ۲۱۴ و ناوال نے تھاواں دا کوش صفحہ ۹۶ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۳۶۷ و گورمت اتہاس گورو خالصہ صفحہ ۹۲

[۵] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۶۶ و سوڈھی چمتکار صفحہ ۱۹۵ و ستے بلونڈ کی وار مترجم صفحہ ۶۲

[۶] کچھ ہور دھارمک لیکھ صفحہ ۹۶

[۷] کچھ دھارمک لیکھ صفحہ ۹۲ و صفحہ ۹۵ [۸] گربلاس پاتشاہی ۶ ادھیائے ۷ و دربار صاحب امرتسر مصنفہ سردار ادھم سنگھ صفحہ ۹ حاشیہ

انگد جی سے ہے[1] اس سلسلہ میں بعض سکھ ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ واقعہ گورو انگد جی کے زمانہ میں پیش ہوا تھا۔[2] بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ قصہ گورو امرداس جی کے زمانہ میں پیش آیا تھا۔[3] اور بعض کے نزدیک اس قصہ کا تعلق گورو ارجن جی سے ہے۔[4]

الغرض اس قصہ کے متعلق سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ نیز بعض سکھ ودوانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ واران دو میراثیوں نے مختلف اوقات میں یعنی ہر ایک گورو کے گدی پر بیٹھنے کے وقت بیان کی تھی[5] لیکن اس کے برعکس ایک سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ گورو صاحبان کے گدی پر بیٹھنے کے وقت یہ پوڑیاں پڑھی جاتی تھیں۔ اس لئے اسے "ٹکے دی وار" کہا جاتا ہے۔ لیکن تیسرے گورو اور دوسرے گورو صاحبان کی تاریخ میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں[6] گیانی بشن سنگھ جی نے دونوں باتیں ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ گورو ارجن جی کے زمانہ میں ہوا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ وار گورو انگد جی کی گوریائی کے وقت پڑھی گئی تھی۔[7]

مسٹر میکالف نے اس وار کی ابتدائی پانچ پوڑیاں بلونڈ کی اور آخری تین پوڑیاں ستے کی بیان کردہ تسلیم کی ہیں[8] لیکن اس کے برعکس پروفیسر صاحب سنگھ نے لکھا ہے کہ اس کی پانچ پوڑیاں ستے[9] نے اور تین پوڑیاں بلونڈ نے اچارن کی ہیں[10] ایک اور ودوان

---

[1] میکالف اتہاس حصہ اول ص۲۵ و گورو گرنتھ صاحب کے شبدارتھ ص۹۶۶

[2] کچھ دھارمک لیکھ ص۸۹ و ستے بلونڈ کی وار مترجم ص۵

[3] مہا پرکاش منقول از گور پرتاپ سورج سمپادت ص۲۱۱۵ و سوڈھی چنتکار ص۹۳

[4] تواریخ گورو خالصہ ص۲۲۵ [5] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۹۶۶ و رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۶۶ء [6] گور بانی ہور کجھ ہے یاتی ص۱۴۹ [7] گورو گرنتھ صاحب مترجم گیانی بشن سنگھ [8] میکالف اتہاس حصہ اول ص۲۵ و دھارمک لیکھ ص۸

[9] کجھ ہور دھارمک لیکھ ص۹۵ [10] کجھ ہور دھارمک لیکھ ص۱۰۱

کا بیان ہے کہ یہ ڈوم ہر ایک گورو کی گدی نشینی کے وقت ایک پوڑی بیان کرتے رہے[1]
لیکن اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ یہ
ڈوم ہر ایک گورو کی گدی نشینی کے وقت ایک ایک پوڑی بیان کرتے رہے[2]

اس بانی کے بارہ میں بھی سکھ ودوانوں کا ایک خیال تو یہ ہے کہ گورو ارجن جی
نے خود ہی اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کروایا تھا یہ واران ڈوموں نے گورو ارجن جی
کی خدمت میں بیان کی تھی۔ اور ان سے سن کر اسے گورو صاحب نے
درج کروا دیا تھا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ

> رام کلی کی وار بلونڈ ستا ستے ڈوم آکھی"..... گورو گرنتھ صاحب میں
> کسی اور بانی کے ساتھ "آکھی" لفظ استعمال نہیں ہوا۔ یہ عنوان گورو ارجن جی
> نے لکھا ہے..... اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ وار بلونڈ اور ستے نے
> گورو جی کے حضور بیان کی تھی۔[3]

لیکن اس کے برعکس ایسے ودوان بھی سکھوں میں موجود ہیں جن کے نزدیک یہ وار
ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کروائی۔ بلکہ ان کی وفات کے بعد ان کے
دشمنوں نے ان کی منشاء کے خلاف اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیا[4]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ میں اس وار میں گورونانک سے لے کر گورو ارجن جی تک
پانچ گورو صاحبان کی مدح سرائی کی گئی ہے[5] لیکن گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے
ایسے بھی ہیں جن میں چھٹے گورو ہرگوبند جی کی تعریف کے شبد بھی پائے جاتے ہیں[6] بعض

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۶۶ [2] کجھ ہور دھارمک لیکھ صفحہ ۸۸

[3] کجھ ہور دھارمک لیکھ صفحہ ۶۹ و ستے بلونڈ دی وار ترجمہ صفحہ ۲۱

[4] کجھ ہور دھارمک لیکھ صفحہ ۳۰، دستگور بانی ہور کچی ہے باقی صفحہ ۱۵۲

[5] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی صفحہ ۹۶۶ تا صفحہ ۹۶۸

[6] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۶۸ و راگ مالا کھنڈن صفحہ ۱۹ اور مہان کوش صفحہ ۶۴۲ و پراچین بیڑاں صفحہ ۴۲

سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ رائے بلونڈ اور ستّا دوم گورو ہرگوبند جی کے زمانہ تک زندہ رہے اور اس وار کا وہ حصہ جس میں چھٹے گورو صاحب کی مدح سرائی کی گئی ہے۔ ان دونوں کا بیان کردہ ہے[1]۔ جن دو پوڑیوں میں گورو ہرگوبند کی مدح سرائی کی گئی ہے وہ یہ ہیں:-

پنجائن کائیاں پلٹ تھائیں چھپویں کیئون تواس
اتر یا اوتار کے بال دوپی سب گی تاس
پچھے قدرت گھتیئن دھرتک تولیون اکاس
دنس چڑھائیون رات گھت قدرت کیون پرگاس
آئے واؤ نہ ڈولئی پربت جیویں کولاس
نانک انگد امرداس گورو ارجن تیں رامداس
بنجائتیں کائیاں پلٹ تھائے چھپویں کیو تواس ۹
اتیر دھرنت وچھوڑیئن دن تھمال گگن کھلوآ
بابے تیوں وڈیائیون سونی کھوے چندوآ
چونہ رتن نکالیون کل اندر چانن ہوآ
اگے ڈوپی جاندی سی میدنی دے ہتھیں آپ کھلوآ
نانک انگد امر گورارجن بھی آپے ہوآ
بنجائن آپ ورتیا چھیا پورکھ بھی آپے ہوآ[2]

پروفیسر صاحب سنگھ جی کے نزدیک یہ مندرجہ بالا دونوں پوڑیاں کسی نامعلوم شخص نے بعد میں شامل کی ہیں۔ انہیں گوربانی میں شامل نہیں کیا جا سکتا[3]

اس وار میں سکھ گورو صاحبان کی تعریف جس رنگ میں کی گئی ہے۔ وہ خود

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۱۴ وشبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۶۶ دستے بلونڈ کی وار مترجم صفحہ ۵
[2] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۱۴
[3] ستے بلونڈ دی وار مترجم صفحہ ۴۴ دیکھو پور دھارک لیکھ صفحہ ۱۰۲

سکھ وِدوانوں کے نزدیک سکھ دھرم کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ میراثی سکھ دھرم کے عقائد اور تعلیمات سے سراسر ناواقف تھے[1] ایک وِدوان نے اس وار میں بیان کردہ سکھ گورو صاحبان کی تعریف سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ اس میں سکھ گورو صاحبان کی خوشامد کی گئی ہے[2]

اس وار کے متعلق ایک سکھ وِدوان کا یہ بیان ہے کہ یہ ٹکے کی وار ہے اور گورو ارجن جی کی کسی ناراضگی کو دُور کرنا اس وار کا منشاء نہیں تھا[3] لیکن ایک دوسرے صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے ٹکے کی وار کہنا بے بنیاد ہے۔ یہ وار گورو ارجن جی کی ناراضگی کو دُور کرنے کے لئے اچاران کی گئی تھی۔[4]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اس وار کے آخر میں گوربانی کا میزان بھی درج ہے جو اس طرح ہے :-

۸ - ۱ - ۳ - جملہ رام کلی ۲ - چوپدے ۱۸۰ - اشٹ پدیاں - ۲۲
انند - ۱ - سد - ۱ - چھنت رتی ۶ - اونکار ۱ - سدھ گوشٹ - ۱
واراں ۳ - جملہ ۱۱۶ - جوڑ[5]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس قسم کا کوئی میزان درج نہیں ہے[6]

راگ رام کلی کی بھگت بانی

اس راگ میں چار بھگتوں کبیر، نام دیو، رودواس اور بینی کے نام پر کچھ شبد درج ہیں۔ جن کے عنوان قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں۔ یعنی قلمی نسخوں میں ہر شبد کے شروع

---

[1] ستگورو نانک پرگٹیا ہے بانی ص ۱۴۹ - ۱۵۰
[2] پراچین بیڑاں ص ۲۴۳ - ۲۴۴   [3] پراچین بیڑاں ص ۲۴۳ - ۲۴۴
[4] کچھ مہر دھارمک لیکھ ص ۱۰۰   [5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۱
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۶۸

میں "رام کلی" لفظ دیا گیا ہے[1] اور مطبوعہ نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں[2]۔ نیز بھگت بانی کے آخر میں قلمی نسخوں میں یہ میزان موجود ہے:

کبیر جیو۔ ۱۱۔ نام دیو جیو۔ ۲۔ رو داس جی۔ ۱۔ بینی جیو۔ ۱

جملہ جوڑ ۱۸[3]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں ایسا کوئی میزان نہیں ہے[4]

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں نام دیو کی بانی کے شبد گھرا و گھر۲ ملا کر درج کئے گئے ہیں[5] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں گھرا اور گھر۲ کے شبدوں کے درمیان یہ مول منتر بھی دیا گیا ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۱ تا ۲۱۳
[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۲ تا ۹۷۶
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲۱۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۲
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۹۷۳ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق

(۱۹) راگ نٹ نارائن

راگ نٹ نارائن کے تحت گورو گرنتھ صاحب میں صرف دو گورو صاحبان گورو رام داس اور گورو ارجن جی کے چند شبد درج ہیں۔ اور بھگتوں کے نام پر کوئی بانی شامل نہیں کی گئی اس میں درج شدہ عنوان بھی قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں[1] نیز قلمی نسخوں میں اس راگ کے آخر میں بانی کا میزان درج ہے جو یہ ہے:-

۸ - ۶ - چھکا - جملہ ۲۵[2]

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:-

۸ - ۶ - چھکا[3]

(۲) اس راگ میں گورو ارجن کے نام پر درج شدہ شبدوں سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر دیا گیا ہے:-

اک اونکار ستگور پرساد[4]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر نہیں ہے[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲/۵۱۵ و مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۸۰

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۲/۵۱۶ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۸۳

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۷۶ [5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۹

(۲۰) راگ مالی گوڑا

اس راگ میں بھی حضرت ۔ ند گورو صاحبان گورو رام داس اور گورو ارجن جی کے کچھ شبد درج ہیں اور بھگت نام دیو کی بانی شامل کی گئی ہے۔ اس راگ میں درج شدہ شبدوں کے جو عنوان دیے گئے ہیں وہ قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہیں۔ مثلاً نام دیو کی بانی کا عنوان گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ ہے:۔

راگ مالی گوڑا بھگت نام دیو جی کی بانی [۱]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان اس طرح درج ہے۔

مالی گوڑا بانی بھگت نام دیو جی کی [۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۱

[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۸۸

(۲۱) راگ مارو

اس راگ میں گورو نانک۔ گورو امرداس اور گورو رامداس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر جی کے نام پر بانی درج ہے اور اس کے علاوہ چار بھگتوں۔ کبیر۔ نامدیو جے دیو۔ اور روداس کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

اس راگ میں گورو ارجن جی کے نام پر درج شدہ بانی کے درمیان موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں نویں شبد کے بعد چھوٹا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر درج نہیں ہے[۲]

(۲) محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۳ ویں شبد کے بعد گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں یہ عنوان دیا گیا ہے۔

"مارو محلہ ۵"[۳]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ عنوان موجود نہیں ہے[۴]

(۳) قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اشٹ پدیوں سے قبل گورو تیغ بہادر کے نام پر درج شدہ بانیوں کے بعد یہ میزان دیا گیا ہے:۔

جملہ۔ چوپدے۔ محلہ ۱-۱۲- محلہ ۳-۵- محلہ ۴-۸-

محلہ ۵-۳۲- محلہ ۹-۳- جملہ ۶۰[۵]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ میزان نہیں دیا گیا[۶]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۰۱ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۸
[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۵ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۰۱
[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص۴۲۵ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۰۵

(۴) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج شدہ اشٹ پدیوں میں سے پانچویں اشٹ پدی بھی گورو نانک کے نام پر درج ہے [1] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ اشٹ پدی گورو امرداس کے نام پر درج کی گئی ہے [2] اور اس کی ترتیب بھی مختلف ہے۔

(۵) گورو گرنتھ صاحب کے بعض مطبوعہ نسخوں میں گورو نانک کے نام پر درج شدہ ساتویں اشٹ پدی میں ایک جگہ

"آنتر آتس" لفظ درج ہے [3]

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس کی جگہ "آنتر آتم" لکھا گیا ہے [4] اور ساتھ ہی یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ:-

"یہاں آتس لفظ غلط ہے" [5]

یہ غلط لفظ کس لئے شامل کر دیا۔ اس کا کوئی پتہ نہیں دیا گیا۔

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ میزان درج ہے:-

"۸-۲-۸- جوڑ- محلہ ۱-۱۱- محلہ ۳-۱- محلہ ۵-
۸- جملہ ۲۰" [6]

مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یہ عنوان نہیں دیا گیا [7]

(۷) راگ مارو میں ایک شبد گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے جو "اللہ اگم خدائی بندے" سے شروع ہوتا ہے۔ اور "حق حکم خدایا بوجھ نانک بند خلاص تیرا" کے الفاظ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۱۱ [2] قلمی ورق ۳۳۰ [3] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ مفید عام پریس ص ۹۴۰ - [4] گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ (شبدارتھ) ص ۱۰۱۳

[5] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۰۱۳ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ص ۴۲۹

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۲۰

پر ختم ہوتا ہے۔ بعض سکھ ودوانوں نے اس شبد کو گورو نانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے۔

(۸) راگ مارو کی وار کے شروع ہونے سے قبل گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے :-

۱۵-۱-۱۴-۲۲-محلہ ۱-۲۴-محلہ ۳-۲-محلہ ۴

۱۴-محلہ ۵ جملہ سوہلے ۲۲-جوڑ [۳]

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس کی جگہ یہ میزان درج ہے :-

۱۵-۱-۱۴-۲۲-۲۴-۲-۱۴-۶۲ [۴]

(۹) گورو امرداس کے نام پر سوہلے درج ہیں۔ اس میں گیارھویں سوہلے میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ درج ہے :-

میرا پربھ ساچا اسر سنگھارن - گور کے شبد بھگت نستارن

میرا پربھ ساچا سدہی ساچا سرشاہاں پاتشاہ ہے [۵]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ تینوں سطریں درج نہیں ہیں [۶]

(۱۰) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن کے نام پر بھی سوہلے درج ہیں۔ اس میں دوسرے سوہلے سے قبل یہ مول منتر درج ہے :-

اک اونکار ست گور پرساد [۷]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر شامل نہیں ہے [۸]

(۱۱) چوتھے سوہلے کے بعد پھر یہ مول منتر دیا گیا ہے :-

---

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۸۳ تا صفحہ ۱۰۸۴

۲ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۳۲۵ نانک پر بودھ صفحہ ۱۰۱

۳ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق صفحہ ۵۲۴ ۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۸۴

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۵۱ ۶ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۲

۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۷۳ ۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۴۰

اک اونکار ست گور پرساد[۱]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ بھی یہ مول منتر درج نہیں ہے[۲]

(۱۲) چھٹے بوہے سے قبل پھر یہ مول منتر درج ہے :۔

اک اونکار ست گور پرساد[۳]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ بھی یہ مول منتر نہیں ہے[۴]

(۱۳) ۱۴ ویں سوہلے سے قبل بھی یہ مول منتر درج ہے :۔

اک اونکار ست گور پرساد[۵]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ مول منتر نہیں دیا گیا[۶]

راگ مارو کی وار محلہ ۳

اس راگ میں گورو امرداس جی کی بیان کردہ ایک وار درج ہے۔ اس میں جگہ جگہ شلوک بھی دیئے گئے ہیں، جو دوسرے گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) پہلی پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس کے نام پر درج ہے[۷] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۸]

(۲) دوسری پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۹] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ گورو نانک کے نام پر درج ہے[۱۰]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۷۵ — [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۷۶ — [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۳۹

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۸۵ — [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۸۶ — [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۲

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۰۸۶ — [۱۰] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳

(۳) تیسری پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے [۲]

(۴) ۵ ویں پوڑی سے قبل درج شدہ شلوک "محل کُنجی مڑوری" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۳] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے [۴]

(۵) ۸ ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کی طرف منسوب کیا گیا ہے [۵] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسی شلوک کو گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے [۶]

(۶) ۱۱ ویں پوڑی سے قبل دوسرا شلوک گورو امرداس کے نام پر درج ہے جو اس طرح ہے:

آپ اپالے کرے آپ آپلے نادر کرے
آپ دے دڈیائیاں کہہ نانک سچ سیو لے [۷]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شلوک درج نہیں ہے [۸]

(۷) ۱۴ ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "بھولتی سبھے من وسے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے [۹] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب سے یہ تیسرے گورو امرداس کا بیان کردہ

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۸۷
[۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۸۹
[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۸۹
[۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۴
[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۰
[۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۳
[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۰

معلوم ہوتا ہے۔[1]

(۸) ۱۵ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "سینئے ایک وکھائیے" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[2] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے۔[2]

(۹) ۱۶ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے[3] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[4]۔

(۱۰) ۱۷ ویں پوڑی کا پہلا شلوک جو اس جگ میں سنتی دھن کھٹیا جنھاں ستگور ملیا پربھ آنے سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو کا بیان کردہ بیان کیا گیا ہے[5] مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[6]

(۱۱) ۱۹ ویں پوڑی کا پہلا شلوک محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج ہے[7] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پہ محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے[8]

(۱۲) اس پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے[9]۔ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے[10]

(۱۳) ۲۰ ویں پوڑی کے شروع میں درج شدہ شلوک

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۰

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۱ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۴

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۲ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۴

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۲ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۴

[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۰۹۳ [10] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۴

آپے جانے کرے آپ آپے آنے راس + تسے اگے نانکا کھلئے کیچے ارداس
چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک دوسرے گورو انگد کے نام پر درج
ہے[1] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے[2]

(۱۴) گورو گرنتھ صاحب میں ایک شبد راگ مارو کی ۲۱ ویں پوڑی سے قبل درج ہے جو "مایا منوں وساریئے" سے شروع ہوتا ہے[3] یہی شلوک دوسری مرتبہ بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے[4] اور گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اس شلوک کو گورو امرداس جی کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[5] لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج ہے[6]

(۱۵) ۲۲ ویں پوڑی سے قبل دیا گیا شلوک "جن کو اندر گیان ہے" موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے[7] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج کیا گیا ہے[8]

(۱۶) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے[9] یہ لفظ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں درج نہیں ہے[10]

(۱۷) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے۔ "۲۲ - ۱" [11]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۹۳ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۴۱۰
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۵ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۹۳
[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۹۳ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۸۴
[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۰۹۴ [10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۸۸۵ و گورو گرنتھ قلمی ورق ۴۵۵ و گورو گرنتھ قلمی ورق ص۳۴۵ [11] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۰۹۴

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:۔

"۲۲۔ شلوک ۔ ۴۸ ۔ ۱" [1]

وار مارو محلہ ۵

راگ مارو میں دوسری وار گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ اس میں بھی شلوک درج ہیں۔

(۱) اس وار کا جو عنوان دیا گیا ہے، وہ گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس کا یہ عنوان درج ہے:۔

"مارو وار محلہ ۵ ڈکھنے محلہ ۵" [2]

بعض قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں ہے:۔

مارو کی وار شلوک نال محلہ ۵ ڈکھنے محلہ ۵ [3]

(۲) پانچویں پوڑی میں دیا گیا تیسرا شلوک "جو بھورے بھورے رو ہڑے" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے [4] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے [5]

(۱) اس وار کے آخر میں موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے:۔

"۲۳ ۔ ۱ ۔ ۲" [6]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:۔

۲ ۔ ۳ ۔ ۱ شلوک وار نال ۶۹ ۔ جملہ مارو کا چوپدے ۶۰

اشٹ پدیاں ۲۰ سو ہلے ۶۲ ۔ وار ۲ ۔ جملہ ۱۴۴ جوڑ [7]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۴ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۴

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۴ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۰۹۵

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۸۰ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۰۲ [7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۸۹۳

قلمی نسخوں میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے[۱]

راگ مارو بھگت بانی

راگ مارو میں بھگت کبیر، نام دیو، جے دیو اور رویداس کے نام پر بانی درج ہے۔

(۱) اس راگ میں بھگت کبیر کے شبدوں کے عنوان بھی مختلف ہیں۔ قلمی نسخوں میں "مارو" لفظ ہر شبد سے قبل دیا گیا ہے۔ اور کبیر کے ذیل شبد کا عنوان "مارو کبیر جی" دیا گیا ہے[۲] لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج نہیں ہے[۳]

(۲) کبیر کی بانی کے آخر میں گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "رام سمر پچھتا ہو گا" شبد درج کیا گیا ہے[۴] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں ہے[۵]

(۳) کبیر جی کے شبدوں کے آخر میں چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:۔

"۲ - ۲ - کبیر کا شبد"[۶]

لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں کبیر کا شبد کے الفاظ نام دیو کے شبد کے عنوان سے جوڑ دیئے گئے ہیں گویا گورو نام دیو کی بانی کا عنوان یہ ہے:۔

کبیر کا شبد راگ مارو نام دیو جی[۷]

(۴) راگ مارو میں نام دیو کی بانی کے بعد اور جے دیو کے شبد سے قبل کبیر جی کے نام پر ایک شبد درج ہے۔ جو "دین بساریو رے دیوانے دین بساریو رے" سے شروع ہوتا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۲ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۸، ۵۹
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰۳ تا ص ۱۱۰۵
[۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۹ ۲ [۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰۵
[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۸۹۲ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۹
[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰۵

ہے۔[1] گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں کیا گیا۔[2]

(۵) جسے دیو کی بانی کے بعد پھر ایک شبد کبیر جی کے نام پر درج ہے جو رام سمر پچھتا ہیگا من سے شروع ہوتا ہے۔[3] گورو گرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اس جگہ یہ شبد درج نہیں۔ بلکہ اس کی بجائے گگن دمامہ باجیو پریو نشانے گھاؤ کا شلوک کبیر جی کے نام پر درج ہے۔[4]

(۶) راگ مارو میں بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں میراں بائی کے نام پر بھی ایک شبد درج ہے جو یہ ہے:-

من میرا بیدھیو مائی - کول نین اپنے گن

تیکھن تیر بیدھ سریر دور گیو مائی

تنت منت اوکھدھ کرو گو پیر نہ جائی

ہے کوڈ اپکار کرے کٹھن درد ری مائی

نکٹ ہوں تم دور نہیں بیگ ملیو آئی

میراں گردھر سوامی دیال تن کی تپت بجھائی ری مائی

کنول نین اپنے گنی اپنے گن بادھیو مائی[5]

سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شبد گورو گرنتھ صاحب کے پراچین نسخوں میں موجود ہے۔[6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰۵ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۰۶ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۹

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر راگ مارو ص ۸۹۵ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۰ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۰ و پریا تنگم گورو گرنتھ صاحب ص ۸۵

[6] پراچین بیڑاں ص ۱۵۲ و ص ۱۶۹ و ص ۳۱۲ و اتہاسک یادگاراں ص ۱۳ و گورو بنساولی ص ۱۸۱

جنم ساکھی بھائی بالا میں اس میراں بائی کو بھگتوں میں شمار کیا گیا ہے ۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

سارے باراں بھگت ہن میراں بائی ادھ پچھان

....

میراں بائی بھگتنی ادھی کرکے نار [1]

یعنی میراں بائی کا درجہ عورت ہونے کی وجہ سے نصف ہے اور کل بھگت ۱۲ ہیں۔

سکھ ودوانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک میراں بائی کی بانی خود گوروارجن جی نے گوروگرنتھ صاحب میں درج کروائی تھی [2] اس کے برعکس ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک گوروارجن کے تیار کردہ گوروگرنتھ صاحب میں میراں بائی کی بانی درج نہیں ہے [3] بلکہ بھائی بنوں نے اسے گوروگرنتھ صاحب میں شامل کیا تھا [4] ایک ودوان بیان کرتے ہیں کہ گوروتیغ بہادر جی نے جو گوروگرنتھ صاحب اپنی بانی درج کرواکر تیار کروادیا تھا۔ اس میں بھی میراں بائی کا شبد درج کروادیا تھا۔ [5]

بھگت بانی کے سمپردائی ترجمہ مصنفہ بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی میں بھی میراں بائی کا یہ شبد درج ہے [6]

---

[1] جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۱۴

[2] تواریخ گوروخالصہ چھاپہ پتھر ص۳۰۵ و چھاپہ ٹاپ ص۴۷۸ گورمت نرنے ساگر ص۳۸۴ و دربار صاحب ص۸۵

[3] پراچین بیڑاں ص۱۶۹

[4] پراچین بیڑاں ص۲۱۶

[5] پراچین بیڑاں ص۲۱۵

[6] بھگت بانی سمپردائی مرجم

(۲۲) راگ تکھاری

اس راگ میں صرف تین گورو صاحبان۔ گورو نانک۔ گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی درج ہے۔ نیز بھگتوں کے نام پر کوئی شبد درج نہیں۔

(۱) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ کے نسخوں میں اس راگ کے شروع میں یہ مول منتر دیا گیا ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد[1]

اس کے برعکس پراچین قلمی نسخوں میں یہ مول منتر پورا دیا گیا ہے۔ یعنی اس طرح مرقوم ہے:۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[2]

(۲) اس راگ کے آخر میں موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان اس طرح دیا گیا ہے:۔

۴ - ۱ - ۱۱[3]

چھاپہ پتھر کے نسخوں میں اس کی بجائے یہ میزان دیا گیا ہے:۔

"۴ - ۱ - تکھاری محلہ ۱ - ۶ - محلہ ۴ - ۴ - محلہ ۵ - ۱"[4]

قلمی نسخوں میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۰
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۰ ؛ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۹ ۳۴
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۱ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۰۵
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۲ ۴

(۲۳) راگ کیدارا

اس راگ میں گورو رامداس اور گورو ارجن جی کا کلام درج ہے اور بھگت کبیر اور بھگت روداس جی کے بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ کے شروع میں موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یہ مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ستگور پرساد[1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:۔

اک اونکار ست نام کرتا پورکھو نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[2]

اس کے علاوہ اس بانی کے عنوان میں بھی کچھ فرق ہے۔

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یوں مرقوم ہے:۔

"کیدارا محلہ ۴ گھر ۱"[3]

چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے:۔

(۱) راگ کیدارا محلہ ۴ چوپدے گھر ۱[4]

(۲) راگ کیدارا محلہ ۴ چوپدا[5]

(۲) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن کے نام پر درج شدہ بانی میں دو ول

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۱۸

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۲ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۳

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۱۸ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۲

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۰۵

شبد "کیدارا محلہ ۵" کے عنوان کے تحت درج ہے[۱] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کی بجائے محلہ ۴ درج ہے[۲]

(۳) محلہ ۵ کی بانی میں ۱۱ویں شبد کے شروع میں یہ مرقوم ہے:-

کیدارا محلہ ۵

رسنا رام رام بکھان ۳

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں کیدارا محلہ ۵ نہیں ہے۔ اور "رسنا رام رام بکھان کی بجائے" ہر رام رام بکھان " درج ہے[۴]

(۴) راگ کیدارا میں بھگت بانی سے پہلے سکھ گورو صاحبان کی بانی کا کوئی میزان نہیں[۵] لیکن اس کے برعکس چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے۔

کیدارے کا جملہ چودے۔ دویدے ۱۷ چھنت۔ ا تن کا جملہ ۱۸[۶]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی میزان موجود ہے[۷]

(۵) چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں راگ کیدارا میں گورو رام داس کے نام پر درج شدہ بانی میں پہلے شبد کے بعد اور دوسرے شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد[۸]

لیکن قلمی نسخہ میں اس جگہ یہ مول منتر شامل نہیں ہے[۹]

راگ کیدارا بھگت بانی

اس راگ میں بھگت کبیر اور بھگت روداس کی بانی درج ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۲۰ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۰۶

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۲۱ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۰۷

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۲۳ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۰۹

[۷] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۶۲/۲ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۱۸ [۹] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۶۴

(۱) گورو گرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں کبیر کے شبدوں پر کوئی عنوان نہیں دیا گیا[۱] لیکن چھاپہ پتھر اور قلمی نسخوں میں ہر شبد پر "کیدارا" کا لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے[۲]

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں "جملہ"[۳] اور قلمی نسخوں میں "جملہ" درج ہے[۴] لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی لفظ نہیں۔ صرف یہ ہندسے دیئے گئے ہیں "۳-۱"[۵]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۲۳ و ص ۱۱۲۴

[۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۰۹ و ص ۹۱۰ قلمی ورق ۴۶۶

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۱۰ [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۶۶

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۲۴

(۲۴) راگ بھیرول

اس راگ میں پانچ گورو صاحبان گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رام داس اور گورو ارجن کے نام پر بانی درج ہے۔ اور بھگت کبیر جی بھگت نام دیو جی اور بھگت روداس جی کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۵ کی اشٹ پدیاں شروع ہونے سے قبل سابقہ شبدوں کی تعداد یہ دی گئی ہے:۔

"۲-۱-۵۷-۸-۲۱-۷-۵۷-۹۳" [۱]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ تعدادیوں مذکور ہے:۔

جملہ ۵۱ چوپدے۔ جوڑ ۸ محلہ ۱-۲۱ محلہ ۳-۵۷- محلہ ۴
۵۷ محلہ ۴، ۵۔ تن کا جملہ ۹۳ [۲]

(۲) بھگت بانی شروع ہونے سے قبل درج شدہ بانی کی تعداد صرف یہ درج ہے۔

"۸-۳-۶" [۳]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:۔

"بھیروں کا جملہ۔ چوپدے ۹۳- اشٹ پدیاں ۶- تن کا جملہ ۹۹" [۴]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے [۵]

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ بھیروں محلہ ۵ کے شبدوں میں ایک

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۵۳ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۶
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۵۷ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۵۷
[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۸

شبد درج ہے جو "ورت نہ رہوں نہ ماہ رمضانا" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ اس شبد کے شروع میں محلہ ۵ کا عنوان درج ہے۔ لیکن آخر میں تخلص کے طور پر کبیر کا نام ہے جیسا کہ "کبیر ایہہ کیا دکھانا" [1] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں کہ کبیر کی بجائے "کہہ نانک" کے الفاظ درج ہیں" [2]

راگ بھیروں بھگت بانی

جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا گیا ہے کہ راگ بھیروں میں صرف تین بھگتوں کبیر جی، نام دیو جی اور رمداس جی کے نام پر ہی بانی درج ہے اور اس بانی میں کچھ بے ترتیبی سی ہے۔

(۱) کبیر جی کے نام پر درج شبدوں میں سے نویں شبد پر چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اور قلمی نسخہ میں یہ عنوان دیا گیا ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد

کبیر جی گھر ۲ [3]

چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ کوئی مول منتر درج نہیں اور نہ کبیر جی گھر ۲ کا عنوان ہی دیا گیا ہے۔ [4]

(۲) کبیر جی کے ہر شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب اور قلمی نسخوں میں "بھیروں" کا لفظ عنوان کے طور پر درج ہے [5] لیکن موجودہ مروجہ گوروگرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی عنوان نہیں ہے [6]

---

[1] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۳۶ [2] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۵۸

[3] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۳۹ قلمی ورق ص ۴۷۸ قلمی ورق ۳۹۶ [4] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۱۵۹

[5] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۳۸ تا ص ۹۴۱ قلمی ورق ص ۴۷۳ تا ص ۴۷۹

[6] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۵۰ تا ص ۱۱۶۲

(۳) بانی کبیر جی میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں نویں شبد کے شروع میں یہ مول منتر اور عنوان درج ہے:-

اک اونکار ست گور پرساد

بھیرول کبیر جی - گھر ۲ [1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ مول منتر اور عنوان موجود ہے [2] لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ ایسا کوئی عنوان نہیں دیا گیا [3]

(۴) بانی کبیر جی کے درج شدہ شبدوں میں ۱۵واں شبد ایسا ہے جو گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں سے کچھ مختلف ہے۔ ذیل میں ہم وہ شبد درج کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر	گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ
بھیرول	
مو غریب کو گجراوے	ستر سے سالار ہے جاں کے
مجلس دور محل کو پاوے	سوا لاکھ پیغمبراں تاں کے
ستر سے سالار ہے جاں کے	شیخ جو کہیئے کوٹ اٹھاسی
سوا لاکھ پیغمبراں تاں کے	چھپن کوٹ جاں کے کھیل خاصی
شیخ جو کہیئے کوٹ اٹھاسی	مو غریب کو گجراوے
چھپن کوٹ جاں کے کھیل خاصی	مجلس دور محل کو پاوے
تیس کروڑی ہے کھیل خانہ	تیس کروڑی ہے کھیل خانہ
چوراسی لاکھ پھیرے دیوانہ [4]	چوراسی لاکھ پھیرے دیوانہ [5]

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۹   [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۸

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۵۹   [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۱

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۶۹

(۵) کبیر جی کے نام پر درج اشٹ پدیوں کا عنوان موجودہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں یوں دیا گیا ہے:۔

بھیروں کبیر جی اشٹ پدی گھر ۲ [۱]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ عنوان یوں درج ہے:۔

بھیروں کبیر جی کیاں اشٹ پدیاں گھر ۲ [۲]

چونکہ یہ اشٹ پدیاں ایک سے زائد ہیں اس لئے قلمی نسخوں کا عنوان زیادہ صحیح ہے۔

(۶) کبیر جی کی بانی کے آخر میں شبدوں کا میزان موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ درج ہے۔

"۸ - ۲ - ۱۸ - ۲۰" [۳]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان یوں درج ہے:۔

۸ - ۲ - اشٹ پدیاں - چوپدے - ۱۸ - تین کا جملہ ۲۰ - کبیر جیو [۴]

(۷) نام دیو جی کی بانی میں چھاپہ پتھر اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ہر شبد کے شروع میں "بھیروں" کا لفظ عنوان کے طور پر درج ہے [۵] لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھیروں کا لفظ شامل نہیں کیا گیا۔ [۶]

(۸) نام دیو کے چوتھے شبد کے شروع میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں مول منتر بھی درج ہے۔ اور یہ عنوان بھی ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد [۷]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۶۲ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۷۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۶۳ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۴ تا صفحہ ۹۲۵

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۲۳ قلمی ورق ۴۷۹ تا ۴۸۰

[۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۶۳ تا صفحہ ۱۱۶۶ [۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۹۲۴ قلمی ورق ۴۶۸

بھیروں اشٹ پدیاں نام دیو جی گھر ا

لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ نہ تو اس قسم کا عنوان دیا گیا ہے۔ اور نہ چھوٹا مول منتر ہی درج ہے۔ بلکہ صرف یہ ہندسے دئے گئے ہیں:

۹ - ۳ - ۵ - [1]

(۹) نام دیو جی کے شبد "جو گوردیو تاں ملے مرار" سے قبل گورو گرنتھ صاحب قلمی نسخوں میں چھوٹا مول منتر "اک اونکار ست گور پرساد" دیا گیا ہے [2]۔ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ چھوٹا مول منتر درج نہیں [3]۔ صرف گھر ۲ کا عنوان درج کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد شبد شروع کر دیا گیا ہے۔

(۱۰) نام دیو کے مندرجہ بالا شبد کے بعد گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں "اک اونکار ست گور پرساد" درج کر کے اس کے بعد بھیروں نام دیو جیو" کے عنوان سے "آؤ قلندر کیسوا کر ابدالی بھیسوا" کا شبد لکھا گیا ہے [4]۔ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ پہلے روداس جی کا شبد "بن دیکھے اپجے نہیں آسا" درج ہے۔ اور اس کے بعد بھگت نام دیو جی کا شبد "آؤ قلندر کیسوا کر ابدالی بھیسوا" دیا گیا ہے اور اس کے شروع میں عنوان کے طور پر "نام دیو" درج ہے [5]۔ گورو گرنتھ صاحب کی عام ترتیب کے لحاظ سے نام دیو کی بانی ایک جگہ درج ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن یہاں نام دیو کی بانی کے درمیان میں روداس کا شبد آ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بے ترتیبی کسی کاتب کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔

(۱۱) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۶۵ — [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۸
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۶۶ — [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۹
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۶۷

۱۲۰۴ بھگتاں کی بانی کا جملہ

۲۰ کبیر جی - ۱۲ نام دیوجی - ۱ - روداس جی - تن کا جملہ ۳۳ [۱]
اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ درج ہے۔

بھگتاں کی بانی کا جملہ ۲۰ کبیر جی - ۱۲ - نام دیو جی - ۱
روداس جی - جوڑ ۳۳ [۲]

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا کوئی بیزان نہیں دیا گیا۔ صرف
یہ ہندسے درج کئے ہیں

۱-۴ [۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۴۳ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۸۱۴
[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۶۷

(۲۵) راگ بسنت

اس راگ میں پانچ گورو صاحبان گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کے نام پر بانیاں درج ہیں۔ نیز چار بھگتوں۔ کبیر، رامانند نام دیو اور روداس کے نام پر بھی کچھ شبد دیئے گئے ہیں۔

(۱) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں گورو نانک کے شبدوں کے درمیان چوتھا شبد گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے[1] اس شبد کے متعلق شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ شبد متعدد قلمی نسخوں میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[2] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب[3] اور قلمی نسخوں میں بھی یہ شبد گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[4]

(۲) اس راگ میں محلہ ۵ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۷ویں شبد کے بعد اور ۱۸ویں شبد سے پہلے یہ مول منتر درج ہے۔

اک اونکار ست گور پرساد[5]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ مول منتر درج نہیں ہے[6]

(۳) گورو گرنتھ صاحب میں گورو تیغ بہادر کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب اس راگ میں کچھ مختلف ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ ترتیب اس طرح ہے

(۱) سادھو ایہہ تن متھیا جانو . . . . . .

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۶۹
[2] گورو گرنتھ صاحب شبدارتھ ص ۱۱۶۹ حاشیہ
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ص ۹۴۷
[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۱ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۶۹
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۸۵
[6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۷ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۴

(۲) پانی پینے میں کام لبائے ....

(۳) مائی میں دھن پائیو ہرنام ....

(۴) من کہاں بساریو رام نام ....

(۵) کہاں بھولیو رے جھوٹے لوبھ لاگ ....[۱]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں شبد مندرجہ ذیل ترتیب سے درج کئے گئے ہیں:-

(۱) سادھو ایہہ من نتھیا جانو ....

(۲) مائی میں دھن پائیو ہرنام ....

(۳) پانی پینے میں کام لبائے ....

(۴) من کہاں بساریو رام نام ....

(۵) کہاں بھولیو رے جھوٹے لوبھ لاگ ....[۲]

(۴) گورو تیغ بہادر کی بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:-

چوپدیاں کا جملہ ۶۳ - محلہ کے ۱۲ - محلہ ۳ - محلہ ۴ ، ۷ ، محلہ ۵

۱۱ - محلہ ۵ - ۹ تیں کا جملہ ۶۳ [۳]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے [۴] لیکن موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے [۵]

(۵) راگ بسنت میں گورو نانک کے نام پر ایک شبد درج ہے جو رُت چودہ تین چار کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ گورو ارجن جی نے اس شبد کو درج کرتے وقت اس

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۸۷ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۶۱-۹۶۲

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۶۲ [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۸۸

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۸۷

میں بہت ردو بدل کئے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں اس شبد میں کی گئیں تبدیلیاں ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب سے پہلے کا شبد	گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ شبد
راگ بسنت محلہ ۱	اک اونکار ست گور پرساد
نوست چودہ تین چار	بسنت ہنڈول محلہ ۱ گھر ۲
کرملت چار بہالی	نوست چودہ تین چار
چارے دیوے چوہتھ دیئے	کرمہت چار بہالی
ایکا ایکا داری	چارے دیوے چوہتھ دیئے
بابا مہروان مدھ سودن مادھو	ایکا ایکا داری
ایسی سکت تمہاری	مہروان مدھو سودن مادھو
گھر گھر لشکر پاوک تیرا	ایسی سکت تمہاری
دھرم کرے سکداری	گھر گھر لشکر پاوک تیرا
بھانے جنگی بھاوے مندی	دھرم کرے سکداری
ایسی ندر تمہاری	دھرتی دیگ ملے اک ویرا
دھرتی دیگ چڑھی اک بیرا	بھاگ تیرا بھنڈاری
بھاگ تیرا بھنڈاری	ناصابور ہووے پھر منگے
ناصابور ہووے پھر منگے	نارد کرے خواری
نارد کرے خواری	پونجی مار پوے نت مدگر
پونجی مار پوے نت مدگر	پاپ کرے کٹواری
پاپ کرے کٹوالی	بھاوے جنگا بھاوے مندا
لبے اندھیرا بندی خانہ	جیسی ندر تمہاری
اوگن پیر لوہاری	آد پورکھ کو اللہ کہئے

گورو گرنتھ صاحب سے پہلے کا شبد	گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ شبد
آدپورکھ کو اللہ کہیئے	
شیخاں آئی داری	شیخاں آئی دواری
دیوی دیوتیاں کرلاگا	دیول دیوتیاں کرلاگا
ایسی کیرت چالی	ایسی کیرت چالی
کوزہ بانگ نواج مصلے	کوزہ بانگ نماز مصلے
نیل روپ بنواری	نیل روپ بنواری
ایجو میاں بھتاں جیاں	گھر گھر میہاں سبھناں جیاں
بولی اور تمہاری	بولی اور تمہاری
جے توں میر مہیپت صاحب	جے توں میر مہیپت صاحب
قدرت کون ہماری	قدرت کون ہماری
چارے کونٹ سلام کرینگے۔	چارے کونٹ سلام کریں گے
گھر گھر صفت تمہاری	گھر گھر صفت تمہاری
رام رحیم ایک خدائے	تیرتھ سمرت پن دان
ہر دم سدا چتاری	کچھ لاہا ملے دہاڑی
کہہ نانک ہوا تاں کو بندہ	نانک نام ملے وڈیائی
سرپر پار ستانذی[1]	میکا گھڑی سمالی[2]

(۹) راگ بسنت کی وار سے قبل گورو صاحبان کی بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے۔

[1] براہین بیڑاں ص۲۲۱ و ص۲۲۲ و جنم ساکھی قلمی۔

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۱

۱۱۔ اشٹ پدیاں۔ محلہ ۱۔ ۸۔ محلہ ۴۔ ۱۔ محلہ ۵۔ ۲

محلہ۔ ۱۱ لے

چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان نہیں ہے [2]

راگ بسنت کی وار

راگ بسنت میں ایک وار ہے جس کی صرف تین پوڑیاں ہی درج ہیں اور شلوک کوئی بھی نہیں۔ یہ وار گورو ارجن جی کے نام پر درج ہے اور اس طرح شروع ہوتی ہے۔

ہر کا نام دھیائے کے ہو ہریا بھائی
کرم لکھنتے پائیے ایہہ رت سوہائی [3]

اس وار کے نامکمل رہ جانے کی وجہ سکھ کتب میں یہ مرقوم ہے کہ جب گورو ارجن جی نے یہ وار بیان کرنی شروع کی۔ اور ابھی صرف تین پوڑیاں یعنی ۱۵ سطریں ہی بیان کی تھیں کہ باورچی نے گورو صاحب کو یہ اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے۔ گورو صاحب نے اس وار کو نامکمل ہی چھوڑ دیا۔ اور کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ وار نامکمل رہ گئی ہے [4]

یہ روائت گھڑنے والوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ اگر فی الحقیقت گورو ارجن جی نے کھانے کے احترام کے لئے اس وار کو درمیان میں چھوڑ دیا تھا تو آپ کھانے سے فراغت پانے کے بعد اسے مکمل کر سکتے تھے

ایک اور ودوان نے اس وار کے نامکمل رہنے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ گورو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۹۶۴ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۹۳

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۱۹۳ [4] گورمت نرنے ساگر ص ۲۸۳ دجیون بھائی گورداس مصنفہ سنت سمپورن سنگھ حصہ دوم ص ۲۰ و پراچین بیڑاں ص ۷۵ و شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۱۱۹۳

ارجن جی نے اسے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کیا تھا۔ اس لئے یہ نامکمل رہ گئی۔ اور نہ اس میں دوسری واروں کی مانند شلوک درج کئے جا سکے۔ اور نامکمل شکل میں ہی گورو گرنتھ صاحب میں درج کردی گئی[1]

یہاں یہ بیان کردینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں یہ وار اس راگ میں درج نہیں ہے۔ بلکہ گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں ہے[2]۔ نیز گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ملتے ہیں۔ جن میں اس وار میں مزید پوڑیاں بھی شامل ہیں۔ یہ اضافہ کس نے کیا؟ اور کب کیا؟ اس بارہ میں سکھ تاریخ بالکل خاموش ہے[3]۔

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس بسنت کی وار پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے[4] جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے گورو نانک نے اچارن کیا تھا۔ سردار جی بی سنگھ کے نزدیک اس وار پر محلہ ۱ کا لکھا جانا کسی کاتب کی غلطی کا نتیجہ ہے[5] نیز آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ وار گورو ارجن کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں کی گئی تھی[6]

راگ بسنت بھگت بانی

راگ بسنت میں بھگت کبیر۔ رامانند۔ نام دیو۔ اور رو داس کے شبد درج ہیں

(۱) کبیر جی کے نام پر جو بانی درج ہے۔ اس میں ہر ایک شبد کے شروع میں "بسنت" لفظ بطور عنوان کے درج کیا گیا ہے[7] لیکن چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں

---

[1] آدیبیڑ دا سنکلن کال ص۷۵
[2] پراچین بیڑاں ص۱۸۶، ۱۸۸ و ص۲۳۵
[3] راگ مالا کھنڈن ص۲۱
[4] پراچین بیڑاں ص۱۰۳، ۱۷۷ و ص۱۳۸، ۲۳۸
[5] پراچین بیڑاں ص۱۰۳
[6] پراچین بیڑاں ص۲۳۹
[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۶۵ تا ص۹۶۹ قلمی ورق ۴۹۰

کسی شبد کے شروع میں یہ لفظ درج نہیں ہے [1]

(۲) راما نند جی کی بانی پر موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ عنوان دیا گیا ہے۔

راما نند جی۔ گھر۔ ۱ [2]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان ہے

بسنت گھر۔ ۱۔ بانی بھگت راما نند جی [3]

(۳) نام دیو کے شبدوں میں بھی ہر ایک شبد کے شروع میں "بسنت" لفظ کے عنوان کے طور پر درج ہے [4] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے [5]

(۴) رو داس کے شبد کے بعد پھر کبیر کا شبد درج ہے [6] حالانکہ کبیر کی جملہ بانی ایک جگہ درج ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ یہ بھی ایک قسم کی بے ترتیبی سی ہے۔

(۵) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کوئی میزان درج نہیں ہے [7] لیکن چھاپہ پتھر میں یہ میزان موجود ہے:۔

۴۔ ۱۔ بھگتوں کے بسنت کا جملہ ۔۹۔ کبیر جی تھا

راما نند جی ۔۳۔ نام دیو ۔۱ رو داس جیو۔ جملہ ۱۳ [8]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے [9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۳ تا ص۱۱۹۴

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۵ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۱۶

[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۱ [5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۵

[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۶ [7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۶

[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۱۶

[9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۱

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں بھگت کبیر کے نام پر درج شدہ بانی کی ترتیب بھی مختلف ہے۔ چنانچہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تو کبیر کے ساتویں شبد کے بعد رامانند کا شبد اور پھر نامدیو کی بانی درج ہے۔ اور اس کے بعد روداس کے نام پر بانی درج ہے۔ اور آخر میں پھر کبیر جی کے نام پر ایک شبد درج ہے جو "سرو کی جیسی تیری چال" سے شروع ہوتا ہے[1] گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کا یہ شبد کبیر کی بانی میں ہی (یعنی رامانند جی کے شبد سے قبل) آٹھویں نمبر پر درج ہے۔[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۱۹۵ و صفحہ ۱۱۹۶

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۷۸

(۲۶) راگ سارنگ

اس راگ میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس۔ گورو ارجن۔ اور گورو تیغ بہادر کے بیان کردہ شبد درج ہیں۔ نیز سارنگ کی وار میں بعض شلوک گورو انگد جی کے نام پر بھی شامل ہیں۔ اور بھگت کبیر۔ نام دیو اور روداس کی بانی بھی درج ہے۔

(۱) اس راگ میں محلہ ۱ اور محلہ ۴ کے نام پر جو بانی درج ہے۔ اس کے عنوان چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب[۱] میں اور چھاپہ پتھر اور قلمی نسخوں میں مختلف ہیں[۲]

(۲) محلہ ۴ کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے

۲ - ۴ - ۳ [۳]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

۲ - ۶ - ۱۳ - ۳ - ۱۳ - ۱۶ [۴]

(۳) گورو ارجن جی کے نام پر درج شدہ شبدوں میں ۱۲ ویں شبد کی پہلی سطر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یوں درج ہے:۔

"گورمل ایسے پربھو دھیائیا[۵]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے۔

گور ملتے پربھو دھیائیا[۶]

(۴) ۲۷ ویں شبد کی پہلی سطر پھر مختلف ہے۔ یعنی چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب

---

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۹۷ تا ص۱۲۰۰

۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۷۱ و قلمی نسخہ ورق ۴۹۳ و ۴۹۲

۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۲۰۲ ۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۷۵

۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۲۱۳ ۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۹۸۳

میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

اب میرو سبھا دو کھ گیا [1]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ میں یہ سطر اس طرح ہے:۔

میرو سبھا دو کھ گیا" [2]

یعنی اس جگہ "اب" لفظ حذف کر دیا گیا ہے

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو تیغ بہادر کی بانی سے قبل ملوح شدہ شبدوں کا یہ میزان دیا گیا ہے:۔

۲ - ۱۰ - ۱۳۹ - ۳ - ۱۳ - ۱۵۵" [3]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے صرف یہ میزان ہے:۔

۲ - ۱۰ - ۱۳۹ [4]

(۶) ۹ ویں گورو کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:۔

۲ - ۴ - ۳۰ - ۱۳ - ۱۳۹ - ۴ - ۱۵۹ [5]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

۲ - ۴ - چوپدیاں کا جملہ - محلہ ۱ - ۳ - محلہ ۴ - ۱۳ -

محلہ ۵ - ۱۳۹ - محلہ ۹ - ۴ جملہ ۱۵۹ [6]

قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان اسی طرح درج ہے [7]

(۷) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کی اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۱۳ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۸۴

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۱۱ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۹۸

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۳۰ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۹۹۹

[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۴

میزان دیا گیا ہے:-

۱۲-۱-۲-۲-۳-۷-له

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے:-

"۱۲-۱-۲-اشٹ پدیوں کا جملہ محلہ ۱-۳-

محلہ ۳-۳-محلہ ۵-۲-جملہ ۷"ؔ

قلمی نسخوں میں بھی یہ میزان اس طرح درج ہےؔ

سارنگ کی وار

راگ سارنگ میں گورو رامداس کے نام پر ایک وار درج ہے۔ اس میں دوسرے گورو صاحبان کے شلوک بھی شامل ہیں۔

(۱) اس وار کی پہلی پوڑی کا دوسرا شلوک "جوں نہ بجھے راگی نادی، بیدی" سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہےؔ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں۔ اور گورو انگد کے بیان کردہ پہلے شلوک کے ساتھ ہی ملا کر درج کیا گیا ہےؔ

(۲) دوسری پوڑی کے شروع میں درج شدہ شلوک "آپ اپائے نانکا آپے رکھے ویکھ" چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر درج ہےؔ لیکن قلمی نسخوں میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہےؔ

(۳) ۶ویں پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "نانک میٹے تول جے جیو پچھے پایئے"

لہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۳۶

ؔ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۰۲

ؔ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۵

ؔ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۳۷

ؔ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۲

ؔ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۳۷

ؔ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۶

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[1] لیکن قلمی گورو
گورو گرنتھ صاحب میں اسے دوسرے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے[2]

(۴) ۱۵ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "کاپڑ کاٹھ رنگا یار آنگ" محلہ ۲ کے عنوان کے تحت
درج ہے[3]۔ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ محلہ ۱ کا عنوان درج نہیں ہے[4]

(۵) سولہویں پوڑی کا پہلا شلوک جو کتھا کہانی۔ بیدی آتی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے
چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے[5]۔ مگر قلمی گورو
گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے[6]

(۶) اٹھارویں پوڑی کا پہلا اور دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں چوتھے گورو
رامداس جی کے نام پر درج ہے[7] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ دونوں شلوک پہلے گورو
نانک کی طرف منسوب کئے گئے ہیں[8]

(۷) ۲۰ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "جیسا کرے کرواوے تیسا" مطبوعہ گورو گرنتھ
صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے[9] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے
گورو نانک کے نام پر درج کر دیا گیا ہے[10]

(۸) ۲۲ویں پوڑی کا پہلا اور دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس
کے نام درج ہے[11] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ دونوں پہلے گورو نانک کے بیان کردہ
ظاہر کئے گئے ہیں۔[12]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۲۹ — [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۲

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۴۳ — [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۴

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۴۳ — [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۴

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۴۴ — [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۴ و قلمی ورق ۵۰۸

[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۴۵ — [10] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۴

[11] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۴۶ — [12] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۹۵

(۹) ۲۷ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پڑھ پڑھ پنڈت مونی تھکے" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے [۲]

(۱۰) اسی ۲۷ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے [۳] چھاپہ پتھر کے قلمی گورو گرنتھ میں اسے چوتھے گورو رامداس کے نام پر درج کیا گیا ہے [۴]

(۱۱) ۲۶ ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے [۵] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے [۶]

(۱۲) اسی پوڑی کا دوسرا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کے نام پر درج ہے [۷] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے پہلے گورو کے نام پر درج کیا گیا ہے [۸]

(۱۳) ۳۴ ویں پوڑی کا پہلا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں چوتھے گورو رامداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے [۹] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے [۱۰]

(۱۴) ۳۵ ویں پوڑی کا پہلا شلوک" امردے پڑوا ہے" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے [۱۱] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۴ کا عنوان دیا گیا ہے گویا کہ یہ شلوک گورو رامداس نے بیان کیا تھا [۱۲]

(۱۵) ۳۵ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۴۹ — [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۵

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۴۹ — [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۱

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۴۷ — [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۹

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۴۸ — [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۵

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۵۰ — [۱۰] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۶

[۱۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۵۰ — [۱۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۱

کے نام پر درج کیا گیا ہے[1] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر پہلے گورو نانک کا نام دیا گیا ہے[2]

(۱۶) مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ۳۵ ویں پوڑی پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے گویا کہ یہ پوڑی گورو ارجن جی کی بیان کردہ ہے[3] مگر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پوڑی پر محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں۔ اس طرح یہ پوڑی بھی گورو رام داس کی بیان کردہ ثابت ہوتی ہے[4]

(۱۷) ۳۶ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "سبھے جی سمال اپنی مہر کر" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج ہے[5] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گورو کی طرف منسوب کیا گیا ہے[6]

(۱۸) اس پوڑی کا دوسرا شلوک بھی مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[7] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے[8]

(۱۹) اس وار کے آخر میں مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں "شدھ" لفظ درج ہے[9] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ "شدھ" لفظ درج نہیں کیا گیا[10]

(۲۰) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان بھی دیا گیا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۲ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۶

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۱ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۵

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۱ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۷

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۱ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۱۱

[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۱ [10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۶ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۶

شلوک ۴ ۔ م ۹ وار نال ۔ سارنگ کا محلہ چوپدے ۔ ۱۵۹ ۔

اشٹپدی پدیاں چھند ۸ ۔ وار ۱ ۔ محلہ ۱۶۸ [۱]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس قسم کا میزان دیا گیا ہے [۲] لیکن مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں ہے [۳]

راگ سارنگ بھگت بانی

راگ سارنگ میں بھگت کبیر ۔ نام دیو اور سور داس کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں

(۱) کبیر جی کے نام پر درج شدہ شبدوں میں دوسرا شبد چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے عنوان پر درج ہے ۔ گو اس کے آخر میں تخلص کے طور پر نانک کی بجائے کبیر کا لفظ ہی مرقوم ہے [۴] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شبد گورو ارجن کے نام پر ہی درج ہے [۵] مگر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان نہیں دیا گیا اور اسے کبیر جی کا بیان کردہ شبد ہی ظاہر کیا گیا ہے [۶]

(۲) نام دیو کے شبدوں پر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب مطبوعہ سمت ۱۸۸۳ [۷] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں سارنگ کا لفظ عنوان کے طور پر دیا گیا ہے [۸] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ نہیں ہے [۹]

(۳) راگ سارنگ میں بھگت سور داس کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے ۔ لیکن ایک شبد کو صرف ایک سطر ہی دی گئی ہے جو یہ ہے :-

" چھاڈ من ہر بمکھن کو سنگ " [۹]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۶ [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۱

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۱ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۶

[۵] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۸۱ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۳

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۶ [۸] قلمی ورق ۵۱۱ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۳

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۳

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں یہ ایک سطر بھی شامل نہیں کی گئی [1]

سردار کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ بھائی بنوں کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد مکمل صورت میں درج ہے [2]

ہمارے پاس چھاپہ پتھر کا ایک گورو گرنتھ صاحب ہے جو کئی مقامات پر بھائی بنوں کے تیار کردہ اور موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب سے بہت مختلف ہے۔ اس میں بھگت سورداس جی کا یہ شبد مکمل صورت میں موجود ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

چھاڈ من ہر بے مکھن کو سنگ
کہاں بھیئے پیائے پیائے بجھ نہ تجے بھنگ
کاگا کہاں کپور چوگائے سوان نہلائے گنگ
خر کو کہاں اگر کو لیپن مرکٹ بھوکھن انگ
پاہن پتت بان نہ بیدھے ریتے بھئے نکھنگ
سورداس اوسے کاری کمریا چڑھت نہ دوجے رنگ [3]

اس کے علاوہ یہ شبد گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی موجود ہے [4] البتہ ہمارے پاس ایک قلمی نسخہ ایسا بھی ہے۔ جس میں اس کی ایک سطر درج ہے [5] اور وہ سطر گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ کے برعکس "ہر کے سنگ بسے ہر لوکا" کے شبد میں شامل کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد کبیر جی کا بیان کردہ شبد "ہر بن کون سہائی من کا" درج کر دیا گیا ہے [5]

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۱۱۵ و ص ۱۸۱ [2] مہان کوش ص ۱۳۰۶

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر گیان پریس گوجرانوالہ ۱۰۱۷ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ۵۱۲

[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی راگ سارنگ ورق ۳۹۷، اتہاسک یادگاراں ص ۱۳۰ و گورو گرنتھ صاحب قلمی راگ سارنگ ورق ۵۱۲ [5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۴۳

بھگت بانی سمپردائی ٹیکہ میں جسے بھائی بھگوان سنگھ جی گیانی نے شائع کیا ہے
بھگت سورداس کا یہ مکمل شبد درج ہے [1] لیکن بھگت بانی کے دوسرے ٹیکوں
(ترجموں) میں اس کا صرف ایک سطر ہی درج کی گئی ہے۔ چنانچہ پرنسپل جودھ سنگھ جی
نے اپنی بھگت بانی مترجم میں اس شبد کی ایک سطر درج کر کے یہ نوٹ دیا ہے کہ:-

"یہ شبد سورداس کا ہے مگر ایک ہی سطر درج کی گئی ہے۔" [2]

اس کے علاوہ گیانی بشن سنگھ جی نے بھی اپنے بھگت بانی کے ترجمہ میں اس شبد
کی ایک ہی سطر درج کی ہے۔ اور یہ نوٹ دیا ہے:-

"یہ مکمل شبد بھائی بنوں کی جلد میں ملاحظہ کر لیں۔" [3]

اور پنڈت تارا سنگھ جی نروتم نے لکھا ہے کہ:-

"اس شبد کا مکمل پاٹھ دیکھنا چاہتے ہو تو بھائی بنوں کی جلد میں دیکھ لو۔" [4]

اس شبد کے ادھورا رہ جانے کی وجوہات سکھ ودوانوں نے مختلف بیان کی ہیں
چنانچہ شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ یہ شبد گوروارجن جی نے اس لئے مکمل
صورت میں درج نہیں کیا کہ اس میں بے مکھ کو۔ سانپ، ہاتھی، کوّے، گدھے اور کالی کملی
سے مشابہت دی گئی تھی۔ اور اس کی اصلاح کی کوئی امید بیان نہیں کی گئی۔ اور گورو جی
نے صرف اشارہ کرنے کے لیے ایک سطر درج کر دی۔ اور باقی شبد چھوڑ دیا معلوم
ہوتا ہے [5]

پنڈت نارائن سنگھ جی گیانی بیان کرتے ہیں کہ جب گوروارجن نے سورداس کو بانی
بیان کرنے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے راگ سارنگ میں "چھاڈ من ہرے بمکھن کو سنگ

---

[1] بھگت بانی مترجم ص۱۶۶ [2] بھگت بانی مترجم پرنسپل جودھ سنگھ جی ص۳۴۳ حصہ دوم
[3] بھگت بانی مترجم گیانی بشن سنگھ ص۴۸۱
[4] بھگت بانی مترجم پنڈت تارا سنگھ نروتم ص۳۶۰
[5] شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۲۵۳

بیان کرنا شروع کیا۔ ابھی ایک سطر ہی بیان کی تھی۔ کہ آپ کی توجہ خدا تعالےٰ کے ذکر میں لگ گئی۔ اور آپ مراقبہ میں چلے گئے۔ گوروجی نے کچھ دیر انتظار کیا۔ لیکن جب بھگت جی مراقبہ سے واپس نہ لوٹے تو گوروجی نے خود ہی اس کے ساتھ ایک شبد بیان کرکے درج کردیا۔[1]

سردار جی بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ کرتار پور والے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شبد مکمل درج تھا۔ لیکن بعد میں کسی نے اس پر ہرتال پھیر کر اسے مٹانے کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے پہلی سطر جو اس کے اوپر لکھے پرانند کے شبد کے ساتھ ملی ہوئی تھی باقی بچ گئی۔ جو گورو گرنتھ صاحب اس کرتارپور والے گورو گرنتھ صاحب کو مستند سمجھ کر نقل کئے جاتے رہے۔ ان میں صرف یہ پہلی سطر ہی لکھی جاتی رہی۔[2]

گورو گرنتھ صاحب کے بعض ایسے نسخے بھی ملتے ہیں جن میں یہ ایک سطر بھی درج نہیں ہے۔[3]

(۲) راگ سارنگ میں ایک شبد سارنگ محلہ ۵ سورداس[4] کے نام پر درج ہے۔ اور اس کے آخر میں بھی سورداس کا نام آیا ہے۔ اس شبد کے متعلق سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ یہ شبد گورو ارجن جی کو نامکمل صورت میں ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اس کی تکمیل خود کی ہے۔ اور اس میں سورداس کے ساتھ ہی اپنا نام بھی شامل کر دیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ایک اور صاحب نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ کسی ایک چیز کے دو مصنف نہیں ہو سکتے۔[5] نیز ایک اور ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ اصلاح (محلہ ۵) کاتب صاحبان نے کی ہے۔ اور

---

[1] گورو گرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ گیانی صـ۳ دیباچہ

[2] پراچین بیڑاں صـ۶۲ دستگور بناں ہو رکچی ہے بانی لگ

[3] پراچین بیڑاں صـ۲۱۸ [4] پراچین بیڑاں بارے صـ۱۳۰

[5] کچھ ہور دھارمک لیکھ صـ۷۵ دستے بولنڈدی وار مترجم

گورو ہرگوبند جی کے زمانہ سے چلی آرہی ہے۔ گویا کہ اس شبد کے ساتھ محلہ ۵ کے الفاظ گورو ارجن جی نے شامل نہیں کئے تھے بلکہ گورو گرنتھ صاحب کے کاتب صاحبان میں سے کسی نے لکھ دیئے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کا رواج ہی پڑ گیا ہے [1] ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ایسا بھی ہے جس میں محلہ ۵ کے الفاظ نہیں ہیں۔[2]

(۳) راگ سارنگ میں بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان درج ہے :-

۲ - ۱ - ۹ - [3]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ ہے۔

بھگتاں کی سارنگ کا جملہ ۹ [4]

اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسی قسم کا میزان درج ہے [5]

---

[1] پراچین بیڑاں ۳۱۵ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۹۷
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۵۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۱۹
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۲

(۲۷) راگ ملہار

اس راگ میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس اور گورو ارجن جی کے نام پر بانی درج ہے۔ نیز بھگت نام دیو۔ اور بھگت رو داس کے نام پر بھی کچھ شبد شامل ہیں۔

(۱) گورو نانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں پانچویں شبد کی ابتدا میں یہ مرقوم ہے:۔

پردارا پردھن پر لوبھا - ہوئیں بجھے بکار[1]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے:۔

پردھن پردارا پر لوبھا - ہوئیں بجھے بکار[2]

(۲) محلہ ۳ کے نام پر درج شدہ بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے:۔

۵ - ۴ - ۱۳ - ۹ - ۱۳ - ۲۲[3]

لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

۵ - ۴ - ۱۳ - ۹ - ۲۲[4]

(۳) محلہ ۴ کے نام پر درج شدہ شبدوں میں دوسرے شبد پر یہ عنوان درج ہے:۔

"ملہار محلہ ۴"[5]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ "محلہ ۴" مرقوم نہیں ہے[6]

(۴) محلہ ۵ کی بانی کے آخر میں یعنی اشٹ پدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان دیا گیا ہے:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۲۵۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۱۹

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۶۲ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۵

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۶۵ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۶

۳ - ۸ - ۳۰ [۱]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے۔

"چھپدیاں کا جملہ - محلہ ۱ - ۹ - محلہ ۳ - ۱۳ - محلہ ۴ - ۹ -
محلہ ۵ - ۳۰ - جملہ ۶۱" [۲]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان اس طرح ہے۔

۳ - ۸ - ۳۱ - جملہ جوڑ - چوپدے ۶۱ - محلہ ۱ - ۹ -
محلہ ۳ - ۱۳ - محلہ ۴ - ۹ - محلہ ۵ - ۳۱ - تن کا جملہ
جوڑ ۶۲" [۳]

(۵) چھاپہ ٹائپ کے مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۱ پانچ اشٹ پدیوں کے بعد محلہ ۳ کی بیان کردہ اشٹ پدیاں شروع ہوتی ہیں [۴] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں ان اشٹ پدیوں کو بھی گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے [۵]

(۶) اس راگ میں درج شدہ اشٹ پدیوں کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے۔

۸ - ۱ - ۳ - ۵ - ۸ [۶]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے۔

"جوڑ اشٹ پدیاں کا - ۸ - محلہ ۱ - ۵ محلہ ۳ - ۳ -
تن کا جملہ ۸" [۷]

(۷) اگ لہار میں درج چھنت محلہ ۵ کے عنوان میں الفاظ کی ترکیب میں کچھ فرق ہے [۸] اور اس کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۷۳ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۳۳
[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۱۸ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۷۶
[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۳۵ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۷۷
[۷] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۰ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۷۸ قلمی ورق ۵۲۰

۴-۱- اشٹ پدیاں کا جملہ محلہ ۱-۵ - محلہ ۳-۳ - محلہ ۵

چھنت ۱- جملہ ۹" [1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس قسم کا میزان موجود ہے [2] لیکن چھاپہ ٹائپ میں یہ میزان نہیں ہے [3]

راگ ملہار کی وار محلہ ۱

راگ ملہار میں پہلے گورو کے نام پر ایک وار درج ہے۔ اس میں دوسرے گورو صاحبان کے نام پر بھی شلوک شامل ہیں جو اس وار میں بعد میں داخل کئے گئے ہیں۔ اور ان میں کافی گڑبڑ ہے۔

(۱) پہلی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "گور ملیئے من رہسیئے" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے [4] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں گورو انگد کے نام پر دیا گیا ہے [5]

(۲) تیسری پوڑی کے دوسرے شلوک پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے [6] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک محلہ ۱ کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے [7]

(۳) چوتھی پوڑی کے شروع میں دیئے گئے دونوں شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہیں [8] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ان دونوں شلوکوں کو پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے [9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۳۷
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۰
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸
[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۸
[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۲
[6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۷۹
[7] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۲
[8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۰
[9] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۲

(۴) چھٹی پوڑی کے شروع میں دیا گیا شلوک "جو ادنوادنو" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے[1] مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو پانچویں گورو ارجن کے نام پر منسوب کیا گیا ہے[2]

(۵) ۱۴ ویں پوڑی کے شروع کا شلوک "جو رات نہ دیوی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو ارجن کے نام پر درج ہے[3] مگر چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے[4]

(۶) ۱۵ ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے عنوان کے تحت درج ہے[5] مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے[6]

(۷) ۱۹ ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہے[7] مگر قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کو تیسرے گورو امرداس کی طرف منسوب کیا گیا ہے[8]

(۸) ۲۰ ویں پوڑی کے شروع میں ایک شلوک "راتیں کال گھٹے دن کال" دیا گیا ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۱ کا عنوان درج ہے[9] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے[10]

(۹) ۲۱ ویں پوڑی کا پہلا شلوک ایک گورو گرنتھ صاحب میں پہلے گورو نانک کے نام پر درج ہے[11] مگر دوسرے گورو گرنتھ صاحب میں اسے تیسرے گورو امرداس

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۱ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۶

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۵ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۴۲

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۴ [6] گورو گرنتھ قلمی ورک ۵۲۳

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۶ [8] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورک ۴۰۷

[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۷ [10] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورک ۴۰۸

[11] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۸۷

کے نام پر درج کیا گیا ہے[۱]

(۱۰) ۲۲ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "ناؤں فقیرے پاتشاہ" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے گورو انگد کے نام پر درج ہے[۲] لیکن ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر تیسرے گورو امرداس کا نام دیا گیا ہے[۳] اور بعض قلمی نسخوں میں اس شلوک کو پہلے گورو نانک صاحب کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۴]

(۱۱) ۲۴ ویں پوڑی کا پہلا شلوک "پوتے پانی گنی جیو" مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[۵] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک گورو امرداس کے نام پر درج کیا گیا ہے[۶]

(۱۲) ۲۶ ویں پوڑی کا دوسرا شلوک "نانک دنیا کیاں وڈیاں" دوسرے گورو انگد کے نام پر درج کیا گیا ہے[۷] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک پہلے گورو نانک کے نام پر درج کیا گیا ہے[۸]

(۱۳) ۲۷ ویں پوڑی کا پہلا شلوک مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں پہلے گورو نانک کے نام پر دیا گیا ہے[۹] قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر تیسرے گورو امرداس کا نام درج ہے[۱۰]

(۱۴) اس وار کے آخر میں "سدہ" لفظ درج ہے[۱۱] یہ سدہ لفظ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب اور قلمی نسخوں میں نہیں ہے[۱۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸ — [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی منقول از پراچین بیڑاں ص ۲۲۹ — [۴] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۸۸ — [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۸

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۰ — [۸] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۹۰ — [۱۰] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۰۹

[۱۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۲۹۱ — [۱۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۵

(۱۵) اس وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج ہے
شلوک وارنال - ۵۸ - ملہار کا جملہ - چوپدے - ۶۱ -
اشٹ پدیاں تھا چھنت ۹ - وار ۱۰ جملہ ۱۲۸ [۱]
قلمی گوروگرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے [۲] لیکن چھاپہ ٹاپ کے
موجودہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان درج نہیں کیا گیا۔ [۳]

راگ ملہار بھگت بانی

اس راگ میں صرف دو بھگتوں کے نام پر بانی درج ہے۔ یعنی بھگت نام دیو
اور رورداس کے نام پر۔

(۱) بھگت روداس کی بانی میں تیسرے شبد سے پہلے موجودہ مروجہ گورو
گرنتھ صاحب میں چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرساد [۴]

لیکن قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ مول منتر درج نہیں ہے [۵]

(۲) بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ ٹاپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان
دیا گیا ہے:۔

۳ - ۱ - ۳ [۶]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان ہے:۔

۳ - ۱ - ۳ - ۵ - جملہ ۵ [۷]

---

[۱] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۰۸۴ [۲] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۵
[۳] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۱۲۹۱ [۴] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۱۲۹۳
[۵] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶ [۶] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ص۱۲۹۳
[۷] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶

(۳) موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں رونہ اس کی چل رہی بانی کے درمیان میں یہ مول منتر درج ہے :۔

ایک اونکار ست گور پرساد[1]

گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں اس جگہ یہ عنوان شامل نہیں کیا گیا[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۲۹۳

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶

(۲۸) راگ کانڑا

اس راگ میں صرف دو گورو صاحبان گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی شامل ہے۔ نیز بھگت نام دیو جی کا صرف ایک شبد ہی درج ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ کے شروع میں پورا مول منتر دیا گیا ہے جو اس طرح ہے:

اک اونکار ست نام کرتا پورکھ نربھو نردیر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[1]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں اس جگہ چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے جو یہ ہے

اک اونکار ست گور پرساد[2]

(۲) اس راگ میں گورو رامداس کی بیان کردہ اشٹ پدیوں سے قبل درج شدہ بانی کا یہ میزان درج ہے:

۲۔ ۵۔ ۵۰۔ ۱۲ ۔ ۶۲"[3]

لیکن گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں یہ میزان یوں دیا گیا ہے۔

۲۔ ۵۔ ۵۰۔ چوپدے جملہ۔ محلہ ۴۔ ۱۲۔ محلہ ۵
۵۰۔ جملہ ۶۲[4]

(۳) اشٹ پدیوں کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں شبدوں کا میزان درج ہے جو اس طرح ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۲۹۴ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۲۶
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۰۸
[4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۱

اشٹ پدیوں کا جملہ ۶۔ محلہ ۴۔ چھنت ۔ ۶۔ محلہ ۵۔

۱۔ جملہ ۲ ؎

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے ؎ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں میزان شامل نہیں کیا گیا۔ ؎

راگ کانڑے کی وار محلہ ۴

اس راگ میں گورو رامداس کے نام پر ایک وار بھی درج ہے اس میں شلوک بھی شامل ہیں جو مختلف سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ ہیں۔

(۱) اس وار کے شروع میں ایک شلوک "رام نام ندھان ہر" سے شروع ہوتا ہے یہ شلوک چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں گورو رامداس کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے لیکن چھاپہ پتھر میں یہ گورو نانک کے نام پر درج ہے ؎

(۲) پوڑی چار پر دیا گیا شلوک جو ہر امرت نام رس کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۴ کے عنوان کے تحت درج ہے ؎ لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے ؎

(۳) اس وار کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "سدھ" لفظ دیا گیا ہے ؎ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ "سدھ" لفظ شامل نہیں کیا گیا ؎

(۴) راگ کانڑا کی وار کے آخر میں چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان ہے

؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۶۵ ؎ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۲
؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۱۲ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۱۲
؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۶۵ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۱۶
؎ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۲ ؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۱۸
؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۶۰ و قلمی ورق ۵۳۵

۵ار نال شلوک ۳۷۔ کا نڑے کا جملہ چوپدے ۶۲۰۔ اشٹ پدیاں ۶۔ چھنت ۱۰۔ وار ۱۔ جملہ ۷۰۰"[1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے[2]۔ لیکن چھاپہ ٹاپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس میزان کو شامل نہیں کیا گیا[3]۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۷۰

[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۵

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹاپ ۱۳۱۸

(۲۹) راگ کلیان

اس راگ میں گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی شامل کی گئی ہے۔ اور کسی بھگت کے نام پر کوئی شبد درج نہیں ہے

(۱) گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اشٹ پدیوں سے پہلے یہ میزان درج ہے۔

۲ - ۷ - ۱۰ [1]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان دیا گیا ہے:۔

"چوپدیاں کا جملہ ۴ - ۷ - محلہ ۵ - ۱۰ - جملہ - ۱۷ [2]

(۲) راگ کلیان کی بانی کے آخر پر یہ میزان درج ہے۔

"۸ - ۶ - چھکا - ۱ [3]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

"۸ - ۶ - چھکا - ۱ - کلیان کا جملہ چوپدے

۱۷ - اشٹ پدیاں - ۴ - جملہ - ۲۳" [4]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان درج ہے [5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۲۳ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۷۲

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۲۶ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۷۷

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۳۸

(۳۰) راگ پربھاتی

اس راگ میں گورو نانک۔ گورو امرداس۔ گورو رامداس اور گورو ارجن جی کی بانی درج ہے اور بھگت کبیر، نام دیو۔ بینی کے نام پر بھی کچھ شبد درج ہیں۔

(۱) اس راگ میں گورو نانک کے نام پر درج شدہ شبدوں میں سے ۱۲ ویں شبد کی چوتھی سطر یوں ہے :۔

نام بنال کیسے آچار[1]

لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ سطر یوں درج ہے :۔

نام بنال کیسے گن آچار[2]

(۲) راگ پربھاتی محلہ ۳ کی بانی میں دوسرا شبد گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں گورو نانک کے نام پر درج ہے[3] لیکن یہ شبد مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر ہی دیا گیا ہے[4]

(۳) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کی بانی کے آخر میں یہ میزان دیا گیا ہے :۔

۴ - ۷ - ۷ - ۱۷ - ۷ - ۲۴[5]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ میزان درج نہیں ہے[6]

(۴) محلہ ۴ کی بانی کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے :۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۳۰ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۸۷
[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۳ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۳۳
[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۳۵ [6] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۱

۲ - ۱ - ۱۷ -[1]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں ہے :-

۲ - ۱ - ۱۷ - ۷ - ۷ - ۳۱[2]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہی میزان درج ہے[3]

(۵) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ پربھاتی کی محلہ ۵ کی بانی کے بعد یعنی اشٹ پدیاں شروع ہونے سے قبل یہ میزان درج ہے :-

چوپدوں کا جملہ - محلہ ۱ - ۱۷ محلہ ۳ - ۷ - محلہ ۴ - ۷ -
محلہ ۵ - ۱۵ - جملہ ۴۶[4]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ میزان درج ہے[5] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے :-

۲ - ۲ - ۱۵[6]

(۵) راگ پربھاتی کے آخر میں یعنی سکھ گورو صاحبان کے نام پر درج شدہ بانی کے بعد چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں صرف یہ میزان دیا گیا ہے :-

۸ - ۳ - ۲ - ۷ - ۱۲[7]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے :-

۸ - ۳ - پربھاتی کا جملہ - چوپدے ۴۶ - اشٹ پدیاں
۱۲ - جملہ ۵۸[8]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے[9]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۳۷ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۰۸۵ [3] گورو گرنتھ قلمی ورق ۵۴۲ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۳۴۱ [5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۴ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۴۱ [7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۴۹ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۰۹۴ [9] گورو گرنتھ صاحب ورق ۵۴۷

راگ پربھاتی بھگت بانی

اس راگ میں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بھگت کبیر، نام دیو اور بینی کے نام پر کچھ شبد درج ہیں

(۱) اس راگ میں درج شدہ بھگت بانی کے آخر میں چھاپہ پتھر یک گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:-

بھگتاں کی پربھاتی کا جملہ ۹[1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ میزان موجود ہے[2] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں نہیں ہے[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۰۹۴ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۵۱

(۳۱) راگ جیجاونتی

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اس راگ میں صرف گورو تیغ بہادر کے نام پر چار شبد درج ہیں [۱] اس کے علاوہ کسی اور گورو یا بھگت کا بیان کردہ کوئی شبد درج نہیں ہے۔ گورو تیغ بہادر کی بانی گورو ارجن کی وفات کے کافی عرصہ بعد گورو گرنتھ صاحب میں شامل کی گئی تھی۔ گیانی گیان سنگھ جی کے نزدیک گورو ارجن جی کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں بھی راگ جیجاونتی میں بانی درج تھی [۲] وہ بانی کسی اور گورو یا بھگت کی بیان کردہ ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ گورو تیغ بہادر جی تو اس زمانہ میں ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چھاپہ پتھر۔ کے گورو گرنتھ صاحب میں راگ جیجاونتی میں درج شدہ گورو تیغ بہادر کی یہ بانی راگ جیتسری کے بعد درج ہے۔ [۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۵۲ [۲] تواریخ گورو خالصہ

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۵۸۴ د قلمی ورق ۳۱۱ د قلمی ورق ۲۲۵

متفرق بانیاں

شلوک سہس کرتی محلہ ۱

گورو گرنتھ صاحب میں ۳۱ راگوں میں درج شدہ بانی کے بعد کچھ شلوک وغیرہ بھی درج ہیں جن میں پہلے نمبر پر شلوک سہس کرتی شامل ہیں۔ موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک کے نام پر چار شلوک درج ہیں۔ یہ شلوک گورو ارجن جی تک کیونکر پہنچے۔ اس بارہ میں سکھ ودوانوں نے مختلف روایات بیان کی ہیں چنانچہ اکثر سکھ ودوان تو یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ شلوک کرشن لال اور ہر لال بنارس سے گورو ارجن جی کے پاس لائے تھے اور گورو ارجن جی نے ان سے یہ شلوک لے کر گرنتھ صاحب میں درج کر دیئے لیکن سردار ادھم سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ شلوک دراصل بنارس کے پنڈتوں کرشن لال اور ہر لال ہی کے بیان کردہ تھے لے

لیکن جہاں تک گورو گرنتھ صاحب کا اپنا تعلق ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان چار وں شلوکوں میں سے صرف پہلا شلوک ہی گورو نانک کا بیان کردہ ہے۔ بقیہ تینوں شلوک گورو نانک جی کے بیان کردہ نہیں ہیں لے چنانچہ ان تینوں میں سے پہلا شلوک جو پھپنگ تس جس کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ راگ ماجھ کی وار میں ۲۲ پوڑی میں درج ہے وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان دیا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شلوک گورو انگد جی کا بیان کردہ ہے تے

بقیہ دو شلوک بھی راگ آسا کی وار میں درج ہیں وہاں ان پر محلہ ۲ مرقوم ہے

لے دربار صاحب ص۹۰ حاشیہ

لے پراچین بیڑاں ص۵۰ حاشیہ تے گورو گرنتھ صاحب ص۱۴۵

جن سے ان کا گورو انگد جی کے بیان کردہ ہونا ثابت ہوتا ہے[1]

(۲) شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ کرتارپور والے گورو گرنتھ صاحب میں ان تینوں شلوکوں سے قبل مول منتر دیا گیا ہے[2] جو انہیں پہلے شلوک سے بالکل الگ کر دیتا ہے۔ ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ایسا ہے جس میں ان تینوں شلوکوں سے قبل یعنی پہلے شلوک کے بعد یہ مول منتر درج ہے:-

اک اونکار ستگور پرساد[3]

شلوک سہس کرتی محلہ ۵

محلہ ۱ کے نام پر درج شدہ شلوکوں کے بعد محلہ ۵ کے نام پر شلوک درج ہیں۔

(۱) موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ان شلوکوں کی ابتدا میں پورا مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:-

اک اونکار ست نام کرتا پرکھ نربھو نرویر اکال
مورت اجونی سیبھنگ گور پرساد[4]

لیکن گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ چھوٹا مول منتر درج ہے:-

اک اونکار ستگور پرساد[5]

(۲) اس بانی میں درج شدہ پہلا شلوک "پتح ماتا کتیخ پتا ..... چرپٹ ناتھ کی تصنیف سے لیا گیا ہے ..... یہ گورو ارجن جی کا بیان کردہ نہیں ہے[6]

(۳) سردار جی بی سنگھ جی کے نزدیک "نہ سنب دھرمنگ" کا شلوک جو ان شلوکوں میں دسواں شلوک ہے۔ اور ۶۹ واں شلوک " کا فنگ نرک بسرامنگ" بھی چرپٹ کی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۶۹۴   [2] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۵۳

[3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸   [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۳۵۳

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۴۸   [6] پراچین بیڑاں صفحہ ۵۲

تصنیف سے لئے گئے ہیں۔ یہ گورو ارجن جی کے اپنے بیان کردہ نہیں ہیں۔[۱]

اس کے علاوہ بعض لوگوں کے نزدیک ان سہس کرتی شلوکوں کی زبان بھی درست نہیں ہے اور بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔[۲]

گاتھا محلہ ۵

سہس کرتی شلوکوں کے بعد گورو گرنتھ صاحب میں گاتھا نام کی بانی محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہے گاتھا بھی دراصل سہس کرتی بولی کا دوسرا نام ہے[۳] لیکن بانی بیورا میں یہ مرقوم ہے کہ گاتھا دراصل ایک چھند کا نام ہے۔ جو علم موسیقی سے تعلق رکھتا ہے[۴]

پھنہے محلہ ۵

اس عنوان کے تحت بھی گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں گورو ارجن جی کی کچھ بانی درج ہے۔ اس کے کل شبد ۲۳ ہیں۔ اس بانی کا نام پھنہے کس وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اس بارہ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے:

"[پھنہے = پھر بار بار] یہ ایک چھند کا نام ہے جس میں لفظ بار بار (جیسا کہ ہر ہاں) آتا ہے"[۵]

ڈاکٹر موہن سنگھ جی نے اس بارہ میں یہی رائے ظاہر کی ہے[۶]

چوبولے محلہ ۵

اس نام کی ایک بانی جو ۱۱ شبدوں پر مشتمل ہے گورو گرنتھ صاحب کے آخری

---

[۱] پراچین بیڑاں ص۵۴ [۲] گورمت نرنے ساگر ص۲۸۶-۲۸۸

[۳] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۳۶۰ [۴] بانی بیورا ص۱۶۱

[۵] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۳۶۱ [۶] بانی بیورا ص۱۶۱

اوراق میں گورو ارجن کے نام پر درج ہے۔ گیانی گیان سنگھ، پنڈت تارا سنگھ نروتم اور سردار ادھم سنگھ وغیرہ سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ چوبولے سمن۔ موسن۔ جمالی اور تپنگ کے بیان کردہ ہیں [1] لیکن بعض ودوانوں کے نزدیک گورو ارجن جی نے ان چاروں کے خیالات کی ترجمانی میں خود ہی بنائے ہیں [2]

ان چوبولوں میں ان چاروں کے نام مذکور ہیں جیسا کہ

۱۔ سمن جوں اس پریم کی دم کیوں ہوتی سات [3]

۲۔ موسن پریم پرم کے گتو لیک کرا کرم [4]

۳۔ پیچ پیچ نمرت گھٹی کرنی کمل جمال [5]

۴۔ پرگٹ بھیو سب لوہ میں نانک ادھم پتنگ [6]

ان شبدوں میں مذکورہ الفاظ سمن موسن۔ جمال اور پتنگ کے بارہ میں شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مذکور ہے کہ یہ سکھوں کے نام تھے [7]

ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ سمن اور جمال دو بھائی تھے۔ اور موسن اور پتنگ ان کے بیٹے تھے [8]

ان دونوں کے بارہ میں سکھ کتب میں عجیب وغریب روایات پائی جاتی ہیں [9]

---

[1] تواریخ گورو خالصہ چھاپہ پتھر صفحہ ۲۰۵ و گورمت نرنے ساگر صفحہ ۳۸۴ و دربار صاحب صفحہ ۹۸

[2] بانی بیورا صفحہ ۱۷۱ و گورمت لیکچر صفحہ ۱۹۹ و گورو جس اولی صفحہ ۸

[3] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۳   [4] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۴

[5] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۴   [6] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۴

[7] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۶۳، ۱۳۶۴   [8] گورمت لیکچر صفحہ ۱۹۹

[9] بانی پرکاش صفحہ ۸۰ و گورمت لیکچر صفحہ ۱۹۹

شلوک بھگت کبیر جی

گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں بھگت کبیر جی کے نام پر ۲۴۳ شلوک درج ہیں۔ ان شلوکوں میں بعض شلوک سکھ گورو صاحبان کی طرف بھی منسوب کئے گئے ہیں۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ قلمی نسخوں اور موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں درج شدہ کبیر جی کے شلوکوں کی ترتیب بھی کچھ مختلف ہے اور تعداد میں بھی کمی بیشی ہے۔

(۱) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے نام پر ۵ اوال شلوک یہ درج ہے

کبیر سنتن کی جھنگیاں بھلی بھٹھ کوستی گاؤں
آگ لگو تو دھول ہر جیہ ناہی ہر کو ناؤں[1]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک شامل نہیں کیا گیا ہے[2]

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۲۸ وال شلوک یوں درج ہے۔

کبیر مرتا مرتا جگ موا مر بھی نہ جانیا کوئے
ایسے مرنے جو مرے بہر نہ مرنا ہوئے[3]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک بھی اس جگہ درج نہیں کیا گیا[4]

(۳) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ۵۹ ویں شلوک کے بعد گورو نانک کے نام پر ایک شلوک درج ہے جو اس طرح ہے:

مکت دوارہ ات نیکا نانا ہوئے سو جائے
ہو میں من استھول ہے کیونکر وچدے جائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۵ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۶

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۰۰

ستگور ملئے ہویں گئی جوت رہی سب آئے

ایہہ جیو سدا مکت ہے سہجے رہیا سمائے[1]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک اس جگہ کبیر جی کے شلوکوں میں درج ہے[2]

لیکن موجودہ گورو گرنتھ صاحب سے اسے حذف کردیا گیا ہے[3]

(۴) کبیر جی کے ۲۰۶ ویں شلوک کے بعد چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۲

کے نام پر یہ شلوک درج ہے

نانک چندی کرکے رکھیا جو شہہ ندر کرے

آپے پیسے آپے گھسے آپے ہی لائے لئے

ایہہ پرم پیالہ خصم کا جے بھاوے تے دے[4]

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی یہ شلوک اس جگہ موجود ہے[5] لیکن چھاپہ ٹائپ کے

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک اس جگہ درج نہیں کیا گیا[6]

(۵) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے ۲۰۹ ویں شلوک پر محلہ ۵

کا عنوان بھی درج ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ :-

محلہ ۵ - کبیر کو کر بھو کنا کرنگ پچھے اٹھ دھائے[7]

چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ کا عنوان درج نہیں ہے[8]

(۶) کبیر جی کے شلوکوں میں ۲۰۹، ۲۱۰ شلوک محلہ ۵ کے عنوان کے تحت درج ہیں[9]

یہی شلوک اس سے قبل راگ رام کلی کی وار کی پوڑی ۲۰ پر درج ہیں۔ وہاں پر بھی ان

دونوں شلوکوں پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے[10] البتہ قلمی گورو گرنتھ صاحب میں دوسرے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۱۰ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۳

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۷ [4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۱۰

[5] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۲ [6] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۷

[7] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷۵ [8] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۱۷

[9] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷۵ [10] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۹۶۵

شلوک پر "جو جاول کا رنے نکھ" کو کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ محلہ ۵ کے بجائے محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے [۱] نیز ۲۱ نمبر پر درج شدہ شلوک بھی راگ رام کلی کی وار میں ۱۹ ایں پوڑی میں دوسرے نمبر پر دیا گیا ہے [۲]

(۷) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ۲۲۰ واں شلوک جو "چنتا بھی آپ کرائسی" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ محلہ ۳ کے نام پر درج ہے [۳] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے [۴]

(۸) اس کے علاوہ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۷۶ اور ۸۸ کے شلوکوں سے پہلے کبیر کا لفظ دیا گیا ہے [۵] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں ان شلوکوں کے شروع میں کبیر لفظ نہیں ہے [۶]

(۹) ۱۱۲ کے شلوک کے شروع میں کبیر لفظ نہیں ہے [۷] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کے شروع میں کبیر لفظ موجود ہے [۸]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۱۰ [۲] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۶، ۹۶۵

[۳] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۶۶ [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۶۹-۱۳۶۸ [۶] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۱۱

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷۰ [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۱۳

شلوک شیخ فرید جی

گورو گرنتھ صاحب میں کبیر جی کے شلوکوں کے بعد فرید جی کے نام پر ۱۳۰ شلوک درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض شلوک سکھ گورو صاحبان کے بیان کردہ بھی ظاہر کئے گئے ہیں:

(۱) فرید جی کے ۱۲ ویں شلوک کے بعد محلہ ۳ کے عنوان کے تحت ایک شلوک درج ہے جو فریدا کالی دھولی صاحب سدا کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں اسے گورو امر داس کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۱] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۳ کا عنوان نہیں ہے[۲]

(۲) ۱۴ ویں شلوک سے قبل قلمی گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کا عنوان مندرج ہے[۳] موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ یہ عنوان نہیں ہے[۴]

(۳) فرید جی کے ۶۴ ویں شلوک سے قبل چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں فرید کا لفظ شامل کیا گیا ہے[۵] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس جگہ یہ لفظ شامل ہے[۶] لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ میں اس جگہ یہ لفظ نہیں ہے[۷]

(۴) ۸۸ ویں شلوک میں موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں "فرید" کا لفظ شروع میں درج ہے[۸] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس جگہ پر یہ لفظ نہیں دیا گیا[۹]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷۸ — [۲] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۳۴۷ م

[۳] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۳۷ — [۴] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۷۸

[۵] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۲۱ — [۶] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۲

[۷] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۳۸۱ — [۸] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۳۸۲

[۹] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۲۴

(۵) ۱۰۴ کا شلوک موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں تیسرے گورو امرداس کے نام پر درج ہے[۱] لیکن مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے[۲]

(۶) ۱۰۵ نمبر کے شلوک پر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو کا نام دیا گیا ہے[۳] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ نہیں ہے[۴]

(۷) ۱۰۶ نمبر کے شلوک سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ وغیرہ کا کوئی عنوان نہیں ہے[۵] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے[۶]

(۸) شلوک نمبر ۱۰۹ اور ۱۱۰ پر چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کا عنوان دیا گیا ہے[۷] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ عنوان درج نہیں ہے[۸]

(۹) شلوک نمبر ۱۱۱ پر محلہ ۵ کا عنوان درج ہے[۹] لیکن قلمی گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک پر محلہ ۵ نہیں ہے[۱۰]

(۱۰) ۱۱۳ ویں شلوک سے قبل چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں "فرید" لفظ درج ہے[۱۱] اور مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں فرید لفظ نہیں ہے[۱۲]

---

۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۱۸۳ ۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۲۳
۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۸۳ ۴ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۲۳
۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۸۳ ۶ قلمی ورق ۵۵۹ ۷ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۸۳
۸ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۹ ۹ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۸۳
۱۰ گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۵۹ ۱۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۲۴
۱۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۳۸۴

بھاٹوں کے سوئیے

گورو گرنتھ صاحب کے آخری اوراق میں ص۱۳۸۵ سے ص۱۴۰۹ تک بھاٹوں کے نام پر بھی کچھ بانی درج ہے۔ یہ بھاٹ کون تھے اس بارہ میں بھی سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں۔ اور ان خیالات میں تضاد بھی بے حد پایا جاتا ہے۔

پہلا خیال ان بھاٹوں سے متعلق پہلا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ بھاٹ چاروں ویدوں کے اوتار تھے یعنی ایک ایک وید چار چار انسانوں کی شکل اختیار کر کے گورو ارجن جی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور یہ سکھ گورو صاحبان کی مدح میں اچارن کئے تھے[1] بھائی سنتوکھ جی نے ان بھاٹوں کے بارے میں یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ یہ بھاٹ گورو صاحبان کی مدح سرائی کرنے کے بعد انسانوں سے ویدوں کی شکل میں تبدیل ہو گئے تھے[2]

بھائی ویر سنگھ ایسے ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ ویدوں کا انسانی شکل اختیار کر کے گورو ارجن جی کی خدمت میں حاضر ہونا ناممکنات میں سے نہیں ہے[3] لیکن اس کے برعکس ایک اور ودوان نے بیان کیا ہے کہ ویدوں کا جو خالص کتابیں ہیں انسانوں کی شکل میں آنا کون تسلیم کر سکتا ہے۔ اس قصہ کا تمام ڈھانچہ بے بنیاد اور ناممکن ہے۔ اور

---

[1] جیون بھائی گورداس جی مصنفہ سنت سمپورن سنگھ ص۸۹ و بھگت مال ص۱۰۲ و سوڈھی چمتکار ص۲۰۹ و بھگت بانی مترجم سمپرداۓ ص۱۳۲ و گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۲ انسو ۴۸ و گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ و ستگور بنال ہور کچی ہے بانی ص۱۹۳

[2] گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۳ انسو ۴۸

[3] گورپرتاپ سورج سمپادنا ص۱۲۳۲

جھوٹا ہے۔ کتابیں کبھی انسان نہیں بن سکتیں۔[۱] ایک اور ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ بھاٹ چاروں ویدوں اور برہما کے اوتار نہیں تھے۔ بلکہ ویدی وغیرہ چار نسلوں کے راؤ اور بھاٹ تھے۔[۲]

دوسرا خیال ان بھاٹوں کے بارہ میں سکھ ودوانوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ ویدوں کے اوتار نہیں بلکہ ویدوں کے عالم فاضل تھے۔ اکثر ویدوں کے عالموں کو بھٹاچاریہ کہا جاتا ہے۔[۳] بعض لوگوں نے ویش جاتی کی عورت کے بطن سے شودر کی اولاد کو بھاٹ بیان کیا ہے۔[۴] اس کے برعکس ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے۔ بھاٹ نسل کوئی خاص اہمیت رکھنے والی قوم نہیں اور نہ یہ لوگ عالم فاضل ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مفت خوروں کی طرح نقال اور چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ کسی بڑے راجہ مہاراجہ وغیرہ کی تعریف کر دی اور انعام حاصل کر لیا۔ اسی طرح بیاہ شادیوں کے موقعہ پر یہ لوگ دولہا اور اس کے خاندان کی مدح سرائی کرتے ہیں اور انعام وصول کرتے ہیں۔ ان کی بگڑی ہوئی شکل آجکل کے بھانڈ ہے ہیں۔[۵]

الغرض بعض ودوانوں کے نزدیک یہ بھاٹ ہندوؤں کا ایک بہت ادنیٰ قسم کا فرقہ ہے۔ ان کا کام بھیک مانگ کر گزارہ کرنا اور بڑے لوگوں کی مدح سرائی کرنا ہے مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے ان بھاٹوں کے متعلق مندرجہ ذیل خیال کا اظہار کیا ہے:۔

سچ داتار وسار کے منگتیاں نوں منگن جاہی

... ...

بڑھدے بھٹ کوت کر کوڑ کوست مکھوں الائی[۶]

---

۱ سنگور رناں ہو رکھی ہے بانی ص۱۹۵ و ص۱۹۹ ۲ پراچین بیڑاں ص۲۳۰ ۳ گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت ص۲۱۲۷ بھگت بانی سترجیم ص۶۳۰ ونادال تے تھاوال دا کوش ص۱۲۲ دوربار صاحب ص۲۸ ۴ جہان کوش ص۲۴۰۹ ۵ سنگور رناں ہو رکھی ہے بانی ص۱۹۲ ۶ سنگور رناں ہو رکھی ہے بانی ص۹۶ واراں بھائی گورداس ص۱۶ پوڑی ۹

بھائی گورداس جی نے ان بھاٹوں کو بھیک مانگنے والے اور جھوٹے لوگوں میں شمار کیا ہے۔ سردار جی بی سنگھ جی نے ان سے متعلق اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے[1]

تیسرا خیال گورو گرنتھ کوش میں ان بھاٹوں کا تعارف مندرجہ ذیل الفاظ میں کروایا گیا ہے۔

"بھاٹ ایک عزت کا لقب ہے جو پہلے صاحبزادوں کو اور بعد میں بڑے بڑے وِدوانوں کو دیا جاتا تھا ...... وہ شاعر جن کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے یہ حق کے متلاشی اور اچھے وِدوان تھے"[2]

بعض اور سکھ وِدوانوں نے بھی ان کا حق کے متلاشی ہونا بیان کیا ہے[3]

خود گورو گرنتھ صاحب سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ یہ بھاٹ ایک سال تک تلاشِ حق کے لئے سرگرداں رہے جیسا کہ ان بھاٹوں کے سوئیوں میں ہی ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

"دیو سنت ہوں ٹول سادھ بہتیرے ڈٹھے۔ سنیاسی تپسی مکھوں اے پنڈت مٹھے
برس ایک ہوں پھر یو کنے نہ پرچو لایو - کہتیاہ کہتی سنی رہت کو خوشی نہ آیو
ہر نام چھوڑ دوجے لگے تن کے گن ہوں کیا کہیو
گور دئی ملایو بھکھیا جو تو رکھے تو رہیو"[4]

یعنی ہم ایک سال تک حق کی تلاش میں سرگرداں رہے۔ اب خدا تعالے نے گورو ملا دیا ہے۔ جس طرح تو رکھے گا ہم اسی میں خوش رہیں گے۔ ایک اور وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ انہیں اپنے بارہ میں کوئی خبر نہ تھی[5]

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۴۳ [2] گورو گرنتھ کوش صفحہ ۱۰۴

[3] ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۱۴۴

[4] گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۹۶

[5] سودھی چمتکار صفحہ ۲۰۵

چوتھا خیال ان بھاٹوں سے متعلق ایک خیال یہ بھی ہے کہ یہ سکھ گوروصاحبان کے خاندانی بھاٹ تھے۔ جو ان کی خوشی کی تقاریب میں مدح سرائی کیا کرتے تھے[1]

بھاٹوں کی تعداد

گوروگرنتھ صاحب میں جن بھاٹوں کی بانی درج ہے۔ ان کی تعداد کے بارہ میں بھی سکھ وِدوانوں کو اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کی تعداد ۱۷ تھی۔ اور ان کے نام یہ تھے:۔

(۱) بھکھے (۲) کل (۳) کلسہار (۴) نل (۵) جلن (۶) دل
(۷) سل (۸) جل (۹) بھل (۱۰) ہرنبی (۱۱) جالپ (۱۲) بل
(۱۳) کیرت (۱۴) گوبند (۱۵) داس (۱۶) سوانگ (۱۷) متھرا[2]

لیکن ایک وِدوان نے ان کی تعداد صرف ۱۲ بیان کی ہے[3]

بعض سکھ ودوانوں نے ان بھاٹوں کی تعداد صرف گیارہ بیان کی ہے[4] پروفیسر پیارا سنگھ جی پدم نے ان کی تعداد ۱۴ ہی بتائی ہے[5] ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس بارہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

پانچ سوئیوں کے مصنفین کا نام نہیں ملتا[6]

---

[1] پراچین بیڑاں ص۲۳ [2] گوربانس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴ وستگور بنال ہورکچی ہے بانی ص۱۹۳ و گوروگرنتھ کوش ص۱۰۸ دگورپور پرکاش ص۵ منڈ ۴، بھگت بانی سیمپردائی ص۱۳۷ و سوڈھی چمتکار ص۲۰۹ وجیون بھائی گورداس ص۸۹ بانی بیورا چکرہ ص۳۵

[3] رسالہ پنجابی ساہت اپریل ۱۹۳۶ء

[4] گورمت نرناسنی ص۱۵۶ و گورمت لیکچر ص۱۸۷

[5] رسالہ پنج دریا اگست ۱۹۴۶ء

[6] بانی بیورا ص۹۶

بھاٹوں کی بانی کا نام

ان بھاٹوں کی بیان کردہ بانی سے تعلق جس کا نام سویئے ہے۔ ڈاکٹر چرن سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بھاٹوں نے اپنی بھاٹ زبان میں سویئے بنائے ہیں جن میں "سورٹھے" "چھپے" "جھولنے" اور "کبت" وغیرہ شامل ہیں۔ سو یہ بھاٹوں کی شاعری ہے .... سویا عام طور پر سات "بھگن" یا سات "تگن" سے بنایا جاتا ہے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ ویدوں کے ان لاثانی ودوان بھاٹوں کے بیان کردہ سویئوں کا نام وزن کے لحاظ سے صحیح نہیں، البتہ یہ نام ان کی بھاٹ زبان کے لحاظ سے دیا گیا ہے۔

بھاٹوں کی بانی کا مضمون

بھاٹوں کی بانی میں بیان کردہ مضمون سکھ گورو صاحبان کی مدح سرائی ہے اور یہ مدح سرائی خود سکھ ودوانوں کے نزدیک خوشامد بھری بانی اور حد سے بڑھا ہوا مبالغہ ہے۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ خوشامد بھری بانی بھاٹوں کی اولاد نے ہی لا کر دی ہوگی۔[2] ایک اور سکھ ودوان نے اس بانی کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ بھاٹوں کی بیان کردہ بانی کا سدھانت بہت ادنیٰ ہے اور سکھ مذہب کے خلاف ہے۔ اور بھاٹوں کی کوئی تاریخ نہیں ملتی۔[3]

شرک کی تعلیم

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ بھاٹوں نے اپنی بانی میں سکھ گورو صاحبان کی مدح سرائی

---

[1] بانی بیورا صلہ ۹

[2] پراچین بیڑاں ص۱۳ و ۲۲

[3] ست گور نال بیورکھی ہے بانی ص۲۵

کی ہے اور اس مدح سرائی میں اس حد تک کہا ہے کہ :-

(۱) آپ نارائن کلا دھار جگ میں پروریو[1]

(۲) جوت روپ ہر آپ گورو نانک کہائیو[2]

(۳) انگد انت مورت جگ دھاری[3]

(۴) گورو رامداس کارن کرن جوتو راکھیں تو رہو[4]

(۵) شگور رو سیوا الکھ گت جاں کی سری رام داس تارن ترن[5]

(۶) بھن متھرا کچھ بھید نھیں گور ارجن پرتکھ ہر[6]

ان مندرجہ بالا بیدوں میں بھاٹوں نے سکھ گورو صاحبان کو خدا تعالیٰ قرار دیا ہے جو حد درجہ کا شرک ہے۔ کوئی بھی انسان خدا تعالیٰ نھیں بن سکتا۔

گورو نانک نے خود اپنے بارہ میں فرمایا ہے :-

(۱) ہم آدمی ہاں اک دمی مہلت مہت نہ جانا[7]

(۲) مانس مورت نانک نام[8]

یعنی ہم انسان ہیں اور میرا نام نانک ہے

گورو گوبند سنگھ جی فرماتے ہیں :-

جے ہم کو پرمیشر اچ ہیں ۞ تے سب نرک کنڈ مول پرہیں[9]

ایک سکھ ودوان نے ان بھاٹوں کی بانی سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

بھٹ رچنا کے سدھانت کا گوربانی رد کرتی ہے[10]

---

۱ بھاٹوں کے سوئیے محلہ تیجے کے ص ۱۳۹۵ ۲ بھاٹوں کے سوئیے محلہ پانچویں کے ص ۱۴۰۸

۳ بھاٹوں کے سوئیے محلہ چوتھے کے ص ۱۴۰۵ ۴ بھاٹوں کے سوئیے محلہ تیسرے کے ص ۱۳۹۵

۵ بھاٹوں کے سوئیے محلہ چوتھے کے ص ۱۴۰۲ ۶ بھاٹوں کے سوئیے محلہ پانچویں کے ص ۱۴۰۹

۷ گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ ص ۶۶۰ ۸ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ ص ۳۵۵

۹ دسم گرنتھ ص ۵۸ ۱۰ شگور نال ہور کچھ ہے بانی ص ۲۵۱

اس بانی میں بھاٹوں نے سکھ گوروصاحبان کو ہندو اوتاروں سے تشبیہ دی ہے۔ اور انھیں نرسنگھ وغیرہ کا اوتار قرار دیا ہے[۱] نیز ذات پات کا پرچار بھی کیا ہے۔ اور سکھ گوروصاحبان کو بھلہ اور سوڈھی وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا ہے[۲]۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

جب خود گوروصاحبان کا عقیدہ ذات پات کے خلاف ہے تو ان بھاٹوں کو کیا حق ہے کہ وہ زبردستی انھیں پچھلی ذاتوں کے نام سے یاد کریں۔ یہ تو گورو لقب کی توہین ہے[۳]

ان سوئیوں کے آخر میں چھاپہ ٹائپ کے گوروگرنتھ صاحب میں یہ میزان دیا گیا ہے:۔

"۲-۲۱-۹-۱۱-۱۰،۱۰-۲۲-۶۰-۱۲۲"[۴]

قلمی گوروگرنتھ صاحب میں اس کی بجائے یہ میزان درج ہے:۔

۲-۲۱-۹-۱۰-۲۲-سوئیوں کا جملہ-۱۴۲-۲۰

بھاٹاں کے ۱۲۲ تن کا جملہ جوڑ ۱۴۲[۵]

اور چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں اس جگہ صرف یہ میزان دیا گیا ہے:۔

۲-۲۱ سوئیوں کا جملہ ۱۴۲[۶]

---

[۱] گوروگرنتھ صاحب سوئے محلہ چوتھے کے ۲،۱۲۳۹ [۲] گوروگرنتھ صاحب سوئے محلہ تیجے کے ۱۳۹۳
[۳] گورو نانک ناں ہور کہیا ہے بانی ۲۴۳ [۴] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۰۹
[۵] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۶۹ [۶] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۴۵

شلوک واراں تے ودھیک

گورو گرنتھ صاحب میں ص۱۴۱۰ سے ص۱۴۲۹ تک شلوک واراں تے ودھیک درج ہیں
ان میں محلہ ۱ محلہ ۳ محلہ ۴ اور محلہ ۵ کے بیان کردہ شلوک شامل ہیں۔ اور ان کے
بعد محلہ ۹ کے شلوک درج ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں ان
شلوکوں کی ترتیب میں فرق ہے۔ چنانچہ بعض میں یہ شلوک بھگت کبیر، بھگت فرید
اور بھاٹوں کے سوئیوں سے پہلے درج کئے گئے ہیں۔[1]

(۲) قلمی گورو گرنتھ صاحب میں ان شلوکوں سے قبل چھوٹا مول منتر دیا گیا ہے۔
جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست گور پرسادِ[2]

لیکن اس کے برعکس مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں ان شلوکوں سے قبل مکمل
مول منتر درج ہے جو اس طرح ہے:۔

اک اونکار ست نام کرتا پرکھ نربھو نرویر
اکال مورت اجونی سیبھنگ گور پرسادِ[3]

اس کے علاوہ ان شلوکوں میں یہ گڑبڑ بھی ہے کہ اگر مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب
میں ایک شلوک محلہ ۱ کا بیان کیا گیا ہے تو دوسرے گورو گرنتھ صاحب میں اسی شلوک
کو کسی اور گورو کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب
میں ایک شلوک محلہ ۳ کے شلوکوں میں "برہمن کیلی گھات ....." کا درج ہے۔ جو کہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۲ و ورق ۷۴۰
[2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۴ و ورق ۷۴۰
[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۴۱۰ و چھاپہ پتھر ص۱۱۲۵

مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں نمبر ۴ پر درج ہے[۱] لیکن یہی شلوک چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۱ کے شلوکوں میں درج ہے اور وہاں اس کا نمبر ۳۲ ہے[۲] اور گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں بھی اس شلوک کو محلہ ۱ کے شلوکوں میں نمبر ۳۲ پر درج کیا گیا ہے[۳]

(۲) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب محلہ ۱ کے شلوکوں کے آخر میں ایک شلوک "پورے کا کیا سب کچھ پورا ......" درج ہے۔ اس کا نمبر ۳۳ ہے[۴] لیکن اسی شلوک کو چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں محلہ ۳ کے شلوکوں میں نمبر ۱ پر درج کیا گیا ہے[۵]

(۳) گوروگرنتھ صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں محلہ پہلے کے شلوکوں میں شلوک نمبر ۲۹ گورو نانک کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے[۶] لیکن گوروگرنتھ صاحب کے ایک قلمی نسخہ میں اس شلوک کو گورو انگدجی کا اچارن کیا ہوا بتایا گیا ہے، کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۲ کا عنوان درج ہے[۷]

(۴) مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے چھاپہ ٹائپ میں شلوک محلہ ۳ کے کل ۶۷ شلوک درج ہیں[۸] لیکن چھاپہ پتھر کے گوروگرنتھ صاحب میں ان کی تعداد ۶۸ ہے اور نمبر ۵۹ پر ایک شلوک زائد درج ہے جو اس طرح ہے:-

بھے وچ سب اکار ہے نربھو ہر جیو سوئے
ستگور سیویئے ہر من وسے تتھے بھو کدے نہ ہوئے
دشمن دکھ تس نیڑ نہ آوے پوہ نہ سکے کوئے

---

[۱] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۱۰ [۲] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۴۱۳
[۳] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۰ [۴] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۱۳
[۵] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۴۷ [۶] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۱۲ د
چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۴۷ [۷] گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۵
[۸] گوروگرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۲۱

گورمکھ من ویچاریا جو تس بھاوے سو ہوئے
نانک آپ پت رکھسی کارج سوارے سوئے [1]

گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں بھی یہ مندرجہ بالا شلوک محلہ ۳ کے شلوکوں میں ۵۹ پر درج ہے [2]

ہمارے پاس ایک قلمی نسخہ ایسا بھی ہے جس میں ان شلوکوں کی تعداد ۶۲ ہے اور ابتدائی شلوکوں کی ترتیب میں بہت گڑبڑ ہے [3]

(۵) موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں ایک شلوک محلہ ا کے شلوکوں میں ۲۸ پر درج ہے۔ اس پر محلہ ۳ کا عنوان دیا گیا ہے اور وہ ایک ہی سطر ہے جو اس طرح ہے۔ [4]

لاہور شہر امرتسر صفتی دا گھر [4]

اس بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ یہ گورو امرداس جی کا بیان کردہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امرتسر نام اس قصبہ کا پانچویں گورو کے زمانہ میں ہوا ہے پہلے اس کا نام چک گرداس اور پھر رام داس پور تھا اس سے پہلے اسے بھینیہ کہتے تھے [5]

یہ شلوک واراں تے ودھیک کے عنوان کے تحت گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں کیوں درج کئے گئے۔ اس بارہ میں بھی سکھ ودوانوں کے دو نظریئے ہیں۔ جن میں سے ایک تو یہ ہے کہ جب گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا تو ایک سکھ یہ شلوک لیکر آگیا۔ چونکہ گورو صاحب گرنتھ صاحب مرتب کروا چکے تھے۔ اس لئے ان شلوکوں کو آخر میں درج کروا دیا گیا۔ [5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ۱۱۵۵ [2] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۴۳ دگورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۰۳ [3] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۶۹۹
[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ۱۴۱۳ [5] مہا جین بیڑ الہ ۲۹۵ و گرمت نرنے ساگر ۳۸۳

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ گورو ارجن جی نے سکھ گورو صاحبان کی بیان کردہ واروں میں جگہ جگہ شلوک شامل کئے۔ اور ان واروں کو ایک نئی ترتیب دی۔ اور جو شلوک فالتو بچ گئے انھیں شلوک واراں تے ودھیک کا عنوان دیکر آخر میں درج کروا دیا۔[1]

شلوک محلہ ۹

گورو ارجن جی کے بیان کردہ شلوکوں کے بعد گورو تیغ بہادر جی کے بیان کردہ شلوک درج ہیں۔ بقول گیانی گیان سنگھ صاحب گورو صاحب موصوف نے یہ شلوک کوئلوں سے دیواروں پر اور درخت کے پتوں پر لکھے ہوئے تھے۔ اور گورو گوبند سنگھ جی نے انھیں گرنتھ صاحب میں درج کروا دیا تھا۔ یہ کل شلوک ۵۷ ہیں۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اور گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں میں ان کی ترتیب موجودہ گورو گرنتھ صاحب سے کچھ مختلف ہے۔

(۱) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں تیغ بہادر جی کا ۱۶ واں شلوک "بھے ناسن درمت ہرن ... ہے"[2] لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک ۲۰ نمبر پر درج ہے[3]

(۲) چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں ۳۰ واں شلوک من مایا میں پھدھ رہو بسرو گوبند نام ہے"[4] لیکن چھاپہ پتھر کے گرنتھ صاحب میں ۳۰ واں شلوک" ایک بھگت بھگوان" ہے۔[5]

---

[1] مہان کوش صفحہ ۱۵ ، وستھے بلونڈ دی وار مترجم صفحہ ۱۶ آسا دی وار مترجم صفحہ ۲۴ ؛ بانی بیورا صفحہ ۱۳۰ ؛ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۲۱ ؛ پراچین بیڑاں صفحہ ۵

[2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۵۹ [3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۲۷

[4] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صفحہ ۱۴۲۷

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۶۰

(۳) چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں ۳۲ واں شلوک تیرمۃ برت ادوان کرمن میں دھرے گمان ہے[۱] چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ شلوک ۴۶ واں ہے[۲]

(۴) نمبر ۴۳ سے لیکر نمبر ۵۱ تک جس قدر شلوک درج ہیں۔ ان کی ترتیب چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ سے بہت مختلف ہے[۳]

(۵) ۵۲ ویں شلوک سے قبل چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں "دوہرا" لفظ درج ہے[۴] چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ لفظ درج نہیں ہے[۵]

(۶) ۵۴ واں شلوک بل ہوا بندھن چھوٹے سب کچھ ہوت اپائے درج ہے۔ چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ ۱۰ درج ہے[۶] اور قلمی گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں بھی اس پر محلہ دس[۱] کے الفاظ مرقوم ہیں۔ لیکن چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں اس پر محلہ کا کوئی عنوان درج نہیں۔

(۷) گورو تیغ بہادر کے بیان کردہ ان شلوکوں کے آخر میں شلوکوں کا میزان یوں ہے:۔

۱-۵۷[۷]

اس کی بجائے چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں یہ میزان یوں درج ہے:۔

شلوکاں کا جملہ محلہ ۱ - ۳۳ - محلہ ۳ - ۶۸ - محلہ ۴ - ۳۰ -

محلہ ۵ - ۲۲ - محلہ ۹ - ۵۷ - جملہ ۲۱۰[۸]

۱؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صـ۱۱۶۰ ۲؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ۱۴۲۸

۳؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ۱۴۲۸ و قلمی ورق ۵۷۵ و چھاپہ پتھر صـ۱۱۶۰

۴؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ۱۴۲۹ ۵؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صـ۱۱۶۱ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ورق ۵۷۶ ۶؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صـ۱۱۶۱ و قلمی گورو گرنتھ صاحب ۵۷۶ و شبدارتھ صـ۱۴۲۹ ۷؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ صـ۱۴۲۹

۸؎ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صـ۱۱۶۱

قلمی گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسی قسم کا میزان دیا گیا ہے۔ [۱]

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ چونکہ گورو تیغ بہادر کے یہ شلوک گورو ارجن کی وفات کے کافی عرصہ بعد گورو گرنتھ صاحب میں درج کئے گئے۔ اس لئے ان میں گوربانی کے اصول مدنظر نہیں رکھے گئے۔ چنانچہ سکھ ودوانوں کو مسلم ہے کہ ان شلوکوں میں گوربانی میں استعمال شدہ زیروں زبروں کے اصول پورے نہیں اترتے [۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۵۶۷

[۲] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۲۶

منداونی محلہ ۵

موجودہ چھاپہ ٹائپ کے گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۹ کے شلوکوں کے بعد منداونی نام کی ایک بانی درج ہے۔ اس بارہ میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہاں گورو گرنتھ صاحب ختم ہو جاتا ہے۔ ان کے نزدیک "منداونی" کے معنی "بند کرنا"۔ "ختم کرنا"۔ "روک ڈالنا" اور "حد باندھنا" وغیرہ ہیں [1]

لیکن سکھوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے نزدیک اس کے معنی بند کرنا یا ختم کرنا نہیں بلکہ "پہیلی اور بجھارت" ہے [2] اور جن لوگوں نے منداونی کے معنی "پہیلی" یا "بجھارت" بیان کئے ہیں انہوں نے اس سلسلہ میں سابقہ مصنفین کی کتب میں بھی تحریف کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے

"افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بھائی ویر سنگھ نے سوسائٹی کے گورو گرنتھ کوش اور ڈاکٹر چرن سنگھ کے بانی بیورا کے نئے ایڈیشنوں میں سے اصل مصنفین کے بیان کردہ معنی تبدیل کر دیئے ہیں اور "مندا ونی" او "مندا ونی" کو ایک لفظ ظاہر کر کے اپنی علمیت اور قابلیت کو بھاری ٹھیس پہنچائی ہے۔ کسی مصنف کے بیان کردہ معنوں کو تبدیل کر دینا درست نہیں ہے۔" [3]

ایک اور سکھ ودوان نے اس منداونی کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

منداونی بند کرنے یا ڈھانپنے کے لئے نہیں بلکہ براتسو کی باندھی گئی تھالی

---

[1] بانی بیورا صفحہ ۲۹؛ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۲۹؛ مہان کوش صفحہ ۲۶۵۵؛ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۴

[2] گورو گرنتھ کوش حاشیہ صفحہ ۱۱۲۹؛ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۲۹

[3] رسالہ سنت سپاہی امرتسر مارچ ۱۹۸۴ء

کو کھولنے کے لئے ہے۔" [1]

بعض لوگوں کے نزدیک یہ شبد گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب کے خاتمہ پر خدا تعالے کے شکریہ کے طور پر اچارن کئے تھے۔ لیکن اس کے برعکس سکھوں میں ایسے ودوان بھی موجود ہیں جن کے نزدیک منداونی کے ان دونوں شبدوں کا گورو گرنتھ صاحب کے خاتمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ سوارجی بی سنگھ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ

گورو ارجن جی نے اپنے بیاہ کے موقعہ پر برات کی باندھی گئی تھالی کو کھولنے کے لئے بنائی تھی۔ "وست یا وستو" قدیمی پنجابی میں مٹھائی کو کہتے ہیں [2]

یہی صاحب ایک اور مقام پر بیان کرتے ہیں۔

"اسے گورو ارجن جی کی شادی سے کوئی تعلق نہیں ہے [3]

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

"صاف ظاہر ہے کہ "شلوک تیرا کیتو جاتو ناہیں واراں سے بچ گئے۔ عام شلوکوں میں سے ایک شلوک ہے۔ اور خاص کر گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں مہر کے طور پر نہیں بنایا گیا تھا۔ اسی طرح منداونی والا شلوک "تھال وچ تن وست پیو ..... پریم پیار و خاص طرح کی ایک بانی تھی ... منداونی بند کرنے یا ڈھانپنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ برات کی باندھی گئی تھالی کو کھولنے کے لئے ہے۔ یہ منداونی بھی گورو گرنتھ صاحب کی جلد تیار کرنے کے بعد خاص طور پر مہر لگانے کے لئے نہیں بنائی گئی تھی۔ یہ دونوں شلوک جنھیں آجکل منداونی کہتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں پہلی جلد میں ہرگز نہیں درج کئے گئے تھے۔ اور نہ

---

[1] پراچین بیڑاں ص۱۹۳   [2] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۴۲۹

[3] پراچین بیڑاں ص۱۹۴   [4] پراچین بیڑاں ص۲۳۹

بھاٹوں کے سویئیوں کے بعد کچھ درج تھا۔ گورو گرنتھ صاحب کا خاتمہ بھاٹوں
کے سویئیوں پر ہوتا تھا[1]

موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں منداونی کے یہ دونوں شلوک گورو ارجن کے نام پر بھاٹوں کے سویئیوں اور گورو تیغ بہادر کے شلوکوں کے بعد اور راگ مالا سے پہلے درج ہیں[2] لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں دوسرا شبد "جو تیرا کیتا جاتو ناہیں" سے شروع ہوتا ہے اور "تن من تھیوے ہریا" پر ختم ہوتا ہے۔ گورو ارجن جی کا بیان کردہ نہیں۔ بلکہ گورو نانک کا فرمودہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہاں اس پر محلہ ۱ کا عنوان دیا گیا ہے۔[3] اور گورو گرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں اس شبد کو منداونی کے شلوک "تھال وچ تن وست پئیو" سے پہلے محلہ ۵ کے شلوکوں میں شامل کیا گیا ہے اور وہاں اس کا نمبر ۳ ہے[4]۔ موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں محلہ ۵ کے شلوکوں کی تعداد ۲۲ ہے[5] اور یہ شلوک ان میں شامل نہیں ہے۔ سردار جی۔ بی سنگھ کے نزدیک بھی بعض پراچین قلمی گورو گرنتھ صاحب ایسے ہیں۔ جن میں یہ شلوک محلہ ۵ کے شلوکوں میں ۲۲ واں شلوک ہے[6] ان کے نزدیک منداونی کے نام پر درج شدہ یہ شلوک گورو ارجن جی نے آخر میں درج نہیں کروائے تھے۔ بلکہ ان کے بعد اس جگہ درج کئے گئے[7] ایسے گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں یہ منداونی کا ایک شبد بھی کبیر جی اور فرید جی کے شلوکوں سے پہلے درج کیا گیا ہے۔ اور آخر میں نہیں ہے[8] پنڈت کرتار سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ منداونی گورو ارجن نے گورو گرنتھ صاحب کے

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۱۹۴ [2] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۲۹

[3] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص ۱۱۶۱ [4] گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۴۲۵ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ورق ۷۰۱

[5] گورو گرنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص ۱۴۲۶

[6] پراچین بیڑاں ۵۸، ص ۱۱۵، ص ۱۹۲، ص ۱۹۴

[7] پراچین بیڑاں ص ۱۷۱ [8] پراچین بیڑاں ص ۷۱، ص ۹۳، ص ۲۹۱، ص ۴۳۰

خاتمہ کے لئے نہیں بلکہ سورٹھ کی وار میں درج ہونے کے لئے بنائی تھی۔ جہاں پہیلی کے طور پر
شبد بیان کیا ہے۔ اور بعد میں اس پہیلی کا جواب دیا ہے لہ

لہ سوچنا ۲ ص ۴۲

منداونی کے بعد

موجودہ مروجہ گورو گرنتھ صاحب میں منداونی کے بعد صرف راگ مالا ہی درج ہے۔ لیکن چھاپہ پتھر کے گورو گرنتھ صاحب میں کچھ اور شبد بھی درج ہیں۔ جو موجودہ مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب میں شامل نہیں کئے گئے۔ ان شبدوں کی مختصر تفصیل یہ ہے:۔

(۱) شلوک محلہ ۱۔ جت در لکھ محما لکھ بہ ہماشن ہیش ؎۱

(۲) شلوک محلہ ۱۔ ایس کلیول بچ بھیتیوں ؎۲

(۳) درخت نہ وہی نانکا ؎۳ (۴) بائے آتش ؎۴

(۵) رتن مالا ؎۵ (۶) حقیقت راہ مقام کی سالکھی ؎۶

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ گورو ارجن جی نے یہ شبد اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں جو انھوں نے بھائی گورداس سے تیار کروایا تھا شامل نہیں کئے تھے بلکہ بھائی بنوں نے جو گورو گرنتھ صاحب خود تیار کیا تھا اس میں درج کروائے تھے ؎۷ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ بھائی بنوں جی نے یہ زائد شبد گورو گرنتھ صاحب میں درج نہیں کروائے تھے ؎۸ بلکہ ان کے بعد دوسرے لوگوں نے یہ شبد گورو گرنتھ صاحب میں درج کئے تھے ؎۹ ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ جب بھائی بنوں نے ان زائد شبدوں والا گورو گرنتھ صاحب تیار کرکے گورو ارجن کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے یہ کہا۔ کہ

؎۱ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۱ ؎۲ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۲

؎۳ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۲ ؎۴ گورو گرنتھ چھاپہ پتھر ص۱۱۶۲

؎۵ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۳ ؎۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۱۱۶۷

؎۷ گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۲ د اتہاس سکھ گورو صاحبان ص۲۰۱

؎۸ پراچین بیڑاں ص۱۲۷ ؎۹ پراچین بیڑاں ص۱۲۸

ہمیں بھی یہ شبد دستیاب ہو جاتے تو ہم بھی انھیں گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دیتے۔[1]
اس کے برعکس ایک ودوان کا یہ بیان ہے کہ بابا موہن کی پوتھیوں میں یہ شبد موجود تھے۔
گورو ارجن جی نے موہن کی پوتھیوں سے دوسری بانی گورو گرنتھ صاحب میں درج کروا دی
لیکن ان شبدوں کو چھوڑ دیا۔[2] اس کے برعکس بعض ودوانوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ
گورو ارجن جی نے جب گورو گرنتھ صاحب کی دوسری جلد بوڑھے سندھو سے تیار کروائی۔ تو
اس میں بھی یہ زائد شبد درج کروا دیئے[3] اور اس کے بعد یہ شبد گورو گرنتھ صاحب کا
حصہ بن گئے۔ چنانچہ اس وقت گورو گرنتھ صاحب کے اکثر پراچین قلمی نسخے ایسے ملتے ہیں۔
جن میں یہ زائد شبد درج ہیں۔ سردار جی بی سنگھ صاحب نے ایسے گرنتھوں کا تفصیل سے
ذکر کیا ہے۔[4]

بھائی ویر سنگھ جی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ حقیقت راہ مقام کی سالکھی ۱۶۹۱ بکری
سے قبل کی ہے[5]

پریا سری گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر کے آخر میں بانے آتش۔ ایس کلیوں پنج بھیتوں
اور رتن مالا وغیرہ بانیوں کا ذکر موجود ہے اور ان کے معنی بیان کئے گئے ہیں[6]

ہمارے پاس گورو گرنتھ صاحب کے تین قلمی نسخے ہیں۔ اور تینوں کے آخر میں یہ
زائد بانیاں موجود ہیں اور ان بعنوان شلوک واراں تے ودھیک دیا گیا ہے۔ اور پہلے نمبر

---

۱ ہمایر کاخ مصنفہ بھائی موتا سنگھ چھاپہ پتھر صفحہ ۱۱۴ ۲ پراچین بیڑاں صفحہ ۳۰
۳ راگ مالا کھنڈن ص۔ و راگ مالا منڈن ص ۔ دیباچہ پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۱
۴ پراچین بیڑاں صفحہ ۱۲۱ ۔ ۱۴۴ و ۱۵۳ و ۱۵۷ و ۱۶۸ و ۲۰۲ و ۲۱۹ و
۲۳۴ و ۲۸۲ و ۲۸۶ و ۲۹۲ و ۲۹۸ و ۳۰۳ ۳۱۳ و ۳۲۱ و ۳۴۴ و
۲۶۴ و ۲۸۷ و خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۹۴
۵ گور پرتاپ سورج سمپادت صفحہ ۵۷
۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۳۳۷ و ۳۳۸

پرچیت درکھ محلا دوسرے نمبر پر بابائے آتش۔ تیسرے نمبر پر رتن مالا درج ہے۔ ان میں
سے ایک گورو گرنتھ صاحب میں رتن مالا کے بعد راگ مالا اور اس کے بعد حقیقت رہ مقام
راجہ شونابھ کی اور اس کے بعد کچھ متفرق شلوک درج ہیں اور دوسرے گورو گرنتھ صاحب
میں حقیقت رہ مقام کی ساکھی راگ مالا سے پہلے درج ہے۔ اور تیسرے گورو گرنتھ صاحب
میں بھی حقیقت راہ مقام کی ساکھی کے بعد راگ مالا درج ہے۔ اور ان دونوں کے
آخر میں سیاہی کی بدھی بھی موجود ہے۔

راگ مالا

گوروگرنتھ صاحب کے آخر میں راگ مالا کے نام پر بھی ایک بانی درج ہے۔ لیکن گوروگرنتھ صاحب کے متعدد قلمی نسخے ایسے ہیں جن کے آخر میں راگ مالا نہیں ہے[1] اور بعض قلمی نسخے ایسے بھی ملتے ہیں جن میں یہ راگ مالا زائد بانیوں کے بعد بلکہ بیاہی کی بدھی کے بھی بعد میں درج ہے[2] اور بعض ایسے مطبوعہ نسخے موجود ہیں جن میں راگ مالا چھپی ہوئی نہیں ہے[3]

یہ راگ مالا کافی عرصہ سے سکھ ودوانوں کی بحث کا ایک خاص مضمون بنی ہوئی ہے اور "راگ مالا کھنڈن" اور "راگ مالا منڈن" اور "راگ مالا" وغیرہ نام کی کئی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ پچھلے دنوں پھر سکھ اخبارات میں اس موضوع پر بحث شروع ہو گئی تھی۔ اور فریقین کی طرف سے اس کے حق میں اور اس کے خلاف متعدد مضامین شائع ہوئے تھے۔ ایک فریق اسے گوروارجن کی بیان کردہ گوربانی تسلیم کرتا ہے اور دوسرا فریق کسی حالت میں بھی اسے گوربانی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ایک فریق کے نزدیک اس کے نہ پڑھنے سے گوروگرنتھ صاحب کے سادھارن پاٹھ یا

---

[1] راگ مالا کھنڈن صفحہ ۳۱، صفحہ ۹۳، خالصہ رہت پرکاش صفحہ ۹۶، صفحہ ۹۷، صفحہ ۹۸ و پراچین بیڑاں صفحہ ۳۲۸ و رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء

[2] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۸۵ و پراچین بیڑاں صفحہ ۱۴۲، صفحہ ۱۴۵، صفحہ ۱۵۳، صفحہ ۱۵۷، صفحہ ۱۶۲، صفحہ ۱۶۵، صفحہ ۲۰۳، صفحہ ۲۱۹، صفحہ ۲۸۲، صفحہ ۲۸۶، صفحہ ۲۹۲

[3] راگ مالا کھنڈن صفحہ ۳۳ سوچ ن ۱ صفحہ ۹ و پراچین بیڑاں صفحہ ۱۴۲ و رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء

اکھنڈ پاٹھ کی تکمیل نہیں ہوتی ؎ دوسرا فریق اس کے پڑھنے سے گورو گرنتھ صاحب کے پاٹھ کے ثواب کا ضائع ہو جانا یقین کرتا ہے۔ جیتو کا مورچہ ختم ہونے پر سکھوں نے ایک سو ایک اکھنڈ پاٹھ رکھے تو اس وقت اس کے خاتمے مندا دنی پر کیے گئے یعنی یہ راگ مالا نہ پڑھی گئی۔ اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ مگر شرومنی گوردوارہ کمیٹی نے اعتراض رد کر دیا اور راگ مالا نہ پڑھی گئی ؎

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس قسم کی بحث کے پیش نظر لکھا تھا کہ:۔

کرت سماج سدھار ہیں ایک جن جنہوں نے دنیا کے پرچار کو سنبھالا ہے

... ...

ایسے سمے انہی کے بیچ گورمکھن کے سیم پھاس کے گل پڑی راگ مالا ہے ؎

اب تک سکھ کتب میں اس راگ مالا سے متعلق جو خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

پہلا خیال راگ مالا سے متعلق پہلا یہ خیال پیش کیا جاتا ہے کہ جب گورو ارجن جی نے گورو گرنتھ صاحب مرتب کروایا۔ تو تمام راگ مع اپنے اہل و عیال کے گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تکلیف کا اظہار کیا کہ لوگ غلط طریق پر راگ گاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انھیں بہت دکھ پہنچتا ہے۔ گورو جی نے انھیں تسلی دی۔ اور گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں یہ راگ مالا درج کروا دی۔ تاکہ لوگ ہر ایک راگ سوچ سمجھ کر گایا کریں۔ اور راگوں کو دکھ نہ دیں ؎

اس خیال کی تائید میں جملہ راگ اپنے بال بچوں کے ساتھ گورو ارجن جی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے سگورو گرنتھ صاحب سے یہ سند بھی پیش کی جاتی ہے۔

؎ خالصہ دھرم شاستر ص ۵۳

؎ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ فروری ۱۹۶۰ء

؎ راگ مالا کھنڈن ص ۹

؎ گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے چھ وکھ ایڈیشن لاگر

راگ رتن پروار پریال — شبد گا دن آئیاں [1]

یعنی اس دقت روپ راگوں کا بال بچہ راگنیاں خود گانے کے لئے آئیں اور گورو صاحب کی بانی پریم سے گانے کے باعث جملہ راگ اور راگنیاں پاک ہو گئیں [2]

اس کے برعکس بابو تیجا سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:-

"راگ کسی جاندار چیز کا نام نہیں اپنی آواز کے مختلف جوڑ توڑ کا نام راگ ہے۔ ان بے چاروں نے کیا آنا اور جانا تھا شکر ہے کہ کہیں گورپلاس کے مصنف کے خیال کے مطابق چوڑیاں (طبلوں) ڈھولکیاں، اور طاؤس وغیرہ کا وفد بھی گورو صاحب کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا [3]

پنڈت کرتار سنگھ جی نے یہ لکھا ہے کہ:-

"کبھی راگ جسم اختیار کر کے نہیں آئے اور نہ آئیں گے" [4]

سردار جی۔بی سنگھ نے اس سلسلے میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"راگ راگنیوں کے مرد و عورت کی شکلوں میں تصاویر کے سینٹ تو عجائب گھروں میں دیکھے جاتے ہیں۔ لیکن اس مصنف نے ان میں جان ڈالکر گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا اور شکایت کرنا ظاہر کیا ہے... یہ بالکل غلط ہے [5]

بعض اور سکھ ودوانوں نے بھی راگ مالا سے متعلق اس روایت کی تغلیط کی ہے اور اسے خلاف حقیقت قرار دیا ہے [6]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۳ ص ۹۱۷ [2] راگ مالا منڈن ص ۳۰

[3] راگ مالا کھنڈن ص ۴۸ [4] گوربانی ہور کچے بانی ص ۱۷۰

[5] سوچنا ۲۷ ص ۵ [6] پراچین بیڑاں ص ۲۵

[7] گوربانی ہور کچے بانی ص ۱۷۶

دوسرا خیال | راگ مالا سے متعلق دوسرا خیال یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ گورو ارجن جی کی تصنیف ہے۔ اور اسے آپ نے گورو گرنتھ صاحب کے آخر اس لئے درج کیا تھا کہ لوگ راگ مالا کے بیان کردہ راگوں میں گورو گرنتھ صاحب کے شبد گایا کریں۔ اور بعض قلمی گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں راگ مالا پر محلہ ۵ کا عنوان بھی دیا گیا ہے تاکہ یہ گورو ارجن کی تصنیف ثابت ہو سکے[۳] اور بعض قلمی اور مطبوعہ گورو گرنتھ صاحب کے نسخوں میں انڈیکس میں راگ مالا کے سامنے محلہ ۵ کے الفاظ درج کر دیئے گئے ہیں[۲] لیکن اس پر محلہ ۵ کا عنوان دیئے جانے کے بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

کسی پروف ریڈر کی غلطی سے گورو گرنتھ صاحب کی چند کاپیوں پر انڈکس میں راگ مالا کے ساتھ محلہ ۵ بھی چھپ گیا تھا[۳]

نیز آج سے کئی سال قبل امرتسر سے شائع ہونے والے ایک سکھ اخبار نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ:

"راگ مالا گوربانی نہیں بن سکتی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آئندہ گو۔ گرنتھ صاحب جو بھی طبع ہو۔ اس میں راگ مالا شامل نہ کی جائے"[۴]

اس تجویز کے نتیجہ میں گورمت پریس امرتسر اور پنجاب کمرشل پریس کی طرف سے سمت ۲۰۱۰ میں راگ مالا کے بغیر ہی گورو گرنتھ صاحب شائع کئے گئے تھے[۵] لیکن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے شائع شدہ کتاب "سکھ رہت مریادا" میں یہ

۱؎ راگ مالا نرنے صفحہ ۱۰ ، صفحہ ۳۵ ۲؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۲۱۹

۳؎ راگ مالا کھنڈن صفحہ ۴۳ وکتھا ایڈیشن ساگر صفحہ ۵۴۳

۴؎ اخبار خالصہ سماچار امرتسر جلد ۲۶ نمبر ۹ و رسالہ سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء

۵؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۲۲۶ راگ مالا کھنڈن صفحہ ۳۳ و رسالہ سنت سپاہی امرتسر ۱۹۴۶ء و سوچنا صفحہ ۹ وغیرہ

لکھا ہے کہ:۔

"راگ مالا کے بغیر گورو گرنتھ صاحب چھاپنے کا کوئی بھی قصد نہ کرے"۔[1]

گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سکھ پنتھ کا ایک اجتماع ہوا تھا، اس میں راگ مالا پر غور کیا گیا تھا اور سب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ راگ مالا گوربانی نہیں۔ چنانچہ گیانی گیان جی کا بیان ہے کہ:۔

سمت انی سو چھپنجہ ماہنہ	بکرم پاون کتک ماہنہ
سنت دیال سنگھ کے ڈیرے	پنتھ اکٹھا بھیو ودھیرے
اس پر بھیو دیچار اپارا	دیپ مال پر ترنے دھارا
بھیو نبیر دیچار دیا ہے	راگ مالا گوربانی نہ ہے[2]

مشہور سکھ مورخ بھائی سنتوکھ سنگھ جی نے اس راگ مالا کے بارے میں یہ رائے دی ہے:۔

راگ مالا بیری گور کرت نہ ہے	مندا ونی لگ گور بین
... ...	... ...
ایہہ سدھ نہیں ایہہ گور نے	کدھو سکھ کا ہو لکھ دین[3]

یعنی یہ راگ مالا گورو جی کی تصنیف نہیں ہے یہ کسی سکھ نے خود بخود ہی گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دی ہے۔

تیسرا خیال راگ مالا سے متعلق سکھ ودوانوں نے تیسرا خیال یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ بھائی گورداس جی کی تصنیف ہے۔ جو اس نے گورو ارجن کے حکم کے ماتحت گورو گرنتھ صاحب میں درج کی تھی۔ چنانچہ نرائن سنگھ جی گیانی

---

[1] سکھ رہت مریادہ ص
[2] اخبار پنتھ سیوک ۱۰ اپریل ۱۹۱۶ء منقول از سنت سپاہی مارچ ۱۹۴۶ء
[3] گور پرتاپ سورج گرنتھ راس ۳ انسو ۴۸

بیان کرتے ہیں کہ:۔

"یہ سچ اور سولہ آنے سچ ہے کہ راگ مالا بھائی گورداس جی نے بنائی ہے اور گورو ارجن جی کے حکم سے گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں درج کی ہے"[1]

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ:۔

گوربلاس پاتشاہی چھ کی پیروی میں راگ مالا کو گورو ارجن جی کی تصنیف تو بیان کیا ہے۔ جب سوال ہؤا کہ پھر ساتھ محلہ ۵ کیوں نہیں دیا۔ تو اس جگہ سے ہٹ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ راگ مالا بھائی گورداس نے گورو جی کے حکم سے بنائی تھی۔ ادب کی وجہ سے اپنا نام ساتھ شامل نہیں کیا[2]

سکھ مؤرخین اس امر کو بھی بیان کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے تین مرتبہ بھائی گورداس جی سے یہ کہا تھا کہ وہ اپنی بیان کردہ بانی (واریں اور کبت وغیرہ) گورو گرنتھ صاحب میں درج کر دیں۔ مگر انھوں نے تینوں مرتبہ انکار کر دیا تھا[3] لیکن ایک سکھ ودوان کے نزدیک گورو ارجن جی نے اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں بھائی گورداس کی واریں اور کبت درج کروا دیئے تھے[4]

بھائی گورداس کے جی اپنی بانی کو گورو گرنتھ صاحب میں درج کرنے سے انکار کی وجہ سنت تہل سنگھ جی نے یہ بیان کی ہے کہ جب تمام بھگتوں کی بانی گورو جی نے گرنتھ میں درج کروا دی تو بھائی جی کے دل میں یہ خیال پیدا ہؤا۔ کہ ان کی بانی بھی بھگت بانی سے کم درجہ کی نہیں۔ ان کی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہونی چاہیئے وہ اس خیال میں ہی تھے کہ کسی وجہ سے انھیں گوندوال جانے کی ضرورت

---

[1] گورو گرنتھ صاحب مترجم دیباچہ صفحہ ۹ [2] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۹۱

[3] گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے چھ وخالصہ جی دے پنج ہیرے صفحہ ۲۰۳ وجیون بھائی گورداس مصنفہ سنت سمپورن سنگھ جی صفحہ ۸۶ [4] دربار صاحب صفحہ ۸۸

پیش آگئی۔ وہاں باؤلی صاحب میں اپنی بانی پڑھتے ہوئے اشنان کرنے لگے اور غوطہ آگیا اور ست نام سری واہگورو کہنے سے بچ گئے۔ جب امرتسر آئے تو گورو جی نے کہا کہ بھائی جی اپنی بانی بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج کردو۔ لیکن بھائی جی نے انکار کردیا۔[۱]

الغرض سکھ ودوانوں کا ایک طبقہ راگ مالا کو بھائی گورداس کی بیان کردہ تسلیم کرتا ہے اور دوسرا طبقہ اس کا انکار کرتا ہے۔ اس کے نزدیک راگ مالا کو بھائی گورداس کی بیان کردہ تسلیم کرنا خلاف واقع ہے۔[۲]

چوتھا خیال راگ مالا سے متعلق سکھ ودوانوں کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ اسے عالم نام کے ایک شاعر نے بنایا تھا۔ اور کسی نامعلوم سکھ نے اسے گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں درج کردیا۔[۳] اور اس کے گورو گرنتھ صاحب میں شامل ہونے کی وجہ ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کی ہے کہ:۔

گورو گرنتھ صاحب کا آغاز راگوں کے انڈیکس سے ہوا تھا۔ جو ایک بے معنی سی گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں ناموں کی فہرست تھی۔ اور راگ ودیا کی کسی تسلیم شدہ یا مستند ترتیب سے نہیں تھی راگ اور راگنیوں میں کوئی تمیز نہیں کیا گیا تھا ...... اس کے برعکس راگ مالا ایک اچھے شاعر کی تصنیف تھی۔ جس میں چھ راگوں کی تیس راگنیاں (دیویاں) اور ۴۸ چھوٹے راگوں کے نام منظوم کلام میں سائنٹیفک طرح پر ایک لڑی میں

---

[۱] راگ مالا نرنے ص ۷۰-۷۱

[۲] پراچین بیڑاں ص ۲۹۱ سوچنا اتحاد ۲ گورمت سدھاکر ص ۲۵۵ و گورو گرنتھ کوش ایڈیشن اول ص ۱۸۶ دبانی بیورا ص ۳۹ و پنج گرنتھی مترجم ص ۱۱۱ و تواریخ گورو خالصہ ص ۷۴۳ میکالف اتہاس ص ۶۴-۶۵ و شنگور بنان بورچکی تے بانی ص ۱۹۹ وغیرہ

[۳] پراچین بیڑاں ص ۲۴۵ و گورمت سدھاکر ص ۲۶۸ وغیرہ

منسلک کر دیئے گئے تھے .... اسے جلد یاد کیا جا سکتا تھا لے

جو لوگ راگ مالا کو عالم نام شاعر کی تصنیف تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں اس بات کا بھی اختلاف ہے کہ یہ عالم نے کب بنائی تھی؟ بعض لوگوں کے نزدیک تو عالم نے اسے گورو گرنتھ صاحب سے صرف ۲۱ سال قبل بنایا تھا سے اور بعض کے خیال کے مطابق ۱۵ سال قبل سے اور مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے اس راگ مالا کے عالم وجود میں آنے کا زمانہ گورو گرنتھ صاحب سے ۱۵ سال قبل بیان کیا ہے سے اس کے برعکس بھائی ویر سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ بھائی سنتو کھ سنگھ نے عالم کی کتاب کی پوری تحقیق کئے بغیر یہ لکھ دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ غلطی سوبھا سنگھ نے کروائی تھی۔ اور اس غلطی کی وجہ ۹۹۱ھ کا سن تھا جو عالم کی کتاب کے دیباچہ میں دیا گیا تھا ...... عالم شاعر نے اپنی تصنیف کا زمانہ ۱۱۲۷ ہجری دیا ہے (گویا کہ گورو گرنتھ صاحب سے ۱۱۲ سال بعد) ھ لیکن پنڈت کرتار سنگھ جی لکھتے ہیں کہ :-

"صاف کیوں نہیں کہتے کہ یہ غلط اور نامکمل ہے، چھنت کی تھوڑے پڑھے لکھے سے گیانی صاحب سنگھ کی راگ منڈلی نے بنوا کر عالم پر ۹۹۱ھ میں اس کے ترجمہ کرنے کا الزام دے دیا ہے۔ ؎

نیز پنڈت جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ اگر عالم شاعر کو بہادر شاہ کے زمانہ میں ہوا تسلیم کیا جائے۔ تو وہ کوئی دوسرا عالم شاعر ہو گا۔ مادھو انل کا مصنف

لے پراچین بیڑاں صفحہ ۳۸۷ و سنگور نال ہورکھی ہے باقی ۱۶۹، صفحہ ۱۷۲، اور صفحہ ۱۸۴

سے گورمت سدھاکر صفحہ ۹۵۴ و پراچین بیڑاں صفحہ ۳۲۵

سے اتہاس گورو خالصہ ہندی صفحہ ۸۱ ہ ؎ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۹۵۴

ھ گور پرتاپ سورج گرنتھ کیا رت صفحہ ۲۸۳۹

؎ سوچنا ۲ صفحہ ۱۷

ضرور سلا عالم ہی ہے جس نے ۹۹۱ھ میں مذکورہ بالا تصنیف کی ہے۔ اس سے متعدد سکھ محققین اور غیر سکھ ودوان بھی متفق ہیں۔ سردار جی بی سنگھ صاحب نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ اورنگ زیب کے زمانہ میں دوسرا عالم ہندی کا شاعر کوئی نہیں گذرا۔ یونہی ایک مذاقیہ گپ بنائی گئی ہے۔ "جودھ" نام بھی فرضی ہے۔ جودھ نام والے شخص سے سنسکرت میں مادھوانل کام کندلا کی تصنیف کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی تھمبو یا فتح سے عربی میں لیلیٰ یا شیریں فرہاد کہانی لکھنے کی امید کرنا۔[1]

پانچواں خیال مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ جی نے راگ مالا سے متعلق یہ خیال پیش کیا ہے کہ گورو ارجن جی کے پاس ایک سکھ راگ مالا لایا تھا گورو جی نے اس کی عقیدت کے پیش نظر اسے گورو گرنتھ صاحب میں درج کردیا تھا جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-

> اگرچہ مندادنی پر گورو گرنتھ ختم ہو چکا تھا لیکن مسمی شاعر کی تصنیف راگ مالا جو گرنتھ صاحب کی تالیف سے اکانویں برس پیشتر مادھوانل پوتھی میں درج ہے کوئی معتقد گورو صاحب کی حضوری میں عالم لایا۔ جو اس کے اعتقاد کی وجہ سے درج کی گئی۔[2]

محض کسی اعتقاد کی وجہ سے راگ مالا کا گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا جانا ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔

گیانی جی خود ہی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بھگتوں کی بانی پسند آنے پر درج کروائی ہے ایسے ہی مندادنی کے بعد راگ مالا بھی لکھوائی گئی ہوگی۔[3]

---

[1] سوچنا ص۲ ص۲۱ [2] رسالہ پنجابی ساہت اگست ۱۹۶۰ء
[3] تواریخ گورو خالصہ ایڈیشن ص۹۹ [4] تواریخ گورو خالصہ گورمکھی ص۲۰۳ چھاپہ پتھر

چھٹا خیال اس راگ مالا سے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ اس میں راگوں کی فہرست ہے جو گورو گرنتھ صاحب کے آخر میں انڈکس کے طور پر درج کی گئی ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر چرن سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" گورو گرنتھ صاحب کی بانی کی ابتدا میں شبدوں کا انڈیکس ہے یعنی جس شبد کو ڈھونڈنا ہو انڈیکس کے ذریعہ آسانی سے مل جائے گا ۔ اسی طرح راگوں کا انڈیکس راگ مالا ہے ..... جس طرح انڈیکس کا براہ راست بانی سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر انڈیکس ہے اسی بانی کا ۔ اسی طرح راگ مالا کا بانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مگر راگ مالا ہے اسی بانی کی ۔ اسی وجہ سے گورو صاحب نے شبدوں کی فہرست اور راگ مالا دونوں کو بانی کے شروع اور آخر میں درج کردیا ہے "[1]

لیکن عجیب بات یہ ہے کہ راگ مالا میں دیئے گئے راگوں کی فہرست گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں سے بہت مختلف ہے ۔ اس بارہ میں سکھ ودوان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ :۔

" گورو گرنتھ کے راگوں کے مطابق راگ مالا میں راگ نہیں ہیں اور راگ مالا کے راگوں کے مطابق گورو گرنتھ صاحب کے راگ نہیں ہیں "[2]

ساتواں خیال اس راگ سے متعلق سکھ ودوانوں نے یہ خیال بھی پیش کیا ہے کہ یہ راگوں کی مردم شماری ہے ۔ چنانچہ سنت تہل سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

---

[1] بانی بیورا صفحہ ۶۶ [2] راگ مالا کھنڈن صفحہ ۸ خالصہ دھرم پرکاش صفحہ ۹۳ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۸۱ ، گورمت سدھاکر صفحہ ۴۹۹ ، بانی بیورا صفحہ ۵۳ تگو بناں ہو رکچی ہے بانی ۴۶

جب گورو گرنتھ صاحب مرتب کرنے کا آغاز کیا گیا۔ اس وقت موسم سری راگ کا تھا اس لئے ابتدا میں سری راگ درج کیا گیا۔ اور آخر میں راگ مالا بتا کر راگوں کی مردم شماری روپ تعداد جتلائی گئی ہے[1]

جہاں تک گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخوں کا تعلق ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی سے قبل ہر نسخہ اپنے خاتمہ کے لحاظ سے بھی دوسرے سے مختلف تھا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ:۔

"(گورو گوبند سنگھ جی سے قبل) گورو گرنتھ صاحب کے نسخے کسی خاص ترتیب سے تیار نہیں کئے جاتے تھے کسی جلد کا خاتمہ سوہِلا پر ہوتا تھا کسی کا شلوک واراں تے ودھیک پر۔ کوئی کبیر جی یا فرید جی کے شلوکوں پر ختم ہوتا تھا۔ اور کوئی کسی اور بانی پر۔ بھائی بنو کے تیار کردہ نسخوں میں رتن مالا راجہ شونابھ کی حقیقت وغیرہ زائد بانیاں بھی شامل تھیں[2]

راگ مالا کے راگوں کی ترتیب اور گورو گرنتھ صاحب کے راگوں کی ترتیب

گورو گرنتھ صاحب میں سب سے پہلے سری راگ لکھا گیا ہے۔ لیکن راگ مالا میں بھیروں کو اول جگہ دی گئی ہے۔ اس فرق سے متعلق سکھ ودوانوں کے مختلف خیالات ہیں سنت ٹہل سنگھ جی نے گورو گرنتھ صاحب میں سری راگ کے پہلے نمبر پر درج ہونے کی سات وجوہات لکھی ہیں۔

(۱) راگ کے واقف کاروں نے دو طریق بیان کئے ہیں ایک میں سری راگ

---

[1] راگ مالا منڈن صفحہ ۳۶ [2] تخت دمدمہ صاحب صفحہ ۱۲۰

مقدم ہے دوسرے میں بھیروں

(۲) راگ مالا میں چھ راگ بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں پانچواں سری راگ ہے گورو ارجن جی چونکہ پانچویں گورو تھے۔ اس لئے انہوں نے سری راگ کو مقدم کیا۔

(۳) چھ راگوں میں پانچواں سری راگ ہے۔ اور وہ پنچ کے طور پر ہے اس وجہ سے گورو صاحب نے ابتدا میں سری راگ کو درج کیا ہے۔

(۴) گورو نانک نے سب سے پہلے سری راگ میں بانی اچارن کی تھی۔ اس لئے سری راگ کو اول نمبر پر جگہ دی گئی

(۵) سری راگ خوشی سے تعلق رکھتا ہے اس لئے سری راگ کو پہلے درجہ پر رکھا گیا

(۶) چھ راگوں کے چھ موسم ہیں۔ جن دنوں گورو گرنتھ صاحب مرتب ہوا سری راگ کا موسم تھا۔ اس لئے سری راگ کو اول جگہ مل گئی۔

(۷) کشتریوں کا ورن سرخ ہے۔ اور سری راگ کا بھی سرخ۔ اس تعلق کی بنا پر سری راگ کو پہلے درج کیا گیا۔[۱]

ایک اور ودوان کا بیان ہے:۔

"راگ مالا ہنومت" کے مطابق جس میں پہلا راگ بھیروی ہے۔ لیکن "پاشک مت" میں پہلے سری راگ کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے گورو گرنتھ صاحب میں پہلے سری راگ درج کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ "پاشک مت" اور "ہنومت" دونوں کے مطابق ان راگوں کو گایا جا سکتا ہے"[۲]

گورو گرنتھ کوش میں مرقوم ہے:۔

"گورو گرنتھ صاحب کی راگ مالا الگ ہے اور علم موسیقی کے نقطۂ نگاہ

---

[۱] راگ مالا نرنے صفحہ ۳۲ تا ۳۶ [۲] بانی بیورا صفحہ ۶۵

سے باقی تمام سے مختلف ہے"۔ ؎۱

یعنی۔ مشہور راگ مالائیں جس قدر بھی ہیں۔ ان سب میں سے گورو گرنتھ صاحب کی راگ مالا الگ ہے۔ یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ گورمت علم موسیقی سے بالکل جدا ہے۔ ؎۲

ان حوالہ جات سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ راگ مالا کا تعلق نہ تو علم موسیقی سے ہے۔ اور نہ گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں سے ہی ان کا واسطہ ہے۔

اس راگ مالا میں صرف چھ راگ ہیں۔ اور ان چھ راگوں کے گھرانوں کو بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

"راگ مالا میں چھ راگ۔ ایک ایک راگ کی پانچ پانچ بیویاں۔ اور آٹھ آٹھ بیٹے۔ اس طرح چوراسی بیان کئے ہیں"۔ ؎۳

یعنی "راگ مالا ایک شاعر کی تصنیف تھی۔ جس میں چھ راگ تیس راگنیاں (بیویاں) اور ۴۸ چھوٹے راگ (بیٹے) جن کے نام منظوم کر کے سائنٹفک طریقے پر ایک خوبصورت لڑی میں منسلک تھے"۔ ؎۴

گورو گرنتھ صاحب میں درج شدہ راگ صرف ۳۱ ہیں۔ ایک ودوان نے پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ پربھاتی بیان کیا ہے ؎۵ بعض گورو گرنتھ صاحب ایسے موجود ہیں۔ جن میں پہلا راگ سری راگ۔ اور آخری راگ پربھاتی درج ہے ؎۶ لیکن اس کے برعکس بعض ودوانوں نے گورو گرنتھ صاحب کے ۳۱ راگوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ جیجاونتی

؎۱ گورو گرنتھ کوش ص۱۳۵۵ ؎۲ گورو گرنتھ کوش ص۱۳۶۹
؎۳ گورمت نرنے ساگر ص۲۰۴ و خالصہ دھرم شاستر ص۱۵
؎۴ پراچین بیڑاں ص۲۴۲ و ص۲۹۸ ؎۵ گورمت نرنے ساگر ص۲۰۴
؎۶ گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر ص۵۸۴ و گورو گرنتھ صاحب قلمی ۳۱۱

بیان کیا ہے۔[1] موجودہ مروجہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب میں بھی پہلا راگ سری راگ اور آخری راگ جیجاونتی ہے۔[2]

اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی سکھ ودوانوں کو مسلم ہے کہ راگ مالا میں ایسے راگ بھی درج ہیں جو گوروگرنتھ صاحب میں شامل نہیں ہیں۔[3] اور اسی طرح گوروگرنتھ صاحب میں درج شدہ راگوں میں بھی بعض راگ ایسے ہیں۔ جن کا راگ مالا میں کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔[4]

---

[1] بانی بیورا ص۴۲ و ص۶۲

[2] گورنتھ صاحب چھاپہ ٹائپ ص۱۴ و ص۱۳۵۲

[3] بانی بیورا ص۴۲، ص۵۳، ص۵۵، ص۶۳

[4] راگ مالا کھنڈن ص۲۶، ص۸۰، وشگور بنال بورکھی ہے بانی ص۱۲۶

(۳۰)

سیاہی کی بدھی

گوروگرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں سب سے آخر "سیاہی کی بدھی" یعنی سیاہی بتانے کی ترکیب درج ہے[1] اور بعض گوروگرنتھ صاحب قلمی" ایسے بھی موجود ہیں جن میں یہ سیاہی کی بدھی راگ مالا سے پہلے درج کی گئی ہے[2] چنانچہ ہمارے پاس گوروگرنتھ صاحب کا ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔ جس میں یہ سیاہی کی بدھی مرقوم ہے۔[1]

سیاہی کی بدھی۔ تھیتے یک تھا
ایک حصہ سوہاگہ تیلیا — دن تن گھوٹے کرے
ڈوپچی سیاہی کی بدھی
سرساہی کاجل ۲ گوند کیکر کا - اک رتی لاجوردی۔ اک رتی سونا
نبجے سار کا پانی۔ تانبے کا بھانڈا۔ نیم کی لکڑی۔ دیوے کا کاجل
دن دیہہ گھسنی۔ رواں رکھنی[2]

موجودہ مطبوعہ گوروگرنتھ صاحب کے نسخوں میں اس سیاہی کی بدھی کو شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن بعض حکمناموں میں یہ بھی مرقوم ہے کہ اس کے بغیر گوروگرنتھ صاحب کے پاٹھ کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ ہے

گوروگرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں یہ سیاہی کی بدھی اس طرح ہے

---

۱ پراچین بیڑاں ص ۳۷۵ ۲ پراچین بیڑاں ص ۳۸۵ دیبان کوش ص ۵۶۷

۳ گوروگرنتھ صاحب قلمی ورق آخری و پراچین بیڑاں ص ۳۷۵

۴ راگ مالا منڈل ص ۴۲

اک اونکار ستگور پرساد

۱ سرساہی کچل ڈوڈے کا پھل — ۱- سرساہی بول
۱- سرساہی نیل بھچا کھرا — ۱- سرساہی شنگف (شنگرف)
۱- ماشہ بھر سونا کندن پاوتا - ۱- ادھ سرساہی کیسر
۱- سرساہی ماجو کالے کا ہی بھی ۱- کیسر تول کستوری بھی خطائی دانے

ایہہ سب وستو کپڑچھان کرنیاں - بھنگرے کے پانی وچ بھیو کے گھوٹنیاں - تانبے کا بھانڈا - نم کی لکڑی نال ہور مصالحے لے کے تناں دا پانی مصالحاں دے بیچ - سرساہ لاکھ رنگ کی لینی - ۲ سرساہی کنگن کھار بھی لینی - سرساہ نبجے سار لینا - سرساہی سوہاگہ لینا - ۱ سرساہی نیلا تھوتھا لینا - ادھ سیر ساہی پھٹکڑی لینی - ۵ سرساہی انار دانے دے چھلڑ لینے [1]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی کے نزدیک بیراہی کی بدھی بھائی بنوں نے گورو گرنتھ صاحب وچ درج کی تھی [2]

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۳۷
[2] مہان کوش صفحہ ۱۳۰۶

سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں

گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں لکھنے کا رواج بھی شروع سے ہی چلا آرہا ہے۔ اور اس کا رواج گورو گرنتھ صاحب کے مؤلف گورو ارجن جی نے ہی کیا تھا۔ چنانچہ سکھ ودوان اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو جی نے اپنے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب میں اپنے سے قبل کے چار گورو صاحبان گورو نانک۔ گورو انگد۔ گورو امرداس اور گورو رام داس کی وفات کی تاریخیں درج کرائی تھیں جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ:۔

"گورو گرنتھ صاحب کی پہلی جلد میں چار گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں درج تھیں"[1]

اور وہ تاریخیں اس طرح تھیں:۔

اک اونکار ست گور پرسا د

چلتر جوتی جوت سماون کا

سمت ۱۵۹۶ اسو ودی ۱۰ سری بابا نانک جی سمانے

سمت ۱۶۰۹ چیت شدی ۴ سری ستگور انگد جی سمانے

سمت ۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری ستگورو امرداس جی سمانے

سمت ۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری ستگورو رامداس جی سمانے[2]

گورو ارجن جی کے اس تیار کردہ پہلے گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کی اپنی تاریخ وفات بھی بعد میں شامل کر دی گئی۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ جی کا بیان ہے:۔

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۲۹۴

[2] پراچین بیڑاں ص ۲۹۵

پانچویں گورو کی تاریخ وفات گورو ہرگوبند جی نے خود درج کروائی یا بھائی گورداس جی یا بھائی بڈھا جی یا کسی اور نے یہ نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ وہ اصل گورو گرنتھ صاحب موجود نہیں"[۱]

اس میں پانچویں گورو صاحب کی تاریخ وفات مندرجہ ذیل الفاظ میں درج کی گئی تھی

۱۶۶۳ جیٹھ شدی ۴ شکروار سری ستگورو ارجن جی سمانے[۲]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ بیان کرتے ہیں کہ کرتار پور کے موجودہ گورو گرنتھ صاحب میں جسے اکثر سکھ لوگ گورو ارجن جی کا تیار کردہ اصل گورو گرنتھ صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ گورو ارجن جی کی تاریخ وفات کے علاوہ بابا گوردتا جی اور گورو ہرگوبند جی کی تاریخ وفات بھی درج ہے اور اس طرح لکھا ہے کہ:

اک اونکار ست گور پرساد

سمت ۱۵۹۶ اسو ودی ۱۰ سری بابا نانک دیو جی سمانے

۱۶۰۹ چیت شدی ۴ سری ستگورو انگد دیو جی سمانے۔

۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری ستگورو امرداس جی سمانے

۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری ستگورو رامداس جی سمانے

۱۶۶۳ جیٹھ شدی ۴ شکروار سری ستگورو ارجن دیو جی سمانے

۱۶۹۵ چیت شدی ۱۰ ستگور بابا جی سمانے کیرت پور (مراد بابا گوردتا جی سے ہے۔)

۱۷۰۱ چیت شدی ۵ اتوار۔ نو گھڑیاں رات جاندی نوں سری ستگور کرن کارن سمرتھ کرتا پورکھ نردیر اکال مورت سری ہرگوبند جی سمانے کیرت پور[۳]

---

[۱] پراچین بیڑاں ۲۹۴ [۲] پراچین بیڑاں ۲۹۴

[۳] راگ مالا کھنڈن ۳۰ پراچین بیڑاں ۲۵

پرنسپل جودھ سنگھ جی کا بیان ہے کہ کرتار پور کے اس گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کی تاریخ وفات کے بعد بابا گوردتا جی اور گورو ہرگوبند جی کی وفات کی تاریخیں بعد میں درج کی گئی ہیں۔ ان کا رسم الخط پہلی نوشت سے بہت مختلف ہے جب کہ ان کا بیان ہے:۔

بابا گوردتا جی اور چھٹے گورو (ہرگوبند جی) کے سمت دوسری قلم کے ہیں اور الفاظ کی بناوٹ میں بہت فرق ہے۔ؔ

سردار جی بی سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ بابا گوردتا جی اور گورو ہرگوبند جی کی تاریخ وفات گورو ہرکرشن جی کے ذریعہ گورو گرنتھ صاحب میں درج ہوئی تھی چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا یہ بیان ہے کہ:۔

پانچویں گورو جی کی تاریخ وفات چھٹے گورو کے وقت لکھی گئی۔ اس زمانہ میں کی گئی نقول جن میں صرف پانچ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے وہ بھی موجود ہیں۔ لیکن آخری دو تاریخوں کا اندراج تاریخی نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے۔ پراچین جلدیں اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں رہنے دیتیں کہ یہ دونوں تاریخیں گورو گرنتھ صاحب کی پہلی جلد میں سری ہرکرشن جی کے ہاتھوں سمت ۱۷۱۸ کے شروع میں درج کی گئیں۔ نقول کرنے والے نے صاف صاف ان تاریخوں کو محلہ ۸ کی خاص نوشت بیان کیا ہے۔ؔ

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے گورو گرنتھ صاحب موجود ہیں۔ جن میں یہ مرقوم ہے کہ بابا گوردتا جی اور گورو ہرگوبند جی کی تاریخ وفات گورو ہرکرشن نے درج کروائی تھی۔ چنانچہ سردار جی بی سنگھ نے بھی ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس گورو گرنتھ صاحب میں پانچویں گورو تک وفات

ؔ پراچین بیڑاں بارے ص۳۲ ؔ پراچین بیڑاں ص۲۳۹ و ۲۶۳

کی تاریخیں درج کرنے کے بعد اگلی تاریخ وفات درج کرنے سے قبل یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ:۔

محلہ ۸ اٹھویں جی کا نقل ہے۔ خاص حکم اپنی ہتھیں لکھیا
کرتا پور کھ نے[1]

اس کے ساتھ ہی سردار جی بی سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ دونوں تاریخیں گورو ہررائے کی وفات سے قبل گورو گرنتھ صاحب میں درج ہو چکی تھیں[2] اس سے ایک اور بات کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ ان دنوں "گورو لقب" کو سکھوں میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گورو ہرکرشن جی نے بابا گوردتا جی کو بھی گورو جی کے لقب سے یاد کیا ہے۔ حالانکہ بابا گوردتا جی کو کبھی بھی گوریائی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ البتہ وہ خود گورو کے بیٹے تھے۔ اور ان دنوں گورو ایک خاندانی لقب بن گیا تھا۔ اور یہ درست ہے کہ بابا گوردتا جی بقول سکھ ودوانوں کے گوریائی کی گدی کے لئے نامزد ضرور تھے[3] اگر ان کی زندگی ان سے وفا کرتی۔ تو شاید وہ گورو ہرگوبند جی کے بعد سکھوں کے گورو بن ہی جاتے

(۲) سکھ مصنفین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو ارجن جی نے دوسرا گورو گرنتھ صاحب بوڑھے سندھو سے ۱۶۶۲ بکرمی میں مرتب کروایا تھا اس گورو گرنتھ صاحب میں بھی گورو ارجن جی نے چار گورو صاحبان کی وفات کی یہ تاریخیں خود درج کروائی تھیں۔

اک اونکار ست گور پرساد
چلتر جوتی جوت سماونے کا
سمت ۱۵۹۶ اسو وَدی ۱۰ گورو بابا نانک دیو جی سمانے

---

[1] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۰۵ [2] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۰۱ [3] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۰۵ و گوربو تونے صفحہ ۹۲ راگ مالا کھنڈن صفحہ ۱۰۵ و راگ مالا صفحہ ۱۶۱

سمت ۱۶۰۹ اچیت شدی ۴ سری گورو انگد جی سمانے

سمت ۱۶۳۱ بھادوں شدی ۱۵ سری گورو امرداس جی سمانے

سمت ۱۶۳۸ بھادوں شدی ۳ سری گورو رامداس جی سمانے۔

سری واہگورو ۔ سری واہگورو[1]

(۳) بھائی بنوں کے نام پر مشہور شدہ گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخہ میں بھی سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔ یہ گورو گرنتھ صاحب بقول سکھ مورخین بھائی بنوں نے خود ہی تیار کیا تھا۔ اور اس میں کئی زائد بانیاں بھی شامل کر دی تھیں۔ بعض وِدوانوں کے نزدیک گورو ارجن جی نے اس میں زائد بانیاں دیکھ کر اسے کھاری بیڑ قرار دیکر رد کر دیا تھا[2] بعض کے نزدیک کھاری بیڑ قرار دینے کے باوجود اس پر تصدیق کے طور پر گورو ارجن جی نے اپنے دستخط بھی کر دیئے تھے[3] اس لئے اس کا درجہ بھی گورو ارجن جی کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب ایسا ہی ہے[4]۔ اور بعض ایسے وِدوان بھی ہیں۔ جن کے نزدیک اسے کھاری بیڑ ان معنوں میں کہنا کہ گورو صاحب نے اسے رد کر دیا تھا خلاف واقعہ اور بے بنیاد ہے۔ کھاری بیڑ کھارا گاؤں کی نسبت سے کہا جاتا ہے جس طرح کہ گورو ارجن جی کے تیار کردہ گورو گرنتھ صاحب کرتار پور کی نسبت سے کرتار پوری بیڑ کہا جاتا ہے۔[5]

اس گورو گرنتھ صاحب میں بھی سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۱۱۰ [2] بانی بیورا ص ۲ و گوردرشن اولی ص ۸۲ و تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص ۲۱۴ و گور پرتاپ سورج سمپادت ص ۲۱۳۸

[3] بانی بیورا ص ۳ و گوربلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۴

[4] تواریخ گورو خالصہ بھاگ پہلا ص ۴۱۲ و گورمت اتہاس گورو خالصہ ۱۸۲ و تواریخ خالصہ اردو ص ۹۹ [5] گوردوارے درشن ص ۵۱۸ و گورمت تلاشی ص ۱۵۸ و رسالہ سنت سپاہی جون ۱۹۵۳ء

لیکن پانچ گورو صاحبان کی تاریخیں تو ایک ہی ہاتھ کی نوشت ہیں۔ اور ان کے بعد چھٹے گورو ہرگوبند جی سے لیکر دسویں گورو گوبند سنگھ جی تک سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخیں مختلف لوگوں نے مختلف اوقات میں درج کی ہیں۔ کیونکہ ان کے رسم الخط الگ الگ ہیں [۱]

(۴) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں۔ جن میں گورو ہرگوبند جی تک ہی سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے [۲] لیکن بعض گورو گرنتھ صاحب ایسے بھی ہیں جن میں چھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات تو ایک ہی ہاتھ کی نوشت ہے اور ساتویں گورو کی تاریخ وفات کسی دوسرے شخص نے بعد میں درج کی ہے [۳]

(۵) ایسے گورو صاحبان بھی موجود ہیں جن میں گورو نانک جی سے لیکر آٹھویں گورو ہرکرشن جی تک سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے [۴]

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں ایسے گرنتھ بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں گورو تیغ بہادر جی تک نو گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔ اور گورو تیغ بہادر کی وفات کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

سمت ۱۷۳۲ مٹی مگھر سُدی ۵ ویروار دوئے پہر ایک گھڑی دن چڑھیا سی۔ شری گورو تیغ بہادر جی دلی وچ ساکا ہوا گورو کیتا [۵]

ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ایسا ہے جس میں نو گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔ اور گورو تیغ بہادر کی وفات کا تذکرہ مندرجہ بالا الفاظ میں ہی کیا گیا ہے۔ اور بھی ایسے گورو گرنتھ صاحب موجود ہیں۔ جن میں نو گورو صاحبان

---

[۱] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۷۱ — [۲] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۹۳

[۳] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۷۱ — [۴] پراچین بیڑاں صفحہ ۲۰۴، صفحہ ۲۹۰

[۵] پراچین بیڑاں صفحہ ۱۵۱، صفحہ ۲۸۲، صفحہ ۲۸۳، صفحہ ۲۹۴، صفحہ ۲۱۳، صفحہ ۱۹۸، صفحہ ۲۱۹ وغیرہ

کی وفات تک تاریخ وفات دی گئی ہے[1]

(۶) گورو گرنتھ صاحب کے قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں گورو نانک جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک دس گورو صاحبان کی تاریخ وفات درج ہے۔ اور گورو گوبند سنگھ جی کی وفات کا تذکرہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

سمت ۱۷۶۴ کتک سُدی ...... گورو گوبند سنگھ جی سمانے[2]

سردار جی بی سنگھ نے اس بارہ میں یہاں ایک نوٹ دیا ہے جو یہ ہے:۔

"تاریخ جو سکھوں میں تسلیم کی گئی ہے وہ کتک سُدی ۵ سمت ۱۷۶۵ ہے۔ نہ کہ ۱۷۶۴۔ الکھنور کے ایک گورو گرنتھ صاحب میں سمت ۱۷۶۶ درج ہے جو زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ کئی واقعات ایسے ہیں جو سمت ۱۷۶۵ صحیح ماننے سے درست نہیں معلوم ہوتے۔ البتہ سمت ۱۷۶۶ تسلیم کرنے سے ٹھیک نظر آتے ہیں۔[3]"

ہمارے پاس ایک قلمی گورو گرنتھ صاحب ایسا موجود ہے۔ جس میں گورو گوبند سنگھ جی کی تاریخ وفات بھی درج ہے۔

(۷) گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جس میں گورو صاحبان کے علاوہ دوسروں کی وفات کی تاریخیں بھی شامل کی گئی ہیں چنانچہ بابا گوردتہ جی کی وفات کی تاریخ کا گورو گرنتھ صاحب کے پراچین قلمی نسخوں میں درج ہونا خود سکھ دوانوں کو بھی مسلم ہے۔ اور ان کے نام کے ساتھ گورو کا لقب بھی شامل کیا گیا ہے۔ لیکن بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں جن میں بابا گوردتا جی کی تاریخ وفات کے ساتھ گورو کا لفظ نہیں دیا گیا۔ اور صرف یہ لکھنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے کہ

---

[1] راگ مالا منڈن ص۱۱۴ [2] پراچین بیڑاں ص۲۱۱

[3] پراچین بیڑاں ص۲۱۲

۱۶۹۵ء میں چیت شدی ۱۰ نوں سری بابا گوردتا جی سمانے کیرت پور[۱]

ایک اور گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:-

"۱۶۹۵ء چیت شدی ۵ چار گھڑیاں دن رہندے سری ست بابا گوردتا جی سمانے"[۲]

(۸) سکھوں کے ساتویں گورو ہر رائے جی کے بڑے بیٹے رام رائے جی سے متعلق سکھوں میں مشہور ہے کہ ایک مرتبہ اسے گورو صاحب نے اپنا نمائندہ بنا کر اورنگ زیب کے دربار میں بھیجا تھا۔ اس نے وہاں جا کر ایک دن بادشاہ کے دریافت کرنے پر بابا نانک جی کا بیان کردہ ایک شبد

مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار

کی بجائے

مٹی بے ایمان کی پیڑے پئی کمہار

پڑھ دیا۔ اور گورو صاحب نے اسے اس طرح بابا نانک کی بانی میں تبدیلی کرنے کی سزا کے طور پر عاق کر دیا۔ اور گوریائی کی گدی سے خارج کر دیا تھا۔[۳]

بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ اورنگ زیب کے دربار میں رام رائے سے صرف شبد کے معنی دریافت کئے گئے تھے۔ بانی کے تبدیل کرنے کا وہاں کوئی سوال نہ تھا۔[۴] ایک اور سکھ ودوان کا یہ بیان ہے کہ سکھوں میں آج بھی، ایسے لوگ موجود ہیں جو مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار کی بجائے مٹی بے ایمان کی پیڑے پئی کمہار پڑھتے ہیں[۵] لیکن رام رائے کے عقیدت مندان کا گوریائی سے

---

[۱] بھاچین بیڑاں ص۲۸۷ [۲] پراچین بیڑاں ص۲۸۷ و ص۳۳۳

[۳] تواریخ گورو خالصہ اردو ص۱۲۵ ، گورمت لیکچر ص۲۶۹ ، تواریخ خالصہ گورمکھی ص۲۶۹

[۴] گورپرتاپ سورج گرنتھ راس ۹ انسو ۵۷ انک ۷ ، مختصر مکمل تواریخ گورو خالصہ ص۱۰۷

تواریخ گورو خالصہ ص۱۶۹ [۵] دساں گوروآں دا سنکھیپ جیون چرتر ص۵۱

محروم رہ جانا ان کی سوتیلی والدہ کے حسد کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ گورو ہر رائے صاحب کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ بعض نے تو ان کی تعداد سات یا آٹھ بیان کی ہے [1] بعض نے چار بیویاں اور چار لونڈیاں ظاہر کی ہیں [2] اور ان میں سب سے چھوٹی بیوی سکھوں کے ساتویں گورو ہر کرشن کی والدہ ماجدہ ہر کرشن کور تھی۔ اس نے بقول رام رائیوں کے رام رائے کو پیدا ہوتے ہی ختم کر دینا چاہا تھا۔ چنانچہ جونہی اس کی پیدائش ہوئی۔ اس نے اسے فوراً زمین میں دفن کرا دیا اور یہ مشہور کر دیا کہ رام رائے کی والدہ کے بطن سے مردہ لڑکی پیدا ہوئی تھی جسے زمین میں دفن کروا دیا گیا ہے۔ مگر گورو ہر رائے صاحب کو جلد ہی بذریعہ خواب اس واقعہ کی اطلاع مل گئی۔ اور انہوں نے بیدار ہوتے ہی زمین کھدوا کر رام رائے کو نکال لیا تھا۔ اور اس طرح اس کی جان بچ گئی تھی [3] الغرض رام رائے کے معتقد لوگوں کے نزدیک ان کا گوریائی کی گدی سے محروم رہنا ان کی کی کسی لغزش کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس میں بہت بڑا دخل ان کی سوتیلی والدہ ماتا کرشن کور جی کی عداوت کا تھا۔ ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے:۔

> رام رائیوں کی روایت میں جو یہ کہا ہے کہ سوتیلی ماں نے رام رائے کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کروا دیا تھا۔ اور اسی کے باعث رام رائے گورو نہ بن سکے۔ گورو ہر رائے کے بعد یہ سچائی کے بہت نزدیک ہے [4]

---

[1] گورو وائے درشن ص۲۱۲ د ص۲۲۳ د گور بلاس پاتشاہی چھ ادھیائے ۲۱ انک ۱۵م د سدھی مارگ ص۲۱

[2] گورو خسادلی ص۱۳۰ د تواریخ گورو خالصہ اردو ص۱۲۹ د اتہاس گورو خالصہ ص۲۱۸

[3] سری گورو رام رائے اور ان کے چمتکار ص۱۲ د چمتکاری برج ص۴ د گورو رام رائے کا سنکھیپ جیون چرتر ص۳

[4] چٹھی سردار جی بی سنگھ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء

جہاں تک بابا نانک جی کی بانی۔ کے بدلنے کا سوال ہے اس سے تو شائد ہی کوئی سکھ بزرگ بچا ہو۔ خود گورو گوبند سنگھ جی کے بارہ میں سکھ مورخین کو یہ مسلم ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ گورو نانک جی کے اس قول:۔

نیل بسترے کپڑے پہرے ترک پٹھانیں عمل کیا

کی بجائے یہ پڑھا تھا:۔

نیل بسترے کپڑے پھاڑے ترک پٹھانیں عمل گیا[1]

اور اس طرح بابا نانک جی کی بانی کو بدل دیا تھا۔ پس اگر رام رائے نے فی الحقیقت باباجی کے قول میں "مٹی مسلمان کی" کی بجائے "مٹی بے ایمان کی" ہی پڑھا ہے۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے رام رائے جی کو گورپائی سے محروم کیا جا سکے کیونکہ یہ بات تو خود گورو گوبند سنگھ جی میں بھی پائی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے باباجی کے قول کو بدل کر پڑھا تھا۔ شائد یہی وجہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے بھی رام رائے کو سچا گورو کے لقب سے یاد کیا تھا۔ جیسا کہ بھائی سنتوکھ سنگھ جی بیان کرتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ جی نے یہ فرمایا تھا کہ:۔

بولے رام رائے تو ہے گورسا چا ۔ گورگھر کے ہت سول چت راچا[2]

گورو گرنتھ صاحب کے بعض پراچین قلمی نسخوں میں سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات

---

[1] گوردوارے درشن صہ ۵۴۵ وجنم ساکھی گورو گوبند سنگھ جی مصنفہ پنڈت دیا رام عاکف صہ ۱۶۸ و اتہاس گورو خالصہ ہندی صہ ۴۳۷ و تواریخ گورو خالصہ صہ ۱۳۱ و تواریخ گورو خالصہ اردو صہ ۱۸۵ و گورمت اتہاس گورو خالصہ صہ ۴۳۵ و جیون کتھا گورو گوبند سنگھ صہ ۳۵۴ و گور پرتاپ سورج گرنتھ بھاودت صہ ۵۹۵۴ ودس گورو جوت پرکاش صہ ۶۶۷ و کلغی دھر چلاس صہ ۷۰ و پنتھ پرکاش نواس ۳۵ صہ ۲۴۵ و گوردھام دیدار صہ ۱۲۴ وغیرہ

[2] گور پرتاپ سورج گرنتھ رت ۲ رانس ۳

کے ساتھ ساتھ رام رائے کی وفات کی تاریخ بھی درج کی گئی ہے۔ اور آسے پیچھے گورو کے لقب سے ہی یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے

سمت ۱۷۴۴ بھادوں شدی ۸ اتوار پنج گھڑیاں دن چڑھے چھپیدیں
دے عمل سری ست گورو رام رائے جی سمانے ؎

اور ایک اور قلمی گورو گرنتھ صاحب میں یہ لکھا ہے کہ

سمت ۱۷۴۴ بھادوں شدی ۸ اتوار پنج گھڑیاں دن چھپیدیں عمل سری گورو رام رائے جی سمانے گڑھوال دیس ؎

(۹) سکھ مورخین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد ان کے لے پالک بیٹے اجیت سنگھ نے بھی سکھوں کا گورو کہلوایا تھا۔ گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں سکھ گورو صاحبان کی وفات کی تاریخ کے ساتھ ہی اجیت سنگھ کی وفات بھی درج ہے۔ جیسا کہ سردار جی بی سنگھ نے میلا دڈا برہان پور کے بعض قلمی نسخوں کے متن میں ایک گورو گرنتھ صاحب کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ :۔

"چلانے کی تاریخیں یعنی تاریخ وفات اجیت سنگھ جی درج ہے ؎

بعض قلمی نسخے ایسے بھی ہیں۔ جن میں دوسرے لوگوں نے بعد میں بابا اجیت سنگھ کی تاریخ وفات درج کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اور اجیت سنگھ کی وفات کا زمانہ سمت ۱۷۸۰ ماگھ شدی ۵ شکروار دیا ہے ؎

(۱۰) گورو گرنتھ صاحب کے ایسے قلمی نسخے بھی کہیں کہیں ملتے ہیں۔ جن میں سکھ گورو صاحبان کی تاریخ وفات کے علاوہ اجیت سنگھ اور ان کے بیٹے ہٹی سنگھ کی وفات کی تاریخیں بھی درج ہیں۔ چنانچہ بابا ہٹی سنگھ جی کی تاریخ وفات مندرجہ ذیل الفاظ میں مرقوم ہے :۔

؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۱۴۲ — ؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۳۲۳

؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۲۳۰ — ؎ پراچین بیڑاں صفحہ ۳۳۱

۱۷۸۲ ماگھ شدی ۵ سری سری واہگورو اجیت سنگھ سمانے دلی وچ تخردار وچ گھڑی دن چڑھے تنگے گورو بھاونے کا خاوند ہے۔

۱۸۳۹ پھگن شدی ۱۰ بدھ وار دو گھڑیاں دن رہندے ہنسو ادسری گورو کون کارن بسرتھ

سری واہگورو ہٹھی سنگھ جی سمانے۔ ویروار سوا پہر دن۔ انگن چھتر سربت سنگت مل کر کیا۔ برہان پور حسن پورے [1]

اس کے علاوہ ایسے قلمی گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں۔ جن میں بعد میں دوسرے لوگوں نے اجیت سنگھ کی تاریخ وفات اور ان کے بعد آنے والے ہٹھی سنگھ کی تاریخ وفات بھی درج کر دی ہے۔ اور مختلف رسم الخط نظر آ رہے ہیں جیسا [2]

(۱۱) ایسے قلمی گورو گرنتھ صاحب بھی موجود ہیں جن میں سکھ گورو صاحبان کے خاندان کی مستورات کی تاریخ وفات بھی درج ہے۔ چنانچہ ایک گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

۱۷۲۱ کتک وادی ۵ ویروار پہر ڈیڑھ رات گوری سری ماتا بسی جی سمانے [3]

سردار جی بی سنگھ جی نے اس ماتا بسی جی کے بارے میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"شاید یہ گورو ہر رائے جی کی بیوی اور رام رائے کی ماتا ہو" [4]

(۱۲) گورو گرنتھ صاحب کے بعض قلمی نسخوں میں رام رائے کی بیوی ماتا پنجاب کور کی تاریخ وفات بھی مرقوم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

۱۷۹۸ مِتی ویساکھ شدی بدھوار ۵ سری ماتا پنجاب کور جی سمانے گڑ والی دیس [5] یہ ماتا پنجاب کور رام رائے کی بیوی تھی [6]

---

[1] پراچین بیڑاں ص ۳۰۳
[2] پراچین بیڑاں ص ۳۴۱
[3] پراچین بیڑاں ص ۳۱۲
[4] پراچین بیڑاں ص ۳۱۲
[5] پراچین بیڑاں ص ۱۷۷
[6] پراچین بیڑاں ص ۱۷۷

حصّۂ دوم

گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم اور اس کے اسلامی عناصر

اس حصہ میں گورو گرنتھ صاحب کے چیدہ چیدہ شبد
اور شلوک پیش کئے گئے ہیں۔ تاکہ ناظرین گورو گرنتھ
صاحب کے بیان کردہ مسائل سے واقفیت حاصل کریں

روحانیات اور مذہبیات

توحید باری تعالیٰ

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کاملہ کو خاص طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ گورو گرنتھ صاحب کا خاص اور بنیادی مضمون توحید باری تعالیٰ ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض بھگتوں اور بھاٹوں وغیرہ کے کلام سے مشرکانہ عقائد اور خیالات کی تائید ہوتی ہے۔ تاہم جہاں تک گورو نانک صاحب کے کلام اور نظریات کا تعلق ہے وہ مشرکانہ خیالات پر مبنی نہیں ہیں بلکہ شرک کی تعلیم سے بہت بلند و بالا ہیں اور قرآن شریف میں بیان کردہ صفات الٰہیہ کا ایک گورمکھی چربہ ہیں۔ یعنی باباجی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کی وہی صفات کاملہ بیان کی ہیں جو قرآن شریف کی مقدس آیات میں جلوہ گر ہیں اور دوسرے سکھ گورو صاحبان اور بعض بھگتوں نے بھی اپنے کلام میں اپنے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی صفات بیان کی ہیں۔ لیکن گورو ارجن جی کے زمانہ میں چونکہ سکھوں میں اوتار فلاسفی وغیرہ خیالات پھر سے عود کر آئے تھے۔ اس لئے کہیں کہیں شرک کی ملونی بھی موجود ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

> "یہ درست ہے کہ گورو ارجن جی کے زمانہ تک گورو نانک جی کو خدا کہنے اور ماننے کا عقیدہ پیدا ہو چکا تھا ...... گورو نانک خود ایسے عقائد کو حد درجہ کا شرک گردانتے اور کبھی گوارہ نہ کرتے" [1]

---

[1] رسالہ پنجابی ساہت جون ۱۹۴۵ء

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو ارجن جی کے زمانہ تک اوتار خلاسفہ سنگت سکھو ں پوری طرح رواج پا چکا تھا" ۲

لیکن جہاں تک باباجی کے باباجی کے اپنے کلام کا تعلق ہے۔ فلاسفی کے لئے کوئی جگہ نہیں بلکہ جابجا انکار ہے۔

ذیل میں ہم اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کے جو ۔۔۔ پیدا درشلو کرتے ہیں، جن میں اللہ تعالےٰ کی توحید اور صفات کاملہ کا بیان ہے

خدا تعالےٰ ایک ہے

جناب باباصاحب اور دوسرے سکھ گورو صاحبان نے گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر خدا تعالےٰ کی توحید کو اپنایا ہے۔ اور اس کی صفات کاملہ کو بیان کیا ہے اور یہ بات خاص طور پر بیان کی ہے کہ وہ اپنی خاص صفات میں یکتا ہے یعنی اس کی وہ صفات جو توحید کا خاصہ ہیں کسی دوسری ہستی کی طرف منتقل نہیں کی جا سکتیں۔ کیونکہ اس طرح شرک لازم آئے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

صاحب میرا ایکو ہے — ایکو ہے بھائی ایکو ہے
آپے مارے آپے چھوڑے — آپے لیوے دیوے
آپے دیکھے وگسے — آپے ندر کرییے
جو کچھ کرنا سو کر رہیا — اور نہ کرنا جائی
جیسا ورتے تیسو کہیئے
رب تیری وڈیائی ۲

یعنی میرا خالق اور مالک ایک ہی ہے۔ ہاں ہاں بھائی وہ ایک ہی ہے۔

---

۱ رسالہ پنجابی ساہت مئی ۱۹۴۶ء ۲ گورو گرنتھ صاحب اردو ص۳۶۱

وہی مارنے والا اور زندہ کرنے والا ہے۔ وہی دیکھ کر خوش ہوتا ہے وہی جس پر چاہتا ہے اپنے فضلوں کی بارش کرتا ہے یعنی وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (وہ فعال لما یرید ہے) اس کے بغیر اور کوئی بھی نہیں جو ان صفات کا حامل ہو سکے ایسی ہو بے ہم دیکھ بیان کرتے ہیں ہر چیز اللہ تعالےٰ کی حمد اور بڑائی کرتی ہے

صاحب میرا ایک ہے اور نہیں بھائی
کرپا تے سکھ پایا ساچے پرستائی

یعنی ہمارا خالق اور مالک ایک ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اس کے فضل سے ہی انسان سکھ اور آرام پا سکتا ہے

کہہ نانک گر کھوئے بھرم   ایکو الہٰ پار برہم

یعنی اے نانک تو اس بات کا اعلان کردے کہ مرشد کامل نے میرے تمام بھرم دور کردیے ہیں اللہ ایک ہے اور وہ پار برہم ہے۔

لم یلد ولم یولد

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ کو لم یلد ولم یولد ظاہر کیا گیا ہے چنانچہ مرقوم ہے:۔

الکھ اپار اگم اگوچر نہ تس کال نہ کرماں
جات اجات اجونی سنبھو نہ تس بھاؤ نہ بھرماں
ساچے سچیار دِٹھو قربان
نہ تس روپ ورن نہیں ریکھیا سا‌چے سبد نیسان
نہ تس مات پتا ست بندھپ نہ تس کام نہ ناری

ے گورو گرنتھ صاحب۔ راگ آسا محلہ ۱ ص ۴۲۰ واردو ص ۶۴۵

ے گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ص ۸۹۷ واردو ص ۱۳۲۴

اکل نرنجن اپر پر سگلی جوت تمہاری[1]

یعنی نہ تو اللہ تعالےٰ کا کوئی شجرہ نسب ہے اور نہ آئندہ اس کے کوئی نسل ہے وہ ان تمام باتوں سے بلند اور بالا ہے۔ اس کی شناخت اس کے پاکیزہ کلام کے ذریعہ ہی ہوتی ہے

(۲) بید کتیبی بھید نہ جاتا — بات جو استبھراتا سنگت
سگلے بیل اپائے سمائے الکھ نہ لکھنا جائی ہے[2]

یعنی ویدوں اور دوسری کتابوں نے اللہ تعالےٰ کے راز کو نہیں پایا وہ ماں باپ اور بھائی بند وغیرہ رشتہ داروں سے پاک ہے۔ وہ خود ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا ہے اور وہی وراء الوریٰ ہے۔

(۳) کبیر کو سوامی ایسا ٹھاکر — جا کو مائی نہ باپو رے[3]

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ ہمارا مالک اور خالق ایسا معبود ہے جس کی نہ کوئی ماں ہے اور نہ باپ یعنی وہ لم یلد و لم یولد ہے۔

خدا تعالےٰ کا سروپ

گورو گرنتھ صاحب میں بعض ایسے شبد بھی درج ہیں جن میں انسانوں کو سمجھانے کے لئے خدا تعالےٰ کا سروپ بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

سہس تو نین نن نین ہے توہے کو — سہس مورت ننا ایک توہی
سہس پد بمل نن ایک پد گندھ بن سہس تو گندھ اِو چلت موہی
سبھ مینہ جوت جوت ہے سوئے — تس کے چانن سب مینہہ چانن ہوئے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ا صفحہ ۵۹۷ اردو صفحہ ۹۳۵

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۲۱ اردو صفحہ ۱۶۳۵

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر صفحہ ۳۳۹ اردو صفحہ ۵۸۱

گُر ساکھی جوت پرگٹ ہوئے [1]

یعنی اے اللہ تیری ہزاروں آنکھیں ہیں۔ مگر درحقیقت تیری ایک بھی (مادی) آنکھ نہیں۔ تیری ہزاروں شکلیں ہیں مگر اصل میں تیری ایک بھی (مادی) شکل نہیں تیرے ہزاروں پاؤں ہیں۔ مگر فی الحقیقت تیرا ایک بھی (مادی) پاؤں نہیں ہے تیرے بغیر کائنات ہمیں سونگھ رہے ہیں۔ ہر چیز میں تیرا جلوہ ہے اور ہر چیز تیرے کرم سے ہی منور ہے۔ اور وہ نور مرشد کامل کے اپدیش کے ذریعہ انسان پر ظاہر ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں۔

(۲) تیرے بنکے لوئن دنت رسیالا   سوہنے نک جن لمّڑے والا
کنچن کایا سونے کی ڈھالا   سوون ڈھال کرشن مالا جپہو تسیں سہیلیو

....

تیری چال سہادی مدھر آڑی بانی   کہرکن کو کلا ترل جوآنی
ترلا جوآنی آپ بھانی اچھ من کی پورئیے
سارنگ جیوں پگ دھرے ٹھم ٹھم آپ سندھورئیے [2]

یعنی اے مولا تیری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں اور دانت بھی موتیوں کی مانند ہیں۔ تیرا ناک بہت خوبصورت ہے اور بال بہت لمبے لمبے ہیں۔ تیرا جسم سونے کا ہے۔ اے سہیلیو اسی کی عبادت کرو۔

اے خدا تیری چال بہت اچھی ہے۔ اور تیرا کلام بہت میٹھا ہے۔ اور تو دل کی تمام مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی توحید اور صفات کے سلسلہ میں اس

---

[1] دھناسری محلہ ا ص۱۳، ۶۶۳ اردو ص۱۰۴۰   [2] راگ وڈہنس محلہ ا ص۵۶۷ و اردو ص۸۸۹

امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ چونکہ وہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق ہے۔ اس کے بغیر کسی اور ہستی کی عبادت کرنا سراسر ناجائز ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہیں یا اس کی عبادت میں غیروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ خسارہ میں رہتے ہیں چنانچہ فرمایا

صاحب میرا سدا ہے دسے سبد کمائے — اوہ اوہانی کدے نا تھہ نہ آوے نگت
سا سدا سو سیوئیے جو سبھ میہ رہے سمائے — اور دوجا کیوں سیویئے جنمے تے مر
نہپھل تن کا جیو یا ہے خصم نہ جلئے اپنا آوری کو چت لائے
نانک ایہہ نہ جاپئی کرتا کیتی دسیئے سمجھائے [1]

یعنی ہمیشہ صرف اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کی جائے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔ کسی ایسی ہستی کی عبادت کرنا جو پیدا ہوتی اور ایک وقت مر جاتی ہے کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ جو لوگ اپنے حقیقی مالک کو شناخت نہیں کرتے۔ اور دوسرے لوگوں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں وہ خسارہ میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ شرک کو کبھی بھی معاف نہیں کرتا اور اس کی ضرور سزا دے گا۔

ایکو جپ ایکو صالاح — ایک سمر ایکو من آہ
ایکس کے گن گاؤ اننت — من تن جاپ ایک بھگونت
ایکو ایک ایک ہر آپ — پورن پور رہیو پربھ بیاپ
انک بستھار ایک تے بھئے — ایک ارادھ پراچھت گئے
من تن انتر ایک پربھ راتا — گر پرساد نانک اک جاتا [2]

یعنی خدا تعالےٰ واحد کی پرستش حمد اور ذکر کرتے رہنا چاہیئے اور اپنا دل بھی خدا تعالےٰ سے ہی لگانا چاہیئے۔ کیونکہ حقیقی تعریف اور عبادت کے لائق خدا تعالےٰ واحد ہی ہے۔ اور ہر انسان کو تن من سے اس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ وہ

---

[1] راگ دار گوجری شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۰۹ اردو صفحہ ۹۹۰، [2] گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صفحہ ۲۸۹ دارددو صفحہ ۴۳۰

خدائے واحد ہر جگہ موجود ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہے۔ اور تمام کائنات اسی ایک کی قدرتِ کاملہ کا ایک ادنے کرشمہ ہے اور ایسے خدا ... کی عبادت کرنے سے انسان کو کسی اور چیز کی حاجت نہیں رہتی۔ ہمارے تن من ... ایک ... ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے مرشد کامل کی نظر کرم سے خدائے واحد کو شناخت کر لیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا جو اس نے اپنے بندوں پر محض اپنے فضل سے کئے ہوئے ہیں ذکر کر کے لوگوں کو اس کی عبادت کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ مرقوم ہے کہ:-

جن کیتا مٹی تے رتن — گربھ مینہ رکھیا جن کرجتن
جن دیتی سوبھا وڈیائی — تس پربھ کو آٹھ پہر دھائی

....

جن کیتا موڑھ تے بکتا — جن کیتا بے سرت تے سرتا
جس پرساد نوے ندھ پائی — سو پربھ من تے بسرت ناہی
جن دیا تھاوے کو تھان — جن دیا نمانے کو مان
جن کیتی سبھ پورن آسا — سمرؤں دن رین سا س گراسا[1]

یعنی جس خدا نے انسان کو مٹی سے پیدا کر کے ایک ہیرا بنا دیا ہے۔ اور جس نے ماں کے بطن میں حفاظت کی ہے۔ اور جس نے عزت اور بڑائی بخشی ہے۔ اس خدائے واحد کو ہم آٹھوں پہر یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ جس خدا تعالیٰ نے بے وقوف کو عقل عطا کی ہے۔ اور بولنے کی تمیز دی ہے۔ اور جس نے بے سمجھ کو سمجھ بخشی ہے۔ اور جس کے فضل سے ہی انسان کو سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ اس خدا تعالیٰ کی یاد کبھی بھی ہمارے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۱۷۰ اردو ص ۲۴۹

دا، سے بھیں بھول بھتی۔ جس خدا تعالیٰ نے بے ٹھکانے کو ٹھکانہ دیا ہے۔ بے عزت کو عزت بخشی ہے۔ اور جس نے ہماری تمام مرادیں پوری کر دی ہیں۔ ہم دن رات اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس کی عبادت میں گزارتے ہیں۔

اس پانی تے جن توں گھڑیا — مائی کا لے وہیر اسر کرما
اکت جوت لے سرت پریکھیا — مات گربھ مینہ جن تو راکھیا
راکھن ہار سمار جنال — سگلے چھوڑ بیچار منال
جن دیئے تدھ باپ مہتاری — جن دیئے بھرات پت ہاری
جن دیئے تدھ بنتا آ میتا — تس ٹھاکر کو رکھ لیہو چیتا
جن دیا تدھ پون امولا — جن دیا تدھ نیر نر مولا
جن دیا تدھ پاوک بنال — تس ٹھاکر کی رہو من رسنا
چھتیہ امرت جن بھوجن دیئے — انتر تھان ٹھہراون کو کیئے
بسدھا دیئو برتن بلتال — تس ٹھاکر کے چت رکھ چرنال
پیکھن کو نیتر سنن کو کرنال — ہستن کرن بانس رسنال
چرن چلن کو سر کینو میرا — من تس ٹھاکر کے پوجہو پیرا
اپوتر پوتر جن تو کریا — سگل جون مینہ تو سر دھریا
اب تو سیجھ بھاوے نہیں سیجھے — کارج سورے من پربھو دھیائیجے
ایہاں اوہاں ایکے اوہی — جت کت دیکھیئے تت تت توہی
تس سیوت من آلس کرے — جس وسریئے اک نمکھ نہ سرے
ہم اپرادھی نرگنیارے — نہ کچھ سیوا نہ کرمارے

گر بوہتھ وڈبھاگی ملیا
نانک داس سنگ پاتھر تریا[1]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ص ۹۱۳ وارد و ص ۱۴۶۰

یعنی جس نے تجھے اس پانی (نطفہ) سے بنایا ہے اور مٹی سے تیرا جسم تیار کیا ہے۔ اور جس نے ماں کے پیٹ میں تیری حفاظت کی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور باقی تمام خیالات کو چھوڑ دے۔ جس نے تجھے باپ اور ماں دیئے ہیں۔ اور جس نے تجھے بھائی اور بیٹے بھی بخشے ہیں۔ اور جس نے تجھے بیٹیاں اور دولت عطا کئے ہیں۔ اس خالق اور مالک کو اپنے دل میں جگہ دے۔ جس نے تجھے بیش قیمت ہوا دی ہے۔ اور جس نے تجھے بے قیمت پانی دیا ہے۔ اور جس نے تجھے جلانے کے لیے لکڑی دی ہے۔ اس خالق و مالک کے قدموں میں گرجا جس نے تجھے کئی قسموں کے کھانے عطا کیے ہیں۔ اور تیری رہائش کے لئے رہائش گاہیں بنائی ہیں۔ اور زمین تیرے قیام کے لیے بخشی ہے۔ اس خالق و مالک کے قدموں کو اپنے دل میں جگہ دے۔ جس نے تجھے دیکھنے کے لیے آنکھیں سننے کے لئے کان۔ کمائی کرنے کے لیے ہاتھ اور چلنے پھرنے کے لیے پاؤں دیئے ہیں۔ اے دل اس خالق و مالک کے قدموں کی پرستش کر۔ جس نے تجھ ناپاک کو پاک کیا ہے۔ اور تمام جونوں میں تجھے سرداری دی ہے۔ اس خدا تعالےٰ کی عبادت کرنے سے انسان کے تمام کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یہاں اور وہاں ایک وہی ہے۔ جدھر دیکھیں وہی ہے۔ اس کی عبادت کرنے سے دل سستی کرتا ہے۔ حالانکہ اس کو بھلا دینے سے ایک پل بھی نہیں سدھر سکتی۔ ہم گنہگار ہیں کوئی خوبی بھی نہیں ہے۔ اور نہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ اور نہ کوئی عمل ہی کیا ہے۔ خوش قسمتی سے مرشد کامل مل گیا ہے ہم پتھر بھی اس کے ساتھ کنارے لگ گئے ہیں

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا ہر حالت میں ساتھ دیتا ہے

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے بندوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور ان کی مدد کرتا ہے یعنی جیسا

اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ مشکلات میں گھر جاتا ہے۔ اور اس کی دوستی کا دم بھرنے والے ان کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت اگر اس کے دل میں اپنے خالق اور مالک کی عزت اور عظمت قائم رہے۔ تو وہ ان مشکلات پر قابو پا لیتا ہے۔ اور اس کا رب العزت خود اس کے لئے راہیں کھول دیتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:۔

جاں کو مشکل ات بنے ڈھوئی کوئے نا دے
لاگو ہوئے دشمناں ساک بھی بھج کھلے
بھو بھجے آسرا چکے سنبھ اسراؤ
چت آوے اس پار برہم لگے نہ تتی واؤ
صاحب نتانیاں کا تان آپے نجائی تھر سداگر شبدی سچ جان
جے کو ہووے دبلا ننگ بھکھ کی پیر
دمڑا پلے نہ پوے نام کو دیوے دھیر
سوارتھ سو آؤ نہ کو کرے نہ کچھ ہووے کاج
چت آوے اس پار برہم تا نہچل ہووے راج
جاں کو چنتا بہت بہت دیہی ویاپے روگ
گرہست کٹنب پلیٹیا۔ کدے ہرکھ کدے سوگ
گون کرے چو کنٹ کا گھڑی نہ بیٹھن سوے
چت آوے اس پار برہم تن من سیتل سوئے[1]

جو شخص بہت ہی مشکلات میں گھر جائے اور اسے پناہ دینے والا کوئی نہ ملے اور اس کے دشمن بھی اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہوں۔ یہاں تک کہ اس کے قریبی رشتہ دار بھی اس سے دور بھاگ جائیں۔ اور اس کے تمام سہارے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ اردو صـ ۸۶

ایک ایک کر کے ختم ہو جائیں۔ ایسی ناگفتہ بہ حالت اور بے سروسامان انسان کے دل میں اگر خدا کی محبت اور عظمت قائم ہے۔ تو اسے گرم ہوا بھی نہ چھو سکیگی یعنی اس کا قادر خدا تعالےٰ اسے ہر تکلیف سے نجات دلائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے کمزور بندوں کا حامی ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے ہی ایسا ہے اور ہمیشہ ہی ایسا رہیگا گورو کے ارشاد کے مطابق اس بات کو صحیح اور درست جانو۔

اگر کوئی شخص انتہائی کمزور ہو اور اسے بھوک ننگ بھی ستا رہی ہو اور اس کے پلے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ ہو۔ اور اسے کسی قسم کا کوئی تسلی دینے والا بھی نہ ملتا ہو۔ اور نہ اس کی ضروریات کو ہی کوئی پورا کرنے والا ہو۔ ایسے بے سروسامان انسان کے دل میں اگر خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہے۔ تو اسے دائمی حکومت حاصل ہو جاتی ہے

جسے تفکرات نے چاروں اطراف سے گھیر لیا ہو۔ اور کئی قسم کی بیماریاں بھی لگ رہی ہوں۔ اور اس کی گھریلو زندگی بھی بہت تلخ گزر رہی ہو۔ اگر کوئی شخص دن رات سفر میں ہی رہتا ہو اور ایک پل کے لئے بھی کسی جگہ قیام نہ کرتا ہو ایسے شخص کے دل میں اگر خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہے تو اس کا تن اور من ٹھنڈا رہے گا۔

پورہیا سرب ٹھائیں ہمارا خصم سوئے	ایک صاحب سر چھت دوجا ناہ کوئے
جیؤں بھاوے تیؤں راکھ رکھنہارا	تجھ بن اور نہ کوئے تدر تہارا
پرتپالے پربھ آپ گھٹ گھٹ سارئیے	جس من وٹھا آپ تس نہ وسارئیے
جو کچھ کرے سو آپ آپن بھانیا	بھگتاں کا سہائی جگ جگ جانیا

جپ جپ ہر کا نام کدے نہ جھور ئیے
نانک درس پیاس لوچا پور ئیے[1]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۹۸ و اردو صفحہ ۹

یعنی ہر ایک کی داد و فریاد سننے والا اللہ تعالیٰ خود ہی ہے۔ اُنکے دل میں وہ خود بستا ہے اسے وہ نہیں بھولتا۔ جو سب کچھ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے بھگتوں کا معاون و مددگار رہے۔ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے والے کبھی بھی خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اور نہ وہ غمگین ہی ہوتے ہیں۔ اور ان کی مراد پوری ہوتی ہے ؛؛

توکّل علی اللہ

گرنتھ صاحب میں اللہ تعالےٰ کے علاوہ کسی اور پر توکل کرنا سراسر ناجائز ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہ واضح تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو ہر حالت میں اپنے رب پر ہی توکل کرنا چاہیئے چنانچہ لکھا ہے کہ :-

نانکھ کی ٹیک رکھنی سبھو جان دیوُن کو ایکے بھگوان

جس کے دیئے رہے اگھائے ۔ بوہر نہ ترشنا لاگے آئے

مارے راکھے ایکو آپ ۔ مانکھ کے کچھ ناہیں ہاتھ

تس کا حکم بوجھ سکھ ہوئے ۔ تس کا نام رکھ کنٹھ پروئے

سمر سمر سمر پربھ سوئے ۔ نانک بگھن نہ لاگے کوئے[1]

یعنی کسی انسان پر توکل کرنا بالکل فضول ہے۔ خدائے واحد ہی سب کا داتا ہے۔ اس کے دینے سے ہی انسان کو تسلی حاصل ہوتی ہے اور جس کے بعد کسی چیز کی خواہش نہیں رہتی۔ وہی مارنے والا اور حفاظت کرنے والا ہے۔ انسان کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہیں۔ اس کا حکم شناخت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نام اور ذکر کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ بلکہ اسے دل میں جگہ دینی چاہیئے۔ اسی اللہ تعالےٰ کا ذکر بار بار کرتے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی سکھمنی محلہ ۵ ملا ۲۸ اردو ملا ۱۸

رہو کرتے رہو۔ نانک جی کہتے ہیں کہ پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اور نہ کوئی روک ہی تمہارے راستہ میں حائل ہوگی۔

خدا تعالیٰ سچی توبہ قبول کرتا ہے

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جو صدق دل سے توبہ کرتا ہے اور آئندہ کسی قسم کے گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

صاحب ردے وسائے نہ پچھوتا وہی گناہ بخشنہار شبد کماوہی
نانک منگے سچ گرمکھ گھالئے میں تجھ بن اور نہ کوئے ندر نہالئے[1]

یعنی اللہ تعالےٰ کی عظمت اور محبت کو اپنے دل میں جگہ دینے والا انسان کبھی بھی نہیں پچھتاتا۔ اور ایسے انسان کے اللہ تعالےٰ تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس کے بغیر حقیقی مہربان کوئی بھی نہیں ہے۔

نِرجیو نمانیاں کا مان

نِجھیاں جیز کرے میرا گووِند تیری قدرت کو قربان
جیسا بالک بھائے سو بھائی لکھ اپرادھ کماوے
کر اپدیش جھڑکے بہو بھانتی بہُڑ پتا گل لاوے
پچھلے اوگن بخش لئے پربھ آگے مارگ پاوے[2]

یعنی اے مولا تو کمزوروں کا زور ہے اور جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اس کے لئے تو سب کچھ ہے اور میں تیری اس قدرت پر قربان ہوں۔ جس طرح ایک بچہ اپنی نادانی اور کم فہمی سے بے شمار غلطیاں کرتا ہے۔ اور اس کا باپ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۲۲ وارود صفحہ ۶۴۷ [2] راگ سورٹھ محلہ ۵ صفحہ ۶۲۴ وارود صفحہ ۹۷۸

اُسے سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کرتاہے۔ بلکہ بعض اوقات تنبیہہ کے لیئے اسے
کچھ سرزنش بھی کرتاہے۔ اور پھر جب وہ اپنی اصلاح کرلیتا ہے تو وہ اسے
اپنے گلے لگا لیتاہے۔ اسی طرح اسے مولا تو ہر اس شخص کے جملہ گناہ معاف
کر دیتاہے۔ جو صدق دل سے توبہ کرکے آئندہ کے لیئے ہر قسم کے گناہوں سے
بچنے کی کوشش کرتاہے۔

کوئی نندک ہووے ست گرو کا پھر سرن گرو آوے
پچھلے گناہ ست گر بخش لئے ست سنگت نال رلاوے
جیوں مینہ وُٹھے گلیاں نالیاں ٹوبیاں کا جل جائے
پوے وچ سرسری سرسری ملت پوتر پاون ہوئے جائے
ایہہ وڈیائی ست گر نرویر وچ جت ملیئے
تسنا بھکھ اترے ہر سانت ترآوے
نانک اے اچرج دیکھو میرے سچے ہر کا
جے منگرونل منے سو سبھناں بھاوے[1]

یعنی اگر کوئی شخص خداتعالٰے کے ماموروں کا منکر ہو۔ اور دن رات ان
کی تکذیب میں کوشاں رہے۔ اگر اس کے بعد وہ اطاعت گزاری اور فرمانبرداری
اختیار کرلے۔ تو ایسے شخص کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالٰی
اسے اپنے نیک لوگوں کی جماعت میں داخل کرلیتا ہے۔ جس طرح بارش جب
برستی ہے تو اس کا پانی بازاروں اور گلیوں کی نالیوں میں سے بہتا ہوا گنگا میں
جا گرتا ہے۔ اور گنگا میں گر کر وہ خود بھی پاک اور صاف ہو جاتاہے۔ اور
دوسروں کی پاکیزگی اور صفائی کا بھی باعث بن جاتاہے کیونکہ وہ صاف پانی
میں مل جاتاہے۔ یہی بڑائی مرشد کامل کی ہے۔ کیونکہ وہ نرویر ہوتاہے۔ اور

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار بار اول محلہ ۴ صفحہ ۸۵ ۔ اردو صفحہ ۱۳۶۲

اسے کسی سے بھی کوئی دشمنی یا عداوت نہیں ہوتی۔ اس سے تعلق قائم کرنے کے نتیجہ میں انسان کے دل سے ہر قسم کی نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں نانک جی کہتے ہیں کہ میرے مولا کی یہ عجیب شان ہے کہ جو شخص مرشد کامل کو شناخت کر لیتا ہے اور اس پر ایمان لے آتا ہے وہ ہر ایک کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔

انکھ خطے کھن بخشنہارا نانک صاحب سدا ویارا[1]
لیکھے کتہو نہ چھوٹیئے کھن کھن بھولنہار
بخشنہارا بخش لے نانک پار اتار[2]

یعنی اللہ تعالیٰ انسان کی لاکھوں غلطیاں اور کوتاہیاں پل میں معاف کر دیتا ہے نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ رحیم و کریم ہے۔۔۔۔ اگر وہ ہم سے حساب کتاب کا معاملہ کرے۔ تو ہم کبھی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بخشنہار ہے اور وہ اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو کنارے لگا دیتا ہے۔

ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ موجود ہے

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالےٰ کی صفات بیان کرتے ہوئے اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ہر چیز میں خدا تعالےٰ کا جلوہ موجود ہے۔ اور جب کسی شخص کو ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کا جلوہ نظر آنا شروع ہو جائے۔ تو وہ حقیقی معنوں میں موحد کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور یہ مقام انسان کو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

بھناں مہ ایکو ایک دکھانے جاں ایکو ویکھے تاں ایکو جاتے
جاں کو بخشے میلے سوئے ایتھے اوتھے سدا سکھ ہوئے

---

[1] راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۰ گرنتھ اردو صفحہ ۳۸۸ [2] راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۱ واردو صفحہ ۳۸۹

کہت نانک کون بدھ کرے کیا کرے۔ سوئی مکت جاں کو کرپا ہوئے
اہدن ہر گن گاوے سوئے۔ شاستر بید کی پھر کوک نہ ہوئے[1]
یعنی ہر چیز میں خدا تعالےٰ کا جلوہ موجود ہے۔ اور اگر انسان کو یہ مقام حاصل ہو جائے کہ اسے ہر چیز میں اللہ تعالےٰ کا جلوہ نظر آنے لگ جائے

تو ایسا انسان صحیح معنوں میں توحید کا پرستار کہلانے کا مستحق ہے۔ اور یہ مقام محض اپنی کسی کوشش کے نتیجہ میں حاصل ہونا ناممکن ہے۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی دین ہے۔ جسے وہ بخشتا ہے وہی حاصل کر سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خواہ کوئی کیسی ہی ترکیب کیوں نہ کرے نجات صرف اسے مل سکے گی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہو۔ اور اسی کو ہی دن رات ذکر الٰہی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور ایسا شخص اس کے بعد ویدوں اور شاستروں کی طرف سے عائد شدہ رسومات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے بالکل الگ ہے

گورو گرنتھ صاحب میں جہاں اللہ تعالےٰ کا جلوہ ہر چیز میں موجود ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی مخلوق سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور اس تمام عالم کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

جن اپائی رنگ دوائی بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا[2]

یعنی جس اللہ تعالےٰ نے اس عالم کائنات کی تخلیق کی ہے وہ واحد یگانہ اور الگ ہے نیز ہر چیز پر اس کی نظر ہے۔

---

[1] راگ ملہار محلہ ۳ صفحہ ۱۲۶۱ و اردو صفحہ ۲۰۱۴ [2] راگ تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۷۲۳ و اردو صفحہ ۱۱۳۷

کھماد ہونے کھپ گئے کھوہن لکھ اسنکھ۔ گنت نہ آوے کتوں گئی کھپ کھپ موئے بسنکھ
خصم پچھانے اپنا کھولے بندھ نہ پائے۔ شبد ملیں کھراتوں کھما سچ سکھ بھائے
کھرچ کھرا دھن دھیان توں آپے وسہہ سریر
من تن مکھ جاپے سدا گن انتر من دھیر
ہونمیں کھپے کھپائسی بیجو وتھ وکار
جنت اوپائے وچ پائمن کرتا الگ اپار[1]

یعنی معافی حاصل کئے بغیر بے شمار لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ جو لوگ اپنے مالک کو پہچان لیتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی سزاؤں سے بچ جاتے ہیں۔ اور انھیں خدا تم کے دربار میں رسائی حاصل ہو جاتی ہے اور جس خالق نے یہ تمام مخلوق پیدا کی ہے وہ خود اس سے الگ تھلگ ہے۔

خدا تعالیٰ کے قرب میں زندگی اور دوری میں موت ہے

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ کی توحید اور صفات کے ذکر میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اس سے تعلق قائم کرنے کے نتیجہ میں انسان ابدی زندگی کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان اس سے دُور ہو جائے تو پھر دائمی موت مر جاتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

آکھاں جیواں وسرے مر جاؤ
آکھن اوکھا ساچا ناؤ
ساچے نام کی لاگے بھوکھ
تت بھوکھے کھلئے چلئے دوکھ
سو کیوں وسرے میری مائے
ساچا صاحب ساچے نائے
ساچے نام کی تل وڈیائی
آکھ تھکے قیمت نہیں پائی
جے سبھ ملکے آکھن پاہے
وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے

---

[1] گوروگرنتھ صاحب راگ ملار کی محلہ ۱ صفحہ ۹۳۴ دارد مہ ۱۴۹۸

ناؤہ مرے نہ ہووے سوگ — دیندار ہے نہ چُوکے بھوگ
گُن ایہو ہور ناہی کوئے — نا کو ہو آ نہ کو ہوئے
جیوڈا آپ تیوڈ تیری دات — جن دِن کر کے کینی رات
خصم وساریہہ تے کم جات — نانک آوے باجھ سنات[۱]

یعنی ذکر الٰہی سے انسان ابدی زندگی کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے دُوری کے نتیجہ میں انسان پر ابدی موت وارد ہو جاتی ہے۔ لیکن کسی انسان کا سراپا ذکر الٰہی بن جانا ایک بہت کٹھن منزل ہے۔ اگر انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت و عظمت قائم ہو جائے۔ تو اس سے دوسرے تمام دکھ درد دور ہو جاتے ہیں اے میری ماں بھلا میں ایسے رب الحق کو کیوں بھلا دوں۔ وہ خود حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔ خدا تعالےٰ کا دن رات ذکر کرنے سے بھی کوئی اس کی بڑائی کو بیان نہیں کر سکتا۔ اگر تمام دنیا کے لوگ ملکر ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں تو اس سے اس کی شان میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اور نہ اس طرح وہ بڑا ہو سکتا ہے اور نہ چھوٹا ہی۔ خدا تعالےٰ واحد پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ موت و حیات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کے خزانے بھرپور رہتے ہیں وہ لوگوں کو خوب دیتا ہے اور بغیر حساب کے دیتا ہے۔ لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اس کی سب سے بڑی صفت لیس کمثلہ شیٔ ہے۔ اور وہ یکتا ہے۔ نہ اس کا ثانی ماضی میں کوئی تھا اور نہ مستقبل میں کوئی ہو سکتا ہے۔ وہ خود جس عظیم الشان طاقت اور قدرت کا مالک ہے۔ اس کی بخشش بھی اسی شان کی ہے۔ اس نے دن اور رات کا لامتناہی سلسلہ قائم کیا ہے وہی ہر دن کے بعد رات کو لاتا ہے۔ جو لوگ ایسے خالق و مالک کو دل سے بھلا دیتے ہیں وہ کمینے اور کم ذات ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ذکر الٰہی کے بغیر انسان کمینہ اور ذلیل ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلا۱ صفحہ ۳۴۹ و ۳۵۰ وار صفحہ ۱۲ در ۵۳۲

ات سندر کلین چتر مکھ گیانی دھن ونت
مرتک کہیئے نانکا جیہ پریت نہیں بھگونت

یعنی اگر کوئی بے حد خوبصورت ہو اور اعلیٰ خاندان میں پیدا ہو۔ وہ خود بہت دانا اور گیانی ہو۔ مال و دولت کی بھی اسے کوئی کمی نہ ہو۔ ان سب چیزوں کی موجودگی میں اگر اس کا تعلق خداتعالےٰ سے قائم نہیں تو وہ مردہ ہے اسے زندہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

پھلیئو سگر سیویا دھن جنم پروان ۔ جناں سنگ جیوندیاں مویاں نہ دریسٹی پکھ بھان
کل ادھارے اپنا سو جن ہودے پروان
گور مکھ مویئے جیوندے پروان ہینہ منمکھ جنم اٹہہ ۔ نانک موئے نہ آکھیئیہ گورکے سبد کا ٹہہ

یعنی وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور ان کی زندگیاں ہی مبارک ہوتی ہیں۔ جو زندگی اور موت میں اللہ تعالےٰ کو یاد رکھتے ہیں۔ وہ اپنے کنبہ کو بھی بچا لیتے ہیں اور خود بھی خداتعالےٰ کی درگاہ میں مقبول ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں کا خدا سے تعلق قائم ہو گیا وہ مرنے کے بعد بھی زندہ ہی رہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ انھیں ابدی زندگی کی چادر پہنا دیتا ہے۔ اور جو لوگ خداتعالےٰ سے دُور ہو جاتے ہیں وہ دائمی موت مر جاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے اپنی زندگیاں خداتعالےٰ کے نام پر لگا دی ہیں۔ ان کو کبھی بھی مردہ نہ کہا جائے۔

روحانی اندھے

گورو گرنتھ صاحب میں روحانیت سے دُور لوگوں کو اندھے قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے :۔

ا؎ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۵۳ و اردو ۳۸۴ ۔ ۲؎ وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۳ و اردو صفحہ ۱۰۰۶

اندھے کے رہ دسئے اندھا ہوئے سو جائے
ہوئے سوجا کھا نانکا سو کیوں اُجھڑ پائے
اندھے ایہہ نہ آکھئیں جن مکھ لوئن ناہہ
اندھے سیئی نانکا خصمو نہہ گھتھے جائے
صاحب اندھا جو کیا کرے سوجا کھا ہوئے
جیہا جانے تیہو ورتے جے سو آکھے کوئے
جتھے سو وست نہ جاپئی آپے ورتو جان
نانک گاہک کیوں لئے سکے نہ وست پچھان
سو کیوں اندھا آکھیئے جے حکمو نہہ اندھا ہوئے
نانک حکم نہ بجھئی اندھا کہیئے سوئے[۱]

یعنی اگر کوئی بینائی رکھتا ہے تو وہ راستہ سے بھٹک نہیں سکتا۔ ان لوگوں کو اندھے مت کہو جن کی ظاہری آنکھیں نہیں ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ان کو اندھا کہا جاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ سے دور ہیں۔ خدا جسے اندھا قرار دے دے اسے بینائی بھی وہی بخش سکتا ہے۔

اندھا سوئے جے اندھ کماوے تس ردے سلوچن ناہیں[۲]

یعنی وہی شخص اندھا ہے جسے دل کی آنکھیں حاصل نہیں ہیں اور ظلمت کا شکار ہے۔ کیونکہ وہ اپنی روحانی بینائی کھو چکا ہے۔ اور گمراہی میں مبتلا ہے۔

روحانی بہرے

ایک دنیادار انسان جسے دولت سے محبت ہے گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک بہرہ ہے اور اس کی روحانی شنوائی کھو چکی ہے۔

۱؎ راگ رام کلی کی وار شلوک محلہ ۲ صفحہ ۹۵۴ وامعہ صفحہ ۱۵۲۷ ۲؎ راگ ملہار کی وار شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۸۹ وارو صفحہ ۲۱۵۹

مایا موہے ہر چیتے ناہی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ جم پر بدھا دکھ سہاہی
انا بولا کچھ ندر نہ آوے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ من مکھ پاپ پچا دینا[1]

یعنی جو شخص دولت کا پرستار ہے وہ خدا تعالےٰ کی یاد سے غافل ہے۔ اور مرنے کے بعد اسے بہت دکھ برداشت کرنا ہوگا۔ وہ اندھا اور بہرہ ہے۔ اسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا۔ وہ من مکھ یعنی گمراہ ہے اور گناہوں میں مبتلا ہے۔

مائیا دھاری ات انا بولا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ شبد نہ سنئی بہو رول گھچولا[2]

یعنی دولت کا پرستار اندھا اور بہرہ ہے اسے کچھ بھی سنائی نہیں دیتا۔

شبد نہ جانے سے انے بولے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ سے کت آئے سنسار[3]

یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ کا کلام نہیں جانتے وہ اندھے اور بہرے ہیں۔ اور ان کا دنیا میں آنا بے سود ہے وہ اپنی زندگی کا مقصد پورا نہیں کرسکتے۔

یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں ہر دولتمند کو برا نہیں کہا گیا۔ اگر کوئی دولت مند خدا سے غافل نہیں۔ اور دولت پرستی سے اسے نفرت ہے۔ ایسا شخص دولت مند ہونے کے باوجود خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

ایہہ مائیا جت ہر وسرے ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ موہہ اپجے بھاؤ دوجے لایا
کہے نانک گور پرسادی ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ جناں لو لاگی تنی وچے مائیا پائیا[4]

یعنی دولت جو خدا سے غافل کرتی ہے اور لالچ اور دوسری نفسانی خواہشات کو بھڑکاتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں مرشد کامل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ وہ اس دولت کی موجودگی میں بھی اپنے رب کو پالیتے ہیں۔ ایسے لوگ دولت مند ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں دولت

---

[1] راگ ماجھ محلہ ۳ صفحہ ۱۱۱ و اردو صفحہ ۱۴۵
[2] وار گوڑی شلوک محلہ ۳ صفحہ ۳۱۳ و اردو صفحہ ۴۲۴
[3] راگ سورٹھ محلہ ۳ صفحہ ۶۰۱ و اردو صفحہ ۹۴۲
[4] راگ رام کلی محلہ ۳ صفحہ ۹۲۱ و اردو صفحہ ۱۴۷۲

کے پرستار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دولت کا پرستار وہ ہے جو دولت کے نشہ میں اندھا ہو اور خدا تعالےٰ کو بھلا دے۔

روحانی گونگے

بت پرستوں اور مشرکوں کو گورو گرنتھ صاحب میں روحانی گونگے قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:-

اندھے گونگے اندھ اندھار پاتھر لے پوجینہ مُگدھ گوار
اوہ جاں آپ ڈبے تم کہاں ترن ہار[1]

یعنی بت پرست اور مشرک لوگ احمق ہیں اور اندھے اور گونگے ہیں۔ وہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو بت خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

روحانی جذامی

خدا تعالےٰ سے غافل لوگوں کو گرنتھ صاحب میں روحانی جذامی قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

نام وسارن تن دکھ پائیا مائیا موہ سبھ روگ کمائیا
بن ناوے من تن ہے کشٹی نرکے واسا پائندا[2]

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ سے دُور ہیں انہیں روحانی اور جسمانی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ مایا کے جال میں پھنسکر بُرے اعمال بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کئے بغیر انسان کا من اور تن دونوں ہی جذامی ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

---

[1] بہاگڑے کی وار شلوک محلہ ۱ صفحہ ۵۵۶ وار دو ۳ ص۸۷ [2] راگ مارو محلہ ۳ ص۱۰۶۴ وار دو ص۱۸۰

روحانی پرندے

گورو گرنتھ صاحب میں ان لوگوں کو جو خدا تعالےٰ کا پیغام لے کر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں روحانی پرندے قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

کبیر داتا ترور دیا پھل اپکاری جیونت۔ پنکھی چلے دساوری برکھا سپھل پھلنت[1]

یعنی اے درخت (گورو) آپ ہمیشہ پھلدار رہو۔ تجھ سے تیرے خادم پھل ہاتھ لیکر غیر ممالک میں اس پھل کو تقسیم کرنے کے لئے جاتے ہیں۔

ترور کایا پنکھ من ترور پنکھی پنچ	تت چگہہ مل ایک سے تن کو بھاہیں نہ رنچ
اڈہیہ تا بیگل بیگلے تال کو چوگ گھنی	پنکھ ٹٹے پھاہی پڑی اوگن بھیڑ بنی
بن ساچے کیؤں چھوٹیئے ہرگن کرم منی	آپ چھڈائے چھوٹیئے وڈا آپ دھنی
گرپرسادی چھوٹیئے کرپا آپ کرئے	اپنے ہاتھ وڈائیاں جے بھاوے تے دیئے[2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی نیک اور برگزیدہ لوگوں کو روحانی پرندے قرار دیا گیا ہے۔ جو روحانی آسمان پر پرواز کرتے ہیں۔

روحانی جوان اور روحانی بوڑھے

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کو ہمیشہ جوان اور بدکار لوگوں کو بوڑھے کہا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

گورمکھ بڈھے کدے ناہیں جنہاں انتر سرت گیان
سدا سدا ہرگن رویں انتر سہج دھیان
اوے سدا انند بیک رہے دکھ سکھ ایک سمان
تناں ندری اکو آئیا سبھ آتم رام پچھان

---

[1] شلوک کبیر ۱۳۷ داردو صفحہ ۲۱۶۴ [2] رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۳۴ و اردو صفحہ ۱۴۹۴

من مکھ بالک بردھ سمان ہے جن انتر ہر سرت ناہیں
وچ ہونمیں کرم کماوندے سبھ دھرم رائے کے جاہیں[1]

یعنی نیک لوگ بوڑھے کبھی نہیں ہوتے وہ ہمیشہ جوان رہتے ہیں اور گمراہ لوگ جوان اور بچے ہونے کی حالت میں ہی بوڑھے ہوتے ہیں۔

روحانی حیوان

گورو گرنتھ صاحب میں روحانیت سے بے پروا اور خدا تعالےٰ سے دور لوگوں کو حیوان قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بعض شبد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

کر کرپا راکھو، رکھوالے — بن بوجھے پسو بھیئے بتیالے[2]

یعنی اے ہمارے رب تو اپنے فضل سے ہماری حفاظت فرما۔ بغیر تیری شناخت کے انسان حیوان ہے اور حیوان بھی پاگل۔

من مکھ دن ناوے کوڑ یار پھرینہ بتیالیا
پشو مانس چم پلیٹے اندر ہو کالیا[3]

یعنی اللہ تعالےٰ سے دور لوگ سراپا جھوٹ ہوتے ہیں اور وہ پاگلوں کی طرح پھرتے ہیں۔ ایسے لوگ انسان کی شکل میں حیوان ہوتے ہیں۔

چتے جن کے کپڑے میلے چت کٹھور جیو
تن مکھ نام نہ اوپجے دوجے ویاپے چور جیو
مول نہ بوجھینہ آپنا سے پشو آئے ڈھور جیو[4]

---

[1] شلوک واراں تے ودھیک، شلوک محلہ ۳ ص ۱۴۱۸ و اردو ص ۲۲۰۷
[2] راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۲۲۴ و اردو ص ۳۲۶ [3] وار بہار محلہ ۱ ص ۱۲۸۴ و اردو ص ۲۰۲۹
[4] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ ص ۷۵۱ و اردو ص ۱۱۸۵

یعنی جن کا ظاہری لباس تو سفید ہے اور دل بہت ہی سخت ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے ذکر سے غافل ہیں۔ ایسے لوگ اپنی حقیقت کو بھی نہیں جانتے چنانچہ وہ حیوان ہیں۔

جنال ستگر پرکھ نہ سیو و شبد نہ کیتو وچار
اوئے مانس جون نہ آکھیئن پشو ڈھور گاوار[۱]

یعنی جو لوگ سچے گورو کے اطاعت گزار نہیں ہیں۔ اور نہ وہ خدا تعالےٰ کی باتوں کی طرف ہی کوئی توجہ دیتے ہیں۔ ان کو انسان نہیں کہنا چاہیئے۔ وہ حیوان بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

دین بسارئیو رے دِوانے دین بسارئیو رے
پیٹ بھرئیو پشوا جیو ل سیئو مانکھ جنم ہے ہارئیو
سادھ سنگت کبہو نہیں کینی رچئیو دھند ھے جھوٹھ
سوان سوکر باس جیوے بھٹکت چالیو اوٹھ[۲]

یعنی جو لوگ دین سے غافل ہیں اور حیوانوں کی طرح پیٹ بھرتے ہیں۔ ان کی زندگی رائیگاں جا رہی ہے۔ اور نیک لوگوں کی کبھی بھی صحبت اختیار نہیں کرتے اور جھوٹے دھندوں میں پھنسے رہتا ہے۔ ایسے انسان کتے اور سؤر کی مانند دنیا سے اٹھ جاتے ہیں۔

گور منتر ہینس جو پرانی دھر گنت دھرم بھر سٹھنہ
کوکر سینہ سوکر بنہ گردھبیہ کاکیہ سربینہ تُل کھلہ[۳]

یعنی جس شخص نے سچے گورو کی بیعت کر کے اپنا تزکیہ نفس نہیں کیا اس کی زندگی پر لعنت ہے۔ وہ گندہ ہے ناپاک ہے۔ ایسا انسان کتے سؤر۔ گدھے

---

[۱] شلوک وارتے ودھیک محلہ ۳ صفحہ ۱۴۱۸ و اردو صفحہ ۲۲۰۷ [۲] راگ مارو کبیر صفحہ ۱۱۰۵ اردو صفحہ ۱۶۶۹
[۳] سہس کرتی محلہ ۵ صفحہ ۱۳۵۶ و اردو صفحہ ۲۱۴۵

کوّے اور سانپ کے برابر ہے۔

بے وقوف لوگ

دنیا میں بے وقوفی اور عقلمندی کے میار بہت مختلف ہیں۔ ایک کے نزدیک جو بے وقوفی ہے وہ دوسرے کے نزدیک عقلمندی ہے گورو گرنتھ صاحب میں بھی بے وقوفی اور عقلمندی کا ایک میار پیش کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی روحانی میار ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے

مورکھ ہووے سو سنے مورکھ کا کہنا
مورکھ کے کیا لکھن ہیں کیا مورکھ کا کرنا
مورکھ او جے مگدھ ہے اہنکارے مرنا
ایت کمائے سدا دکھ دکھ ہی مہ رہنا
ات پیارا پوے کھوہ کہہ سنجم کرنا
گرمکھ ہوئے سو کرے ویچارا اوس الپتو رہنا
ہرنام جپے آپ اُدھرے اس پچھے ڈبدے بھی ترنا
نانک جو تس بھاوے سو کرے جو دے سو سہنا[1]

یعنی جو بے وقوف ہے وہ بے وقوف کی باتیں سنتا ہے۔ بے وقوف کی تعریف کیا ہے۔ اور بے وقوف کے کام کیا ہیں۔ وہ بے وقوف اور احمق ہے۔ جو تکبر میں مر رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ دکھ ہی دکھ میں رہے گا۔ جب کوئی پیارا کنوئیں میں گر رہا ہو تو کوئی تدارک کرنا چاہیئے۔ ایسے موقعہ پر گورمکھ یہ طریق اختیار کرتا ہے کہ وہ خود ایک طرف ہو جاتا ہے تا کہ گرنے سے بچ سکے۔ اور اس طرح جب وہ علیحدگی اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو کنوئیں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۳ پنہ ۹۵۳ اردو ۱۵۲۲

میں گرنے والا بھی اس کی پیروی میں بچ جاتا ہے۔

(۲) مورکھ سیاناں ایک ہے ایک جوت دوئے ناؤں
مورکھاں سر مورکھ ہے جے نین ماہی ناؤں لے[1]

یعنی بے وقوف اور عقلمند انسان ہونے کے لحاظ سے یکساں ہے۔ اور دونوں میں ایک ہی جوت ہے۔ البتہ بے وقوفوں کا سردار وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا۔

(۳) مورکھ اندھا تت نہ پچھانے[2]

یعنی بے وقوفوں کو بصارت حاصل نہیں۔ وہ حقیقت سے بے خبر ہیں۔

(۴) مورکھ اندھیا اندھی دھات
کہ کیئو کہئیں کہائن آپ[3]

یعنی بے وقوف اندھے ہیں اور ان کی دوڑ بھاگ بھی اندھی ہے اور بول بول کر اپنا آپ ظاہر کرتے ہیں۔

(۵) مورکھ ہوئے نہ آکھی سوجھے جھوا رس نہیں کہیا بوجھے
بکھ کا ماتا جگ سیوں لوجھے[4]

یعنی جو بے وقوف ہے اس کی بصارت کام نہیں دیتی۔ اور اس کی زبان بھی شریں نہیں ہے۔ اور وہ فرمانبردار بھی نہیں ہے۔ مایا کی زہر میں مبتلا لوگوں سے جھگڑتا رہتا ہے۔

---

[1] گوروگرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ ص۱۰۱۵ و اردو ص۱۶۲۸
[2] گوروگرنتھ صاحب مارو محلہ ۳ ص۱۰۶۱ و اردو ص۱۶۹۶
[3] گوروگرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ ص۱۲۳۹ و اردو ص۱۸۶۹
[4] گوروگرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ ص۴۱۴ و اردو ص۶۳۸

(۶) مورکھ پڑھ پڑھ دوجا بھاؤ درڑائیا

بہو کرم کماوے دکھ سبایا

ست گور سیو سدا سکھ پائیا[1]

یعنی وہ بے وقوف ہے جو پڑھ پڑھا کر شرک میں بستلا ہے۔ اور بہت کرم کرنے کے باوجود دکھ ہی دکھ اٹھاتا ہے۔ حقیقی سکھ اور آرام سچے گورو کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۷) مورکھ پنڈت حکمت حجت سنجے کرے پیار

دھرمی دھرم کرے گاوا دیں منگیں موکھ دوار[2]

یعنی وہ عالم بے وقوف ہے جو چالاکیاں کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا اصل مقصد دولت اکٹھی کرنا ہوتا ہے۔ ایسے دھرم کا خیال کرنے والے بھی بے وقوف ہیں جو دھرم کا کام تو کرتے ہیں لیکن کیا کرایا ضائع کر دیتے ہیں کیونکہ وہ اس کے بدلہ میں مکتی کی خواہش کرتے ہیں۔

(۸) پھکا در گہہ بیٹھے مورکھ پھکاں پھکے پائے

پھکا مورکھ آکھیے پانا لہے سزائے[3]

یعنی کڑوی زبان والا شخص بے وقوف ہے اسے جوتے پڑتے ہیں۔

(۹) مورکھ آپ گنوندے مر جمیں ہوئے خوار

یعنی جو لوگ متکبر ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ وہ بھٹکتے پھرتے ہیں اور ذلیل خوار ہوتے ہیں۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ صفحہ ۴۲۴ و اردو صفحہ ۶۵۳

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۹ و اردو صفحہ ۷۲۶

[3] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳ و اردو صفحہ ۷۳۶

[4] گورو گرنتھ صاحب وار وڈہنس شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۸۹ و اردو صفحہ ۹۲۳

(۱۰) مورکھ آپ گنائیندا بوجھ نہ سکے کار
منسا مائیا موہنی من مکھ بول خوار[1]

یعنی وہ بے وقوف ہے جو متکبر ہے اور وہ حقیقی بھگتی والا عمل سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اس کی خواہشات دنیاوی ہوتی ہیں۔ اور اس کی زبان من مکھوں والی ہوتی ہے۔ جس سے وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

(۱۱) دھر بھگت جنہاں کو بخشیا ہر امرت بھگتی بھنڈارا
مورکھ ہوئے سو ان کی ریس کرے تس ہت پت منہ کارا[2]

یعنی اللہ تعالے اپنے نیک بندوں کو بھگتی کا خزانہ بخش دیتا ہے۔ اور بے وقوف لوگ ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن سے دین و دنیا میں ان کا منہ سیاہ ہوتا ہے۔

(۱۲) سنتن سیول بوے ابکاری
مورکھ سیو بوے جھکھ ماری[3]

یعنی نیک لوگوں سے گفتگو کرنے سے انسان کو فائدہ ہی فائدہ ملتا ہے اور بے وقوف لوگوں سے بات چیت کرنا جھک مارنے کے مترادف ہے

(۱۳) جو جیئے کی سار نہ جانے تس سیؤں کچھ نہ کہیئے اجانے
مورکھ سیو نہہ لوجھ پرانی ہر جپیئے پد نربانی ہے[4]

یعنی جو شخص دل کی خبر نہیں جانتا اس بے وقوف سے کوئی بات نہ کرو اسس بے وقوف سے کوئی تکرار نہ کرو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب پربھاتی محلہ ۱ صفحہ ۱۳۴۳ واردو صفحہ ۲۱۲۸
[2] گورو گرنتھ صاحب سوہی محلہ ۵ صفحہ ۷۳۳ واردو صفحہ ۱۱۵۳
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ کبیر صفحہ ۸۷۰ واردو صفحہ ۱۳۸۹
[4] گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۴ صفحہ ۱۰۷۰ واردو صفحہ ۱۷۰۹

گورو نانک جی نے بے وقوف کی تعریف بیان کرنے کے بعد اور یہ بتانے کے بعد کہ ان کے نزدیک بے وقوف وہ ہے جو اللہ تعالےٰ سے دور ہے اور اپنے خالق اور مالک کی شناخت سے محروم ہے۔ یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ اس قسم کے لوگ بے شمار ہیں۔ اور وہ اپنی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور وقت گذارنا ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے :-

۱۔ اسنکھ مورکھ گھور[1]

... ...

۲۔ کیتے مورکھ کھا ہی کھاہ[2]

یعنی بے شمار بے وقوف لوگ خدا تعالےٰ سے دُور ہیں۔ اور وہ بے وقوف اپنی زندگی کا مقصد کھانا پینا ہی تصور کرتے ہیں۔

عقلمند لوگ

گورو گرنتھ صاحب میں عقلمندی کو بھی خالص روحانی بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

چتر سیانا سگھڑ سوئے جن تجیا ابھمان[3]

یعنی صحیح معنوں میں عقلمند اور دانا وہ لوگ ہیں جنہوں نے غرور اور تکبر کو ترک کر دیا ہے۔ گویا کہ گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک مغرور اور متکبر لوگ عقلمند کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب نے ایک اور مقام پر عقلمندی کے بارہ میں یہ مرقوم ہے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۱۸ صفحہ ۴ دا ردو صفحہ ۴

[2] گورو گرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۵ ۲ صفحہ ۵ دا ردو صفحہ ۶

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۹۷ دا ردو صفحہ ۲۲۴

سچے شرمے باہرے اگے لیہہ نہ داو
عقل ایہہ نہ آکھیئے عقل گوائیے باد
عقلی صاحب سیویئے عقلی پائیے مان
عقلی پڑھ کے بوجھیئے عقلی کیجے دان
نانک آکھے راہ ایہہ ہور گلاں شیطان[1]

یعنی۔ سچائی اور شرم کے بغیر خدا تعالےٰ کے دربار میں کوئی قدر نہ ہوگی یہ عقلمندی نہیں کہ انسان فضول جھگڑوں میں اپنی عقل خرچ کر دے۔ بلکہ صحیح عقلمندی یہ ہے کہ انسان پڑھنے کے بعد اس پر غور کرے۔ اور سوچ سمجھ کر اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ اس کے بغیر تمام باتیں شیطان سے متعلق ہیں۔

ایک اور مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

سوئی سیانا سوپت ونتا حکم لگے جس میٹھا جیو[2]

یعنی وہی انسان عقلمند اور معزز ہے جسے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم میٹھا محسوس ہوتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔

ایک اور مقام پر یہ درج ہے:۔

چتر سروپ سیانا سوئی جو من تیرے بھاویا[3]

یعنی جو لوگ خدا تعالےٰ کے مقبول ہیں حقیقی معنوں میں وہی عقلمند اور دانا ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴۵ واردو صفحہ ۱۹۸۸
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸ واردو صفحہ ۱۶۱
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ محلہ ۵ صفحہ ۱۰۷ واردو صفحہ ۱۶۱

سمنی چتر سیانا پنڈت سو سیرا سو دانال
سادھ سنگ جن ہر ہر جپیو نانک سو پردانال[1]

یعنی وہی انسان عقلمند، عالم۔ فاضل۔ بہادر اور دانا ہے۔ جو نیک لوگوں سے ملکر اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اور وہی خدا تعالےٰ کا مقبول ہے۔

(۴) گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی انسان محض اپنی عقل اور ہوشیاری سے خدا تعالیٰ کو نہیں پا سکتا۔ خدا تعالےٰ کو پانے کا ذریعہ اس کی عبادت اور اخلاص ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

چترائی نہ چینیاں جائے   بن مارے کیوں قیمت پائے[2]

یعنی محض اپنی عقل سے انسان خدا تعالےٰ کو شناخت نہیں کر سکتا۔ اور بغیر نفس کو مارے انسان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

رے جن من مادھو سیوں لائیے ۔   چترائی نہ چتر بھج پائیے

...   .

کہت کبیر بھگتی کر پایا   بھولے بھائے ملے رگھورائیا[3]

یعنی اے انسان اپنا دل خدا تعالےٰ سے لگا۔ وہ محض انسانی عقل اور ہوشیاری سے نہیں مل سکتا۔ ..... کبیر جی کہتے ہیں کہ وہ محض عبادت اور اخلاص کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ ص۱۲۲۱ ۔ اردو ص۹۴۹۱
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص۲۳۱ ۔ اردو ص۳۲۲
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص۳۲۴ ۔ اردو ص۴۹۳

چترائی سیانپاں کتے کام نہ آئیے
تُٹھا صاحب جو دیوے سوئی سُکھ پائیے[1]

یعنی محض ہوشیاری اور عقلمندی کسی کام نہیں آتی۔ ہاں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جو بخشش کرے انسان کو اسی پر توکل کرنا چاہیئے اور خوش ہونا چاہیئے اس کے برعکس حقیقی عقلمندی کے بارے میں کہا گیا ہے:۔

سائی مت سائی بدھ سیانپ جیت نمکھ نہ پربھ بسراوے
سنت سنگ لگ ایہہ سکھ پائیو ہر گن سدہی گاوے[2]

یعنی اصل عقلمندی اور دانائی یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کو ایک پل کے لئے بھی نظر انداز نہ کرے اور ہمیشہ یاد رکھے۔ اور یہ مقام انسان کو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

(۳) گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان محض اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے دنیا کمانے پر بھی قادر نہیں ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

سیانپ کا ہو کام نہ آت
جو ان رچیو ٹھاکر میرے ہوئے رہی اوہ بات
دیس کماون دھن جورن کی منسا بیچے نکسے سانس
لشکر نیب خواص سبھ تیاگے جم پورا وٹھ سدھاس[3]

یعنی انسان کی اپنی سیانپ اور عقلمندی کسی بھی کام نہیں آتی۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی منشا ہوتی ہے وہی ہو کر رہتا ہے۔ جو لوگ محض اپنی عقلمندی کے سہارا پر روپیہ کمانے کی جدوجہد کرتے ہی وہ ناکام ہی رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کامیاب

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۹۶ وار دو صفحہ ۶۰۸
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ ناراین صفحہ ۹۷۸ وار دو صفحہ ۱۵۶۶
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۵ صفحہ ۴۹۶ وار دو صفحہ ۷۷۴

نہیں کھلا سکتی۔

(۳) گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مذکور ہے کہ ان لوگوں کی عقل بہت تیز ہو جاتی ہے جو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کر کے توحید کے پرستار بن جاتے ہیں جیسا کہ مرقوم ہے:۔

سبھ میں جانوں کرتا ایک　　　سادھ سنگت مل بدھ بیبک

.....　　　.....　　　.....　　　.....

بدھی پرگاس بھئی مت پوری　　　تاں تے بنسی درمت دوری

ایسی گورمت پائی اے۔ بوڈت گھور اندھ کوپ مینہ نکسیو مرے بھائی رے[1]

یعنی سب میں خدائے واحد کو جانو اور نیک لوگوں کی صحبت میں جا کر اپنی عقل کی تیزی کا سامان کرو ..... اس طرح عقل تیز ہو جائے گی۔ تم صحیح معنوں میں عقل مند بن جاؤ گے۔ اور بُری عقل تم سے دُور ہو جائے گی۔ اس طرح تم سیدھا راستہ پا لو گے۔ اور ظلمت کے کنوئیں میں گرنے سے بچ جاؤ گے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

ہر رس جا گھٹ دھرا پیا من رس لے ہساں
بدھ پرگاس پرگٹ بھئی الٹ کمل بگساں[2]

یعنی خدا تعالیٰ کے وصال کا شربت چکھنے سے انسان کا دل خوش ہو جاتا اور اس کی عقل بھی تیز ہو جاتی ہے۔ اور اس کے دل کا پھول دنیا سے الٹ ہو کر کھل جاتا ہے۔

(۴) گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر صحیح عقل مندوں کی یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۷۹ اردو صفحہ ۲۰۶

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ صفحہ ۸۱۱ اردو صفحہ ۱۲۹

فریدا جے توں عقل لطیف کالے لکھ نہ لیکھ
آپنڑے گریبان مینہ سر نیواں کر دیکھ[1]

یعنی اے فرید اگر تو صحیح معنوں میں عقلمند ہے تو پھر اپنے اعمال نامہ کو سیاہ نہ بنا۔ اور اپنے گریباں میں منہ ڈالکر محاسبہ کرتا رہ۔

(۵) گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جو انسان محض اپنی عقلمندی کے سہارا پر کوئی کام کرتا ہے وہ کامیابی حاصل کرنے کی بجائے الٹا اور بھی بندھنوں میں پھنس جاتا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

جیتی سیانپ کرم ہوں کیئے تیتے بندھ پرے
جو سادھو کرمتک دھریو تب ہم مکت بھئے[2]

یعنی جتنا بھی کوئی شخص ہوشیار ہوکر کام کرتا ہے اتنا ہی وہ اور بندھنوں میں پھنس جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے اور اس کی صحیح راہ نمائی کرتا ہے۔ تو وہ ان بندھنوں سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

گویا کہ محض اپنی عقل کے سہارا پر کام کرنے سے انسان کامیاب نہیں ہوسکتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں صحیح عقل اور دانائی حاصل کرنے کی دعائیں بھی کی گئی ہیں جیسا کہ مرقوم ہے

سادھ دیکھے جت دسریں ناہیں
سامت دیکھے جت تدھ دھیائیں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۶ صفحہ ۱۳۷۸ و اردو صفحہ ۱۰۶۶
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۱۴ اردو صفحہ ۲۱۱
دارد و گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۳۱۱

ساس ساس تیرے گن گاواں اوٹ نانک گور چرنا جیوٹ

— یعنی (اے مولا) ہمیں وہ عقل عطا کر جس سے ہم تجھے کسی حالت میں اور کسی وقت بھی نہ بھلا سکیں اور وہ سمجھ عطا کر کہ جس سے ہم ہمیشہ تیری عبادت کرتے رہیں اور ہر لمحہ تیری حمد کے گیت گاتے رہیں۔ اور تیری ہی پناہ میں رہیں۔

عالم

گورو گرنتھ صاحب کی رو سے محض کتابوں کی ورق گردانی کا نام علم نہیں ہے اور نہ کوئی شخص محض کتابوں کا مطالعہ کرنے سے عالم فاضل کہلا سکتا ہے۔ جب تک کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف اور مخلوق کی ہمدردی کے جذبات موجزن نہ ہوں۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

مرنا ملاں مرنا بھی کرتار وں ڈرنا

تاں توں ملاں تاں توں قاضی جانیہہ نام خدائی

جے بہتیرا پڑھیا ہووے کو رہے نہ بھریئے پائی[1]

یعنی۔ اے ملاں ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے اس لئے خدا تعالےٰ سے ڈرتے رہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کو شناخت کر لوگے۔ تو پھر ملاں قاضی یعنی عالم فاضل کہلانے کے مستحق ہو سکو گے۔ محض کتابیں رٹ لینے سے کوئی شخص ڈوبنے سے بچ نہیں سکتا۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

دانشمند سوئی دل دھووے

مسلمان سوئی مَل کھووے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب ماجھ محلہ ۱ صفحہ ۱۰۰ وار دو ص ۱۲۸

[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۲۴ وار دو ص ۳۱

پڑھیا بوجھے سو پردان
جس سر درگاہ کا نشان[1]

یعنی دانشمند وہ ہے جو اپنے دل کو دھوکر ہر قسم کی غلاظتوں سے پاک کر لیتا ہے۔ اور مسلمان وہ ہے جو اپنا تزکیہ نفس کر لیتا ہے۔ اور جو شخص علم حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ کو شناخت کر لیتا ہے وہی خدا تعالےٰ کا مقبول ہوتا ہے۔ اور اسے ہی خدا تعالےٰ کے دربار میں رسائی حاصل ہوتی ہے۔ گویا کہ ایک عالم کے لئے علم کے ساتھ خدا تعالےٰ کی شناخت نہایت ضروری ہے۔

اس کے برعکس محض ورق گردانی کے بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

پڑھ پڑھ گڈی لادیئیہ پڑھ پڑھ بھریئے ساتھ
پڑھ پڑھ بیڑی پائیے پڑھ پڑھ گڈیئیہ کھات
پڑھیئیہ جیتے برس برس پڑھیئیہ جیتے ماس
پڑھیئے جیتی آرجا پڑھیئے جیتے ساس
نانک لیکھے اک گل ہور ہوں ہیں جھکھنا جھاکھ
لکھ لکھ پڑھیا تیتا کڑھیا
بہو تیرتھ بھویا تیتو لویا[2]

یعنی گدوں پر لدی ہوئی کتابوں کو پڑھ لیں۔ مہینوں کے مہینے اور برسوں کے برس کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ اپنی تمام عمر مطالعہ میں ہی صرف کر دیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ کام آنے والی صرف ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے خالق اور مالک کو شناخت کر لے۔ اس کے بغیر باقی سب

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ صفحہ ۶۶۲ ۔ اردو صفحہ ۱۰۲۹

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۷ ۔ اردو صفحہ ۷۲۳

باتیں فضول ہیں۔ اور محض جھگڑے کا باعث ہیں۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

بہیے بھیکھ بھو بہہ دن راتیں ہوں ہیں روگ نہ جائی
پڑھ پڑھ لوجھ یاد دکھانیہ ل مائیا سُرت گوائی[1]

یعنی مختلف بھیکھوں میں دن رات پھرنے سے انسان کی خودی اور خودپسندی کی بیماری دُور نہیں ہوتی۔ ایسے لوگ صرف جھگڑا کرنے کی غرض سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اور دنیا میں جھگڑے اور فساد کی باتیں پھیلاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

سبھے توں سبھ لوچدی بن گوریا ئیا تہ جائے
پڑھ پڑھ پنڈت جوت کی تھکے بھیکھی بھرم بھلائے
گور بھیٹے سہج پائیا اپنی کرپا کرے رضائے[2]

یعنی خدا تعالٰے کو سب ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن وہ گورو کے بغیر نہیں مل سکتا پنڈت اور جوتشی وغیرہ پڑھ پڑھ کر تھک گئے ہیں۔ اور وہ بھرموں میں پھنس گئے ہیں گورو کو اپنا آپ بھیٹ کرنے سے ہی وہ مل سکتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایسے علماء کی مجلس میں بیٹھنے کی تلقین کی گئی ہے جو نیکی اور بدی پر غور کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

تیں پہر رت بھلا بہیئے پڑھیاں پاس
اوتھے پاپ پن دیچاریئے کوڑے گھٹے راس
اوتھے ستینہ کھرے کیجے شاباش
بولن ناول تا نکا دکھ سکھ خصمے پاس[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیردں محلہ ۳ صفحہ ۱۱۳۴ وارد وصفحہ ۱۸۰ [2] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ۳ صفحہ ۶۸ وارد وصفحہ ۸۴ [3] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۲ صفحہ ۱۴۶ وارد وصفحہ ۳۰

یعنی ان عالم فاضل لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے انسان کا فائدہ ہی فائدہ ہے جو نیکی بدی پر غور کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں تعلیم کو فروخت کرنا بھی ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے :-

پاندھا پڑھیا آکھیئے بدیا بچرے سہج سبھائے
بدیا سودھے تت لئے رام نام لو لائے
من مکھ بدیا بکردا بکھ کھٹے بکھ کھائے
مورکھ سبد نہ چینئی سوجھ بوجھ نہ کائے
پادھا گورکھ آکھیئے چاٹڑیاں مت دیئے
نام سمالہو نام سنگرہو لاہا جگ مینہ لیئے
سچی پٹی سچ من پڑھیئے سبد سو سار
نانک سو پڑھیا سو پنڈت بینا جس رام نام گل ہار[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں تعلیم کا فروخت کرنا ناپسند کیا گیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ ہر وہ عالم قابلِ عزت ہے جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرتا ہے یعنی محض کتابوں کی ورق گردانی پر ہی اس کا انحصار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مرقوم ہے :-

(۱) ودیا وچاری تاں پرا اپکاری[2]

(۲) گور پرسادی ودیا وچارے پڑھ پڑھ پاوے مان
آپا مدھے آپ پرگاسیا پائیا امرت نام[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۱۳۸ اردو صفحہ ۱۲۹۹

[2] گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۶ اردو صفحہ ۵۲۴

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱ صفحہ ۱۳۲۹ اردو صفحہ ۲۱۰۹

یعنی جو شخص تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر غور کرتا ہے وہ اپکاری ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس پر غور و فکر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان عزت اور شہرت حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کے اندر ایک نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ امرت اسے حاصل ہو جاتا ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ ہے۔

جاہل

گورو گرنتھ صاحب میں جہالت کا میار بھی روحانی پیش کیا گیا ہے۔ یعنی گورو گرنتھ صاحب کی رو سے ہر وہ عالم جو متکبّر اور مغرور ہے جاہل ہے اور اس کے برعکس ہر وہ ان پڑھ جو صراط مستقیم پر گامزن ہے عالم اور فاضل ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے

پڑھیا مورکھ آکھیئے جس لب لوبھ اہنکار
ناؤں پڑھیئے ناؤں بجھیئے گورمتیں ویچار[1]

یعنی۔ ہر وہ عالم جاہل ہے جس کے دل میں لالچ اور لوبھ اور تکبر کے جذبات موجزن ہیں۔ حقیقی علم خدا تعالےٰ کا نام پڑھنے اور شناخت کرنے کا نام ہے۔ جو مرشد کی ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

پڑھیا ہووے گنہ گار تاں اومی سادھ نہ ماریئے
جیہا گھالے گھالناں تیہو یہو ناؤں پچاریئے
ایسی کلا نہ کھیڈیئے جت درگاہ گیا ہاریئے
پڑھیا اتے اومیا وچار اگے وچاریئے
مُہ ہٹ چلے سو اگے ماریئے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب واگ ماجھ کی وار محلہ ا صفحہ ۱۴۰ واردو صفحہ ۱۹۰

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ا صفحہ ۴۷ واردو صفحہ ۲۳۸

یعنی اگر کوئی شخص تعلیم حاصل کرنے کے بعد گناہوں میں مبتلا ہے۔ تو اس کے برعکس وہ امی جو سیدھے راستہ پر چلتا ہے سزا سے بچ جائے گا۔ یعنی ایک گناہ گار عالم کا علم اسے خداتعالےٰ کی سزا سے نہ بچا سکے گا۔ کیونکہ خداتعالےٰ کی درگاہ میں جس قسم کے کسی کے اعمال ہوں گے اسی نام سے اسے پکارا جائے گا۔ اس لئے انسان کو ایسا طریق اختیار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے جس سے کہ اسے خداتعالےٰ کے دربار میں رسوائی حاصل ہو۔ کیونکہ عالم اور امی ان پڑھ کون ہے۔ اس کا فیصلہ آخرت میں ہوگا۔ اور جو شخص اپنی من مرضی کرتا ہے اسے آخرت میں سزا ملے گی۔ خواہ اس نے دنیاوی علم کتنا ہی کیوں نہ پڑھا ہو۔

گیانی

گورو گرنتھ صاحب میں ہر اس شخص کو گیانی قرار دیا گیا ہے۔ جو توحید کا پرستار ہے اور خداتعالےٰ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمالیا ہے۔ جیسا کہ گورو گرنتھ صاحب میں مذکور ہے۔

پرنوت نانک گیانی کیسا ہوئے — آپ پچھانے بوجھے سوئے
گور پرساد کرے بیچار — سو گیانی درگاہ پروان[1]

یعنی نانک جی یہ عرض کرتے ہیں کہ گیانی کو کیسا ہونا چاہیئے وہ پہلے خود کو پہچان لے پھر وہ خداتعالےٰ کی شناخت کر سکے گا۔ اور گورو کی مہربانی سے غور و فکر کرے۔ ایسا گیانی خداتعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوگا۔

سوئی سگیانا سو پردھانا جو پربھ اپنا کینا
کہ نانک جاں ذل سوامی تاں سرے بھائی تیاں[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صـ۲۵ وار دو صـ۳۳

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صـ۴۵۳ وار دو صـ۴۹۹

یعنی وہی شخص اچھے گیان والا اور خدا تعالےٰ کا مقبول ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے خود اپنا لیا ہے۔

ایک اور مقام پر گیانی کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

سوئی گیانی سوئی دھیانی سوئی پورکھ سبھائی
کہہ نانک جس بھئے دیالا تاں کو من تے بسر نہ جائی [1]

یعنی ہر وہ شخص گیانی کہلانے کا مستحق ہے۔ اور ہر وہ دھیانی اور نیک بخت ہے جس پر اللہ تعالےٰ مہربان ہے۔ اور جس کے دل میں ہر دم اللہ تعالےٰ کی یاد رہتی ہے۔

اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے:۔

سوئی گیانی سوئی جن تیرا — جس اوپر کرپا آوے
کرپا کرہُ جس پُرکھ بدھاتے سو سدا سدا تدھ دھیاوے [2]

یعنی درحقیقت گیانی وہ ہے اور وہی اللہ کا حقیقی بندہ ہے۔ جس پر اس کا فضل ہے اور وہی اس کی عبادت میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر یہ درج ہے:۔

سو وڈ بھاگی جس نام پیار — تس کے سنگ ترے سنسار
سوئی گیانی جے سمرے ایک — سو دھنونتا جس بدھ بلیک
سو کلونتا جے سمرے سوامی — سو پتونتا جے آپ پچھانی [3]

یعنی وہ انسان بہت ہی خوش قسمت ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ سے محبت ہے ایسے انسان کے ساتھ مل کر ایک دنیا فلاح پاتی ہے۔ گیانی وہی ہے جو توحید

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵ ص۶۱۱ و اردو ص۴۵

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ نارائن ص۹۷۸ و اردو ص۱۵۶۶

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص۱۱۵۰ و اردو ص۱۸۳۷

کا پرستار ہے۔ دولت مند وہی ہے۔ جسے حقیقی عقل حاصل ہے۔ اعلیٰ خاندانی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار ہے۔ اور وہی معزز ہے جس نے خود کو شناخت کر لیا ہے۔

ایک مقام پر گیانیوں کے بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ :-

گیانیاں کا دھن نام ہے سہج کرہہ واپار
ان دن لاہا ہر نام لین اکھٹ بھرے بھنڈار
نانک ٹوٹ نہ آوئی دیئے دیون ہار [1]

یعنی گیانیوں کی دولت اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہے۔ اور وہ اسی کی تجارت کرتے ہیں۔ اور دن رات انھیں خدا تعالیٰ سے نفع ملتا ہے۔ جس کے خزانے ہر وقت بھرپور ہیں۔ اور ان میں کبھی کوئی ٹوٹ نہیں آتی۔ اور وہ ہمیشہ لوگوں کو دیتا رہتا ہے۔

ایک اور جگہ مرقوم ہے :-

جت کھاوے تر پتیئے جیتاں جگت سماوے
ایہہ دھن کرتے کا کھیل ہے کدے آوے کدے جاوے
گیانی کا دھن نام ہے سدہی رہے سمائے
نانک جن کو ندر کرے تاں ایہہ دھن پلے پائے [2]

یعنی روپیہ پیسہ تو خدا تعالیٰ کا ایک کھیل ہے کبھی یہ آتا ہے کبھی چلا جاتا ہے گیانی کی اصل دولت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جو ہمیشہ قائم اور دائم ہے نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو وہی اس دولت کو پا سکتا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ ص ۶۵ اردو ص ۸۴
[2] گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳ ص ۱۲۸۲ اردو ص ۱۰۴۶

شرک اور بت پرستی

خدا تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ دوسروں کو حاجت روا خیال کرنا اور بتوں کی پرستش کرنا شرک ہے اور بعض قومیں اسے مذہب کا ایک خاص حصہ خیال کرتی ہیں ان کے نزدیک جب تک کسی خاص بزرگ یا دیوتا کی مورتی سامنے رکھ کر عبادت نہ کی جائے انسان کی توجہ قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اس کی عبادت تکمیل نہیں پا سکتی۔ گورو گرنتھ صاحب میں جابجا اس کا رد کیا گیا ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد ہی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند ایک ایسے شبد نقل کرتے ہیں جن میں مورتی پوجا یا بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔

(۱) گھر میں ٹھاکر ندر نہ آوے — گل میں پاہن لے لٹکاوے
بھرمے بولا ساکت پھرتا — نیر روکے کھپ کھپ مرتا
جس پاہن کو ٹھاکر کہتا — اوہ پاہن لے اس کو ڈبتا
گناہ گار لوُن حرامی — پاہن ناؤ نہ پار گرامی
گور مل نانک ٹھاکر جاتا — جل تھل مہیل پورن بدھاتا[1]

یعنی بت پرست اور مشرک لوگوں کے خود اپنے اندر خدا تعالےٰ کا جلوہ موجود ہے مگر انھیں دکھائی نہیں دیتا اور گلے میں پتھروں کی مورتیاں لٹکائے پھرتے ہیں۔ ایسے شخص بھرم میں مبتلا ہیں۔ اور پانی کو بلو کر اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں اس طرح وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ جو لوگ پتھر کی مورتیوں کو خدا تعالےٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ گناہ گار اور نمک حرام ہیں۔ اور پتھروں کی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں ایسے لوگ کنارے کو پا نہیں سکیں گے۔ بلکہ درمیان میں ہی غرق ہونگے۔ نانک جی کہتے

---

[1] راگ سوہی محلہ ۵ ص ۷۳۹ ۔ اردو ص ۱۱۶۳

ہیں کہ میں نے اپنے مرشد کامل یعنی سچے گورو کے ذریعہ خدا تعالے کو شناخت کر لیا ہے۔ اور وہ خدا تعالے بحر و بر میں موجود ہے۔ کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں ہے

(۲) جو پاتھر کو کہتے دیو — تا کی برتھا ہووے سیو
جو پاتھر کی پائیں پائے — تس کی گھال اجائیں جائے
ٹھاکر ہمرا سد بولنتا — سرب جیا کو پربھ دان دیتا
انتر دیو نہ جانے اندھ — بھرم کا موہیا پاوے پھند
نہ پاتھر بولے نہ کچھ دیئے — پھوکٹ کرم نہپھل ہے سیو
جے مرتک کو چندن چڑھاوے — اس تے کہو کون پھل پاوے
جے مرتک کو بسٹا ماہ رلائی — تاں مرتک کا کیا گھٹ جائی
کہت کبیر ہوں کہوں پکار — سمجھ دیکھ ساکت گاوار
دوجے بھائے بہت گھر گالے — رام بھگت ہے سدا سکھالے [1]

یعنی جو لوگ پتھروں اور مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور انھیں خدا تعالے کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں جو لوگ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی محنت برباد ہو جاتی ہے۔ ہمارا خدا تعالے تو ہمیشہ بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور تمام لوگوں پر بخشش کرتا ہے۔ اندھے لوگ یہ نہیں جانتے کہ ان کے اپنے اندر اللہ تعالے کا جلوہ موجود ہے۔ وہ بھرم میں مبتلا ہیں اور اپنے جال میں خود پھنس رہے ہیں۔ پتھروں کی مورتی نہ تو زبان سے بول سکتی ہے۔ اور نہ ہاتھوں سے کسی کو ضرر یا نفع دے سکتی ہے۔ اس کی پرستش بے فائدہ ہے اگر مردہ جسم کو چندن کی چتا کے سپرد کر دیا جائے۔ تو اس کا اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر مردہ جسم کو کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا جائے۔ تو اس سے اس کی کوئی ذلت نہیں ہوتی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ میں یہ بات پکار کر کہتا ہوں کہ اے بے وقوف لوگو۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص ۱۱۶۰ وار دو صفحہ ۱۸

سوچ سمجھو اور دیکھو۔ شرک میں مبتلا لوگوں کے بہت سے گھر تباہ ہو گئے ہیں۔ صرف خدائے واحد کی عبادت کرنے سے ہی انسان ہمیشہ کا سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔

(۳) اندھے گونگے اندھ اندھار — پاتھر لے پوجہہ مگدھ گوار
اوہ جاں آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار ۱؎

یعنی پتھروں کے پجاری اور مشرک لوگ اندھے اور گونگے ہیں اور ظلمت کا شکار ہیں اور بہت بے وقوف ہیں وہ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ جن پتھروں کی وہ پرستش کرتے ہیں۔ وہ خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسرے کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

(۴) گھر نارائن سبھا نال — پوج کرے رکھے نادال
کنگو چندن پھل چڑھائے — پیری پے پے بہت منائے
مانوآں منگ منگ پینے کھائے — اندھی کمی اندھ سزائے
بھکھیاں دیئے نہ مردیاں رکھے — اندھا جھگڑا اندھی ستھے ۲؎

یعنی پنڈت لوگ گنیش وغیرہ دیوتاؤں کی مورتیاں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور ان کی پوجا کرتے ہیں اور ان کو نہلاتے بھی ہیں نیز ان پر کیسر اور پھول بھی چڑھاتے ہیں۔ اور ان کے قدموں پر گر گر گڑگڑاتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے خیرات مانگ کھاتے ہیں۔ ٹھاکروں کی مورتیاں نہ تو بھوکوں کو کھانا دے سکتی ہیں۔ اور نہ کسی کو موت سے بچا سکتی ہیں، یہ سب ان کا اندھا جھگڑا ہے اور اندھی مجلس ہے۔

(۵) دیوا دیوی پوجیئے بھائی کیا مانگوں کیا دیہہ
پاہن نیر پکھالیئے بھائی جل مینہہ بوڈیہہ تیہہ ۳؎

۱؎ گورو گرنتھ صاحب وار بہاگڑا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۵۵۶ و اردو صفحہ ۸۴۳

۲؎ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴۰ و اردو صفحہ ۱۹۸۱

۳؎ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱ صفحہ ۶۳۷ و اردو صفحہ ۹۹۹

یعنی اے بھائیو! دیوی اور دیوتاؤں کی پوجا لاحاصل ہے۔ ان سے تم کیا چاہتے ہو؟ اور یہ تمہیں کیا دے سکتے ہیں؟ ان پتھروں کی دیوی دیوتاؤں کو پانی میں ڈال کر دیکھو۔ یہ تو خود ڈوب جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو چیز خود ڈوبنے والی ہو وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتی ہے۔

(۶) بھیّا بھرم مٹا دیہہ اپنا ایا سنسار سگل ہے سپنا
بھرمے سر نر دیوی دیوا بھرمے سدھ سادھک برہموا
بھرم بھرم مانکھ ڈھکلے دتر جہاں کٹھن ایہہ ملنے
گرمکھ بھرم بھے موہہ مٹایا نانک تہ پرم سکھ پایا[1]

یعنی اے لوگو اپنا بھرم مٹا دو۔ یہ تمام دنیا ایک خواب کی مانند ہے۔ تمام دیوی دیتا بھرم میں پھنسے ہوئے بھٹک رہے ہیں۔ اور بڑے بڑے سدھ برہما کہلانے والے بھی بھرم میں مبتلا ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی بھرم کے دھوکہ کا شکار ہیں یہ مایا کا بھرم ساگر بہت خطرناک ہے۔ اور بہت مشکل سے انسان کنارے کو پا سکتا ہے جن لوگوں نے اپنے مرشد کامل کے ذریعہ اپنے بھرم کو دور کر دیا ہے۔ وہی لوگ ہمیشہ کی خوشی پا سکتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ہمیشہ کی خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۷) جو انیجے سو کال سنگھاریا ہم ہر راکھے گرشبد بیچاریا
مایا موہے دیوی سب دیوا کال نہ چھوڑے بن گرکی سیوا
اوہ ابناسی الکھ ابھیوا
سلطان خان بادشاہ نہیں رہنا نا موہہ بھولے جم کا دکھ سہنا
میں دھر نام جیوں راکھو رہنا[2]

یعنی۔ جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ مرتا ہے۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے بچا لیا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۵ و اردو ص ۲۸۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۲۲ و اردو ص ۳۳۱

کیونکہ ہم نے مرشد کامل کے فرمان پر غور کیا ہے۔ اور تمام دیوی دیوتا مایا کا شکار ہیں۔ اور بھٹک رہے ہیں۔ وہ دوسروں کی نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتے۔ نجات تو صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ غیر فانی ہے۔ باقی تمام بڑے بڑے سلطان خان اور بادشاہ موت کا شکار ہیں۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کو بھلا دیتے ہیں انھیں موت کے فرشتے بہت سزا دیتے ہیں۔ میں نے تو خدا پر ہی توکل کیا ہے جس طرح وہ رکھے ہم اسی طرح خوش ہیں۔

(۸) ماٹی کے کر دیوی دیوا تس آگے جیو دیہی
ایسے پتر تمہارے کہیے آپن کہیا نہ لیہی
سرجیہ کاٹے نرجیو پوجے انت کال کو بھاری
رام نام کی گت نہیں جانی بھے ڈوبے سنساری

دیوی دیوا پوجہہ ڈولہہ پار برہم نہیں جانا
کہت کبیر اکل نہیں چیتیا بکھیا سیول لپٹانا[1]

یعنی مٹی کے دیوی دیوتا بنا کر لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں اور جاندار چیزیں ان کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ اور جانداروں کو ذبح کرکے بے جان چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ایسے بزرگ تمہارے ہیں۔ جو خود اپنے منہ سے کچھ مانگ کر بھی نہیں لے سکتے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ سے بہت دور ہیں اور ان کا انجام ہلاکت ہوگا۔ وہ دیوی دیوتاؤں کی پوجا میں بھٹک رہے ہیں اور خدا کی انھیں معرفت حاصل نہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ ایسے لوگ خدائے لم یلد ولم یولد کی پرستش نہیں کرتے اور زہر سے چمٹ رہے ہیں۔ جو انھیں ہلاکت کے سوا اور کچھ نہ دے گا۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ۳۳۲ و اردو ۵۰۵

اوتار فلاسفی

بعض قوموں اور لوگوں کے نزدیک خدا تعالےٰ "وقتاً فوقتاً" کسی انسان حیوان۔ یا دوسرے جانداروں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ سری رام چندر جی اور سری کرشن جی وغیرہ کو خدا تعالےٰ کے اوتار تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا تعالےٰ کا مچھلی اور کچھوے کی شکل میں اوتار دھارن کرنا بھی یقین کیا جاتا ہے اس نظریئے کو اوتار واد یا اوتار فلاسفی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں ایسے متعدد شبد موجود ہیں۔ جن میں اس اوتار فلاسفی کے عقیدہ کو غلط اور بے بنیاد ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے متعلق یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ اوتار دھارن کرنے سے بلند اور بالا ہے۔ جناب بابا نانک صاحب نے اپنے مول منتر میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت "اجونی" بھی بیان کی ہے۔ جس کے معنے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں کہ لامحدود اور غیر مجسم خدا تعالےٰ کسی قسم کا جسم اختیار کر کے خود کو محدود نہیں کرتا۔ یہ اس کی شان کے سراسر خلاف ہے کہ وہ کسی قسم کا جسم اختیار کر کے ہم انسانوں کی طرح دنیا میں پیدا ہو۔ اس سلسلہ میں ہم گورو گرنتھ صاحب سے چند ایک شبد بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں جیسا کہ لکھا ہے کہ :-

(۱) تو پار بریہم پرمیشر جون نہ آوہی — تو حکمی ساجینہ سرشٹ ساج سماوہی
تیرا روپ نہ جائی لکھیا کیوں تجھینہ دھیاوہی — تو سبھ جینہ ورتے آپ قدرت وکھاوہی

یعنی اے مولا تو پار بریہم پرمیشر دلداد الوری ہے۔ تو کبھی بھی کسی جون کو اختیار نہیں کرتا۔ اور تو نے اپنے امر سے ہی اس تمام عالم کائنات کو پیدا کیا ہے اور اپنے حکم سے ہی ایک دن اس کا خاتمہ کر دے گا۔ تیرا روپ

لہ گورو گرنتھ صاحب وار مارو محلہ ۵ ص۱۰۹۵ دار ردو ص۱۷۴۹

انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ تیری عبادت کیوں نہ کی جائے۔ ہر چیز میں تیرا جلوہ موجود ہے۔ اور تیری قدرت صاف دکھائی دے رہی ہے۔

(۲) ننگی تھیت پاس ٹھاکر راکھی — اسٹم تھیت گود ناد جنماسی
بھرمے بھولے زکرت کچرائن — جنم مرن تے رہت نارائن
کر پنجیر کھوا یو چور — اوہ جنم نہ مرے اے ساکت ڈھور
سگل پرادھ دیہہ لورنی — سو مکھ جلو جت کہئے ٹھاکر جونی
جنم نہ مرے نہ آوے نہ جائے — نانک کا پربھ رہیو سمائے[۱]

یعنی۔ باقی تمام چاند کی تاریخوں (تتھیوں) کو چھوڑ کر بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ بھادوں وَدی اشٹمی کو خدا تعالےٰ نے اوتار دھارن کیا تھا دیا در ہے۔ کہ یہ سری کرشن جی کا جنم دن ہے) یہ بھرم میں پھنسے ہوئے لوگوں کی ایک فضول بات ہے) خدا تعالےٰ جنم مرن سے بہت بلند اور بالا ہے۔ وہ کبھی بھی کسی انسان یا حیوان وغیرہ کی شکل میں ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوتا۔ جو لوگ پنجیری بنا کر اور دروازے بند کر کے خدا تعالیٰ کو کھلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو روتا ہوا بچہ تصور کرتے ہیں اور پھر اسے چپ کرانے کی سعی کرتے ہیں۔ وہ زبان جل جائے جو یہ کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ نے بھی جنم دھارن کیا تھا۔ خدا تعالےٰ پیدائش سے اور موت سے پاک ہے اور ہر جگہ موجود ہے۔ اس کو کسی انسان حیوان چرند یا پرند کی شکل میں پیدا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس شبد میں نہایت تفصیل سے خدا تعالےٰ کا اوتار دھارن کرنا غلط قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے لم یلد ولم یولد تسلیم کیا گیا ہے۔

(۳) لکھ چوراسیہ جیئو جون میہ بھرمت نند بہو تھاکو رے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص۱۱۳۶ وار دو ص۲۸۱۵

بھگت ہیت اوتار لیؤ ہے بھاگ بڑو بیرا کورے
تم جو کہت ہو نند کو نندن نند سو نندن کا کو رے
دھرن اکاس دسو دس ناہیں تب ایہہ نند کہاں تھورے
سنکٹ نہیں پرے جون نہیں آوے نام نرنجن جا کو رے
کبیر کو سوامی ایسو ٹھا کر جا کے مائی نہ باپو رے[1]

یعنی تمہارا نند چوراسی لاکھ جونوں میں گھومتا ہوا بہت تھک گیا ہے۔ اب اس نے عبادت کے سے اوتار دھارن کیا ہے۔ یہ اس کی بہت بڑی خوش قسمتی ہے تم یہ کہتے ہو کہ نند کا بیٹا خدا یا خدا کا اوتار ہے۔ تو نند کا باپ کیا ہوگا؟ کیونکہ تمہارے عقیدہ کی رو سے اگر نند کا بیٹا خدا یا خدا تعالےٰ کا اوتار ہو سکتا ہے تو نند کا باپ تو اس سے بھی بلند اور بالا ہونا چاہیئے۔ جب یہ زمین و آسمان نہیں تھے اور مشرق و مغرب کا بھی کوئی وجود نہ تھا۔ اس وقت تمہارا یہ مصنوعی خدا اور فرضی معبود کہاں تھا؟ یاد رکھو کہ جس ہستی کا نام خدا ہے وہ کسی بندش یا حدود میں نہیں آتا۔ وہ غیر مجسم اور لا محدود ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں ہم تو ایسے خدا تعالےٰ کو ماننے والے ہیں جو لم یلد ولم یولد ہے۔

(۴) پڑھتے براہما کالے گھر آئیا برہم کمل پیال نہ پائیا
آگیا نہیں لینی بھرم بھلائیا[2]

یعنی سب سے پہلے برہما موت کا شکار ہو گیا۔ وشنو کے کنول کو زمین کی تہ تک پہنچ کر بھی معلوم نہ کر سکا۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کی۔ اس لیئے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گیا۔ اور راستہ سے بھٹک گیا۔

(۵) بید پڑھے پڑھ بہمے ہارے سا کل نہیں قیمت پائی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص۳۳۹ و اردو ص۱۰۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص۲۲۷ و اردو ص۲۳۱

سادھک سدھ پھرے بل لاتے تے بھی موہے مائیَ
دس اوتار راجے ہوئے ورے جہاں دیو اودھوتا
تن بھی انت نہ پائیو تیرا للئے تھکے بھبوتا
سہج سوکھ انند نام رس ہر سنتیں منگل گایا
سپھل درشن بھیٹیو گورو نانک تاں من تن ہر ہر دھیائیا

یعنی۔ برہما پڑھ پڑھ کر تھک گیا۔ اسے ایک رتی بھر بھی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو سکی۔ اور جو دس اوتار گزرے ہیں وہ خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل نہ کر سکے۔ اللہ تعالےٰ سے لَو لگانے سے انسان خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔ اور خوشی کے گیت گا سکتا ہے بغیر اس کے نہیں۔

(۶) برہمے گرب کیا نہیں جانیا بید کی بپت پڑی پچھتائیا
جہ پربھ سمرے نہیں من انیا[۳]

یعنی برہما نے تکبر کیا تھا اور خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ویدوں کی مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی۔ اور اس نے بہت افسوس کیا تھا۔ اگر کوئی خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے

(۷) برہما وید پڑھے واد وکھانے انتر تامس آپ نہ پچھانے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵ ص۷۴۷ وار دو ص۷۹ ۱۱

[۲] دس اوتاروں کے نام یہ ہیں:۔ (۱) مچھ (۲) کچھ (۳) وراہ (۴) نرسنگھ (۵) وامن (ست یگ کے اوتار) (۶) پرس رام (۷) رام چندر (تریتا یگ کے اوتار) (۸) کرشن (دواپر یگ کے اوتار) (۹) بدھ (۱۰) کلکی (کل یگ کے اوتار)

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص۲۲۴ وار دو ص۳۲

نال پڑھیا پائے گورشبد و کھائے[۱]

یعنی برہما نے وید پڑھنے کے بعد فساد مچایا تھا۔ اس کے اندر غصہ بہت تھا اور اس نے خود کو پہچانا نہیں تھا۔ اگر کوئی شخص گورو کے احکام کی تابعداری کرتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کو پالیتا ہے۔

(۸) برہما نہ جانہہ بید برہمے نہ جانیہ بھید
اوتار نہ جانیہ انت پرمیشر پاربرہم بے انت[۲]

یعنی وید اللہ تعالےٰ کی حد نہیں جانتے۔ اور برہما کو معرفت الٰہی کے راز کا علم نہیں۔ اوتار خدا تعالیٰ کی حقیقت کو نہیں پاسکے۔ خدا تعالےٰ وراء الوریٰ اور بے انت ہے۔

(۹) سنک سنند انت نہیں پایا ۔ وید پڑھے پڑھ برہمے جنم گوایا[۳]

یعنی برہما کے دونوں بیٹے سنک اور سنند خدا تعالےٰ کی معرفت کو حاصل نہ کر سکے۔ اور برہما نے وید پڑھ پڑھ کی اپنی زندگی ضائع کر دی۔

(۱۰) تو سچا سچیار جن سچ ورتایا ۔ بیٹھا تاڑی لائے کول چھپایا
برہمے وڈا اکہائے انت نہ پایا ۔ نہ تس باپ نہ مائے کن تو جایا
نہ تس روپ نہ ریکھ ورن سبایا ۔ نہ تس بھوکھ پیاس رجا دھایا
گور مہہ آپ سموئے شبد ورتایا ۔ سچے ہی پتائے سچ سمایا[۴]

یعنی اے مولا تو حق ہے۔ اور ہر جگہ تو نے صداقت کو ہی پھیلایا ہے اور تیری ہر چیز پر نظر ہے۔ تجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ تو خود چھپا ہوا ہے۔ برہما نے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۲ صـ۲۳۱ و اردو صـ۳۳۸

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صـ۸۹۴ و اردو صـ۱۴۲۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب آسا کبیر صـ۴۷۸ و اردو صـ۷۴۴

[۴] گورو گرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ۱ صـ۱۲۷۹ و اردو صـ۲۰۴۲

خود کو بڑا کہلایا تھا۔ لیکن وہ تیری حقیقت کو نہیں پا سکا تھا۔ اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ ماں۔ جن کے ذریعہ وہ پیدا ہوا ہو۔ اس کی کوئی بھی شکل نہیں۔ اور نہ کوئی جسم ہے۔ وہ ذات اور ورن سے بھی بلند و بالا ہے۔ اسے بھوک یا پیاس نہیں ستاتی۔ وہ خود حق ہے اور حق بات پر خوش ہوتا ہے۔

(۱۱) برہما بشن۔ مہاندیو موہیا گورمکھ نام لگے سے سوریا [۱]

یعنی برہما بشن اور مہاندیو یہ تینوں دیوتا بھٹک گئے تھے۔ خدا تعالے کے فرمانبردار جو خدا سے لو لگاتے ہیں وہی قابل عزت ہوتے ہیں۔ اور انہی کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔

(۱۲) برہما بشن مہاں دیو تربے گن اولی بیچ ہونیں کارکمائی

جن کے کیتے تنے نہ چیتہ بپڑے ہر گورمکھ سوجھی پائی [۲]

یعنی برہما۔ بشن اور مہاں دیو تینوں گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اور تجربہ سے ہی وہ سب اعمال بجالاتے تھے۔ جس خدا تعالے نے انہیں پیدا کیا تھا اس کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ یہ سمجھ ہمیں اللہ تعالے نے مرشد کامل کے ذریعہ دی ہے۔

(۱۳) برہما بشن مہاندیو ترے گن بھلے ہومیں موہ ودھائیا

پنڈت پڑھ پڑھ مونی بھلے دوجے بھائے چت لائیا

جوگی جنگم سنیاسی بھلے بن گر تتن نہ پائیا

من مکھ دکھیئے سدا بھرم بھلے تہیں برتھا جنم گوائیا

نانک نام رتے سیئی جن سمارھے بے آپ بخش ملائیا [۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ص۳۹۴ و اردو ص۶۲۵

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ سری محلہ ۴ ص۳۵ و اردو ص۵۸

[۳] گورو گرنتھ صاحب واد بلاول شلوک محلہ ۳ ص۸۵۲ و اردو ص۳۶

یعنی برہما بشن اور مہادیو گمراہ ہو گئے تھے۔ ان میں خودی اور لالچ بڑھ گیا تھا۔ پنڈت اور منی پڑھ پڑھ کے بھول گئے تھے۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کے سوا دوسری چیزوں سے دل لگا لیا تھا۔ جوگی اور سنیاسی وغیرہ بھی بھول گئے تھے۔ ان سب نے اپنی زندگیاں ضائع کر دی تھیں۔

نانک جی کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو ہی اطمینان نصیب ہؤا تھا جو خدا تعالےٰ کی طرف آ گئے تھے۔ اور ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے خود ہی اپنے فضل سے اپنی طرف لگا لیا تھا۔

(۱۴) برہما رشی منی شنکر اندر تپے بھیکھاری
مانے حکم سوہے در ساچے عاقی مریہ اپھاری
جنگم جودھ جتی سنیاسی گُر پورے ویچاری
بن سیوا پھل کبھو نہ پاوس سیوا کرنی ساری[۱]

یعنی خواہ کوئی برہما ہو رشی ہو منی ہو شنکر ہو اندر ہو۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کا حکم مانے گا۔ تو خدا کے دربار میں عزت حاصل کر سکے گا۔ اگر عاقی ہوگا تو وہ نافرمان ہمیشہ کی موت مر جائے گا۔ اس کا برہما ہونا یا رشی منی وغیرہ ہونا اسے ابدی موت سے بچا نہ سکے گا۔ نجات خدا تعالےٰ کی عبادت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

(۱۵) بھنسر دان رووے اندر رو آئیا — پرسرام رووے گھر آئیا
اجے سو رووے بھیکیا کھائے — ایسی درگہ ملے سزائے
رووے رام نکالا بھیا — سیتا لچھمن وچھڑ گئیا[۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ص ۹۹۲ واردو ص ۱۵۸۹
[۲] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ ص ۹۵۳ واردو ص ۱۵۲۳

یعنی ہزاروں کا دنڈ پاکر اندر روتا رہا۔ اور پرسرام بھی اپنی طاقت گنوا کر روتا رہا۔ اور رام چندرجی کا دلدا "اج" بھی ایک سادھو کو لید خیرات دیکر آخر روتا رہا کیونکہ نہ لید انجام کار اس کو کھانی پڑی تھی۔ اور رام چندرجی بھی دیس نکالا ملنے پر اور سیتا اور لچھمن کے جدا ہو جانے پر روتے رہے تھے۔

(۱۶) من میں جھورے رام چند سیتا لچھمن جوگ
ہنومنتر ارادھیا آیٹا کر سنجوگ[۱]

یعنی سری رام چندرجی لچھمن اور سیتا کے لئے اپنے دل میں افسوس کرتے تھے۔ خوش قسمتی سے ہنومان آگیا۔

(۱۷) پانڈے تمرا رام چند سو بھی آوت دیکھیا
راون سیتی سرپر ہوئی گھرکی جوئے گوائی تھی[۲]

یعنی اے پنڈت ہم نے تیرا رام چندر بھی دیکھا تھا۔ اس کی راون سے لڑائی ہوئی تھی۔ تو اس نے اپنی بیوی گنوا دی تھی۔

(۱۸) جگاں جگاں کے راجے کیئے گاویں کر اوتاری
تن بھی انت نہ پائیا تاکاں کیا کر آکھ دیچاری[۳]

یعنی وقتاً فوقتاً متعدد بڑے لوگ راجے بنائے گئے۔ جنھیں لوگ خدا تعالے کا اوتار تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا احاطہ نہ کرسکے۔ یعنی رام چندر اور کرشن وغیرہ اپنے وقت کی بزرگ ہستیاں تھیں۔ خواہ لوگ انھیں خدا تعالے کے اوتار تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن وہ بیچارے تو خدا تعالے کا احاطہ نہ کرسکے۔ (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۴۲۴)

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں سے ودھیک محلہ ۵ ص۱۴۱۲ و اردو ص۲۲۰۲
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ نامدیو ص۸۷۵ و اردو ص۱۳۹۷
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ ص۴۲۳ و اردو ص۶۵۱

وید اور شاستر

ہندو دھرم کی مقدس کتاب کا نام وید ہے۔ یہ عام طور پر چار تسلیم کئے جاتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) رگ وید (۲) یجر وید

(۳) سام وید (۴) اتھروید

گورو گرنتھ صاحب میں ہندو دھرم کی ان مقدس کتب کے بارہ میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ

(۱) برہمے گرب کیا نہیں جانیا ۔ بید کی برت پڑی پچھتانیا
جہہ پربھ سمرے تہیں من مانیا[۱]

یعنی۔ برہما نے تکبر کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کی تھی۔ اس کے نتیجہ میں ویدوں کی مصیبت اس کے گلے پڑ گئی تھی۔ اور اس نے بہت افسوس کیا تھا۔ اگر کوئی خدا تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے۔ تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے؀

(۲) جہا نہیں جانیہ بید برہمے نہیں جانیہ بھید[۲]

یعنی۔ وید خدا تعالےٰ کی حمد سے خالی ہیں۔

(۳) پنڈت میل نہ چکئی بہے وید پڑھے جگ چار
ترے گن مایا مول ہے وچ ہوں میں نام وسار
پنڈت بھولے دوجے لاگے مایا کے وا پار
انتر ترشنا بھوکھ ہے مورکھ بھکیاں موئے گوار

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا مـ۲۲۴ اردو مـ۲۲۴

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ مـ۸۹۴ اردو مـ۱۴۲۹

ست گورسیویئے سکھ پائیا پہے تبد ویچار
اندر وتہہ ترسنا بھکھ گئی سچے نانئے پیار
نانک نام رتئے سہجے رہے جنان ہر رکھیا اردھار[1]

یعنی:- اے پنڈت اگر تو چار یگ کے لمبے زمانہ میں بھی وید پڑھتا رہے گا۔ تو تجھے دل کی پاکیزگی حاصل نہ ہوگی۔ کیونکہ اس طرح دل کی میل دور نہیں ہو سکتی۔ یہ تو تین گن مایا کی پڑھ ہیں۔ اور اس طرح سے اسکے بجز کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ خدا تعالےٰ سے بھی انسان غافل ہو جائے گا۔ پنڈت تو گمراہ ہو گئے ہیں۔ اور مایا کی تجارت میں مصروف ہیں۔ یعنی مقصود ان کے جینے سے دنیا کمانا ہے۔ ان کے دلوں میں لالچ کی بھوک ہے۔ بے وقوف لالچ کی بھوک میں مر رہے ہیں۔ ستگورو کی فرمانبرداری اختیار کرنے سے ہی انسان سچی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس طرح اندر سے لالچ کی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے لگاؤ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح انسان خدا کا ہو جانے سے خود بخود ہی اطمینان حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴) پڑھتے رہے رگل بید تو جوکے من کے بھید اک کھن نہ دھیرتہ میرے گھر کے پنچا
کوئی ایسو رے بھگت جو مایا تے رہت اک امرت نام میرے رے سینچا[2]

یعنی:- سارے وید پڑھ ڈالے ہیں۔ لیکن دل کے شکوک و شبہات دور نہ ہو سکے۔ اور نہ میرے دل میں بسنے والے کام (شہوت) کرودھ (غصہ) لوبھ (لالچ) ہنکار (تکبر) ایک پل بھر کے لئے دور ہو سکے۔ کوئی خدا تعالےٰ کا پیارا جو مایا سے پاک ہو خدا تعالےٰ کا زندگی بخش نام میرے دل میں بھر دے۔

(۵) پڑھ پڑھ پنڈت مونی تھکے ویداں کا ابھیاس

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ محلہ ۳ ص۶۴۷ اردو ص۱۰۱۴

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ ص۶۷۱ اردو ص۱۰۴۹

ہرنام چیت نہ آوئی نہ بیچ گھر ہوئے واس
جم کال سروں نہ اترے انتر کپٹ وناس[1]

یعنی بڑے بڑے رشی اور منی وید پڑھتے پڑھتے تھک گئے۔ لیکن ان کے دلوں میں خداتعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم نہ ہو سکی۔ اور نہ انھیں خداتعالےٰ کے دربار میں رسائی حاصل ہو سکی۔ ان کے سروں سے موت کا فرشتہ نہ اتر سکا۔ کیونکہ ان کے دلوں میں منافقت بھری ہوئی تھی۔

(۶) سات سمرت وید چار مکھ آگر بچرے
تپے تپیسر جوگیاں تیرتھ گون کرے
کھٹ کرماں تے دوگنے پوجا کرتا نائے
رنگ نہ لگی پار برھم تاں سر پر نرکے جائے[2]

یعنی شاستر۔ سمرتیاں اور چاروں ویدوں کو حفظ کرکے ان پر غور بھی کرلے اور ریاضت کرنے کے لئے تیرتھ یاترا بھی کرلے۔ اور تہاکرچھ کرموں سے دوگنے کرم بھی کرلے۔ اور پوجا وغیرہ میں بھی مصروف رہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر اسے خداتعالےٰ کا رنگ نہیں چڑھا۔ تو وہ ضرور ضرور دوزخ میں جلائے گا۔ کیونکہ یہ مجاہدات خداتعالےٰ کا رنگ چڑھے بغیر رائیگاں ہیں

(۷) ونس ترین برت ار بھیدا سارت سمرت بنسینہ گے بیدا[3]

یعنی۔ دن اور رات اور مختلف قسم کے ورت اور ان کے فرق۔ نیز شاستر سمرتیاں اور تمام وید یہ سب فانی ہیں۔ ایک دن فنا ہو جائیں گے۔

(۸) چارے وید برہما کو دیئے پڑھ پڑھ کرے ویچاری
تاں کا حکم نہ بوجھے بپڑا نرک سرگ اوتاری[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بہار محلہ ۳ صفحہ ۱۲۷۷ اردو صفحہ ۲۰۲۹ [2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ صفحہ ۷۰ اردو صفحہ ۸۷
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۳۷ اردو صفحہ ۳۴۸ [4] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۳ صفحہ ۴۲۳ اردو صفحہ ۱۵۱۔

یعنی چاروں وید برہما کو دیے گئے تھے۔ اور اس نے ان کو پڑھ پڑھ کر ان پر غور کیا تھا۔ لیکن اس نے خدا تعالیٰ کے حکم کو شناخت نہ کیا۔ جس کی وجہ سے وہ نجات حاصل نہ کر سکا۔

(۹) سمرت سارت۔ بید دکھانے بھرمے بھولا تت نہ جانے
بن ستگور سیوے سکھ نہ پائے دُکھو دکھ کما دنیا[۱]

یعنی تمام سمرتیاں۔ شاستر اور وید پڑھ رہا ہے اور ان کی پیروی کر رہا ہے۔ اس طرح شکوک و شبہات میں پھنس کر اصلیت کو نہیں سمجھ سکتا کیونکہ یہ تو گمراہی کا راستہ بتاتے ہیں۔ سیدھا راستہ تو انسان کو مرشد کامل یعنی امام وقت کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

(۹) سگی رین سووت گل بہاہی دِنس جنجال گوائیا
کھن پل گھڑی نہیں پربھ جانیا جن ایہہ جگت اپائیا
من رے کیئوں چھوٹس دکھ بھاری
کیا لے آس کیا لے جاوس رام جپہو گن کاری
اوندھو کنول من مکھ مت ہوچھی من اندھے سر دھندھا
کال بکال سدا سر تیرے بن ناوے گل پھندا
ڈگری چال نیتر پھن اندھلے شبد سرت نہیں بھائی
شاستر بید ترے گن ہے مائیا اندھلو دھند کمائی
کھوئیو مول لابھ کیہو پاوس درمت گیان وہونے
شبد بیچارا رام رس چاکھیا نانک ساچ پتینے[۲]

یعنی تمام رات سو کر گزار دی۔ اور دن دوسرے کاموں میں لگا دیا۔ لیکن جس

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۳ صفحہ ۱۱۴ و اردو صفحہ ۱۴۹

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو محلہ ۱ صفحہ ۱۱۲۶ و اردو صفحہ ۱۴۹۹

خداتعالے نے اس عالم کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس کا ذکر ایک پل بھر کے لئے بھی نہیں۔ اے دل تو عذاب عظیم سے کیونکر نجات حاصل کر سکے گا۔ تو دنیا میں کیا لے کر آیا تھا۔ اور یہاں سے کیا لے کر جائے گا۔ فائدہ مند بات یہی ہے کہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے رہو۔ حرص و ہوا کے شکار لوگوں کا دل الٹا ہوتا ہے۔ اور ان کے دل کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے وہ دنیا کے دھندوں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی چال بھی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اور ان کی بصارت بھی جاتی رہتی ہے۔ انھیں خداوند تعالے کے تازہ کلام کی سمجھ نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ویدوں اور شاستروں وغیرہ کو اچھا خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ وید اور شاستر تو گمراہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اور اس طرح ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنا مول بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ انھیں فائدہ کیا حاصل ہو سکے گا۔ جو لوگ خداتعالے کے کلام پر غور کرتے ہیں وہی صداقت کو پا سکتے ہیں۔

(۱۱) ان دن ہرگن گاوے سوئے ساستر بید کی پھر کوک نہ ہوئے [ا]

یعنی جو لوگ دن رات اپنے خالق اور مالک خداتعالے کی حمد بیان کرتے ہیں وہ شاستروں اور ویدوں کی عائد کردہ فضول قسم کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتے ہیں

ہندو

گرو گرنتھ صاحب میں ہندو کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے

(۱) ہندو مولے بھولے اکھٹی جاہی نارد کہیا سے پوج کراہی
اندھے گونگے اندھ اندھار پاتھر لے پوجہہ مگدھ گوار
اوہ جاں آپ ڈبے تم کہاں ترن ہار [۲]

[ا] گرو گرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۳ ص ۱۲۶۱ اردو ص ۲۰۱۳

[۲] گرو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۱ ص ۵۵۶ اردو ص ۸۷۳

یعنی ہندو لوگ شروع سے خسارہ میں جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ نارد (شیطان) کی تلقین کی بناء پر بت پرستی میں مبتلا ہیں۔ وہ اندھے اور گونگے ہیں۔ نہ کچھ دیکھتے ہیں نہ کچھ سمجھتے ہیں۔ اور مایا کے شکار ہیں۔ بے وقوف پتھروں کی پوجا کر رہے ہیں۔ مگر اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو پتھر خود پانی میں ڈوب جاتے ہیں وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

(۲) متھے ٹکا تیڑ دھوتی ککھائی | ہتھ چھری جگت قصائی
نیل وستر پہر ہو دیہہ پردان | ملیچھ دھان لے پوجہ پران
ابھاکھیا کا کٹھا بکرا کھانا | چوکے اوپر کسے نہ جانا
دے کے چوکھا کڈھی کار | اپر آئے بیٹھے کوڑیار
مت بھٹے وے مت بھٹے | ایہہ ان اساڈا بھٹے
تن بھٹے بھیڑ کرین | من جوٹھے چلی بھرین
کہہ نانک سچ دھائیے | سُچ ہووے تاں سچ پائیے[1]

یعنی۔ ماتھے پر قشقہ لگا ہوا ہے اور دھوتی پہنی ہوئی ہے۔ لیکن ہاتھ میں چھری ہے اور دنیا کو قتل کرنے کے منصوبے ہیں۔ مسلمانوں میں عزت حاصل کرنے کے خیال سے نیلے کپڑے پہنے ہیں اور جنہیں ملیچھ کہتے ہیں۔ ان سے روپے لیکر پورانوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جس عربی کو غیر زبان سمجھتے ہیں۔ اسکا ذبح کیا ہوا بکرا کھا جاتے ہیں۔ لیکن اپنے رسوئی خانہ میں کسی کو پاؤں نہیں دھرنے دیتے۔ اور زمین پر لکیر کھینچ کر یہ جھوٹے لوگ بیٹھتے ہیں۔ یہ اس لئے کرتے ہیں کہ ان کا کھانا کسی کے چھو جانے سے ناپاک نہ ہو جائے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر خدائے واحد کی عبادت کی جائے تو انسان سچی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے ÷ -

---

[1] گورو گرنتھ صاحب دار آسا محلہ ۱ شلوک ۲ م ۱ دار دھو مت ۴۳

(۳) دھوتی کھول وچھائے ہیٹھ • گردھپ وانگوں لاہے پیٹ
بن کرتوتی مکت نہ پائیے • مکت پدارتھ نام دھیائیے
پوجا تلک کرت اسنانا • چھُری کاڈھ لیوے ہتھ دانا
بید پڑھے مکھ میٹھی بانی • جیاں کہت نہ سنگے پرانی
کہہ نانک جس کرپا دھارے • ہروا شدھ برہم بیچارے[1]

یعنی دھوتی کھول کر نیچے بچھا لیتا ہے۔ اور گدھے کی طرح اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ بغیر نیک اعمال کے نجات نہیں ہو سکتی۔ مکتی تو خدا تعالےٰ کی عبادت کرنے سے ہی مل سکتی ہے۔ بتوں کی پوجا کرتا ہے قشقہ لگاتا ہے۔ اور تیرتھوں پر اشنان کرنے کے لئے بھی جاتا ہے۔ چھری نکال کر زور سے دان لیتا ہے۔ منہ سے تو ویدوں کی میٹھی بانی پڑھتا ہے۔ لیکن لوگوں کو ذبح کرنے سے نہیں شرماتا نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہو۔ اسی کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اور وہی خدا تعالےٰ کی شناخت کرتا ہے۔

(۴) ہندو صالاحی صالاحن درشن روپ اپار
تیرتھ نہاوہہ ارچا پوجا اگر واس بہکار[2]

یعنی۔ حمد کرنے والے ہندو خدا تعالےٰ کو درشن اور شکل میں وراء الورے سمجھ کر حمد کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود غلطیوں میں مبتلا ہو کر تیرتھوں پر نہاتے اور مجسم بتوں کے آگے سجدے کرتے ہیں۔ اور انہیں دھوپ دیپ وغیرہ دیتے ہیں:

پنڈت

ہندو دھرم کے عالم پنڈت کہلاتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں پنڈت سے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۰۱ وار دو صفحہ ۲۸۷

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۵ وار دو صفحہ ۷۲

متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

پنڈت میل نہ چکئی جے وید پڑھے جگ چار
ترے گن مائیا مول ہے وچ ہوں میں نام وسار
پنڈت بھولے دوجے لاگے مائیا کے وا پار
انتر ترسا بھکھ ہے مورکھ بھکھیاں موئے گوار
ست گور سیویئے سکھ پائیا سچے شبد ویچار
اندرونہ ترسا بھکھ گئی سچے نامے پیار
نانک نام رتے سہجے رجے جناں ہر رکھیا اردھار[1]

یعنی اے پنڈت اگر تو چاروں جگوں کے لمبے عرصہ میں بھی ویدوں کا پاٹھ کرتا رہے تو تیرے دلوں کی غلاظت دور نہ ہوگی۔ کیونکہ تیرا فعل محض مایا کا مول ہوگا اور تکبر کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے ذکر سے تو بالکل غافل ہوجائے گا۔ اے پنڈت تو غلطی خوردہ ہے۔ اور تیری تمام توجہ خدا تعالےٰ کی بجائے دوسروں کی طرف ہے اور تو دولت کا پرستار ہے۔ اور تیرے اندر لالچ کی بھوک ہے۔ اس بھوک میں تیرا خاتمہ ہوجائیگا۔ سچے گورو کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہی انسان کو راحت نصیب ہوسکتی ہے۔ اور حق پر غور کرنے کی توفیق مل سکتی ہے۔ نیز اس طرح دل سے لالچ کی بھوک بھی جاتی رہتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہوجاتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ وہی اطمینانِ قلب حاصل کرلیتے ہیں۔

(۲) لکھ تے پڑھتا ٹیکا سہت — ہردے ناہیں رام نہیں پورے رہت
اپدیش کرے کر لوک درڑاوے — اپنا کہیا آپ نہ کماوے
پنڈت بید بیچار پنڈت — من کا کرودھ نوار پنڈت

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۷ وار دو ۱۰۱۲

آگے راکھیو سالگرام | من کینو دہ دس بسرام
تلک چراوے پائی پائے | لوک پچارا اندھ کمائے
کھٹ کرماں ار آسن دھوتی | بھاگٹھ گریہہ پڑھے نت پوچی
مالی پھیرے منگے بھبوت | ایہہ بدھ کوئے نہ ترئیو میت
سو پنڈت گورشبد کمائے | ترے گن کی اوس اتری مائے[1]

یعنی - اے پنڈت تو زبان سے تو معہ ترجمہ کے وید پڑھتا ہے۔ مگر تیرے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت نہیں ہے۔ اور نہ ہی تیرا کردار اچھا ہے جو لوگوں کو اپدیش کرتا ہے۔ مگر خود اپنے اقوال پر عمل نہیں کرتا۔ اے پنڈت خدا تعالےٰ کی معرفت پر غور کرو۔ اے پنڈت دل سے غصہ نکال دو۔ اپنے سامنے تو سالگ رام کی مورتی رکھی ہوئی ہے۔ مگر تیرا دل ادھر ادھر بھٹک رہا ہے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے تو مورتی کو تلک لگا رہا ہے۔ اور اس کے قدموں پر ناک رگڑ رہا ہے مگر تو ظلمت کا شکار ہے۔ چھ کرموں کی سختی سے پابندی کر رہا ہے۔ اور آسن لگا کر گھروں میں جا کر پوتھیاں پڑھتا ہے اور مالا بھی پھیرتا ہے۔ اور بھبوت (راکھ) کا بھی متلاشی ہے۔ اے میرے دوست یہ تمام ذرائع ایسے ہیں کہ ان کے اختیار کرنے سے کوئی بھی انسان کنارے کو نہیں پا سکتا۔ اس لئے انہیں ترک کرنے میں فائدہ ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے انسان ان سے خلاصی کرالے۔ یاد رکھو۔ کہ جو پنڈت اپنے مرشد کامل یعنی سچے گورو کی ہدایت اور نصائح پر عمل کرے گا۔ وہی کامیاب ہوگا۔

(۳) پنڈیا کون کمت تم لاگے
بوڈہو گے پروار سکل سیوں رام نہ جپہو ابھاگے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ ص ۸۴۷ وار دو ص ۱۹۱ع

بید پران پڑے کا کیا گن خر چندن جس بھارا
رام نام کی گت نہیں جانی کیسے اترس اپار[1]

یعنی اے پنڈت تم بہت ہی بُری عقل کی پیروی کر رہے ہو۔ اس طرح تم معہ اپنے اہل و عیال کے غرق ہو جاؤ گے۔ کیونکہ تم ذکر الٰہی سے بالکل غافل ہو خالی بیدوں اور پرانوں کے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی قدرت کو پہچانو۔ اس طرح تم کیونکر نجات حاصل کر سکو گے۔

(۳) دان دیئے کر پوجا کرتا | لیت دیت ان موکرنا
جت در تم ہے براہمن جانا | تت در تو ہی ہے پچھتانا
ایسے براہمن ڈوبے بھائی | نرا پرادھ چتو ہے برائی
انتر لوبھ پھرے ہلکلئے | نند اکریہ سر بھار اٹھائے
مایا موٹھا چیتنے ناہی | بھرمے بھولا بہتی راہی
باہر بھیکھ کرے گھنیرے | انتر بخیا اتری گھیرے
اور اپدیسے آپ نہ بوجھے | ایسا براہمن نہ سیجھے
مورکھ براہمن پربھو سمالی | دیکھت سنت تیرے ہے نال
کہہ نانک جے ہووی بھاگ | مان چھوڈ گورہ چرنی لاگ[2]

یعنی۔ براہمنوں کو لوگ دان دیکر پوجا کرتے ہیں۔ لیکن وہ دان لیکر انکار کر جاتے اور احسان نہیں مانتے۔ اے برہمن جس در پر تو نے جانا ہے وہاں تجھے پچھتانا پڑے گا۔ اے بھائی! ایسے براہمن ڈوب جائیں گے۔ اور بغیر کسی قصور کے ہی دوسروں کی برائی چاہتے ہیں۔ ان کے اندر لوبھ ہے اور وہ دیوانوں کی طرح پھرتے ہیں۔ لوگوں کی نندہ کر کے اپنے سر پر بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مایا میں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو کبیر ص ۱۱۰۳ وارد و ص ۱۲۶۳
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ص ۳۷۲ وارد و ص ۵۱۹

خدا تعالےٰ کو یاد نہیں کرتے۔ بھرم میں بھولے ہوئے بھٹک رہے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے ریاکاری کرتے ہیں۔ اور ان کے اندر بہت زہر ہے۔ دوسروں کو اپدیش کرتے ہیں۔ لیکن خود عمل نہیں کرتے۔ ایسے براہمن کہیں بھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اے بے وقوف براہمن خدا تعالےٰ کو یاد کر وہ دیکھتا اور سنتا ہے۔ اور تیرے ساتھ ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر انسان کی خوش قسمتی ہو تو وہ خودی کو چھوڑ کر گورو کے قدموں میں جاتا ہے۔

زنّار (جنیئو)

ہندو دھرم کی ایک رسم زنار پہننا بھی ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص سچا ہندو نہیں بن سکتا۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس رسم کے بارہ میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں اس سلسلہ میں بعض شلوک اور شبد نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھیں ست وٹ
ایہہ جنیئو جیئہ کا ہئی تاں پانڈے گھت
نہ ایہہ تٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے
چوکڑ مل انائیا بہہ چوکے پائیا
سکھا کن چڑھائیا گور براہمن تھیا
اوہ موآ اوہ جھڑ پیا ویتگا گیا
لکھ چوریاں لکھ جاریاں لکھ کوڑیاں لکھ گال
لکھ ٹھگیاں پہنائیاں رات دنس جیئہ نال
تگ کپاہوں کتیے باہمن وٹے آئے
کوہ بکرا رن کھائیا سبھ کو آکھے پائے

ہوئے بہاناں سٹیئے بھی پھر پائیئے ہور
نمک تگ نہ توٹئی جے تگ ہووے زور
تاگے نیٹے پت اوتبے صالاحی سچ سوت
در گہ اندر پائیئے تگ نہ توٹس پوت

تگ نہ اندری تگ نہ ناری
بھلکے تھک پوے نِت داڑھی
تگ نہ پیری تگ نہ ہتھیں
تگ نہ جِہوا تگ نہ اکھیں
دے تگا آپے وتے
وٹ دھاگے اورا گھتے
لے بھاڑ کرے ویاہ
کڈھ کاگل دسے راہ
سن ویکھو لوکا ایہہ وِڈان
من اندھا ناؤں سُجان[1]

یعنی۔ رحم کی کپاس بناؤ اور صبر کا سوت بناؤ اور جت کی اسے گانٹھیں دو۔ نیز حق کے رسے بٹ دو۔ اے پنڈت اگر تیرے پاس یہ روحانی زنار ہے تو جنیک پہن لے کیونکہ ایسا زنار کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ ہی اسے کبھی غلاظت ہی چمٹتی ہے۔ اور نہ ہی کبھی جلتا ہے اور نہ کبھی ضائع ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ بہت ہی مبارک ہیں جو اسے پہنتے ہیں۔

اور جو زنار تم پہنتے ہو وہ تو چار کوڑیوں سے خریدا جاتا ہے۔ اور چونکے پہ بیٹھ کر پہنا جاتا ہے۔ اور برہمن کو گورو بناتے ہو۔ جو تمہارے کانوں میں پھونکیں مار مار کر منتر سناتا ہے۔ اور وہ زنار پہننے والا انسان جب مرجاتا ہے تو وہ یہاں ہی رہ جاتا ہے۔ اور مردہ انسان بغیر زنار کے اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ لاکھوں چوریاں یاریاں اور جھوٹی فریب کاریاں کرتا ہے۔ لاکھوں ٹھگیاں اور پوشیدہ گناہ کرتا رہتا ہے۔ یہ تاگہ تو کپاس سے کاتا جاتا ہے۔ اور برہمن اسے بٹ دیتا ہے۔ اور بکرا ذبح کر کے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ۴/۲ وایدو ۳۰

پکا کر رکھا جاتا ہے۔ اور اس تقریب میں شامل ہونے والا ہر ایک شخص کہتا ہے کہ اس زنار کو پہن لو جب یہ زنار پرانا ہو جاتا ہے۔ تو اسے پھینک دیا جاتا ہے۔ اور دوسرا پہن لیا جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر اس تاگے میں کوئی زور اور طاقت ہو تو اسے ٹوٹنا نہیں چاہیئے۔

خدا تعالےٰ پر ایمان لانے سے انسان حقیقی عزت کا وارث ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کرنے کے نتیجہ میں انسان کو حقیقی زنار حاصل ہوتا ہے اور یہ زنار انسان کو خدا تعالےٰ کے دربار میں پہنایا جاتا ہے۔ اور یہ پاک اور روحانی زنار کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

انسان اپنے نفس کی یعنی مرد اور عورت اپنی شرم گاہوں کی حفاظت نہیں کرتے اور انھیں کوئی تاگہ نہیں پہناتے۔ اور دن رات بدکاریوں میں مبتلا ہو کر اپنی داڑھیوں میں تھوکیں ڈلواتے ہیں۔ نہ پاؤں کو اور نہ ہاتھوں کو بدکاریوں کی طرف لے جانے سے روکنے کے لئے کوئی تاگہ ڈالتے ہیں۔ نہ زبان کو بُری باتیں کہنے سے باز رکھتے ہیں۔ اور نہ آنکھوں کو غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے روکنے کے لئے کوئی تاگہ ڈالتے ہیں۔ خود تو ان مندرجہ بالا تاگوں کے بغیر ہی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو زنار بٹ بٹ کر پہناتے ہیں۔ اور مزدوری لے لے کر دوسروں کی بیاہ شادیاں رچاتے ہیں۔ اور پتریاں نکال نکال کر راستے بتاتے ہیں۔ اے لوگو دیکھو یہ عجیب بات ہے۔ کہ دل تو اندھے ہیں لیکن کہلاتے عقلمند ہیں۔

(۲) پت دن پد جاست وِن سنجم جت وِن کا ہے جنیو
ناؤ ہو دو دھوتی تلک چڑھاؤ ہو بیچ وِن سوچ نہ ہوئی[1]

یعنی بغیر عقیدت کے عبادت بے معنی ہے۔ بغیر حقیقت کے تقوے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صہ ۹۰۳ دار دو صہ ۱۲۲۲

فضول ہے بغیر نفس پر قابو پانے کے زنار کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ نہانے دھونے اور تلک وغیرہ لگانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ حقیقی پاکیزگی حاصل کئے بغیر انسان پاک اور صاف نہیں ہو سکتا۔

(۳) گُساڈھے نے تے دھوتیاں تہرے پائن تگ
گلیں جناں جپ مالیاں لوٹے ہتھ نہ بگ
اوئے ہر کے سنت نہ آکھیئے بانارس کے ٹھگ[1]

یعنی۔ ساڑھے تین تین گز کی دھوتیاں۔ تین تاروں والے تاگے زنار پہنتے ہیں۔ اور گلوں میں تسبیح لٹکائے۔ اور ہاتھوں میں اچھی طرح صاف کئے ہوئے لوٹے لئے پھرتے ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کے سنت اور بھگت نہیں ہیں۔ بلکہ بنارس کے ٹھگ ہیں۔

(۴) کائیاں برہمن من ہے دھوتی | گیان جنیو دھیان کُس پاتی
ہرناماں جس جاچہو ناؤ | گور پرسادی برہم سماؤ
پانڈے ایسا برہم بیچار | ناسے سچ ناموں پڑھو نامے بچ اچار
باہر جینو جب جیوت ہے نال | دھوتی ٹکا نام سمال
ایتھے اوتھے نبہی نال | وِن ناوے ہور کرم نہ بھال[2]

یعنی۔ یہ جسم براہمن ہے اور دل دھوتی ہے۔ گیان حقیقی زنار ہے توجہ کشا کے پتے کا بنا ہوا چھلا ہے۔ میں کسی دوسرے کی بجائے صرف خدا تعالےٰ کے نام کا ہی خواہشمند ہوں۔ اس طرح میں مرشد کامل کی مہربانی سے خدا تعالےٰ کا واصل ہو جاؤنگا۔ اے پانڈے ایسی روحانی وچار کریں تو خدا تعالےٰ کی عبادت میں پاکیزگی سمجھتا ہوں۔ اور اسی کا ورد کرتا ہوں اور اسی کے حکم

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ص۴۷۶ وار دو ص۱۴۱
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ا ص۳۵۵ وار دو ص۱۴۵

کے مطابق اعمال صالح بجا لاتا ہوں۔ یہ تیرا روحانی زنار تو اتنی دیر تک ہی ہے جب تک زندگی ہے۔ موت آجانے پر تو یہ زنار ساتھ نہیں دیتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی ہی دھوتی اور لنگا وغیرہ چیزیں بناؤ۔ اس دنیا میں اور آخرت میں خدا تعالیٰ کی عبادت ہی تیرا ساتھ دے گی۔ اور بغیر خدا تعالیٰ کی عبادت کے کسی اور عمل کی تلاش نہ کر۔

تلک لگانا

ماتھے پر کیسر وغیرہ سے تلک لگانا بھی ہندو دھرم کی ایک رسم ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس رسم سے متعلق یہ مرقوم ہے:۔

(۱) تلک للاٹ جانے پربھ ایک | بوجھے برہم انتر ببیک
آچاری نہیں جیتیا جائے | پاٹھ پڑھے نہیں قیمت پائے[1]

یعنی۔ ماتھے پر ٹیکا لگانا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو واحد جانا جائے اور خدا تعالیٰ کی شناخت کر کے روحانی علوم پر غور کیا جائے۔ ان ظاہری اعمال تلک وغیرہ لگانے سے خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ اور نہ محض زبان سے پاٹھ کرنے کی کوئی قیمت پڑتی ہے۔

(۲) پڑھ پستک سندھیا بادنگ | سل پوجس بگل سمادھنگ
مکھ جھوٹھ بھوکھن سارنگ | ترے پال تہال بچارنگ
گل مالا تلک للاٹنگ | دوئے دھوتی بستر کپاٹنگ
جے جانس برہمنگ کرمنگ | سب پھوکٹ نسچو کرمنگ
کہہ نانک نہچو دھیاوے | ون ستگر واٹ نہ پاوے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۵ و اردو صفحہ ۵۴۳

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۰ و اردو صفحہ ۷۳

یعنی پوتھیاں پڑھتے اور سندھیا کر کے جھگڑے کرتے ہیں۔ پتھروں کی پوجا کرتے اور بگلوں کی طرح آنکھیں بند کر کے سمادھیاں لگاتے ہیں۔ اور تین سطروں کی گائتری دن میں تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔ گلوں میں تسبیح پہنتے اور ماتھے پر تلک لگاتے ہیں۔ دو دھوتیاں پہنتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالٰی کے کاموں کو سمجھتے۔ تو جان لیتے کہ یہ لغو کام ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو عقیدت مندی سے خدا تعالٰی کی عبادت کرتا ہے۔ وہ مرشد کامل کے بغیر صراط مستقیم حاصل نہیں کر سکتا۔

(۴) آگے راکھیو سالگ گرام ــــــ من کینو دہ دس بسرام

تلک چراوے پائی پاوے ــــــ لوک پچارا اندھ کماے[1]

یعنی دشنوں کے بت کو سامنے رکھا ہوا ہے اور دل چاروں اطراف بھاگ رہا ہے۔ تلک لگاتا ہے اور پیروں میں گرتا ہے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے اندھے کام کرتا ہے۔

بید پڑھے سمپورنا تت سار نہ پیکھنگ

تلک کڈھے اشنان کر انتر کالی کھنگ

بھیکھی پربھو نہ لبھئی دن سچی سکھنگ[2]

یعنی تمام وید پڑھنے سے بھی انسان کو اصلیت کا پتہ نہیں چل سکتا۔ تلک لگانے اور اشنان کرنے سے اندر کی سیاہی نہیں دھل سکتی۔ اس قسم کی ریاکاری سے خدا تعالٰی نہیں مل سکتا۔ وہ تو سچی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی ملتا ہے۔

(۵) رنگا رنگ رنگن کے رنگا ــــــ کیٹ ہست پورن سبھ سنگا

برت نیم تیرتھ سہت رنگا ــــــ جل ہیوت بھوکھ ارنگا

پوجا چار کرت میلنگا ــــــ چکر کرم تلک کھاٹنگا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۸۸۸ واردو ۱۴۱۹

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۹۹ : اردو صفحہ ۱۴۵۶

درشن بھیٹے بن ست سنگا

ہٹھ نگرہہ ات بہت بنھنگا ہوں روگ بیاپے چکے نہ بھنگا
کام کرودھ ات ترشنا جر نگا سو مکت نانک جس ستگور چنگا[1]

یعنی اللہ تعالےٰ کئی قسم کے رنگوں کا رنگنے والا ہے۔ اور چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک ہر چیز میں اس کا جلوہ موجود ہے۔ لوگ اسے حاصل کرنے کے لئے برت رکھتے ہیں۔ اور گنگا وغیرہ تیرتھوں پر بھی جاتے ہیں۔ اور جل اور برف میں خود کو گلاتے ہیں۔ اور بھوک اور ننگ کو بھی برداشت کرتے ہیں۔ پوجا کرتے ہیں۔ اور آسن وغیرہ کے طریق سے بیٹھتے ہیں۔ اور جسم کے چھ حصوں کو تمک لگاتے ہیں اور چھ درشنوں کو بھی مانتے ہیں۔ حواس خمسہ کو بھی روکتے ہیں۔ سر کے بل ہو کر ریاضتیں کرتے ہیں۔ لیکن ان باتوں سے ان کی خودی نہیں مٹتی۔ شہوت۔ غصہ۔ لالچ میں جلتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ جسے مرشد کامل مل جائے وہی نجات حاصل کرتا ہے۔

سندھیا اور گائتری

سندھیا اور گائتری وغیرہ ہندو دھرم کی مقرر کردہ عبادتیں ہیں۔ ان سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

(۱) ایھا سندھیا پران ہے جت ہر پربھ میرا چت آوے
ہر سیوں پریت اوپجے مایا موہ جلاوے
گور پرسادی دبدھا مرے منوا استھر سندھیا کرے ویچار
نانک سندھیا کرے من مکھی جیون ٹکے مر جمے ہوئے خوار[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب اردو جلد ۵ ص ۱۳۰۵ وارو ص ۲۰۷۔

[2] گورو گرنتھ صاحب وار بہاگڑا شلوک محلہ ۳ ص ۵۵۳ وارد ص [illegible]

یعنی وہ سندھیا قبول ہوگی جس میں پرماتما تعالےٰ یاد رہے اور خدا تعالےٰ سے محبت پیدا ہو۔ اور دنیا کا لالچ مٹ جائے۔ مرشد کامل کی مہربانی سے دبدھا ختم ہوتی ہے۔ اور دل کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اور سندھیا پر غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے نانکجی کہتے ہیں کہ اس کے بغیر جو سندھیا کی جاتی ہے وہ گمراہی کی سندھیا ہے۔ اس سے انسان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے انسان بھٹکتا رہتا ہے۔

(۲) پرانی ستگور سیو سکھ پائے۔ ستگور سیوئیہ تاں سکھ پاوے ناہہ جاہینگا جنم گوائے
ترے گن دھات ہو کرم کمادینہ ہر رس ساد نہ آئیا
سندھیا ترپن کرہیہ گائتری بن بابجہے دکھ پائیا
ستگور سیوے سو وڈبھاگی جس نوں آپ ملائے
ہر رس پی جن سدا ترپتاسے وچوں آپ گوائے
ایہہ جگ اندھا سبھ اندھ کماوے بن ستگور مگ نہ پائے
نانک ستگور ملے تاں اکھیں ویکھے گھرے اندر سچ پائے[1]

یعنی مرشد کامل کی پیروی سے انسان حقیقی سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔ مرشد کامل کی پیروی سے حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ انسان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ اور دوڑ لگا کر گمراہی کے اعمال بجا لاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی محبت کا سرور حاصل نہیں کر سکتے۔ سندھیا۔ ترپن اور گائتری کے رسوم بھی بجا لاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل کیئے بغیر دکھ اٹھاتے ہیں۔ جو لوگ مرشد کامل کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بہت خوش قسمت ہیں۔ اور خدا تعالےٰ خود ہی اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو مرشد کامل سے ملا دیتا ہے۔ پھر وہ خدا تعالےٰ کی محبت کا جام پی کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی خودی۔ خودروی اور خودپسندی جاتی رہتی ہے۔ یہ دنیا تو اندھی ہے۔ اور ظلمت کے اعمال بجا لا رہی ہے۔ بغیر مرشد کی پیروی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳ صفحہ ۶۶۳ دارپرد صفحہ ۹۴۵

کے ہدایت نہیں پاسکتی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جب مرشد کامل مل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کا جلوہ دکھائی دینے لگ جاتا ہے۔

(۳) سندھیا کال کرے سب ورتا جیوں سفری میہان
پربھو بھلائے اوجھڑ پلئے نہپھل سب کرمان
سوگیانی سو بشنو پڑھیا جس کری کرپا بھگوان
ان رت گور سیو پرم پد پایا ادھریا گل بسوان[۱]

یعنی جو لوگ سندھیا وغیرہ بجالاتے ہیں۔ وہ اس مسافر کی طرح ہیں جو لوگوں کو شعبدے اور تماشے دکھا دکھا کر روزی کماتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے خود بھلا دیا ہے۔ ان کے تمام اعمال رائیگاں جاتے ہیں وہی گیانی ہے وہی ویشنو ہے۔ جس پر کہ اللہ تعالےٰ نے فضل کر دیا ہے۔ اور اس نے مرشد کامل کی پیروی کر کے نجات حاصل کر لی ہے۔ اور دوسروں کی نجات کا باعث بھی بن گیا ہے۔

ہون اور یگ

ہون اور یگ کرنا بھی ہندو دھرم کی مقدس رسومات میں سے ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے۔

(۱) ہوم جگ تیرتھ کئے بچ ہوں میں بدھے بکار
نرک سُرگ دوئے بھُنچنا ہوئے بوہر بوہر اوتار[۲]

یعنی ہون اور یگ کرنے اور تیرتھوں پر جانے سے انسان میں تکبر اور نخوت

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ صـ۱۲۰۳ و اردو صـ۱۹۱۴

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صـ۲۱۴ و اردو صـ۳۱۰

پیدا ہوتی ہے اور وہ دوزخ میں گرایا جاتا ہے

(۲) ہوم جگ جپ تپ سبھ سنجم تٹ تیرتھ نہیں پایا
مٹیا آپ پئے سرنائی گورمکھ نانک جگت ترایا[1]

یعنی ہون اور یگ کرنے سے نیز جپ تپ اور تیرتھوں وغیرہ پر اشنان کرنے سے خدا تعالےٰ نہیں مل سکتا۔ البتہ اگر انسان اپنی خودی کو مٹا کر خدا کی پناہ میں آجائے تو مرشد کامل کے ذریعہ وہ نجات پا سکتا ہے۔

(۳) ساد کرسمدھاں ترشنا گھیؤ تیل
کام کرودھ اگنی میوں میل
ہوم جگ ار پاٹھ پران
جو تس بھاوے سو پروان[2]

یعنی مزہ کا ایندھن بناؤ۔ اور اس میں گھی اور تیل ترشنا کو بناؤ۔ شہوت اور غصہ آگ سے ملا دو۔ اور ہون یگ اور تمام پرانوں کے پاٹھ وغیرہ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا کا منظور وہی ہوگا جو اسے پسند آجائے

(۴) منگل سوکھ کلیان تہائیں — جہہ سیوک گوپال گوسائیں
پربھ سوپرسن بھئے گوپال — جنم جنم کے مٹے بتال
ہوم جگ اردھ تپ پوجا — کوٹ تیرتھ اشنان کریجا
چرن کمل نمکھ ردے دھارے — گوبند جپت سب کارج سارے[3]

یعنی وہاں خوشی کے گیت گائے جاتے ہیں۔ اور خدا کی حمد بیان کی جاتی ہے جہاں اللہ تعالےٰ کے نیک بندے تشریف فرما ہوں۔ اور خدا تعالےٰ ان پر خوش

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص ۱۱۳۹ و اردو ص ۸۱۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ملار محلہ ۱ ص ۱۲۵۴ و اردو ص ۲۰۰۸
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱۱ ص ۱۳۴۹ و اردو ص ۲۱۳۵

ہوتا ہے اور ان کی جنم جنم کی تکلیفیں مٹا دیتا ہے۔ ہون، یگ، اور الٹے لٹک کر
ریاضتیں کرنے والے اور کروڑوں تیرتھوں کی یاترا کرنے والے اگر ایک پل
کے لئے بھی اللہ کی محبت اور عظمت کو دل پر جگہ دیں گے۔ تو خدا تعالےٰ کی عبادت
کرنے کے ساتھ ہی ان کی تمام مرادیں پوری ہو جائیں گی۔

(۵) ہوم جگ سب تیرتھاں — پڑھ پنڈت تھکے پوران
بکھ مائیا موہ نہ مٹئی — وچ ہوں میں آون جان ۱؎

یعنی۔ ہون، یگ اور تمام تیرتھوں پر جا کر پنڈت پوران پڑھتے پڑھتے
تھک گئے ہیں۔ اور لالچ کی زہر کبھی ہٹ نہ سکے گی۔ اور خودی میں بھٹکنا پھرے گا

تیرتھ یاترا

ہندو دھرم کی عبادتوں میں تیرتھوں کی یاترا بھی شامل ہے۔ اور اس غرض
کے لئے پراچین کال سے ہندو گنگا اور جمنا وغیرہ دریاؤں پر تیرتھ یاترا کی
غرض سے جاتے ہیں۔ اور وہاں اشنان کرنے سے خود کو گناہوں سے پاک کرنا
تصور کرتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا
ہے۔ ذیل میں ہم چند ایک شبد پیش کرتے ہیں

(۱) اکھر پڑھ پڑھ بھلیئے بھیکھی بہت ابھمان
تیرتھ نہاتا کیا کرے من میں میل گمان
گر بن کن سمجھائیے من راجا سلطان ۲؎

یعنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی انسان غلطی کا پتلا ہے اور ریاکاری میں
تکبر ہے۔ تیرتھوں پر نہانے سے کیا ہوگا۔ اگر دل میں نخوت کی میل ہے۔ گورو

۱؎ گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳ ص ۱۴۱۷ و اردو ص ۲۲۰۶

۲؎ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۶۱ و اردو ص ۴۲

کے بغیر یہ بات کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ کہ انسان کا دل مشتاق اور متلاشی ہے۔ اور آزاد رہنا چاہتا ہے۔

(۲) تیرتھ برت پیج سنجم ناہیں کرم دھرم نہیں پوجا
ناںک بھائے بھگت نستارا دبدھا ویاپے دوجا[1]

یعنی تیرتھوں پر جانے برت رکھنے سے اور اس قسم کی دوسری ریاضتوں سے انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ صدق دل سے خداتعالےٰ کی عبادت کرنے سے ہی انسان فلاح پا سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔

(۳) ہرِ بِن اور کریا برتے جپ تپ سنجم کرم کمانے ایہہ اورے موسے
برت نیم سنجم مینہ میں رہتا تن کا آڈھ نہ پایا
آگے چلن اورے ہے بھائی اوہاں کام نہ آیا
تیرتھ نہائے اردھرتی بھرمتا اگے ٹھور نہ پاوے
اوہاں کام نہ آئے ایہہ بدھ اور لوگن ہی پتیاوے
چتر بید مکھ بچنی اچرے اگے محل نہ پائیے
بو جھے نہیں ایک سدھا کھر اوہ سگی جھاکھ جھکھائیے
نانک کہتو ایہہ بچارا جے کماوے سو پار گرامی
گر سیو ہر نام دھیاوہو تیاگہو منوں گمانی[2]

یعنی۔ خداتعالےٰ سے تعلق قائم کئے بغیر تمام اعمال فضول ہیں۔ جپ اور تپ اور اسی قسم کی دوسری ریاضتیں اس دنیا میں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔ خداتعالےٰ کے دربار تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ برت نیم اور سنجم میں وقت گزارتا ہے لیکن ان کی قیمت آدھی کوڑی کے برابر بھی نہیں ملتی۔ آخرت میں تو اور طریق ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص۷۵ واردو ص۹۴
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۱۶ واردو ص۳۱۳

یہ ریاضتیں کام نہیں دے سکتیں۔ تیرتھوں پر اشنان کرنے اور سادھوپن کر زمین کا چکر لگانے سے خدا تعالےٰ کے حضور جگہ نہیں مل سکتی۔ وہاں یہ تمام باتیں کام نہیں آتیں۔ یہ تو لوگوں کو خوش کرنے کے ہی طریق ہیں۔ خدا تعالیٰ اس طرح خوش نہیں ہوسکتا۔ چاروں وید محض زبانی پڑھنے سے انسان آخرت میں عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح وہ اللہ تعالےٰ کے نام کی شناخت نہیں کر سکتا۔ البتہ بے معنی مغز خوری کرتا ہے۔ ناناک جی کہتے ہیں کہ جو ہماری ان باتوں کو مدنظر رکھ کر عمل کرے گا۔ وہ نجات حاصل کرے گا۔ پس مرشد کامل کی خدمت کرو اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اور اپنے دل سے ہر قسم کا تکبر اور نخوت نکال دو

(۴) جیتے رے تیرتھ نہائے اہم بدھ میل لائے
گھر کو ٹھا کر تل نہ مانے کر یا دوں سادھ سنگ
ہر ہر سدا انند گیان انجن میرا من اشنانے[1]

یعنی جس قدر بھی تیرتھوں پر اشنان کئے۔ تکبر کی گندگی ہی حاصل ہوئی۔ اور اپنا مالک اور خالق خدا تعالےٰ خوش نہ ہوا۔ مجھے کب نیک لوگوں کی صحبت حاصل ہو تا کہ میں خدا تعالےٰ کی عبادت کرکے دائمی خوشی اور راحت حاصل کر سکوں۔ اور گیان کے سرمے اپنے دل کی آنکھوں کو روشن کر سکوں

(۵) انتر میل جے تیرتھ نہاوے تس بے کنٹھ نہ جانا
لوک پتینے کچھ نہ ہووے نہ ہی رام ایانا
پوجہہ رام ایک ہی دیوا ساچا نہاون گور کی سیوا
جل کے مجن جے گت ہووے نت نت مینڈک نہاوے
جیسے مینڈک تیسے اوئے نر پھر پھر جونی آوہے
منوں کٹھور مرے بانارس نرک نہ بانچیا جائی

---

[1] گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ صفحہ ۶۸۴ اردو صفحہ ۱۰۷۹

ہر کا سنت مرے ہاڑ بنے تا سگی سین ترائی
ونس رین بید نہیں شاستر تہاں بسے نرنکارا
کہہ کبیر نر تسے دھیاوہو باوریا سنسارا[1]

یعنی۔ اگر دل گندے سے بھرا ہوا ہے۔ تو محض تیرتھوں پر نہا لینے سے وہ بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا۔ محض لوگوں کی تسلی سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالےٰ بے خبر یا ناواقف نہیں ہے۔ حقیقی تیرتھ اشنان تو مرشد کامل کی خدمت ہے۔ اگر محض نہانے سے ہی نجات وابستہ ہو۔ تو پھر مینڈک جو ہمیشہ پانی میں ہی رہتے ہیں ناجی ہیں جس طرح مینڈک پانی میں رہنے کے باوجود اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اسی طرح ان لوگوں کا حشر ہوگا۔ جو محض نہانے سے ہی گناہوں کا دھل جانا تسلیم کرتے ہیں۔ وہ بھٹکتے ہی رہیں گے۔ اور نجات حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اگر کوئی سنگدل اور گناہ گار ہے۔ تو اس کا محض بنارس میں وفات پانا اسے دوزخ سے نہیں بچا سکیگا اس کے برعکس اگر خدا کا نیک بندہ کسی بری سے بری جگہ بھی مرے تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے نجات پا لیتا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ ہے وہاں دن رات اور وید شاستر نہیں پہنچ سکتے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے لوگو اس کی خدا کی عبادت کرتے رہو۔ دنیا تو پاگل ہے اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔

(۲) تہاورہ دھویہ پوجیہ سیلا
بن ہر رائے میلو میلا
گرب نوار ملے پربھ سارتھ
مکت پران جب ہر کرتار تھہ[2]

یعنی۔ محض اشنان کرنے اور بتوں کی پوجا کرنے سے انسان خدا تعالےٰ کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ بغیر خدا تعالےٰ سے لو لگائے انسان گندہ ہی رہتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ تکبر اور نخوت کو دور کر کے اپنے مال و دولت کے ساتھ خدا تعالےٰ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۴ و اردو ۵۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ص ۱۰۲ و اردو ۱۲۴

کی طرف لگ جائے۔ اس طرح وہ نجات دہندہ خدا تعالے کی عبادت کرکے کامیاب ہو سکتا ہے۔

(۴) نہاون چلے تیرتھیں من کھوٹے تن چور
اک بھاؤ لتھی نہاتیاں دوئے بھاچڑی اس ہور
باہر دھوتی تونبڑی اندروس نکور
سادھ بھلے ان نہاتیاں چور سے چورا چور[1]

یعنی۔ تیرتھوں پر نہانے جا رہے ہیں۔ لیکن دلوں میں کھوٹ بھرا ہوا ہے جسم میں چوریاں ہیں جسم کی میل تو دور ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی دوگنی غلاظت اور بھر جاتی ہے۔ محض جسم کو مل مل کر دھونے سے انسان پاک اور صاف نہیں ہو سکتا جبکہ اس کے دل میں گند بھرا ہوا ہو۔ نیک لوگ تو ایسے اشنان کے بغیر ہی اچھے ہیں۔ اور چور نہانے کے بعد بھی چور ہی رہتے ہیں۔ یعنی ان کی تیرتھ یاترا ان کے گناہوں کو دھو نہیں سکتی۔

(۵) جاں میں بھجن رام کو ناہیں
تہہ نر جنم اکارتھ کھویا یہ راکھو من ماہیں
تیرتھ کرے برت پھن راکھے نہہ منوآ بس جاکو
نہہ پھل تا نہہ تم مانو ساچ کہت میں یاکو
جیسے پاہن جل میہ راکھیو بھیدے ناہہ تہہ پانی
تیسے ہی تم تا نہہ پچھانو بھگت ہین جو پرانی
کل میہ مکت نام تے پاوت گر یہ بھید بتاوے
کہہ نانک سوئی نر گورا جو پربھ کے گن گاوے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۷۸۹ و اردو صفحہ ۱۲۴۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۹ صفحہ ۸۳۱ و اردو صفحہ ۱۳۲۶

یعنی جس انسان کے دل میں خداتعالےٰ کی حمد نہیں۔ وہ اپنی زندگی رائیگاں گنوا رہا ہے۔ یہ بات اچھی طرح دل سے جان لو۔ وہ تیرتھ یاترا کرتا ہے۔ اور برت بھی رکھتا ہے۔ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے۔ میں اسے یہ بات سچ کہتا ہوں کہ اس کا تمام دھرم بے فائدہ اور فضول ہے۔ جس طرح پتھر کو پانی میں ڈال دو تو وہ پانی کو چیر نہیں سکتا۔ اسی طرح تم عبادت کے بغیر انسان کو سمجھو۔ گورو یہ راز کی بات بتاتا ہے کہ کل یگ میں انسان خداتعالےٰ کے نام سے ہی نجات پا سکتا ہے۔ اے نانک تو یہ بات کہہ دے کہ وہی انسان معزز ہے جو اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہے۔

(۶) تیرتھ نہائے نہ اترس میل کرم دھرم سبھ ہومیں پھیل
لوگ بچارے گت نہیں ہوئے نام بہونے چلسینہ روئے[۲]

یعنی تیرتھوں پر اشنان کرنے سے دل کی میل دور نہیں ہو سکتی۔ یہ تمام کرم دھرم تکبر اور نخوت کا پھیلاؤ ہیں۔ لوگوں کو تسلی کرانے سے انسان نجات نہیں پا سکتا۔ بغیر خداتعالےٰ کی عبادت کے انسان اس دنیا سے روتا ہوا رخصت ہوگا۔

(۷) ہٹھ اہنکار کرے نہیں پاوے پاٹھ پڑھے لے راگ سناوے
تیرتھ بھرمس بیادھ نہ جاوے نام بنال کیسے سکھ پاوے[۲]

یعنی ہٹھ اور تکبر کرنے سے انسان خداتعالےٰ کو نہیں پا سکتا اور پاٹھ پڑھ کر لوگوں کو سناتا ہے۔ تیرتھوں پر جانے سے انسان کے دکھ درد دور نہیں ہو سکتے اور بغیر خداتعالےٰ کے کس طرح سکھ مل سکتا ہے۔

(۸) تیرتھ دیکھ نہ جل میں پیسوں جیئہ جنت ستاوگے
اٹھ سٹھ تیرتھ گورو دکھائے گھٹ ہی بھیتر نہاوگے[۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ منہ ۸۹۰ اردو صفحہ ۱۴۲۳

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ منہ ۹۰۶ اردو صفحہ ۱۴۴۹

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی نامدیو منہ ۹۷۳ اردو صفحہ ۱۵۵۸

یعنی۔ تیرتھ دیکھ کر ہی پانی میں داخل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس طرح پانی کی مخلوق کو دکھ ہوتا ہے۔ اٹھ سٹھ تیرتھ مجھے گورو نے دکھا دیئے۔ اور میں اپنے دل میں ہی نہا رہا ہوں۔

(۹) تیرتھ نہائے کہاں سچ پیل — من کو ویاپے ہوں میں میل
کوٹ کرم بندھن کا مول — ہر کو بھجن بن برتھا پول[1]

یعنی۔ تیرتھوں پر نہانے سے ایک پتھر دل کیونکر پاک ہو سکتا ہے۔ اس کے دل میں تو تکبر اور نخوت کا گند بھرا پڑا ہے اور اس کے کروڑوں اعمال بھی اس کے بندھن کا ہی باعث بن رہے ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بغیر ایک فضول قسم کی گھاس کا پولا ہے۔

(۱۰) تیرتھ بھرمیں روگ نہ چھوٹس پڑھیاں باد بباد بھیا
دبدھا روگ سو ادھک وڈیرا مایا کا محتاج بھیا

یعنی۔ تیرتھوں پر چکر کاٹنے سے بیماریوں سے نجات نہیں مل سکتی۔ پڑھنے سے جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوتا ہے۔ حسد کی آگ اور بھی بڑھ جاتی ہے اور انسان مایا کا محتاج ہو جاتا ہے۔

(۱۱) جس جیو انتر میلا ہوئے — تیرتھ بھویں دسنتر لوئے
نانک ملیئے ست گور سنگ — تو بھوجل کے توٹس بندھ[3]

یعنی جس کے دل میں گند ہے وہ ناپاک ہے اور تیرتھوں کا چکر کاٹتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو کے ملنے سے ہی انسان خدا تعالیٰ کا واصل ہو سکتا ہے اور بھوجل کے تمام بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۴۹ اردو صفحہ ۱۸۳۵
۲ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۱ صفحہ ۱۱۵۳ اردو صفحہ ۱۸۴۲
۳ گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳ صفحہ ۱۱۶۹ اردو صفحہ ۱۸۴۳

(۱۲) تیرتھ تیج فوار نہ نہائے ہر کا نام نہ بھاٹیا
رتن پدار تھ پر ہریاگیا جت کوتت ہی آئیا [1]

یعنی۔ غصہ وغیرہ کو دور کر کے تیرتھوں پر اشنان نہیں کیا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ہی پسند کیا ہے۔ اور قیمتی ہیرے کو چھوڑ کر بھٹکتا پھر رہا ہے۔

(۱۳) پاپ کرے پنچائے بس رے تیرتھ نہائے کہنہ سب آترے
بہر کماویہ ہوئے نہ سنک جم پور باندھ کھرے کالنک [2]

یعنی پانچ گناہوں کے بس میں پاپ کما رہا ہے۔ اور یہ خیال کرتا ہے۔ کہ تیرتھوں پر اشنان کرنے سے یہ سب دھل جائیں گے۔ اور اس کے بعد پھر بے خوف ہو کر گناہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو موت کے فرشتے باندھ کر دوزخ میں لے جاتے ہیں۔

(۱۴) تیرتھ برت ادوان کر من میں دھرے گمان
نانک نہپھل جات تہ جیوں کنچر اشنان [3]

یعنی تیرتھوں پر جانے برت رکھنے اور دان کرنے کے بعد جس کے دل میں یہ تکبر ہے کہ وہ اب گناہوں سے پاک صاف ہو گیا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس کے یہ سب کام ضائع ہو جائیں گے اور ان کا ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ جس طرح ہاتھی کے اشنان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

روحانی تیرتھ

گورو گرنتھ صاحب میں روحانی تیرتھ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۱ صفحہ ۱۲۵۵ وار دو صفحہ ۲۰۰۵

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۵ صفحہ ۱۳۴۸ وار دو صفحہ ۲۱۳۳

[3] گورو گرنتھ صاحب شلوک محلہ ۹ صفحہ ۱۴۲۸ وار دو صفحہ ۲۱۶

(۱) نام لیت سگل پر بانیا ۔ نام لیت اٹھ سٹھ مجنائیا
تیرتھ ہمرا ہر کو نام ۔ گورا پدیشیا تت گیان[1]

یعنی۔ خدا تعالےٰ کی عبادت میں ہی تمام پورب آ جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی عبادت ہی اٹھ سٹھ تیرتھوں کا اشنان ہے۔ ہمارا تیرتھ ہمارا خدا تعالےٰ ہے ہماوے گورو نے ہمیں یہ معرفت کی بات بتادی ہے۔

(۲) تیرتھ سمرت پن دان ۔ کچھ لاہا لیے دہاڑی
نانک نام ملے وڈیائی ۔ میکا گھڑی سمالی[2]

یعنی تیرتھوں پر جانے سمرتیاں پڑھنے اور دان پن کرنے سے جو مزدوری ملتی تھی وہ ایک پل کی عبادت سے مل گئی ہے۔

(۳) گنگا جمنا گوداوری سرستی تے کریہ آدم دھور سادھو کی تائی
کل وکھ میل بھرے پھرے ہمری میل سادھو کی دھور گوائی
تیرتھ آٹھ سٹھ مجن نائی
ست سنگت کی دھور پری اڈ نیتری سب درمت میل گوائی

... ...

جتنے تیرتھ دیوی تھاپے سب تتنے لوچینہ دھور سادھو کی تائیں
ہر کا سنت ملے گور سادھو لے تس کی دھور سادھو کی تائیں

... ...

نانک للاٹ ہوے جس لکھیا تس سادھو دھورے ہر پار لنگھائی[3]

یعنی گنگا۔ جمنا۔ گوداوری اور سرسوتی وغیرہ ندیاں بھی سادھو کے پاؤں کی خاک

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو محلہ ۵ صـ۴۲ ۱۱ واردو صـ۱۸۲۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۱ صـ۱۱۹۱ واردو صـ۱۸۹۸
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ کلیان محلہ ۴ صـ۱۲۶۳ واردو صـ۲۰۱۷

حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں۔ اور یہ ندیاں یہ کہتی ہیں کہ ہم گناہوں کی میل سے بھری پڑی ہیں۔ اور ہماری یہ غلاظت سادھو کے پاؤں کی خاک دور کرتی ہے۔ اٹھ سٹھ تیرتھوں پر نہاتے ہیں۔ ست سنگ کے قدموں کی خاک اڑ کر آنکھوں میں پڑنے سے تمام غلاظت دور ہو جاتی ہے۔ ...... جتنے بھی تیرتھ اور دیوی دیوتے ہیں وہ سب سادھو کے قدموں کے خاک کے متلاشی ہیں۔ خدا تعالے کا نیک بندہ مرشد کامل سادھو ہے اس کے پاؤں کی خاک منہ پر لگاؤ۔ جس قدر بھی عالم کائنات کا سلسلہ ہے وہ سب سادھو کے قدموں کی خاک کا متلاشی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس کی خوش قسمتی ہو اسے ہی اللہ سادھو کے قدموں کی خاک حاصل کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور وہی نجات حاصل کرتا ہے۔

(۳) تیرتھ پورا ستگورو جو ان دن ہر نام دھیائے
اوہ آپ چھٹا کٹنب سیوں دے ہر ہر نام سبھ سرشٹ چھڈائے
جن نانک تس بلہارنے جو آپ جپے اوراں نام جپائے[1]

یعنی مرشد کامل ہی اصل تیرتھ ہے۔ جو دن رات خدا تعالے کی عبادت کرتا ہے۔ وہ خود بھی معہ اپنے اہل و عیال کے نجات حاصل کرتا ہے۔ اور تمام مخلوق کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا سبق دیکر نجات دلا دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں اس پر قربان ہوں جو خود بھی اللہ کا عبادت گزار ہے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی عبادت کی تلقین کرتا ہے۔

برہم چریہ (بغیر شادی کے رہنا)

ہندو دھرم کی تعلیم کے مطابق بغیر شادی کے زندگی بسر کرنا ایک مقدس طریق خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن گورو گرنتھ صاحب میں اس طرح زندگی بسر کرنا سراسر ناپسند

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۴ منہ ۱۴۰ اردو ۱۸۹

کیا گیا ہے۔ اور عورت اور مرد دونوں کے لئے شادی کرا کے زندگی بسر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے:۔

(۱) بند راکھ جو تریئے بھائی — خسرے کیوں نہ پرم گت پائی

کہہ کبیر سنو نر بھائی — رام نام بن کن گت پائی [۱]

اگر مجرد رہنے سے ہی نجات مل سکتی ہے تو پھر ہیجڑے کیوں نجات حاصل نہیں کرتے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے لوگو یہ بات سن لو۔ بغیر خدا تعالےٰ کی عبادت کئے کوئی بھی انسان نجات نہیں پا سکتا۔

(۲) برہم چار برہم بج کیناں ہردے بھیا گماناں

سنیاسی ہو کے تیرتھ بھرمیو اس مہ کرودھ بگاناں [۲]

یعنی۔ برہم چاری نے برہم چریہ دھارن کیا ہے۔ یعنی مجرد رہنا پسند کیا ہے۔ لیکن اس کے دل میں تکبر ہے۔ اور سنیاسی بن کر تیرتھوں کے چکر لگا رہا ہے اور اس میں دوسرے دل کا غصہ بھرا ہوا ہے۔ یعنی یہ باتیں صراط مستقیم کے خلاف ہیں ان سے انسان خدا تعالےٰ کا وصل نہیں پا سکتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں کسی عورت کا بغیر خاوند کے رہنا ناپسند کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

استری روپ چیری کی نیائی سو بھ نہیں بن بھرتارے [۳]

یعنی کسی بھی عورت کا بغیر خاوند کے رہنا اس کے لئے قابل عزت یا قابل فخر نہیں ہو سکتا۔

۱؎ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص۳۳۴ و اردو ص۴۹۲۔

۲؎ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص۱۰۰۳ و اردو ص۱۶۰۰

۳؎ گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۵ ص۱۲۶۸ و اردو ص۲۰۲۴

ستی کی رسم

پراچین زمانہ میں ہندوستان میں ہندوؤں میں ستی کی رسم کا عام رواج تھا۔ جسے ایک مقدس مذہبی رسم تصور کیا جاتا تھا۔ جسے ویدک دھرم کی تعلیم کے مطابق ثابت کرنے کی غرض سے رگوید کے دسویں منڈل کے ایک منتر میں مذکورہ لفظ "یونم اگرے" کو "یونم اگنے" میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اس رسم کے ماتحت ہندو لوگ اپنی ہر بیوہ عورت کو اس کے خاوند کی لاش کے ساتھ زندہ جلنے پر مجبور کیا کرتے تھے۔ اور اس طرح ہندوستان ایسے وسیع ملک میں روزانہ مختلف مقامات پر سینکڑوں اور ہزاروں جانیں زندہ ہی نذر آتش کر دی جاتی تھیں۔

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بھی ہندو لوگ اس رسم کے پابند تھے۔ اور وہ اپنی بہو بیٹیوں کو ان کے خاوندوں کے مرنے پر زندہ ہی جلا دیا کرتے تھے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس رسم سے تعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:-

ستیاں ایہہ نہ آکھئیں جو مڑیاں لگ جلن
نانک ستیاں جانئیں جے برہے چوٹ مرن
بھی سو ستیاں جانئیں سیل سنتوکھ رہن
سیون سائیں اپنا نت اٹھ سمھالن
کنتاں نال مہیلیاں ستی اگ جلاہہ
جے جانہہ پر اپنا تاں تن دکھ سہاہہ
نانک کنت نہ جانئی سے کیوں اگ جلاہہ
بھاویں جیؤ کے مرد رہہ ہی بھج جاہہ

ف گورو گرنتھ صاحب سوہی کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۷۸۷ داردو صفحہ ۱۲۴۵

یعنی۔ وہ بیوہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کے مرنے پر ان کی لاشوں کے ساتھ جل جاتی ہیں ستیاں نہیں ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ حقیقی رنگ میں وہ عورتیں ستیاں کہلانے کی مستحق ہیں جو اپنے خاوندوں کے مرنے پر ان کے موت کے صدمہ کی تاب نہ لا کر جان دے دیتی ہیں۔ نیز وہ عورتیں بھی ستیاں ہیں جو اپنے خاوندوں کے مر جانے کے بعد صبر و شکر سے زندگی بسر کرتی ہیں اور اپنا تمام وقت اپنے حقیقی مالک کی یاد میں گزارتی ہیں۔ جو عورتیں اپنے خاوندوں کے مرنے پر خود کو اپنے خاوندوں کی لاشوں کے ساتھ زندہ جلا دیتی ہیں۔ اگر وہ خاوندوں کو اپنا خیال کرتی ہیں۔ تب تو انہیں اپنے خاوندوں کے مرنے کا ہی بہت بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ انہیں جلکر راکھ ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صبر و شکر سے وقت گزارنا چاہیئے۔ اور اگر انھیں اپنے خاوندوں کی قدر و منزلت کا کچھ بھی علم نہیں۔ تو اس صورت میں بھی وہ اپنے آپ کو زندہ کیوں جلا دیتی؟ دونوں صورتوں میں انھیں جلنے کی کوئی ضرورت نہیں

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کے بارے میں بیان کیا ہے کہ:-

- شلوکوں میں اپنے کنبہ کی محبت کا نمونہ دیا ہے۔ عورت کا اپنے خاوند کے مردہ جسم کے ساتھ ستی ہو جانا اس محبت کا ایک افسوسناک نظارہ ہے۔ گورو جی اس بری رسم کا رد یوں کرتے ہیں کہ اگر تو پیار کی وجہ سے عورت زندہ جل جاتی ہے۔ تو خاوند کی وفات کے صدمہ کی چوٹ سے ہی عورت کو مر جانا چاہیئے تھا۔ اگر وہ اس طرح نہیں مر سکی۔ تو پھر خاوند کی وفات کے بعد اس کا صبر و شکر سے زندگی بسر کرنا ہی اس کا ستی ہونا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر عورت کے دل میں پیار ہے۔ تو اسے خاوند کے مرنے کا ہی کافی صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اسے

زندہ جلنے کا زیادہ دکھ نہیں ہوتا۔ اور اگر محبت نہیں ہے۔ تو اس صورت میں بھی اس کے زندہ جلنے کی کوئی حقیقت نہیں ہو سکتی۔"[1]

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یوں مرقوم ہے کہ:-

دیکھا دیکھی من ہٹھ جل جلائیے ۔۔۔ پریا سنگ نہ پاوے بہو جون بھرمائیے

....

کہہ نانک جن پریؤ پرمیشر کر جانیا ۔۔۔ دھن ستی درگاہ پروانیا[2]

اس شبد سے ستی کی رسم کی مذمت واضح ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اس شبد سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:-

"ہندو مذہب کی کتب میں مرقوم ہے کہ خاوند کے ساتھ جان دینے والی عورت آخرت میں خاوند کے ساتھ آرام حاصل کرتی ہے۔ بہت سی عورتیں خودکشی کر لیتی ہیں۔ لیکن ایسا کرنے سے خاوند کا ساتھ نصیب نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کے نتیجہ میں انھیں بہت جونوں میں گزرنا پڑتا۔"[3]

ایک اور مقام پر عورتوں کے ستی ہونے کے بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے:-

بن ست ستی ہوئے کیسے نار

پنڈت دیکھو ہوئے بچار[4]

یعنی بغیر ست (عصمت) کے کوئی عورت محض خاوند کی مرنے پر اس کے ساتھ جل جانے سے ستی نہیں کہلا سکتی۔ پنڈت جی دل میں غور کرکے دیکھ لو یہی ایک حقیقت ہے۔

---

[1] شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۷۸۷

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۱۸۵ و اردو ص ۲۶۲

[3] گورمت پربھاکر ص ۱۳۲ [4] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۲۸ و اردو ص ۴۹۸

کریا کرم - اور پنڈ پتل وغیرہ رسومات

ہندو دھرم میں انسان کے مرنے کے بعد کچھ کریا کرم اور پنڈ پتل وغیرہ رسومات مقرر ہیں گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ مرقوم ہے۔

دیوا میرا ایک نام دکھ وچ پائیا تیل ان چانن اوہ سوکھیا چوکا جم سیئوں میل
لوکا مت کو پھکڑ پائے رکھ مڑیاں کر اکٹھے اک رتی لے بھاہے
پنڈت پتل میری کیسو کریا سچ نام کرتار
ایتھے اوتھے آگے پاچھے ایہہ میرا آدھار
گنگ بنارس صفت تمہاری ناوے آتم راؤ
سچا ناون تاں تھیئے جاں اہنس لاگے بھاؤ
ایہہ لوک ہور جھچھری برہمن وٹ پنڈ کھائے
نانک پنڈ بخشش کا کبھوں نکھوٹس ناہ[1]

یعنی میرا دیا خدائے واحد کا نام ہے اور اس میں میں نے دکھوں کا تیل ڈالا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے نام کے دیئے کی روشنی سے اس دکھ کا تیل ختم ہو گیا ہے اے لوگو میری عقیدت کا مذاق نہ اڑاؤ۔ جس طرح لاکھوں لکڑی کے ڈھیر کو ایک ذرہ بھر آگ جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی عبادت سے تمام گناہ بھسم ہو جاتے ہیں۔ پنڈ۔ چاولوں کا بنایا ہوا "پِناں" اور پتوں کی بنائی ہوئی تھالی میرے لئے خوبصورت بالوں والا اللہ ہی ہے۔ اس دنیا اور آخرت میں میرا وہی سہارا ہے۔ اور اس کی حمد میں مصروف رہنا ہی میرے لئے گنگا اور بنارس ہے۔ جس میں میری روح نہا رہی ہے۔ حقیقی اشنان تو یہی ہے کہ انسان کے دل میں دن رات خدا تعالےٰ کی محبت بس رہی ہو۔ دیوبوک عالم برزخ میں رہنے والے ایک پنڈ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۸ و اردو صفحہ ۵۱۶

دیوتاؤں کے لیئے دیتے ہیں۔ اور اس دنیا میں رہنے والے لوگ اور پنڈ اپنے بزرگوں کی خاطر دیتے ہیں۔ اور براہمن پنڈ کھانے کے بعد بوریاں کچوریاں لھا کر گھر چلے جاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا کی بخشش کا پنڈ کبھی بھی ضائع نہیں جاتا۔

شرادھ

ہندوؤں میں مر چکے بزرگوں کی یاد میں شرادھ بھی کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے:۔

(۱) آیا گیا مویا ناؤں   پچھے پتل سدیو کاؤ

نانک من مکھ اندھ پیار   باجھ گرو ڈُبا سنسار[1]

یعنی جب انسان مر جائے تو اس کا نام و نشان بھی مٹ جاتا ہے۔ اس کے پیچھے پتل دیتے ہیں اور کوؤں کو بلاتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گمراہ لوگوں کا پیار جہالت بھرا ہوتا ہے۔ اور گورو کے بغیر جہان ڈوب جاتا ہے۔ یعنی نجات سے محروم رہتا ہے۔

(۲) جیوت پتر نہ مانے کوؤ موئے سرادھ کراہی

پتر بھی بپڑے کیو کیوں پاوینہ کیا کوکر کھاہی

مو کو کسل بتا ہو کوئی کسل کسل کرتے جگ بنسے کسل بھی کیسے ہوئے[2]

یعنی ماں باپ کی زندگی میں تو انسان ان کی خدمت نہیں کرتے۔ مگر ان کے مرنے کے بعد شرادھ کرتے ہیں۔ اور وہ شرادھ بھی ان مر چکے بزرگوں تک کہاں پہنچتے ہیں۔ انھیں تو کوے اور کتے ہی کھا جاتے ہیں۔ مجھے آرام کی بات کوئی بتا دے۔ آرام آرام کرنے سے ایک جہان تباہ ہو جاتا ہے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب دار ماجھ شلوک محلہ ا ص۱۳۸ و اردو ص۱۸۵

[2] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص۳۳۲ و اردو ص۵۰۵

ورت (برت)

ہندوؤں میں مختلف دیوی دیوتاؤں کے نام پر مختلف دنوں میں برت رکھنے کا رواج ہے۔ گوروگرنتھ صاحب میں ان برتوں سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

برت اور کریا رکھتے جپ تپ سنجم کرم کمانے ایہہ اور موے

برت نیم سنجم میں رہتا تن کا آڈھ نہ پائیا
آگے چلن اور ہے بھائی اوہاں کام نہ آئیا
تیرتھ نہائے ار دھرتی بھرمتا آگے ٹھور نہ پاوے
اوہاں کام نہ آوے ایہہ بدھ اوہ ح ہی پتیاوے
چتر بید مکھ بچنی اچرے آگے محل نہ پائیے
بوجھے ناہیں ایک سدھ وہ سگلی جھاکھ جھکھائیے

یعنی، خدا تعالے کی عبادت بغیر جپ تپ اور اسی قسم کی دوسری عبادتیں اور ریاضتیں خدا تعالے تک نہیں پہنچتیں۔ بلکہ درمیان میں ہی ضائع ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ برت رکھتے ہیں انھیں ایک کوڑی کے برابر بھی اس کا اجر نہیں ملتا۔ اخروی زندگی کا طریق اور ہے۔ وہاں یہ چیزیں کام نہیں دے سکتیں۔ تیرتھوں پر جا کر اشنان کرنے والے اور دنیا کا چکر لگانے والے خدا تعالے کے دربار میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے یہ لوگوں کو خوش کرنے والی باتیں ہیں۔ ان سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی چاروں وید زبانی پڑھنے والے لوگ بھی خدا تعالے کے دربار میں جگہ نہیں لے سکتے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کو خدا تعالے کی شناخت نہیں ہے۔ اور وہ فضول نخر خودی میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔

(۲) سر یرکٹائے ہو ملنہ راتی ، ورت نیم کرے بہو بھاتی

ا۔ گوروگرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ صلہ ۲۸۶ واردو صلہ ۳۱۳

تھیں تل رام نام کہ پجار   نانک گرمکھ نام جیپئے اک بار[1]

یعنی۔ خواہ کوئی اپنا جسم پرزہ پرزہ کرکے کٹوا دے۔ اور بہت سے برت بھی رکھے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر گورو سے تعلیم حاصل کرکے ایک بار خدا کا ذکر کیا جائے تو یہ مجاہدے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۳) ورت نیم کرتھا کے پُنہ چرنا   تٹ تیرتھ بھوے بجھ دھرنا

سے اُدھرے جے ست گر کی سرنا[2]

یعنی جو لوگ برت رکھتے ہیں۔ اور تیرتھوں پر جا جا کر تھک جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کہ ایک دنیا کا چکر لگا لیتے ہیں۔ وہ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ نجات صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو سچے گورو کی اطاعت کرتے ہیں۔

(۴) ل رام پیارے تم بن دھیرج کو نہ کرے
سمرت ساستر بہو کرم کماوے
پربھ تمرے درشن بن سکھ ناہیں
ورت نیم سنجم کرتھا کے نانک
سادھ سرن پربھ سنگ وسے[3]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کے وصال کے بغیر کوئی بھی شخص اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا سمرتیوں اور شاستروں کے بتائے ہوئے طریق سے سکون نہیں مل سکتا۔ برت اور نیم وغیرہ کی پابندی کرتے ہوئے تھک گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو نیک لوگوں کی اطاعت سے ہی مل سکتا ہے۔

(۵) دھن گوپال دھن گردیو   دھن اناد بھوکھے کول ٹہلیو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۵ و اردو صفحہ ۴۹۶
[2] گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۹۴ و اردو صفحہ ۶۰۵
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۴۰۶ و اردو صفحہ ۶۲۷

دھن اُدے سنت جن ایسی جانی | تن کو ملی جو سارنگ پانی
آر پرکھ تے ہوئے اناد | بپیٹے نام ان کے براد
بپیٹے نام بپیٹے ان | انبھے کے تم نیکا ون
انے باہر جو نرباہہ | تین بھون میہ اپنی کھوئیہ
چھوڈئیہ ان کریہ پاکھنڈ | نہ سوہاگن نہ اوہ رنڈ
جگ میں بکتے دودھا دھاری | گپتی کھائیہ وٹکا ساری
انے بناں نہ ہووے سکال | تجیے ان نہ ملے گوپال
کہو کبیر ہم ایسے جانیا | دھن اناد ٹھاکر من مانیا[1]

ہندوؤں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اناج وغیرہ کھانا ترک کر دیتے ہیں۔ اور دودھ اور پھل وغیرہ سے ہی اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی حالت اس شبد میں بیان کی گئی ہے۔ اور انھیں بتایا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی باتیں پاکھنڈ کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور اس طرح اناج ترک کر دینے سے انسان اللہ تعالے کو نہیں پا سکتا۔

ہٹھ نگرہ کر کائیا چھیجے ا
ورت پتن کر من نہیں بھیجے | رام نام سر اور نہ پوجے
گور سیو منال ہر سنگ کیجے
ان نہ کھاہنہ دیہی دکھ دیجے ... | بن گر گیان ترپت نہیں تھیجے
... ...
رام نام بن کیا کرم کیجے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ کبیر ۸۷۳ وا اردو ۱۲۹۴

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ۹۰۵ وا اردو ۱۴۴۸

یعنی۔ سانس روکنے سے اور اسی قسم کے دوسرے طریقوں سے انسان کا جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اور برت وغیرہ رکھنے سے دل تسلی نہیں پاتا۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ کی عبادت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کھانا ترک کرنے سے انسان اپنے جسم کو تکلیف دیتا ہے۔ اور بغیر گورو سے گیان حاصل کرنے کے انسان مطمئن نہیں ہو سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے بغیر کیا کرم کئے جا سکتے ہیں۔

(۷) گھونگھر باندھ بھئے رام داسا روٹین ان اوپاوا
برت نیم کرم کھٹ کیتے باہر بھیکھ دکھاوا
گیت ناد مکھ راگ الاپے من نہیں ہر ہر گاوا[1]

یعنی۔ گھونگھرو باندھ کر رام داس کہلاتے ہیں یہ سب روٹی کے دھندے ہیں۔ برت نیم اور دوسری رسومات محض لوگوں کو دکھانے کے لئے ہیں۔ زبان سے گیت گاتے ہیں۔ لیکن ان کے دل سے خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت نہیں نکلتے

(۸) ورت کرہے چندراینے سے کیتے نہ لیکھنگ[2]

یعنی جو لوگ چاند وغیرہ سے متعلق برت رکھتے ہیں۔ انھیں اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۹) برت سندھ سوچ وچار — کریا کنٹ نرا ہار
اپرس کرت پاک سار — نولی کرم بہو بستھار[3]

اس شبد میں برت رکھنے سندھیا کرنے اور بغیر کچھ کھائے پیئے تیرتھ یاترا اور نولی کرم وغیرہ کو ناپسند کیا گیا ہے۔

(۱۰) برت نیم تیرتھ سہت گنگا — جل ہیوت بھوکھ ہوئ ننگا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صـ۱۰۰۳ و اردو صـ۱۶۰۸
[2] گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ صـ۱۰۹۹ و اردو صـ۱۷۵۶
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ صـ۱۲۲۹ و اردو صـ۱۹۶۳

پوجا چار کرت میلنگا — چکر کرم تا ناک کھانگا
درشن بھیٹے بن ست سنگا
ہٹھ نگر یہہ ات رہت بنگا — ہول روگ بنیا ہے چکے نہ بھگا
کام کرودھ ات ترسن جرنگا — سو مکت ناناک جس سنگور چنگا

اس شبد میں بھی برت نیم وغیرہ رسومات کا ردّ کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات کے لئے اچھے گورو کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

(۷) من مکھ حکم نہ بجھے بپڑی نت ہوں میں کرم کمائے
ورت نیم سیچ بنجم پوجا پاکھنڈ بھرم نہ جائے
انتر ہہ کُسُدھ مایا موہ بیدھے جیوں ہستی چھار اڈائے
جن اپائے تسے نہ چیتہہ بن چیتے کیوں سکھ پائے[۲]

اس شلوک میں بھی برت وغیرہ رسومات کا ردّ کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کی عبادت سے ہی حقیقی آرام حاصل کر سکے گا۔

ذات پات اور ورن آشرم

ہندوؤں میں ذات پات اور ورن آشرم بھی ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بغیر وہ سماج نامکمل خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ورن آشرم کی رو سے لوگوں کو براہمن کشتری۔ ویش اور شودر کے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ان کے کام بھی الگ الگ مقرر کئے گئے ہیں۔ براہمن کا کام پڑھنا۔ پڑھانا اور دان لینا اور دینا یگ کرنا اور کرانا وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کشتری کا کام لڑنا اور ملکی انتظامات کرنا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ کانڑا محلہ ۵ ص۱۳۰۵ و اردو ص۲۰۷۹

[۲] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳ ص۱۴۲۳ و اردو ص۲۲۱۲

ویش کا کام تجارت اور کھیتی باڑی کرنا اور شودر کا کام لوگوں کی خدمت کرنا بتایا گیا ہے۔ گو موجودہ زمانہ میں آریہ سماج کی طرف سے یہ خیال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کی یہ تقسیم انسانوں کی اخلاقی۔ روحانی اور علمی حالت کی بناء پر کی گئی ہے جنم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ہندو دھرم کا پراچین لٹریچر اس بات پر شاہد ہے کہ سناتن ورن آشرم کی بنیاد جنم پر رکھی گئی ہے یعنی سناتن دھرمیوں کے نزدیک جو شخص براہمن کے گھر میں پیدا ہوا وہ براہمن ہے اور جس کی پیدائش شودر گھرانہ میں ہوئی ہے وہ شودر ہے۔ اعمال سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں جنم سے ورن اور ذات پات کا سوال تسلیم نہیں کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

اگے ذات نہ زور ہے اگے جیو نوے
جن کی لیکھے پت پوے سیئی کیئے لا

یعنی خدا تعالے کے ہاں ذات پات اور ورن کا کوئی سوال نہیں۔ وہاں تو وہی معزز ہونگے۔ جو خدا تعالے کے ہاں مقبول ہوں گے۔

(۱) پھکڑ جاتی پھکڑ ناؤں — سبھناں جیاں اکا چھاؤں
آپہو جیکو بھلا کہائے — نانک تاں پر جاپے جاپت لیکھے پائے

یعنی ذات پات کا سوال فضول اور بکواس ہے۔ اور ذات پات کی بڑائی بھی بے معنی ہے۔ تمام مخلوق کا سہارا خدائے واحد ہی ہے۔ اگر کوئی خود اپنے آپ کو معزز خیال کرتا ہے تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ خدا تعالے کے ہاں مقبول ہے تو وہ معزز ہے۔

(۲) جیہا گھالے گھالنا — تیہو ناؤں پچاریئے

۱؎ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۶۹ دا ردو ص ۴۲۷

۲؎ گورو گرنتھ صاحب سری راگ وار شلوک محلہ ۱ ص ۸۳ دا ردو ص ۱۰۵

نیچ کُلا نہ کھیندے ... ۔ ... لبھت درگاہ گیا ہارئیے[1]

یعنی جس قسم کے کسی کے اعمال ... سی نام سے اسے پکارا جائیگا۔ انسان کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے اللہ تعالےٰ کے دربار میں اس کی رسوائی ہو۔

(۳) ذات کا گرب نہ کریو کوئی ۔ برہم بندے سو براہمن ہوئی
ذات کا گرب نہ کر مورکھ گنوارا ۔ اس گرب تے چلیے بہت وکارا
چارے ورن آکھے سبھ کوئی ۔ برہم بند تے سبھ اوپت ہوئی
ماٹی ایک سگل سنسارا ۔ بہہ بدھ بھانڈے گھڑے کمارا
پنج تت مل دیہی کا اکارا ۔ گھٹ ودھ کو کرے بیچارا[2]

یعنی کوئی شخص اپنی ذات کا گھمنڈ نہ کرے۔ جو خدا تعالےٰ کو شناخت کرلے وہی معزز ہے۔ اے بے وقوف تو ذات کا گھمنڈ نہ کر۔ اس گھمنڈ کے نتیجہ میں بہت خرابی ہوگی۔ سب لوگ چار ورن کہتے ہیں، مگر سب کا مالک اور خالق اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ تمام دنیا کی پیدائش ایک ہی مٹی سے ہوئی ہے اور خالق نے مختلف شکلیں دی ہیں ہر جسم میں پانچ تت ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ کسی میں کوئی تت کم اور کوئی زیادہ ہے۔ تمام انسان یکساں ہیں۔

(۴) گربھ واس میں کل نہیں جاتی ۔ برہم بند تے سبھ اتپاتی
کہو رے پنڈت باہمن کب کے ہوئے ۔ باہمن کہہ کہہ جنم مت کھوئے
جو تو براہمن براہمنی جایا ۔ تو آن باٹ کاہے نہیں آیا
تم کت براہمن ہم کت سود ۔ ہم کت لوہو تم کت دودھ
کہو کبیر جو برہم بیچارے ۔ سو براہمن کہیت ہے ہمارے[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا صفحہ ۴۶۶ وار اردو صفحہ ۷۲۸
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو محلہ ۳ صفحہ ۱۱۲۸ وار اردو صفحہ ۱۸۰۲
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر صفحہ ۳۲۴ وار اردو صفحہ ۴۹۳

یعنی۔ اے پنڈت جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔ اس وقت اپنی ذات نہیں جانتا تھا۔ تمام لوگ خدا تعالیٰ کے نور سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اے پنڈت تو ہمیں یہ تو بتا کہ تو کب سے براہمن ہے اور ہم کب سے شودر ہیں۔ تو خود کو براہمن کہہ کہہ کر اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے۔ اگر تو سچ مچ ہی براہمن ہے اور ہم سے اعلیٰ ہے تو پھر تو کسی اور طریق سے پیدا کیوں نہیں ہوا۔ تو کب سے براہمن ہے۔ اور ہم کب سے شودر ہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ہر اس شخص کو براہمن کہا جاتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے۔

روحانی ذات پات

گورو گرنتھ صاحب میں روحانی طور پر ذات تسلیم کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ بدکردار ہیں وہ شودر ہیں۔ خواہ وہ براہمنوں کے گھر میں کیوں نہ پیدا ہوئے ہوں۔ اس کے برعکس ہر وہ شخص براہمن ہے جسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے۔ خواہ اس کی پیدائش کسی شودر کے گھر میں کیوں نہ ہوئی ہو۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

شودر:

کبدھ ڈومنی کدیا کسائن پرنندہ گھٹ چوہڑی مٹھی کرودھ چنڈال

... ...

نانک اگے اُتم سیئی جے پاپاں پند نہ دیہہ

یعنی جس میں بری عقل۔ سنگدلی اور دوسروں کی بے جا مخالفت۔ غصہ وغیرہ غلاظتیں ہوں وہ چنڈال ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی معزز ہوں گے جو گناہوں میں ملوث نہ ہوں گے۔ خواہ ان کا جنم کسی گھرانہ میں یا کسی

لہ گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۱ صلہ ۹ و اردو صہ ۱۱۵

ذات میں ہوا ہو۔

(۲) گنگا گھٹ شاستر ہوئے گیتا | پورک کنبھک دیکھ کرما
گیان دھیان تیرتھ اشنانی | سوم پاک اپرس ادپانی
رام نام سنگ من نہیں ہیتا | جو کچھ کینو سوؤ انیتا
اوا تے اوتم گنو چنڈالا | نانک جہ من بسہے گوپالا[ا]

یعنی خواہ چھ شاستر جاننے والا ودوان ہو۔ خواہ یوگی ہو۔ اور یوگ کے تمام ابھیاس کا جاننے والا ہو۔ خواہ گیانی دھیانی ہو۔ اور اس نے تیرتھ پر اشنان بھی کیے ہوں۔ خواہ اپنا کھانا خود اپنے ہاتھ سے پکانے والا ہو اور کسی دوسرے کو چھوتا پاپ تصور کرتا ہو۔ اور جنگل میں خلوت میں رہنا پسند کرتا ہو۔ اگر اس کے دل میں خداتعالےٰ کی عظمت اور محبت نہیں ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے رائیگاں جائے گا۔ بلکہ وہ چنڈال اس سے معزز ہوگا۔ جس کے دل میں خدا بس رہا ہے۔

(۳) جس نیچ کو کوئی نہ جانے | نام جپت اوہ چہوں کُنٹ مانے
درشن مانگوں دیہہ پیارے | تمری سیوا کون کون نہ تارے
جا کے نکٹ نہ آوے کوئی | سگل سرشٹ اُو آکے چرن مل دھوئی
جو پرانی کاہو نہ آوت کام | سنت پرساد تاں کو جپیئے نام
سادھ سنگ من سووت جاگے | تب پربھ نانک میٹھے لاگے[۲]

یعنی۔ جس نیچ کو کوئی نہ جانتا ہو وہ خداتعالےٰ کی عبادت کے نتیجہ میں چاروں اطراف میں شہرت پا جاتا ہے۔ اے میرے پیارے میں تیرے دیدار کا خواہشمند ہوں۔ تیری عبادت کے نتیجہ میں کون کون کامیاب نہیں ہوا۔ جس

[ا] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۵۳ وار دو ص۳۷۵
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ص۳۸۶ وار دو ص۵۹۲

کے قریب بھی کوئی نہ پھٹکتا۔ اس کے پاؤں کی میل دھونے کے لئے ایک جہان آتا ہے۔[1] جو شخص کسی بھی کام کا نہ سمجھا جاتا ہو وہ نیک لوگوں کی مہربانی سے مرجع خلائق بن جاتا ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت سے سویا ہوا دل بھی جاگ اٹھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا وجود پیارا لگتا ہے۔

کشتری:

کھتری سو کرماں کا سور	پن داں کا کرے سریر
کھیت پچھانے بیجے دان	سو کھتری درگہہ پروان
لب لوبھ جے کوڑ کماوے	اپنا کیتا آپے پاوے[2]

یعنی حقیقی کشتری وہ ہے جو اعمال کے لحاظ سے بہادر ہو۔ جو جسم دان پن یعنی صدقہ خیرات ہو کھیت کی پہچان کر کے دان کو بوتے والا ہو۔ ایسا حقیقی کشتری خدا تعالےٰ کے دربار میں قبول کیا جائے گا۔ اگر کوئی لالچ۔ حرص اور جھوٹ کا شکار ہو گا۔ وہ اپنا کیا خود پالے گا۔ یعنی کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے۔

براہمن:

سو برہمن برہم جو بندے ہر سیتی رنگ راتا
پربھ نکٹ وسے سبھنا گھٹ انتر گرمکھ ورلے جاتا[3]

یعنی براہمن وہ ہے جسے خدا تعالےٰ کی شناخت حاصل ہے اور اس کے رنگ میں رنگین ہے۔ خدا تعالےٰ ہر جگہ موجود ہے۔ پس بہت کم لوگ اسے شناخت کرتے ہیں۔

برہم بندے سو براہمن کہیئے	جے ان دن ہر لو لائے
ست گور پچھے سچ سنجم کماوے	ہو[illegible] روگ تس جائے
ہر گن گاوے گن سنگرہے	جوتی جوت ملائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۱ مٹ ۱۴۱۱ دار دو مٹ ۲۲

[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ مٹ ۶۸ وار دو مٹ ۸۳

اس جگ میں کو ورلا برہم گیانی جے ہو میں میٹ سمائے
نانک تسنوں ملیاں سکھ پائیے جے اِن دن ہر نام دھیائے[1]

یعنی۔ جسے اللہ تعالٰے کی معرفت حاصل ہو وہ براہمن ہے اور دن رات اس کی محبت اللہ تعالٰے سے ہی ہو۔ اور اسے اپنے حواس خمسہ پر قابو ہو۔ اور نیک اعمال بجا لاتا ہو۔ نیز اس نے خودی اور خود روی بھی مٹا دی ہو۔ اور خدا تعالٰے کی حمد بجا لاتا ہو۔ اور خوبیاں ہی اخذ کرتا ہو۔ اور اپنا دل اپنے مالک حقیقی سے لگاتا ہو۔ اس دنیا میں ایسا برہم گیانی خال خال ہی ہے۔ جس نے اپنی خودی کو مٹا کر اپنے مالک سے دل لگایا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ایسے انسان سے مل کر انسان راحت حاصل کرتا ہے۔ جو دن رات اللہ تعالٰے کی عبادت میں ہی مشغول ہو

(۲) برہم بندے تسدا برہمت رہے ایک شبد لولائے
نوندھی اٹھارہ سدھی پچھے لگیا پھریہ جو ہرِ دے سدا وسائے
بن ستگورناؤں نہ پائیے بجھہو کر ویچار
نانک پورے بھاگ ستگور ملے سکھ پائے جگ چار[2]

یعنی۔ جسے اللہ تعالٰے کی معرفت حاصل ہے اس کا براہمن پن قائم رہتا ہے۔ اور اس کے دل میں صرف خدائے واحد کے پاکیزہ کلام کی ہی محبت اور عظمت ہوتی ہے۔ ہر قسم کی کامیابیاں اس کے پیچھے پیچھے دوڑی پھرتی ہیں۔ جس کے دل میں خدا تعالٰے کی محبت اور عظمت ہے سوچ بچار کرکے یہ دیکھ لو کہ بغیر مرشد کامل کے کوئی شخص خدا تعالٰے کا واصل نہیں ہو سکتا۔ نانک جی کہتے ہیں خوش قسمتی سے مرشد کامل ملتا ہے۔ اور چاروں یگوں کے لمبے زمانہ کے برابر انسان کو بھی خوشی حاصل ہوتی ہے÷

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار گوجری شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۱۲ واردو ۸۰۱
[2] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۹ اردو ۱۰۱۸

(۴) برہم بندھ سنے تے براہمنا جے چلیہہ ست گر بھائے
جن کے ہردے ہر وسے ہومیں روگ گوائے
گن رویہہ گن سنگر یہہ جوتی جوت ملائے
اس جگ میں ورلے براہمن برہم بندھ چت لائے
نانک جن کو ندر کرے ہر سچا سو نام رہے لولائے ۱؎

یعنی ۔ جسے خداتعالےٰ کی معرفت حاصل ہے وہ براہمن ہے اور مرشد کامل کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور جن کے دل میں خداتعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہوتی ہے۔ اور خودی کی بیماری بھی جاتی رہتی ہے۔ خداتعالےٰ کی حمد بیان کرتے اور خوبیاں ہی اخذ کرتے ہیں اور اپنے دل میں خداتعالےٰ کو جگہ دیتے ہیں۔ اور دنیا میں خال خال ہی براہمن ہیں جن کو خداتعالےٰ کی معرفت حاصل ہے۔ اور جن کے دلوں میں خداتعالےٰ بس رہا ہے نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے۔ وہ اپنے دلوں میں خداتعالےٰ کو جگہ دیتے ہیں اور وہی حقیقی براہمن ہیں۔

(۵) سو براہمن جو بندے برہم جپ تپ سنجم کماوے کرم
سیل سنتوکھ کا رکھے دھرم بندھن توڑے ہووے مکت
سوئی براہمن پوجن جگت ۲؎

یعنی جسے خداتعالےٰ کی شناخت حاصل ہو وہ براہمن ہے اور اپنے حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر خداتعالےٰ کی عبادت اور ریاضت کرنے والا ہو۔ ہر قسم کی دنیاوی بندشوں سے نجات پانے والا ہو۔ وہ براہمن ہے اور اسی کا لوگ احترام کریں گے۔

۱؎ گورو گرنتھ صاحب وار بلاول شلوک محلہ ۳ صفحہ ۸۵۰ اردو صفحہ ۱۳۵۵

۲؎ گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱۱ و اردو صفحہ ۲۲۰

چاروں ورنوں سے معزز

برامن کھتری شود ویس چار ورن چار آشرم ہیں جو ہر دھیاوے سو پردھان
جیوں چندن نکٹ سے ہر ڈ بیڑا تیوں ست سنگت مل تپت پردان
اوہ سبھ تے اونچا سبھ تے سوچا جاں کے ہردے وسیا بھگوان
جن نانک تس کے چرن پکھالے جو ہر جن نیچ ذات سیوکا ن[1]

یعنی برامن۔ کشتری۔ شودر اور ویش چاروں ورن اور چاروں آشرم
بھی برہم چریہ۔ گرہست۔ وان پرست اور سنیاس ہیں۔ ان میں سے جو بھی خدا تعالیٰ
کا عبادت گزار ہے وہی مقبول ہوگا۔ جس طرح کہ ارنڈ کا درخت چندن کے قریب
ہونے کی وجہ سے چندن کا اثر حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح نیچ سمجھے جانے
والے لوگ نیک لوگوں کی جماعت میں شامل ہونے سے معزز بن جاتے ہیں اور وہی
انسان سب سے اعلیٰ اور سب سے پاکیزہ ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ
کی محبت اور عظمت قائم ہے۔

سوتک

بعض قوموں میں سوتک کو مذہب اور پاکیزگی کا حصہ تسلیم کیا جاتا ہے ان
کے نزدیک جب کسی کے گھر میں کوئی پیدائش یا موت ہو جائے۔ تو وہ گھر ایک
معین عرصہ تک ناپاک ہو جاتا ہے۔ اور بعض رسومات ادا کرنے کے بعد وہ
پاک ہو سکتا ہے۔ اس عرصہ میں اس گھر کا کھانا پینا ترک کر دیا جاتا ہے۔ گورو
گرنتھ صاحب میں اس نظریہ کے بارہ میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا گیا
ہے:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوند محلہ ۴ ملاء ۸۶۱ وار دو مدت ۱۳۷۵

(۱) جل : سوتک تھل ہے سوتک سوتک ادیت ہوئی
جنمے سوتک موئے پھن سوتک سوتک پرج بگوئی
کہو رے پنڈیا کون پویتا ایسا گیان جیھو رے میتا
نینھوں سوتک بینوں سوتک سوتک سردنی ہوئی
اوٹھت بیٹھت سوتک لاگے سوتک پرے رسوئی
پھانسن کی بدھ سبھ کوئی جانے چھوٹن کی اک کوئی
کہہ کبیر رام ردے بیچارے سوتک تنہے نہ ہوئی[1]

یعنی تمام جل اور تھل بحر و بر میں سوتک ہے کیونکہ ہر جگہ پیدائش اور موت کا سلسلہ جاری ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں۔ اے پنڈت خود ہی غور کر لے۔ کہ ایسی حالت میں کون آپ کے بیان کردہ سوتک سے پاک ہو سکتا ہے۔ البتہ انسان آنکھوں کانوں اور زبان کے ذریعہ بھی گندہ اور ناپاک ہوتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے بھی گندگی اور ناپاکی کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھنسنے کی ترکیب تو ہر ایک جانتا ہے مگر خلاصی پانے کا طریق بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کبیر جی کہتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کے دلوں میں حقیقی عزت اور عظمت قائم ہے۔ وہ ہر قسم کی گندگیوں اور غلاظتوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ انھیں کسی قسم کا کوئی سوتک نہیں ستاتا۔

(۲) جیکر سوتک منیئے سبھ تے سوتک ہوئے
گوبے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے
جیتے دانے ان کے جیاں باجھ نہ کوئے
پہلا پانی جیو ہے جت ہریا سبھ کوئے
سوتک کیوں کر رکھیئے سوتک پوے رسوئے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص ۳۳۱ و اردو ص ۵۰۴

نانک سوتک ایوں نہ اترے گیان اتارے دھوئے[۱]

یعنی۔ اگر سوتک کے مسئلہ کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو دنیا کی کوئی جگہ سوتک سے خالی نہ ہوگی۔ کیونکہ پیدائش اور موت کا سلسلہ جل اور تھل میں جاری ہے۔ حتیٰ کہ گوبر اور لکڑی میں بھی کیڑے مکوڑے موجود ہیں۔ جو پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ اور جس قدر اناج کے دانے ہیں۔ ان سب میں زندگی پائی جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو پانی ہی زندگی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر چیز سرسبز اور زندہ رہتی ہے۔ اس کے اندر بھی سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں جاندار چیزیں موجود ہیں جو پیدا ہوتی اور مرتی رہتی ہیں۔ اس صورت میں ایک انسان سوتک سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ اس کے کھانے کی اشیاء حتیٰ کہ اس کا باورچی خانہ بھی سوتک کا گھر بنا ہوا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح تو کوئی بھی انسان سوتک سے بچ نہیں سکتا۔ البتہ اللہ تعالےٰ کی معرفت ہی انسان کو ہر قسم کے سوتکوں۔ یعنی ناپاکیوں۔ نجاستوں اور گندگیوں سے بچا سکتی ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر روحانی گندگیوں یعنی آنکھوں کانوں اور زبانوں وغیرہ کے سوتک کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

من کا سوتک دوجا بھاؤ — بھرمے بھولے آوٗ جاؤ
من مکھ سوتک کبہہ نہ جائے — جچر شبد نہ بھیجے ہر کے نائے
سبھو سوتک جیتا موہ آکار — مر مر جنمے وارو وار
سوتک اگن پونے پانی ما — سوتک بھوجن جیتا کچھ کھا
سوتک کرم نہ پوجا ہوئے — نام رتے من نرمل ہوئے
ست گر سیو سوتک جائے — مرے نہ جنمے کال نہ کھائے[۲]

---

۱ گوروگرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲ و اردو صفحہ ۴۴۲

۲ گوروگرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۳ صفحہ ۲۲۹ و اردو صفحہ ۳۳۲

یعنی دل کا سوتک (ناپاکی) شرک ہے۔ اور مشرک انسان بھرم میں مبتلا ہو کر بھٹکتا رہتا ہے۔ ایسے من مکھوں کا سوتک کبھی بھی دور نہیں ہوتا۔ جب تک وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ دنیا کی ہر نظر آنے والی چیز سوتک کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی محبت میں پھنسکر انسان کئی بار مرتا اور کئی بار جیتا ہے۔ اور آگ پانی ہوا بھی سوتک سے خالی نہیں۔ اور جو کچھ بھی انسان کھاتا پیتا ہے۔ اس میں بھی سوتک موجود ہے۔ اس طرح تمام کرم اور دھرم سوتک میں ہیں پھر تو پوجا بھی نہیں ہو سکے گی۔ ہاں جس انسان کے دل میں خدا تعالیٰ بستا ہے وہ اس قسم کے تمام سوتکوں ناپاکیوں اور غلاظتوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اسے پھر ابدی موت سے واسطہ نہیں پڑتا۔ بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔

من کا سوتک لوبھ ہے جہو اسوتک کوڑ
اکھیں سوتک دیکھنا پرتریا پردھن روپ
کنیں سوتک [illegible] اکتیاری کھاہنہ
نانک ہنساں آدمی بدھے جم پور جاہنہ
سبھو سوتک بھرم ہے دوجے لگے جائے
جمن مرنا حکم ہے بھانے آوے جائے
کھانا پینا پوترہے دتوں رجک سنباہہ
نانک جنہیں گُرمکھ بجھیا تناں سوتک ناتھ[1]

یعنی۔ انسان کے دل کی غلاظت لالچ ہے۔ لالچ سے انسان کا دل پلید ہو جاتا ہے۔ اور زبان کی ناپاکی جھوٹ ہے۔ جھوٹ بولنے سے انسان کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۷۲ و اردو ص ۷۳۴

پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا دوسروں کے مال و دولت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس کی آنکھیں پلید ہو جاتی ہیں۔ اور چغل خوری کرنے سے انسان کے کان گندے ہو جاتے ہیں۔ ایسی غلاظتوں۔ ناپاکیوں پلیدیوں اور گندگیوں میں پھنسا ہوا انسان خدا تعالےٰ کے حضور سزا پاتا ہے
اس کے علاوہ دوسرا سوتک محض ایک بھرم ہے اور شرک ہے۔ پیدائش اور موت کا سلسلہ تو اللہ کے حکم سے ہے۔ اور اس کی رضا کے ماتحت ہی کوئی پیدا ہو رہا ہے اور کوئی مر رہا ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں پاک ہیں۔ وہ محض کسی کے مرنے اور جینے سے ناپاک نہیں ہو جاتیں۔ اور اس نے سب کے لئے رزق پیدا کیا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے گورو کے وسیلہ سے اس کی شناخت کر لی ہے۔ انھیں سوتک کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

امرت

سکھوں میں کھنڈے کے امرت کو بہت ضروری مذہبی رسم تسلیم کیا جاتا ہے۔ جب تک کوئی شخص کھنڈے کا امرت نہ چھک لے۔ خواہ وہ خاندانی لحاظ سے کسی گورو کی نسل سے ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی سکھی نامکمل رہے گی۔ کیونکہ کھنڈے کا امرت سکھی کی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔

کھنڈے کے امرت کی رسم سے پہلے نو گورو صاحبان تک چرنامرت کا رواج تھا[1] خود سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے نزدیک کھنڈے کے امرت کی رسم گورو گوبند سنگھ جی نے نہیں بلکہ بابا رام سنگھ جی نے شروع کی تھی[2]۔

جہاں تک گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کا تعلق ہے اس میں کوئی ایسا شبد یا شلوک نہیں ہے جس میں کھنڈے کا امرت پینے کا کوئی حکم یا اپدیش کیا گیا ہو یا کھنڈے کے امرت کو سکھی کی تکمیل کا نشان قرار دیا گیا ہو۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد شبدوں اور شلوکوں میں اللہ تعالےٰ اور ذکر الٰہی کو امرت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے شبدوں سے ظاہر ہے۔

جنی چاکھیا تنی ساد پایا ین چاکھے بھرم بھلائے
امرت ساچا نام ہے کہنا کچھو نہ جائے
پیوت ہو پردان بھیا پورے سبد سمائے[3]

---

[1] واراں بھائی گورداس وار یکم پوڑی ۲۳ و مہان کوش ۱۲۶۴ و جیون کتھا گورو گوبند سنگھ ۲۰۱ وغیرہ

[2] رسالہ ست جگ بسنت نمبر نیم بھاگن سمت ۲۰۱۵ بکرمی

[3] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ ص ۳۳ واردو ۲۰

یعنی جن لوگوں نے یہ امرت چکھ لیا ہے۔ انھیں اسی کا مزہ آتا ہے اور بغیر اس کے چکھنے کے انسان شکوک و شبہات میں بھٹکتا ہے۔ امرت تو اصل میں خداتعالےٰ ہی ہے۔ اس کی تعریف بیان نہیں کی جا سکتی۔ البتہ اس کے پینے سے انسان خداتعالےٰ کے دربار میں مقبول ہو جاتا ہے۔

سندر سوامی دھام بھگتہ بسرام آسا لگ جیو تے جیؤ
من تنے لنان سمرت پربھ ہر نام امرت پیہ تے جیؤ
امرت ہر پیوتے سدا تھر تھیوتے بکھے بن بھینکا جانیاں
کرپال گوپال پربھ میرے سادھ سنگت ندھ مانیاں[1]

یعنی پیارا خداتعالےٰ اپنے نیک بندوں کے آرام کا گھر ہے اور وہ اس سے آرام حاصل کر کے ہی زندہ رہتے ہیں۔ ان کا تن اور من ذکر الٰہی میں ہی غرق رہتا ہے۔ اور وہ خداتعالےٰ کے ذکر کا امرت پیتے ہیں۔ یعنی زندگی بخش ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ کے ذکر کے امرت کو پیکر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ اور دوسری تمام چیزوں کو وہ زہر کا جنگل تصور کرتے ہیں۔ یہ خداتعالیٰ کی ہم پر مہربانی ہے۔ کہ ہم نے نیک لوگوں کی صحبت میں ہر قسم کے خزانے حاصل کر لئے ہیں

امرت نام من وسائے	ہومیں میرا سبھ دکھ گوائے
امرت بانی سدا صلاحے	امرت امرت پا وندیا
ہوں واری جیو واری	امرت بانی من وسا ونیا
امرت بانی من وسائے	امرت نام دھیا ونیا
امرت بولے سدا مکھ دینی	امرت دیکھے پرکھے سدا نینی
امرت کتھا کہے سدا دن راتیں	اوراں آکھ سنا ونیا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ صفحہ ۸ اردو صفحہ ۱۰۱

امرت رنگ رتا ہر ولائے — امرت گور پرسادی پائے
امرت رسنا بولے دن راتی — من تن امرت پیا ونیا
سو کچھ کرے جو چت نہ ہوئی — تس دا حکم میٹ نہ سکے کوئی
حکمے ورتے امرت بانی — حکمے امرت پیا ونیا
عجب کم کرتے ہر کیرے — ایہہ من بھولا جاندا پھیرے
امرت بانی سیول چت لائے — امرت شبد وجاونیا
کھوٹے کھرے تدھ آپ اپائے — تدھ آپے پرکھے لوک سبائے
کھرے پرکھ خزانے پائے — کھوٹے بھرم بھلاونیا
کیونکر ویکھاں کیوں سالاحی — گور پرسادی شبد سلاحی
تیرے بھانے وچ امرت وسے — تو بھانے امرت پیاونیا
امرت شبد امرت ہربانی — ستگور سیویئے ردے سمائی
نانک امرت نام سدا سکھ داتا — پی امرت سبھ بھکھ لہہ جاونیا[1]

یعنی۔ خدا تعالےٰ کا امرت (زندگی بخش) نام دل میں بس لیا ہے۔ جس سے ہماری تمام خودی کا دکھ جاتا رہا ہے۔ اور اب ہم ہمیشہ امرت بانی (زندگی بخش کلام) کی تعریف کرتے ہیں۔ اور امرت حاصل کرتے ہیں۔ میں ان لوگوں پر قربان ہوں جو امرت بانی (زندگی بخش کلام) کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ امرت بانی کو دل میں جگہ دیتے ہیں وہی امرت نام کا ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ موںہہ سے بھی امرت باتیں ہی کرتے ہیں۔ اور آنکھوں سے امرت ہی دیکھتے ہیں۔ یعنی ان کی نظریں بھی پاکیزہ ہوجاتی ہیں۔ اور وہ دوسروں کو بھی دن رات زندگی بخش کھلاتے ہیں۔ اور یہ امرت رنگ ان لوگوں پر ہی چڑھتا ہے۔ جو اپنے دلوں میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت کو جگہ دیتے ہیں۔ اور یہ امرت انسان کو مرشد کامل کے وسیلہ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۳ صفحہ ۱۱۸ و اردو صفحہ ۱۵۵

پھر وہ زبان سے بھی دن رات امرت باتیں ہی کرتے ہیں۔ اور من اور تن سے بھی امرت ہی پیتے ہیں وہ ایسے شاندار کام کرتے ہیں کہ جن کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا حکم کوئی بھی نہیں مٹا سکتا۔ اس کے حکم سے ہی امرت بانی (زندگی بخش کلام) لوگوں میں برتائی جاتی ہے۔ اور اس کے حکم سے امرت بھی پلایا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے عجیب و غریب کام ہیں۔ وہی اس دل کو غلطیوں کی طرف سے لوٹا دیتا ہے۔ امرت بانی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور امرت کے شبدوں کی طرف لگا دیتا ہے۔ اے خدا تو نے کھوٹے اور کھرے خود ہی اپنی قدرت سے پیدا کئے ہیں۔ اور تُو نے خود ہی سب کی پرکھ کی ہے۔ کھرے لوگ تو تو نے پرکھ کرنے کے بعد اپنے خزانہ میں رکھ لئے ہیں۔ اور کھوٹے لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے کیونکر تجھے دیکھا جائے۔ اور کیونکر تیری حمد کی جائے۔ ہم مرشد کامل کی مہربانی سے شبد کے وسیلہ سے تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری رضا میں امرت ہی برستا ہے۔ اور تیری رضا ہی لوگوں کو امرت پلاتی ہے۔ خدا کے شبد امرت ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا کلام امرت ہے۔ اور مرشد کامل کی اطاعت سے ہی وہ انسان کے دل میں سما جاتا ہے نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ سکھ دینے والا امرت ہے۔ اس امرت کو پینے سے انسان کی تمام بھوک دُور ہو جاتی ہے۔

ہر امرت بوند سہاونی مل سادھوں پیون ہار
سہج سمن پر بھ رنگ موہ لیا سمرتھ پورکھ اپار[1]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ ہی امرت کی خوشنما بوند ہے۔ اور نیک لوگوں سے مل کر ہی پی جا سکتی ہے۔ جنگلی گھاس اور درخت وغیرہ خدا تعالےٰ (کے اس امرت) کے ذریعہ ہی ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ اور وہ قادر مطلق اور وراءالوریٰ ہے ؛

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ ابھ محلہ ۵ صفحہ ۱۳۲۴ = اردو صفحہ ۱۲۹

بارنگ بار بار پربھ جپیئے ۔ پی امرت ایہہ من تن دھرپیئے

نام رتن جن گورمکھ پائیا ۔ تس کچھ اور ناہیں درسٹائیا

نام دھن نام روپ رنگ ۔ ناموں سکھ ہرنام کا سنگ

نام رس جو جن ترپتانے ۔ من تن نامے نام سمانے

اٹھت بیٹھت سووت نام ۔ کہہ نانک جن کے سد کام [۱]

یعنی بار بار خدا تعالے کا ذکر کرتے رہو۔ اور اس طرح ذکر الہیٰ کا امرت پی کر اطمینان حاصل کرو جن نیک لوگوں نے مرشد کامل کے وسیلہ سے خدا تعالے کا ذکر کیا ہے۔ وہ پھر کسی اور بات کی طرف ذرا توجہ نہیں دیتے۔ اور ان کے لیے خدا تعالے ہی دولت اور خدا تعالے ہی خوبصورتی اور حسن ہے۔ خدا تعالے کے ذکر سے ہی ہر طرح کا سکھ حاصل کرتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے امرت سے سیر ہو گئے ہیں۔ ان کے تن اور من میں خدا تعالے ہی سما گیا ہے۔ پھر وہ اٹھتے بیٹھتے۔ اور سوتے (جاگتے) خدا تعالے کا ہی ذکر کرتے ہیں نانک جی کہتے ہیں۔ کہ پھر ان لوگوں کا ہمیشہ یہی کام ہوتا ہے اور وہ ذکر الہیٰ میں مشغول رہتے ہیں۔

امرت ہر ہر نام ہے میری جندڑیئے امرت گورمت پائے رام
ہومیں مایا بکھ ہے میری جندڑیئے ہر امرت بکھ لہہ جائے رام
من سکا ہریا ہویا میری جندڑیئے ہر ہر نام دھیائے رام
ہر بھاگ وڈے لکھ پائیا میری جندڑیئے جن نانک نام سمائے رام [۲]

یعنی۔ اے میری جان امرت تو خدا تعالے کا نام ہی ہے۔ اور یہ امرت گورو کا مسلک اختیار کرنے۔ سے ہی مل سکتا ہے۔ اے میری جان خودی اور

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۸۶ و اردو ص ۴۲۶

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ بہاگڑا محلہ ۴ ص ۵۳۸ و اردو ص ۸۲۶

خود پسندی ایک زہر ہے۔ خدا تعالےٰ کے امرت سے ہی اس زہر کا اثر زائل کیا جا سکتا ہے۔ اے میری جان ذکر الہٰی کے ذریعہ انسان کا مرجھایا ہوا دل ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ اے میری جان یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کا واصل ہو جائے۔

گھر ہی میں امرت بھرپور ہے ۔۔۔ من مکھاں سادنہ پائیا
جیوں کستوری مرگ نہ جانے ۔۔۔ بھرم دا بھرم بھلائیا
امرت تج بکھ سنگرہے ۔۔۔ کرتے آپ کھوائیا
تن من سیتل ہوئیا ۔۔۔ رستا ہر ساد آئیا
شبدے ہی ناؤں اوپجے ۔۔۔ شبدے میل ملائیا
بن شبدے سب جگ بوزانا ۔۔۔ برتھا جنم گوائیا
امرت ایکو شبد ہے ۔۔۔ نانک گورمکھ پائیا[1]

یعنی امرت تو انسان کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ لیکن گمراہ شخص اس کے مزے سے بے خبر ہے جس طرح کہ ہرن کو کستوری کا پتہ نہیں ہوتا۔ شکوک و شبہات میں مبتلا انسان امرت کو چھوڑ کر زہر اکٹھا کر رہا ہے۔ ایسے انسان کو خدا تعالےٰ نے خود بھلا دیا ہے۔ خاص خاص گورمکھوں کو اس کی معرفت حاصل ہو گئی ہے۔ اور وہ اپنے دل میں ہی خدا کا جلوہ محسوس کر رہے ہیں۔ ان کا تن اور من مطمئن ہو گیا ہے۔ اور زبان بھی ذکر الہٰی میں مشغول ہونے کی وجہ سے مزہ لے رہی ہے۔ مرشد کامل کے کلام کے ذریعہ ہی ذکر الہٰی کیا جا سکتا ہے اور اسی سے انسان خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے۔ بغیر مرشد کامل کے کلام کو حاصل کئے دنیا پاگلوں کی مانند ہے۔ اور اپنی زندگی کو ضائع کر رہی ہے۔ امرت صرف کلام الہٰی ہی ہے نانک جی کہتے ہیں کہ وہ مرشد کامل کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۴ اردو صفحہ ۱۰۰۶

(۶) امرت نام نرمولک ہیرا گورو دینو منتا ئی
ڈگے نہ ڈولے دِڑھ کر رہیو پورن ہوئے ترپتائی[1]

یعنی۔ خدا تعالےٰ امرت ہے جو بے قیمت ہیرا ہے۔ گورو نے ہمیں گورمنتر دیا ہے وہ گرتا نہیں ڈولتا نہیں بلکہ جی و قیوم ہے اور مکمل اطمینان دینے والا ہے۔

(۷) مت کو جانے جائے اگے جا ئسی
جیہے کرم کمائے تیہا ہوئیسی
امرت ہر کا ناؤں آپ ورتا ئسی
چلیا پت سیتی جنم سوارا جا ئسی[2]

یعنی کوئی شخص یہ مت خیال کرے کہ اسے خدا تعالےٰ کے حضور ضرور جگہ مل جائے گی۔ جس قسم کے کسی کے اعمال ہوں گے وہ ویسا ہی ہوگا۔ خدا تعالےٰ کا نام ہی امرت ہے۔ اور وہ خود ہی اس کی تقسیم کرتا ہے۔ جو لوگ عزت سے اپنی زندگی گزار جائیں گے شہرت حاصل کریں گے

(۸) جن کو بھٹے دیال تن سادھو سنگ بھیا
امرت ہر کا نام تنی جنی جپ لیا[3]

یعنی۔ جن پر خدا تعالےٰ مہربان ہوتا ہے وہی نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں۔ اور وہی لوگ خدا تعالےٰ کے ذکر کا امرت حاصل کرتے ہیں۔ اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔

سرتر من جن امرت کھو جدے سو امرت گورتے پائیا
پائیا امرت گور کرپا کینی سچا من وسائیا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ ص۶۷۱ واردو ص۱۰۵۴
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ اص۷۳۰ واردو ص۱۱۴۴
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵ ص۷۶۲ واردو ص۱۲۰۱

جیا جنت بھ تدھ ا پانٔے اک دیکھ درشن آئٔے
لب لوبھ اہنکار چو کا ست گر بھلا بھائیا
کہے نانک جیئوں آپ تٹھا تنی امرت گورتے پایا[1]

یعنی۔ عابد اور زاہد جس امرت (زندگی بخش جام) کی تلاش میں تھے وہ امرت ہم نے گورو سے حاصل کر لیا ہے۔ گورو نے مہربانی کی۔ ہم نے وہ امرت پا لیا اور سچے خدا تعالےٰ کی عزت و عظمت ہمارے دل میں قائم ہو گئی ہے۔ اے خدا تمام مخلوق تو نے ہی پیدا کی ہے۔ مگر چیدہ چیدہ لوگ ہی گورو کو دیکھ کر اس کے قدموں میں آنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ جس کے دل سے لالچ۔ حرص اور تکبر وغیرہ برائیاں جاتی رہیں۔ وہی گورو کو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس پر وہ خود مہربان ہو وہی گورو سے امرت کو حاصل کر سکتا ہے۔

(۱۰) جس نوں ساچا سنگتی لائے — گورمکھ ورلے کسے بجھائے
امرت کی سار سوئی جانے — جے امرت کا وا پاری جیو[2]

یعنی سچا خدا جسے حمد کی توفیق دیتا ہے وہی گورو کا فرمانبردار معرفت حاصل کرتا ہے امرت کی حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو امرت کا بیوپاری ہو۔ دوسرا نہیں جان سکتا۔

(۱۱) سکھ منگل آنند ہر ہر پربھ چرن امرت سار
نانک داس شرناگتی تیرے سنتن کی چھار[3]

یعنی۔ ہر قسم کی خوشی اللہ میں ہے۔ اور اس اللہ کے قدموں کو ہی امرت تصور کرو۔ نانک جی کہتے ہیں [میں تیری] پناہ میں ہوں اور تیرے نیک بندوں کے پاؤں کی خاک ہوں۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۳ ص۹۰۸ و اردو ص۱۲۶۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ص۹۹۳ و اردو ص۱۵۹
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ کیدارا محلہ ۵ ص۱۱۲۱ و اردو ص۱۶۹۱

(۱۲) امرت کا رس دِرلی پایا نانگ میل ملائے
جب لگ شبد بھید نہیں آیا تب لگ کال سنتائے[1]

یعنی۔ امرت کا رس بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو گورو کے ذریعہ خدا کے واصل ہوں وہی اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ جب تک کلام الٰہی کی حقیقت نہ سمجھ میں آئے۔ تب تک موت کا خوف رہتا ہے ؎

(۱۳) جاں کی درشٹ دکھ ڈیرا ڈھے امرت نام سیتل من بھیے
انک بھگت جاں کے چرن پجاری سگل منورتھ پورن ہاری[2]

یعنی جس کی مہربانی سے تمام دکھ دور ہوتے ہیں۔ اور ٹھنڈک دینے والا امرت دل میں سما جاتا ہے۔ جس کے قدموں کے پجاری بے شمار بھگت ہیں۔ وہی تمام مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

(۱۴) نانک جسنوں ندر کرے امرت نام آپے دے[3]

یعنی۔ نانک جی کہتے ہیں جس پر اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرتا ہے۔ اسے وہ خود ہی اپنا امرت نام دے دیتا ہے۔ یعنی زندگی بخش ذکر الٰہی کی توفیق اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔

(۱۵) امرت نام سوامی تیرا جو پیوے تس ہی ترپتاس
جنم جنم کے کل دکھ نا سہے آگے درگاہ ہوئے خلاص[4]

یعنی۔ اے خدا تعالیٰ تیرا نام ہی اصل میں امرت ہے۔ جو لوگ اسے پیتے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرول محلہ ۱ صفحہ ۱۱۲۶ وار دو صفحہ ۱۷۹۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرول محلہ ۵ صفحہ ۱۱۴۲ واردو صفحہ ۱۸۳۵
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳ صفحہ ۱۱۷۴ واردو صفحہ ۱۸۶۹
[4] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ صفحہ ۱۲۰۸ واردو صفحہ ۱۹۲۵

میں وہ تسلی پاتے ہیں۔ اور ان کی تمام زندگی کے ہر قسم کے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ درگاہ میں عزت حاصل کرتے ہیں۔

انگیکار کیو پربھ اپنے — کاڈھ لیا بکھ گھیرے
امرت نام اوکھدھ مکھ دینو — جائے پیا گور پیرے ؎۱

یعنی میرے خدا تعالےٰ نے میری مدد کی ہے۔ اور مجھے زہر کے محاصرہ سے نکال لیا ہے۔ امرت نام کی دوائی دے دی ہے۔ اور میں دوڑ کر " کے قدموں سے لپٹ گیا ہوں۔

امرت سدا برسدا بوجھن بوجھنہار
گورمکھ جنی بوجھیا ہر امرت رکھیا اردھار
ہر امرت پیوہے سدا رنگ راتے ہو میں ترسنا مار
امرت ہر کا نام ہے ورسے کرپا دھار
نانک گورمکھ ندری آیا ہر آتم رام مرار ؎۲

یعنی امرت ہمیشہ برس رہا ہے۔ یہ بات سمجھدار لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جن لوگوں نے مرشد کامل کے ذریعہ یہ بات سمجھ لی ہے۔ وہ "امرت" اللہ تعالےٰ کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے امرت کو ہمیشہ پیتے ہیں اور ہمیشہ مسرور رہتے ہیں۔ ان کی خودی جاتی رہتی ہے۔ امرت تو اللہ تعالےٰ کا نام ہی ہے۔ جو اس کے فضل سے ہی برستا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ مرشد کامل کے ذریعہ ہی انسان اللہ تعالےٰ کا جلوہ دیکھ سکتا ہے۔

(۸) امرت ہر کا نام ہے جت پیئے تکھ جائے۔ نانک گورمکھ جن پیا تن بہڑ نہ لاگی آئے ؎۳

؎۱ گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ ص۱۲۰۸ و اردو ص۱۹۳۶

؎۲ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳ ص۱۲۸۱ و اردو ص۲۰۴۵

؎۳ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۳ ص۱۲۸۵ و اردو ص۲۰۴۷

یعنی۔ امرت خداتعالےٰ کا نام ہی ہے۔ جس کے پینے سے تمام پیاس دور ہو جاتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس نے بھی گورو کے ذریعہ یہ امرت پی لیا ہے اسے پھر پیاس باقی نہیں رہتی۔

ست ست ہر ست ست ستے ست بھنیئے
دوسر آن نہ اور پورکھ پورا تن سنیئے
امرت ہر کو نام لیت من سب سکھ پائے
جیہ رسن چاکھیو تہہ جن ترپت اگھائے [1]

یعنی خداتعالےٰ حق ہے اور اسے حق کہا جاتا ہے۔ اور بغیر اس کے کوئی بھی ازلی حق نہیں ہے۔ امرت ہر کا نام ہے جس کے ذکر سے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے اس امرت کو اپنی زبان سے چکھ لیا ہے وہ مطمئن اور سیر ہو گئے ہیں۔

ست گورو وچ امرت نام ہے امرت کہے کہائے
گورمتی نام نرملو نرمل نام دھیائے
امرت بانی تت ہے گورمکھ وسے من آئے
ہردے کمل پرگاسیا جوتی جوت ملائے
نانک ست گورتن کو میلیون جن دھر مستک بھاگ لکھائے [2]

یعنی مرشد کامل میں خداتعالیٰ امرت ہے۔ اور وہ خود ہی اس امر کا ذکر کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ذکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ گورو کا مسلک اختیار کرنے سے خداتعالےٰ کا پاکیزہ ذکر کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ امرت بانی (زندگی بخش کلام) ہی اصل چیز ہے۔ اور مرشد کے ذریعہ ہی یہ انسان کے دل

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سویئے محلہ ۵ صفحہ ۱۳۸۶ واردو صفحہ ۲۱۰۷

[2] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳ صفحہ ۱۴۲۳ اردو صفحہ ۲۲۱۳

میں بس جاتی ہے اور انسان کے دل کا پھول کھل جاتا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا واصل ہو جاتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو ان کو ہی ملتا ہے۔ جن کی قسمت میں گورو سے ملنا لکھا گیا ہو۔

(۲۱) جن وڈیائی تیرے نام کی تے رتے من ماہہ
نانک امرت ایک ہے دوجا امرت ناہہ
نانک امرت منے ماہ پایئے گور پرسا د
تنی پیتا رنگ سیئوں جن کو لکھیا آ د ۱

یعنی جن لوگوں کو تیرے نام کی بڑائی حاصل ہے ان کے دل مطمئن ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ امرت تو صرف خدائے واحد ہی ہے۔ اس کے بغیر اور کوئی امرت نہیں ہے۔ اے نانک یہ امرت انسان کے دل میں ہی ہے۔ البتہ گورو کی مہربانی سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے بغیر اس کے نہیں۔ ہی اسے پیتے ہیں۔ جن کی قسمت میں پہلے سے ہی لکھا گیا ہو۔

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کی رو سے از روئے سکھ مذہب امرت صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ ہے۔ دوسری کسی بھی چیز کو خواہ وہ کھنڈے سے تیار کی جائے یا کسی اور طریق سے امرت نہیں کہا جا سکتا۔

(۲۲) امرت نام نرائن نانک پیو سنگ سنت نہ ترپتے ۲

یعنی ۔ امرت اللہ تعالےٰ کا نام ہے اور نیک لوگ اس امرت کو ہمیشہ ہی پیتے رہتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔

---

۱ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ ص ۱۲۳۸ و اردو ص ۱۹۷۷

۲ گورو گرنتھ صاحب شلوک سہسکرتی محلہ ۵ ص ۱۳۵۶ و اردو ص ۲۱۴۴

کیس (سر کے بال)

سکھوں میں "امرت" کے ساتھ ہی "کیسوں" (سر کے بالوں) کا رکھنا بھی ضروری تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے سکھ تو سر کے بالوں کا کٹوانا یا منڈوانا سکھ دھرم کی تعلیم کے سراسر خلاف جانتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک بغیر سر کے بال رکھنے کے کوئی انسان خدا تعالےٰ کو نہیں پا سکتا۔ اس سلسلہ میں ان کی طرف سے کئی کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ جو لوگ سر کے بال منڈاتے ہیں۔ وہ موجودہ زمانہ کے سکھوں کے عقیدہ کی رو سے خدا تعالےٰ کو نہیں پا سکتے۔

گورو گرنتھ صاحب میں سر کے بالوں (کیسوں) کے بارہ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) نہ ست دُکھیا نہ ست سکھیا نہ ست پانی جنت پھرینہ
نہ ست مونڈ منڈائے کیسیں نہ ست پڑھیا دیس پھرینہ
نہ ست رکھیں برکھیں پتھر آپ تچھاوے دکھ سہینہ
نہ ست ہستی بدھے سنگل نہ ست گائی گاہ چرینہ
جس ہتھ سدھ دیوے جے سوئی جینوں دے تس آئے
نانک تاں کو ملے وڈائی جس گھٹ بھیتر شبد روے[1]

یعنی۔ نہ حق کا حصول دُکھ میں ہے اور نہ سکھ میں۔ اور نہ ہی پانی میں ہمیشہ ڈیرہ ڈالنے سے ہے۔ اسی طرح نہ تو حق سر کے منڈانے سے ملتا ہے۔ اور نہ سر پر کیس رکھنے سے۔ نیز پڑھائی کے لئے غیر ممالک میں جانے سے بھی انسان حق نہیں پا سکتا۔ اور نہ درختوں اور پتھروں کی مانند غیر متحرک ہونے سے ہی حق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے سے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۲ و اردو صفحہ ۱۵۲۲

انسان حق کو حاصل کر سکتا ہے۔ نیز نہ تو دروازہ پر ہاتھی سنگلوں میں باندھنے سے انسان کو حق مل سکتا ہے۔ اور نہ جنگلوں میں گائیوں کو چرانے سے حق کو پایا جا سکتا ہے۔ یعنی نہ تو غریبی حق کے حصول کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اور نہ امیری۔ البتہ اللہ تعالےٰ جس پر خود ہی نظر کرم کرے وہ حق کو پا سکتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہ بڑائی اسی کو حاصل ہوتی ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جائے۔ دوسرا کوئی شخص محض اپنی کوشش سے اس مقام اور مرتبہ کو نہیں پا سکتا ؛

یاد رہے کہ اس تبدیں مذکورہ بالا الفاظ "نہ ست مونڈ منڈائی کیسی" کے معنے سکھ ودوانوں نے یہی کئے ہیں کہ نہ تو حق سر کے بال منڈانے سے ملتا ہے اور نہ سر پر کیس رکھنے سے۔ (ملاحظہ ہو پریا سری گورو گرنتھ صاحب ص ۴۸۴ وانسائیکلوپیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۱۰۳۶ وغیرہ)

(۲) کبیر پریت ایک سیوں کئے آن دبدھا جلئے
بھاویں لامبے کیس کر بھاویں گھرو منڈائے[1]

یعنی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ صرف خدائے واحد سے ہی محبت کرو۔ اور دوسرے تمام مشرکانہ عقائد اور خیالات ترک کر دو۔ پھر خواہ سر پر لمبے بال (کیس) رکھ لو خواہ بالکل ہی منڈا دو یکساں بات ہوگی۔

(۳) کبت پڑھے پڑھ کبتا موئے کپڑ کیدارے جائی
جٹا دھار جوگی موئے تیری گت انہہ نہ پائی
در بے سیج بچھائے موئے گڈے کپخن بھاری
بید پڑھے پڑھ پنڈت موئے روپ دیکھ دیکھ ناری
رام نام بن سبھے بگوتے دیکھو نرکھ سریرا — ہر کے نام بن کن گت پائی کہہ اپدیش کبیرا[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص ۱۳۶۵ و اردو ص ۲۱۵۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ کبیر ص ۶۵۴ و اردو ص ۱۰۴۶

یعنی۔ شاعر لوگ شعر پڑھتے پڑھتے مر گئے ہیں۔ اور کاپڑیئے بھیکھ کے سادھو کیدار ناتھ کے تیرتھ پر جا جا کر مر گئے ہیں۔ اور جوگی لوگ سر پر کیس رکھ رکھ کر مر گئے ہیں پر تیری معرفت انھیں حاصل نہیں ہو سکی۔ راجے لوگ روپیہ جمع کرتے کرتے سونے کو دفن کرتے کرتے مر گئے ہیں۔ پنڈت وید پڑھتے پڑھتے اور غیر محرم عورتوں کو دیکھتے دیکھتے مر گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی عبادت کے بغیر سب لوگ خوار ہوں گے۔ اپنے دل میں غور کر کے دیکھ لو۔ بغیر خدا تعالےٰ کی عبادت اور ذکر الہٰی کے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔

(۴) جٹاں بھسم لیپن کیا کہاں گپھا مینہ باس
من جیتے جگ جیتیا جلتے بجھیاتے ہوئے اداس
انجن دیئے سبھے کوئی ٹک چاہن ماہ بڑان
گیان انجن جیہہ پائیا تے لوئن پر وان
کہہ کبیر اب جانیا گور گیان دیا سمجھائے
انتر گت ہر بھیٹیا اب میرا من کتہو نہ جائے

یعنی۔ سر پر کیس رکھے اور جسم پر راکھ لگائی۔ اور پہاڑوں کی غاروں میں رہائش اختیار کی۔ مگر دل کو جیتنے سے ہی انسان دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔ اور ہر قسم کی برائیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ سب لوگ آنکھوں میں سرمہ ڈالتے ہیں۔ کوئی تو اس لئے کہ خوبصورت نظر آئے۔ اور کوئی اس لئے کہ بینائی تیز ہو۔ اسی طرح ہر شخص معرفت حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ کوئی تو اس لئے کہ وہ اس بہانہ سے دولت بٹور سکے۔ اور کوئی اس لئے کہ وہ خدا تعالےٰ کو شناخت کر سکے کبیر جی کہتے ہیں کہ اب ہم نے جان لیا ہے۔ کیونکہ گورو نے گیان سمجھا دیا ہے۔ اب میں نے اپنے دل کی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھ لیا ہے۔ اب میرا دل کسی اور طرف نہیں

ٹ گورو گرنتھ صاحب راگ سادو کبیر صفحہ ۱۱۰۳ واردو صفحہ ۱۷۹

جالکتا:

(۵) جٹاں مکٹ تن بھسم لگائی بستر چھوڈ تن نگن بھیا
رام نام بن ترپت نہ آوے کرت کے باندھے بھیکھ بھیا[1]

یعنی۔ سر پر بال رکھنے جسم پر راکھ ملنے اور کپڑے ترک کر کے ننگے رہنے سے خدا تعالےٰ نہیں مل سکتا۔

(۶) بستر اتار دگنبر ہوگ | جٹاں دھار کیا کماوے جوگ
من نرمل نہیں دسویں دوار | بھرم بھرم آوے موڑا اودار
ایک دھیا وہ موڑ متا | پار اتر جاے ایک کھتا[2]

یعنی کپڑے اتار کر ننگا ہوتا ہے اور کیس رکھ کر جوگی بنتا ہے۔ لیکن دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہے ایسا انسان شکوک و شبہات میں بھٹک رہا ہے۔ اے بے وقوف دل خدائے واحد کی عبادت کر۔ اس طرح تو ایک پل میں ہی نجات پا جائیگا۔

(۷) اک دن کھنڈ بیٹھہ جلائے سدنہ دیوہی
اک پالا ککر بھن نیتل جل ہیوہی
اک بھسم چڑھاوے انگ میل نہ دھوہی
اک جٹاں بکٹ بکرال کل گھر کھوہی
اک نگن پھرینہ دن رات نیند نہ سوہی
اک اگن جلاوینہ انگ آپ وگوہی
دن ناوے تن چھار کیا کہہ روہی۔ سو بھن خصم دوار جے سگو رسیوہی[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو مہلہ ا صفحہ ۱۱۴۷ وارود صفحہ ۱۸۰۱
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۳ صفحہ ۱۱۶۹ وارد و صفحہ ۱۸۶۴
[3] گورو گرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ا صفحہ ۱۲۸۴ وارود صفحہ ۲۰۲۹

یعنی بعض لوگ تو جنگل میں جاکر خلوت اختیار کر لیتے ہیں اور کسی سے بات بھی نہیں کرتے۔ بعض لوگ سردی کا مقابلہ کرکے ٹھنڈے یم پانی کی طرح ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ جسم کو راکھ مل لیتے ہیں۔ اور جسم کی گندگی بھی صاف نہیں کرتے بعض لوگ سر پر لمبے بال رکھ کر ڈراونی شکل بنا کر اپنے خاندان کا نام بدنام کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ دن رات ننگے پھرتے ہیں۔ اور سوتے بھی نہیں اور بعض لوگ آگ جلاکر خود کو خراب کرتے ہیں۔ بغیر خدا تعالےٰ کی عبادت کے یہ سب باتیں فضول ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دربار میں وہی لوگ عزت پاتے ہیں جو اس کی عبادت کرتے ہیں

(۸) جوگی گرہی جٹاں بھبوت — آگے پاچھے رووینہ پوت
جوگ نہ پائیا جگت گوائی — کت کارن سر چھائی پائی[ٓٓ۱]

یعنی۔ جوگی۔ گرہستی۔ اور کیس دھاری جوگی راکھ ملتے ہیں۔ ان کے آگے پیچھے ان کی اولاد روتی ہے۔ اس طرح وہ جوگ حاصل نہیں کرتے بلکہ جگت بھی گنوا دیتے ہیں کس لئے وہ اپنے سر میں مٹی ڈالتے ہیں۔

(۹) نر و مرے نر کام نہ آوے — پشو مرے دس کاج سوارے
اپنے کرم کی گت میں کیا جانوں — میں کیا جانوں بابا رے
ہاڈ جلے جیسے لکڑی کا تولا — کیس جلے جیسے گھاس کا پولا
کہہ کبیر تب ہی نر جاگے — جم کا ڈنڈ موںڈ مینہ لاگے[۲]

یعنی۔ آدمی اگر مر جاتا ہے تو کسی کے کام نہیں آتا۔ اس کے برعکس اگر کوئی حیوان مر جائے تو مرنے کے بعد دس کام سنوار دیتا ہے۔ اس کا چمڑا جوتے وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ اسی طرح اس کی آنتیں اور ہڈیاں بھی بے کار

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب دادرام کلی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۱ اردو صفحہ ۱۵۲۱

[۲] گورو گرنتھ صاحب گونڈ کبیر صفحہ ۸۷۰ اردو صفحہ ۱۳۹۰

نہیں جائیں مجھے اس بات کا کچھ بھی علم نہیں کہ مرنے کے بعد میرا کیا حال ہوگا ہڈیاں یوں جلتی ہیں جیسے لکڑی کا گٹھا جلتا ہے۔ اور سر کے بال کیس گھاس کے مٹھے کی طرح جل جاتے ہیں (جو لوگ سر کے بالوں کو نجات اور خدا تعالےٰ کے واصل ہونے کا ذریعہ تسلیم کرتے ہیں۔ انہیں گورو گرنتھ صاحب کے اس قول پر غور کرنا چاہیئے۔ جو چیز اس دنیا میں ختم ہو جاتی ہے۔ وہ انسان کی نجات کا ذریعہ کیونکر ہو سکتی ہے) کبیر جی کہتے ہیں۔ کہ جب موت کے فرشتوں کا ڈنڈا سر پر پڑتا ہے۔ تو انسان بیدار ہوتا ہے۔ لیکن پھر اس کی یہ بیداری کوئی کام نہیں دیتی۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سر منڈانے سے ہی خدا مل سکتا ہے۔ وہ بھی غلطی خوردہ ہیں۔ اس بارہ میں گورو نانک صاحب تو یہ فیصلہ دے چکے ہیں کہ "نہ ست موز منڈائی کیسی" یعنی۔ نہ تو حق سر کے بال منڈانے سے ملتا ہے۔ اور نہ کیس رکھنے سے۔ اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

(۱) موند منڈائے جے سدھ پائیے ہم گورکیتی گنگا
ترکھون تارن ہار سوامی ایک نہ چیتس اندھا

یعنی اگر سر کے منڈانے سے خدا ملتا ہے۔ تو ہم نے تو اپنے مرشد کو ہی گنگا بنا لیا ہے۔ گنگا کے کنارے بہت سے لوگ نجات حاصل کرنے کی نیت سے سر منڈاتے ہیں۔ اندھے لوگ تمام عالم کا ئنات کے خالق اور مالک کو یاد نہیں کرتے۔

(۲) نگن پھرت جو پائیے جوگ — بن کا مرگ مکت سب ہوگ
کیا ناگے کیا باندھے چام — جب نہیں چینسی آتم رام

لے گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا صفحہ ۱۱۵۵ و اردو صفحہ ۲۱۶

موُنڈ منڈائے جو سدھ پائی — مکتی بھیڈ نہ گئی آکائی
بندھ راکھ جو ترئے بھائی — خسرے کیوں نہ پرم گت پائی
کہہ کبیر سنو نر بھائی — رام نام بن کن گت پائی[1]

یعنی اگر ننگے پھرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ تو اس صورت میں نجات پانا جنگل کے تمام ہرنوں کا حق ہو گا۔ جو ننگے پھرتے ہیں کیا ننگے اور کیا چمڑے پہننے والے خدا کو شناخت کئے بغیر نجات نہ پا سکیں گے۔ اگر سر کے بال منڈوانے سے انسان ناجی ہو سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تمام بھیڑیں ناجی ہونگی۔ کیونکہ ان کے بال بھی اکثر مونڈے جاتے ہیں۔ اگر مجرد رہنا نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ تو پھر تمام خسرے نجات یافتہ ہوں گے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے بھائیو! سنو ان باتوں سے کوئی بھی انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات پانے کا ذریعہ تو خدا تعالیٰ کی عبادت ہی ہے۔

کرپان (تلوار)

موجودہ زمانہ کے سکھ کرپان یعنی تلوار کا دھارن کرنا بھی سکھ مذہب کا ایک ضروری فریضہ تسلیم کرتے ہیں لیکن جہاں تک گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کا تعلق ہے اس میں کسی جگہ بھی کرپان یا تلوار کو سکھ مذہب کا فریضہ قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کے ۱۴۳۰ صفحات میں سے کسی ایک صفحہ پر بھی کرپان کا لفظ تلوار کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ کرپان کے معنی خود سکھ ودوانوں نے یہ بیان کئے ہیں کہ وہ چیز جس کے پاس ہونے سے رحم نہ آئے۔[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی کبیر ص۳۲۴ و اردو ص۹۴۲
[2] سکھ قانون ص۵۲ و گورو گرنتھ کوش ص۳۵۵ و مہان کوش ص۱۰۴۳ وغیرہ

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر لوہے کی کرپان یا تلوار کی بجائے معرفت الہٰی کی کھڑگ پہننے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) ستگور پورکھ اگم ہے | جس اندر ہر اُر دھاریا
ستگور نوں اپڑ کوئے نہ سکئی | جس ول سر جنہاریا
ستگور کا کھنجو ہر بھگت ہے | جت کال کنٹک مار وڈاریا
ستگور کا راکھن ہار ہر آپ ہے | ستگور کے پیچھے سب ایاریا [۱]

یعنی ۔گورو کا مقام اور مرتبہ انسان کی سمجھ سے بلند اور بالا ہے ۔ جس کے دل میں خدا تعالےٰ بس رہا ہے ۔ اس ستگورو کے مقام تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا اس کا معاون اور مددگار خدا تعالےٰ ہے ۔ ستگورو کی تلوار اور زرہ وغیرہ ہتھیار خدا تعالیٰ کی عبادت ہیں جن کے ذریعہ وہ موت کو بھی شکست دے دیتا ہے ۔ ستگورو کا محافظ اللہ تعالےٰ خود ہوتا ہے ۔ اور اس کی پیروی کے نتیجہ میں سب لوگ فلاح پاتے ہیں

(۲) خرچ گیا ہماری کھنا سگل رین چھاری
اس اگے کو نہ ٹکے ویکاری گورو پورے ایہ گل ساری [۲]

یعنی ہمارا گرنتھ غریبی ہے اور ہمارا کھنڈا (دو دھاری تلوار) سب کے پاؤں کی خاک ہونا ہے اس ہتھیار کے سامنے کوئی پاپ نہیں ٹھہر سکتا ۔ ہمارے گورو نے ہمیں یہ سمجھ عطا کردی ہے ۔ [۳]

(۳) سچ کی کاتی سچ سبھ سار گھاڑت تس کی اپر اپار
شبدے سان رکھائی لائے گن کی تھیکے وچ سمائے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴ شلوک ص۳۱۲ وار دو ص۴۷۰
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵ ص۶۲۸ وار دو ص۹۸۵
[۳] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۶۲۸

تس کا کُٹھا ہووے شیخ لوبھ لب کُٹھا دیکھ
ہووے حلال لگے حق جائے نانک دردیدار سمائے[1]

یعنی حقیقت کی چھری ہو اور اس کا لوہا بھی حقیقت ہو۔ اس کی بناوٹ بھی عجیب ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام کے سان پر چڑھا کر اسے تیز کرو۔ اور اس کے لئے تمام خوبیوں کا بناؤ۔ ایسی حقیقت کی چھری سے ذبح کیا گیا شیخ ہوگا۔ اور اس کے دل سے لالچ کا تمام خون نکل جائے گا۔ تب وہ حلال ہو کر حق حاصل کرے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں بھی سرخرو ہوگا۔

(۴) لوبھ لہر سبھ سوان ہلک ہے ہلکیو سبھہ بگارے
میرے ٹھاکر کے دیبان خبر ہوئی گر گیان کھڑگ لے مارے[2]

لوبھ وغیرہ کتّوں نے دنیا کو پاگل بنایا ہوا ہے۔ میرے ٹھاکر کے دربار میں خبر ہوئی ہے۔ کہ گورو نے گیان کی تلوار سے ان سب کو مار دیا ہے۔

(۵) کام کرودھ اہنکار نوارے تسکر پنچ شبد سنگھارے
گیان کھڑگ لے من سیوں لوجھے منسا منے سمائی ہے[3]

یعنی۔ شہوت۔ غصہ۔ اور تکبّر دُور کر دو۔ اور خدا تعالےٰ کے کلام کے ذریعہ پانچ چوروں (کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ ہنکار) کو ختم کر دو۔ اور گیان کی تلوار ہاتھ میں لے کر اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔

(۶) ہر کا نام کوٹ لکھ پاپا | ہر جس کیرتن سنگ دمن تاپا
گیان کھڑگ کر کر پادنیا | دوت مارے ہر دھائی ہے
ہر کا جاپ جپیو جپ جپنے | جیت آد ہو وسیو گھر اپنے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۶ دا اردو صفحہ ۱۵۲۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ نٹ نارائن محلہ ۴ صفحہ ۹۸۳ صفحہ ۱۶۳۴
[3] گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۲۲ دا اردو صفحہ ۱۵۲۹

لکھ چوراسی ترک نہ دیکھو رسک گن گائی ہے[1]

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان کو کروڑوں بازؤں کا زور اور طاقت مل جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد کا خزانہ اس کے ہاتھ آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں اپنے فضل سے معرفت کی تلوار دے دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنے تمام دشمنوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس لیئے اے لوگو! دوسری تمام چیزوں کی عبادت ترک کردو۔ اور خدائے واحد کی ہی پرستش کرو۔ تب تم بھی فتحیاب ہوکر اپنے اصل گھر میں آباد ہو جاؤ گے۔ اس طرح تم چوراسی لاکھ دوزخوں سے بچ جاؤ گے۔ اور مزے لے لے کر اپنے رب کی حمد بیان کروگے۔

(۷) گور تے گیان پائیا | ات کھڑگ کرارا
دوجا بھرم گڑھ کٹیا | موہ لوبھ اہنکارا
ہر کا نام من وسیا | گور شبد دیچارا
سچ سنجم مت اوتما | ہر لگا پیارا
سب سچو سچ ورتدا | سچے سرجنہارا[2]

یعنی گورو کا گیان تیز تلوار ہے جو ہمیں حاصل ہے۔ اس سے ہم نے شرک کا قلعہ فتح کیا ہے۔ اور لالچ اور تکبر کو بھگا دیا ہے۔ اب ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی عزت اور عظمت قائم ہوگئی ہے اب ہمیں ہمارا پیارا خدا مل گیا ہے وہ قادرِ مطلق خود بھی حق ہے۔ اور اس لیے جو کچھ بھی ظاہر ہوتا ہے وہ حق ہی ہے۔ (۸)۔ چندن واس بھینگم ویڑی کو بیٹے چندن لیجے

کاڈھ کھڑگ گور گیان کرارا بکھ چھید چھید رس پیجے[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۷۲ اردو ص ۱۷۱

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳ ص ۱۰۸۷ اردو ص ۳۴۳

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ کلیان محلہ ۴ ص ۱۳۲۴ اردو ص ۲۱۰۳

یعنی چندن کے درخت کو سانپوں نے گھیرا ہؤا ہے۔ ہم اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ ہاں گورو سے معرفت کی تیز تلوار حاصل کرو اور اس سے ان سانپوں کو مارکر شیریں رس حاصل کرو۔

(۹) سینا سادھ سموہ سوراجتنگ سناہنگ تن نمرتاہ
آودھ گن گوبندرمنگ اوٹ گورشبد کر چرمنہ
آرڑتے اسورتھ ناگیہہ بجھنے پریھ مارگہہ
بچرتے نربھینگ سترو سینا دھائینگتے گوپال کرتنہہ
جتنے بسو سنساریہ نانک دسٹنگ کرودت پنچ تسکریہ[۱]

یعنی تمام نیک لوگ نہ جیتے جانی والی بہادر فوج ہیں۔ ان کے جسموں پر عجز وانکساری کی زرہ ہے۔ اور ان کے ہتھیار خدا تعالےٰ کی حمد ہیں۔ اور انکی ڈھالیں خدا تعالےٰ کا کلام ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے راستہ کو پہچاننا ان کے لئے گھوڑوں اور ہاتھیوں والے رتھوں پر سوار ہونا ہے۔ وہ طاغوتی فوجوں میں بے دھڑک پھرتے ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کی حمد کے گیت گا گا کر طاغوتی فوجوں پر حملے کرتے ہیں

(۱۰) مایا موہے جگ بھرمیا گھر موسے خبر نہ ہوئے
کام کرودھ من ہرلیا من مکھ اندھا لوئے
گیان کھڑگ پنج دوت سنگھارے گورمت جاگے سوئے
نام رتن پرگاسیا من تن نرمل ہوئے[۲]

یعنی تمام دنیا لالچ میں پھنسی ہوئی ہے۔ ان کے گھر لوٹے جا رہے ہیں مگر انھیں اس کی خبر نہیں۔ اندھی دنیا کا دل نفسانی خواہشات اور غصے نے جیت لیا ہے جو شخص معرفت کی تلوار سے پانچ دشمنوں (کام۔ کرودھ۔ لوبھ موہ اہنکار) کو مار لیتا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب شلوک سہسکرتی محلہ ۵ م۱۳۵۶ و اردو م۲۱۴۵

[۲] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک شلوک محلہ ۳ م۱۴۱۴ و اردو م۲۲۰۳

ہے وہی فلاح پاتا ہے۔ اور اس کا دل خدا تعالیٰ کے نور سے منوّر ہو جاتا ہے اور اس طرح اسے من اور تن کی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔

ہرمندر

سکھ دھرم کے مرکزی اور مقدس مقام کا نام ہرمندر ہے۔ اور یہ امرت سر شہر میں واقع ہے۔ اور دور دور سے سکھ اس کے درشن کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور عقیدت سے بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں انسان کو ہرمندر قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے:۔

(۱) ہر کا مندر سوہنا کیا کرنے ہار
دوسس دیپ انوپ جوت تربھون جوت اپار
ہاٹ پٹن گڑھ کوٹھڑی سچ سودہ وپار[1]

یعنی ہرمندر کو خدا تعالیٰ نے بہت خوبصورت بنایا ہے۔ اور اس کے لئے چاند اور سورج روشنی دینے والے دو دیئے بنائے ہیں اور ہر چیز اس کے نور سے منوّر ہے اور اس ہرمندر جسم میں دل اور دماغ وغیرہ دوکانیں شہر اور کوٹھڑیاں بنائی ہیں جن میں سچائی کا بیوپار کیا جاتا ہے۔

(۲) دہ دس کھوجت ہم پھرے میرے لال جیو
ہر پائیڑا گھر آئے رام ہرمندر ہر جیو ساجیا
میرے لال جیو ہر تس میں رہیا سمائے رام[2]

یعنی ہم نے ہر طرف خدا کی تلاش کی۔ مگر وہ ہمارے گھر میں ہی موجود تھا ہرمندر خدا تعالیٰ نے خود ہی بنایا ہے۔ اور وہ خود ہی اس میں رہتا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صہ ۵۷ اردو صہ ۵۷

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بہاگڑہ محلہ ۵ صہ ۵۴۲ اردو صہ ۸۵۱

(۳) ہوں پھرؤں اداسی میں اک رتن دسائیا
نرمو لک ہیرا پھر لے نا ادپائیا
ہر کا مندر تس میں لال
گوڑکھولیا پردا دیکھ بھئی نہال[1]

یعنی۔ میں چاروں طرف ایک رتن کے لئے لوگوں سے پوچھتا پھرتا تھا۔ وہ بے قیمت ہیرا خدا تعالے محض اپنی کوششوں سے نہیں مل سکتا۔ انسان کا جسم ہی ہر مندر ہے اور اس میں خدا موجود ہے۔ مرشد کامل نے پردہ ہٹا دیا ہے۔ اور میں اپنے رب کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہا ہوں۔

(۴) ہر کا مندر آکھیئے کائیا کوٹ گڑھ اندر لال جوہری گورمکھ ہر نام پڑھ
ہر کا مندر سریرات سوہنا ہر ہر نام درڑ
من مکھ آپ کھوائین مایا موہ نت کڑ
سبھناں صاحب ایک ہے پورے بھاگ پایا جائی[2]

یعنی۔ انسانی جسم ہر مندر ہے۔ بلکہ اس کا قلعہ ہے۔ اور اس میں ہیرے اور جواہرات کی قسم کی خوبیاں موجود ہیں۔ ہر کا مندر یہ جسم ہے اور بہت خوبصورت ہے۔ ذکر الٰہی کرتے رہو من مکھ لوگ اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا مالک ایک ہی ہے۔ اور وہ خوش قسمتی سے ہی مل سکتا ہے۔

(۵) گور پرسادی دیکھ تو ہر مندر تیرے نال
ہر مندر شبدے کھوجیئے ہرنا مولیہ سمال
من میرے شبد رپے رنگ ہوئے
سچی بھگت سچا ہر مندر پرگٹی ساچی سوئے

---

[1] گوروگرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ ص۸۰ دا اردو ص۱۲۷۱

[2] گوروگرنتھ صاحب وار رام کلی محلہ ۳ ص۹۵۲ دا اردو ص۱۵۲۱

ہرمندر ایہہ سریر ہے گیان رتن پرگٹ ہوئے
من مکھ مول نہ جانئی مانس ہرمندر نہ ہوئے
ہرمندر ہر جیؤ ساجیا رکھیا حکم سوار
دھر لیکھ لکھیا سو کماونا کوئے نہ میٹن ہار
شبد چین سکھ پائیا سچے نائے پیار
ہرمندر شبدے سوہنا کنچن کوٹ اپار
ہرمندر ایہہ جگت ہے گور بن گھور اندھار
دوجا بھاؤ کر پوجدے من مکھ اندھ گوار
جتھے لیکھا منگئیے تتھے دیہہ جات نہ جائے
ساچ رتے سے اُبرے دُکھیئے دوجے بھائے
ہرمندر میں نام ندھان ہے نا بوجھیہ مگدھ گوار
گور پرسادی چینیا ہر راکھیا اُردھار
گور کی بانی گور تے جاتی جے شبد رتے رنگ لائے
پوت پاون سے جن نرمل ہر کے نام سمائے
ہرمندر ہر کا ہاٹ ہے رکھیا شبد سوار
تس وِچ سودا ایک نام گورمکھ لین سوار
ہرمندر میں من لوہٹ ہے موہیا دوجے بھائے
پارس بھیٹئے کنچن بھیا قیمت کہی نہ جائے
ہرمندر میں ہر وسے سرب نرنتر سوئے
نانک گورمکھ ونجیئے سچا سودا ہوئے[1]

یعنی۔ تو مرشد کامل کی مہربانی سے دیکھ ہرمندر تیرے ساتھ ہے ہرمندر

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۳ صفحہ ۱۳۴۶ وار دو صفحہ ۲۱۳۱

شد سے تلاش کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرو۔ اے میرے دل اگر شبد کے ذریعہ زنگ چڑھایا جائے تو زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس کی سچی عبادت بھی اور اس کا سچا ہر مندر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہر مندر تو یہ جسم ہی ہے بمعرفت کی روشنی سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے۔ لیکن گمراہ لوگ یہ نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ انسان ہر مندر نہیں ہو سکتا (وہ اس کے مقابلہ پر اینٹوں اور پتھروں کے بنائے گئے مکان کو ہر مندر تصور کرتے ہیں) ہر مندر کو خدا تعا نے بنایا ہے۔ اور اپنے حکم سے اسے سنوارا ہے۔ جو قسمت میں لکھا گیا ہے اسے کوئی بھی نہیں مٹا سکتا۔ شبد کو سمجھ کر اور خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت اپنے دل میں قائم کرکے انسان سکھ اور آرام حاصل کر سکتا ہے۔ ہر مندر ایک سنہری قلعہ ہے۔ یہ عالم کائنات بھی ہر مندر ہے اور بغیر مرشد کامل کے ظلمت ہی ہے من مکھ لوگ شرک میں مبتلا ہیں۔ جہاں حساب لیا جائے گا۔ وہاں جسم اور ذات نہیں جائیگی۔ جو لوگ حق کے پرستار ہوں گے وہ نجات حاصل کریں گے۔ مشرک لوگ دکھ اٹھائیں گے۔ ہر مندر (انسان کے جسم) میں خوشی کا خزانہ اللہ ہے۔ لیکن بے وقوف لوگ اسے نہیں سمجھتے۔ مرشد کامل کی مہربانی سے اس کی شناخت ہو جاتی ہے۔ اور دل میں خدا تعالےٰ کی محبت اور عظمت قائم ہو جاتی ہے گوروکی بانی گورو سے ہی سمجھی جا سکتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے کلام میں مگن ہو جاتے ہیں۔ وہی لوگ پاکیزگی حاصل کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے واصل ہو جاتے ہیں ہر مندر خدا تعالیٰ کی ایک دوکان ہے اور اس نے اسے اپنے کلام کے ذریعہ سنوارا ہوا ہے۔ اس میں خدائے واحد کے نام کا سودا ہے۔ اور وہ گورو کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ ہر مندر میں نفس ایک لوہا ہے جو شرک میں مبتلا ہے اور گورو کی صحبت سے وہ لوہا سونا بن جاتا ہے۔ جس کی قیمت بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ ہر مندر میں خدا تعالےٰ رہتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ گورو کے ذریعہ ہی سچا سودا خریدا جا سکتا ہے۔

(۲) ہر مندر ہر ساجیا ہر وسے جس نال
گورمتیں ہر پائیا مائیا موہ پرجال
ہر مندر وست اینک ہے نوندھ نام سمہال
دھن بھگونتی نانکا جناں گورمکھ لدھا ہر بھال
وڈبھاگی گڑھ مندر کھوجیا ہر ہردے پائیا نال

یعنی۔ ہر مندر خدا تعالےٰ نے خود بنایا ہے اور خدا تعالےٰ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ گورو کے مسلک کو اختیار کرنے سے اور دنیا کے لالچ کو اچھی طرح جلا دینے سے خدا تعالےٰ ملتا ہے۔ ہر مندر میں بے شمار چیزیں ہیں۔ اور تمام خوبیوں کا خزانہ خدا تعالےٰ ہے۔ وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں۔ جنہوں نے گورو کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو پا لیا ہے۔ انہوں نے خوش قسمتی سے اپنے جسم کو ٹٹولا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو اپنے دل میں محسوس کر لیا ہے۔

سکھ

عام طور پر سکھ کی یہ تعریف بیان کی جاتی ہے کہ جو پانچ ککوں۔ کیس کنگھا کڑا۔ کچھ اور کرپان کو پہنتا ہو۔ ان ککوں کے بغیر کوئی شخص مکمل سکھ نہیں ہو سکتا لیکن گورو گرنتھ صاحب میں سکھ کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے

(۱) گور ستگور کا جو سکھ اکھائے سو بھلکے اٹھ ہر نام دھیائے
ادم کرے بھلکے پربھاتی اشنان کرے امرتسر نہاوے
اپدیش گورو ہر ہر جپ جاپے سب کل وکھ دوکھ لہہ جائے
پھر چڑھے دوس گوربانی گاوے بہندیاں اٹھدیاں ہر نام دھیائے
جو ساس گراس دھیائے میرا ہر ہر سو گورسکھ گورو من بھاوے
جس نوں دیال ہووے میرا سوامی تس گورسکھ اپدیش سناوے

لے گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳ صفحہ ۱۴۱۸ اردو صفحہ ۲۲۰۸

جن نانک دھوڑ منگے تس گورسکھ کی جو آپ جپے اوروا نام جپاوے لے

یعنی سچے گورو کا جو بھی سکھ کہلاتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ علی الصبح اٹھے اور سب سے پہلے اپنے خالق ومالک اللہ تعالےٰ کو یاد کرے۔ اور پھر روزانہ جسم کی صفائی کی غرض سے اشنان بھی کرے۔ اور امرتسر کے تالاب میں نہائے اور اپنے گورو کے اپدیش کے مطابق ذکرالٰہی میں مشغول رہے اور اس طرح اسکے تمام گناہ دُھل جائیں گے۔ پھر جب دن چڑھے تو وہ گوربانی کا پاٹھ کرے۔ اور اٹھتے بیٹھتے بھی خدا تعالےٰ کو یاد کرے۔ جو شخص اپنا ہر سانس یاد الٰہی میں گزارتا ہے۔ وہ سکھ گورو کو بہت پسند ہے۔ اور اس سے گورو کو محبت ہے۔ اور یہ مقام اور مرتبہ انسان کو فضل الٰہی سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ میں ایسے سکھ کے پاؤں کی خاک کا متلاشی ہوں۔ جو خود بھی یاد الٰہی کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی ذکرالٰہی کی تلقین کرتا ہے۔

(۲) ستگور سکھ کی کرے پرت پال ۔۔۔ سیوک کو گور سدا دیال

سکھ کی گورو درمت مل ہرے ۔۔۔ گور بچنی ہرنام اچرے

ستگور سکھ کے بندھن کاٹے ۔۔۔ گور کا سکھ بکار تے ہاٹے

ستگور سکھ کو نام دھن دے ۔۔۔ گور کا سکھ وڈ بھاگی ہے

ست گور سکھ ہلت پلت سوارے

نانک ست گور سکھ کو جیا نال سمارے لے

یعنی۔ سچا گورو اپنے سکھ کی کامیابی کا خواہاں ہوتا ہے۔ اور گورو اپنے خدام سے ہمیشہ مہربانی کا سلوک کرتا ہے۔ اور گورو اپنے سکھ کی بُری خواہشات کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اور سکھ اپنے گورو کی تعلیم کے پیش نظر ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے سچا گورو سکھ کے تمام بندھن کاٹ دیتا ہے۔ بشرطیکہ سکھ برائیوں سے بچنے

لے گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۴ صفحہ ۳۰۶ اردو ص ۴۵۸

لے گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۸۶ اردو ص ۴۲۷

کی ہر ممکن کوشش کرے۔ سچا گورو اپنے سکھ کو خدا تعالےٰ کی یاد کا خزانہ سونپ دیتا ہے۔ اور ایسے گورو کا سکھ بہت خوش قسمت ہوتا ہے۔ کیونکہ سچا گورو اپنے فرمانبردار سکھ کی دین و دنیا سنوار دیتا ہے۔ اور اسے کامیابی کی منزل پر پہونچا دیتا ہے۔

(۳) سو سکھ سکھا بندھپ ہے بھائی ۔۔۔ جے گورے بھانے وچ آوے
اپنے بھانے جو چلے بھائی ۔۔۔ وچھڑ چوٹاں کھاوے
بن ست گر سکھ کدے نہ پاوے ۔۔۔ پھر پھر پچھوتاوے[1]

یعنی۔ وہی سچا سکھ اور ہمارا قریبی رشتہ دار ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت چلتا ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی کے ماتحت رہتے ہیں وہ خدا سے دور ہو کر سخت دکھ اٹھاتے ہیں۔ ستگور کی رضا کے بغیر کہیں بھی سکھ نہیں ملتا۔ وہ بھٹکتے رہتے ہیں اور افسوس کرتے رہتے ہیں۔

---

[1] گرو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳ صفحہ ۶۰۱ اردو صفحہ ۹۴۲

اسلامی دور

گورو گرنتھ صاحب میں اسلامی دور کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔[1]

آدھ پورکھ کو اللہ کہئے | شیخاں آئی داری
دیول دیوتیاں کر لاگا | ایسی کیرت چلائی
کوزہ بانگ نماز مصلے | نیل روپ بنواری
گھر گھر میاں سبھناں جیاں | بولی اور تمہاری
جے تو میر مہیپت صاحب | قدرت کون ہماری
چارے کونٹ سلام کریندے | گھر گھر صفت تمہاری
تیرتھ سمرت پن دان | کچھ لاہا ملے وہاڑی
نانک نام ملے وڈیائی | میکا گھڑی سمالی

یعنی اب آد پورکھ کو اللہ کہنا شروع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اب شیخوں (مسلمانوں) کا زور دورہ ہے۔ اور اب دیوی دیوتاؤں اور مندروں پر ٹیکس لگا دیئے گئے ہیں ایسا رواج شروع ہو گیا ہے۔ کوزہ۔ بانگ۔ نماز اور مصلے لوگوں نے اختیار کر لیا ہے۔ اور اب تو اللہ تعالے بھی نیلے رنگ کے لباس میں نظر آ رہا ہے۔ (مغلیہ دور حکومت میں نیلے رنگ کے لباس کو زیادہ پسند کیا جاتا تھا۔ اور عام طور پر لوگ نیلے رنگ کا لباس ہی پہنتے تھے۔ بلکہ ہندوؤں نے بھی یہی لباس اختیار کر رکھا تھا) اور گھر گھر میں میاں جی میاں جی کہنا شروع کر دیا گیا ہے۔ اور لوگوں کی عام بول چال کی زبان بھی تبدیل ہو گئی ہے (یعنی ہندی اور سنسکرت کی جگہ عربی اور فارسی نے لے لی ہے) اے پرماتما اگر تو نے اپنی مشیت سے ہندوستان میں مسلمانوں کا دور دورہ کر دیا ہے۔ تو ہم کون ہیں جو اس میں روک پیدا کر سکیں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ا صفحہ ۱۱۹۰ واردو صفحہ ۱۸۹۸

چاروں طرف سے لوگ ایک دوسرے کو سلام کریں گے اور ہر گھر میں آپ کی حمد کے گیت گائے جائیں گے۔ تیرتھ یاترا کرنے اور سمرتی وغیرہ کے پڑھنے سے جو فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ وہ اب آپ کے ذکر الٰہی سے حاصل ہو جائے گا۔ ناناک جی کہتے ہیں کہ انسان خدا تعالےٰ کی عبادت کے ذریعہ بزرگی حاصل کر سکتا ہے۔

ملائکۃ اللہ (فرشتے)

دنیا کے کئی مذاہب اور اسلام میں اللہ تعالےٰ کی توحید کے ساتھ ساتھ ملائکۃ اللہ کے وجود کا ماننا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور ان فرشتوں کو غیر مادی اور لطیف وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کا بہت بڑا کام لوگوں کے دلوں میں نیک تحریکات کا پیدا کرنا ہے۔ گویا کہ فرشتے اللہ تعالےٰ اور اس کے بندوں کے درمیان ایک لطیف واسطہ ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی کئی مقامات پر ملائکۃ اللہ کے وجود کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

(۱) صدق صبوری صادقاں صبر توشہ ملائکاں
دیدار پورے پائساں تھاؤں ناہی کھائکاں[۱]

یعنی۔ ملائکۃ اللہ کا وجود ایسا ہے۔ جنھیں کھانے پینے کی احتیاج نہیں۔ اور ان کی خوراک صبر ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے مقربین ہیں

(۲) دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی[۲]

یعنی۔ میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے۔ کہ یہ دنیا مقام فانی ہے۔ اور میرے سر کے بال عزرائیل فرشتہ نے پکڑے ہوئے ہیں۔

۱؎ گورو گرنتھ صاحب سری راگ کی وار شلوک محلہ ۱ صفحہ ۸۳ وادھو صفحہ ۱۰۵

۲؎ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۷۲۱ وادھو صفحہ ۱۱۰۴

(۳) نانک [illegible] لکھے رے نال بینئے سکھ صحیح
لیکھ رب منگیسیا بیٹھ کڈھ وہی
ملبا کرسن پاتیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل فرشتہ [illegible] آئے تئی ـ١

یعنی۔ نانک جی بیان کرتے ہیں کہ اے دل، یہ صحیح تعلیم سن لے۔ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال کا محاسبہ لے گا۔ اور ان لوگوں کو سزا دے گا جن کے ذمے بقایا نکلے گا۔ یعنی جن لوگوں نے گناہ کیے ہوں گے۔ انھیں عزرائیل فرشتہ سزا دے گا۔

(۴) سنی دین نہ کھم تھائیں مٹھا مد ماتی
کریں [illegible] آپے پچھوتاتی
عزرائیل فرشتہ کل پیڑے گھاتی ـ٢

یعنی۔ جو لوگ دوسروں کے مکانوں پر نقب زنی کریں گے۔ اور شراب خوری سے باز نہیں آئیں گے۔ عزرائیل فرشتہ انھیں بہت سزا دے گا۔

(۵) ولی نعمت برادراں دربار ملک خانے
جب عزرائیل بتسی تب کچھ کا رے بلائے ـ٣

یعنی تیرے صدقہ وخیرات کرنے والے سرپرست بھائی، دربار، جائداد اور مکانات کس کام آئیں گے۔ جبکہ موت کا فرشتہ عزرائیل تجھے آکر باندھ لے گا۔

(۶) عزرائیل یار بندے جس تیرا آدھار
گناہ اس کے سگل مٹیو تیرے جن دیکھیں دیدار ـ٤

ـ١ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۳ وارد و صفحہ ۱۵۴۴

ـ٢ گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی پوربی [illegible] صفحہ ۳۱۵ اردو صفحہ ۴۷۴

ـ٣ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ صفحہ ۷۲۳ وارد و صفحہ ۱۱۳۸

ـ٤ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ صفحہ ۷۲۴ وارد و صفحہ ۱۱۴۲

یعنی۔ اے خدا جس شخص کو تیرا سہارا ہے۔ موت کا فرشتہ عزرائیل اس کا دوست بن جاتا ہے۔ اور اس کے جملہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تیرے عاشق تیرے دیدار کے ہی خواہشمند رہتے ہیں۔

(۷) پاپ کریندر سر پر مٹھے عزرائیل پکڑے پھڑ کٹھے
دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیاں[۱]

یعنی۔ گناہ کرنے والے لوگوں کو عزرائیل فرشتہ بہت سزا دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ انھیں دوزخ میں گرائے گا۔ اور ان سے حساب لے گا۔

(۸) حق حلال بخور وکھانا دل دریاؤ دھو ہو میلانا
پیر پچھانے بہشتی سوئی عزرائیل نہ دوزخ ٹھیرا[۲]

یعنی۔ جو لوگ حق حلال کی کمائی کھائیں گے۔ وہ اپنے دل کی تمام میل کو دھو ڈالیں گے۔ اور وہی امام وقت کی شناخت کر سکیں گے۔ ایسے لوگوں کو بہشت میں جگہ ملے گی۔ عزرائیل انھیں دوزخ میں نہ دھکیل سکے گا۔

(۹) فریدا بھنی گھڑی سوونی ٹوٹی ناگر لج
عزرائیل فرشتہ کیں گھر ناٹھی اج[۳]

یعنی۔ فرید جی کہتے ہیں کہ خوبصورت گھڑی (جسم خاکی) ٹوٹ جائے گی۔ اور سانس کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ عزرائیل فرشتہ آج کس گھر کا مہمان ہے۔

(۱۰) فریدا دو ہول دیویں بندیاں ملک بہنا آئے
گڑ لیا گھٹ لا یہ دوڑے گیا بجھائے[۴]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۲۰ و اردو ص ۱۶۲۳

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۸۴ و اردو ص ۱۷۲۴

[۳] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۱ و اردو ص ۲۱۶۹

[۴] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۸۰ و اردو ص ۲۱۶۸

یعنی۔ اے فرید! دونوں آنکھوں کے سامنے (ان دونوں چراغوں سے جلتے ہوئے) موت کا فرشتہ جس شخص کے پاس بھی آ بیٹھتا ہے۔ اس کے جسم کے قلعہ پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اور آنکھوں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔ اور چاروں طرف اندھیرا چھا جاتا ہے ٹ

(۱۱) جت دہاڑے دھن وری ساہے لئے لکھائے
ملک جو کنی سنیدا منہ دکھائے آئے ے

یعنی۔ جس دن روح کی دلہن کی موت کے فرشتے سے شادی ہونے والی ہے وہ پہلے سے مقرر ہے۔ گویا کہ ہر ایک انسان کی موت کا وقت معین ہے۔ اور اس وقت موت کا فرشتہ جس کا نام پہلے کانوں سے سنا ہوا تھا آ شکل دکھاتا ہے اور انسان کی روح قبض کر لیتا ہے۔

(۱۲) ساڑھے ترے من دیہوری چلے پانی ان
آئیو بندہ دنی وچ وت آسونی بنھ
ملک الموت جاں آوسی سب دروازے بھن
تنہاں پیاریاں بھائیاں اگے دتا بنھ
ویکھو بندا چلیا چوہ جنیاں دے کنھ
فریدا عمل جے کیتے دنی وچ درگاہ آئے کم ٹ

یعنی۔ ساڑھے تین من وزنی جسم پانی اور اناج کے سہارے پر چل رہا ہے۔ جب ملک الموت تمام دروازے توڑ کر آ جائے گا تب پیارے بھائی اور دوسرے عزیز رشتہ دار اسے کفن میں لپیٹ لیں گے۔ اور پھر اسے چار آدمی اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جائیں گے۔ فرید جی کہتے ہیں کہ دنیا میں کئے گئے نیک اعمال ہی آخرت میں

ٹ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۷۷ : اردو ۲۱۹۵

ے گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۳ : اردو ۲۱۷

انسان کے کام آئیں گے۔

شیطان

بدی کا محرک شیطان ہے گورو گرنتھ صاحب میں ایسے شبد بھی موجود ہیں جن میں شیطان کو بدی کا محرک قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

چوراں یاراں رنڈیاں کٹنیاں دیبان

دیدیناں کی دوستی دیدیناں کا کھان

صفتی سار نہ جانتی سدا وسے شیطان[1]

یعنی چوروں اور بدکاروں کی آپس میں مجلس آرائی ہے۔ اور بے دینوں کا آپس میں کھانے پینے کا اشتراک ہوتا ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالےٰ کی حمد سے دور ہیں۔ اور ان میں ہمیشہ شیطان بس رہا ہے۔

(۲) تیہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی[2]

یعنی تیس روزے اور پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو جس کا نام شیطان ہے۔ اس سے ہمیشہ ہوشیار رہو۔ کہیں وہ تمہارے اعمال کو ضائع نہ کرے

(۳) مویاں جیوندیاں گت ہووے جے سرپائیے پانی

نانک سر کھتے شیطانی اینا گل نہ بھانی[3]

یعنی مرنے اور جینے میں تب نجات ملتی ہے جب سر پر پانی ڈالا جائے اور نانک جی کہتے ہیں جو شیطان کے پیرو ہیں انہیں یہ بات پسند نہیں۔

(۴) عقلیں صاحب سیویئے عقلیں پائیے مان

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ا صفحہ ۷۹ وار اردو صفحہ ۱۲۵۱

[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صفحہ ۲ وار اردو صفحہ ۳۱

[3] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ا صفحہ ۱۵ وار اردو صفحہ ۲۰۴

عقلیں پڑھ کے بجھئے عقلیں کیچے دان
نانک آکھے راہ ایہہ گلاں ہور شیطان[1]

یعنی۔ عقلمندی سے ہی انسان اللہ تعالے کی عبادت کر سکتا ہے اور عقلمندی سے ہی عزت پا سکتا ہے۔ نیز عقلمندی سے ہی پڑھنے کے بعد غور کیا جا سکتا ہے اور عقلمندی سے ہی صدقہ وخیرات کی جا سکتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ صحیح راستہ یہی ہے باقی تمام باتیں شیطان سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۵) سر لاگا جم ڈنڈ نہاں پچھوتا تیسا لی
بن پورے گورد پھرے شیطانیاں[2]

یعنی۔ جب انسان کے سر پر موت کا ڈنڈا رہتا ہے۔ تو پھر پچھتاتا ہے۔ لیکن دنیا مرشد کامل کے بغیر شیطان کی مانند زندگی بسر کرتی ہے۔

(۶) دل کھوٹ جاں کے زرد رو پانی
چھوڑ کتیب کرے شیطانی[3]

یعنی۔ جس کے دل میں اطمینان نہیں اس کا منہ پیلا ہوگا۔ وہ کتب سماویہ کو چھوڑ کر شیطان کی پیروی کر رہا ہے۔

فریدا کو کیندیاں چانگیدیاں متیں دیندیاں نت
جو شیطان ونجائیا سوکت پھریں چت[4]

یعنی۔ جن لوگوں کو شیطان نے گمراہ کر دیا ہے وہ راہ راست پر نہیں آتے اور کسی بات کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

---

[1] گورد گرنتھ صاحب دار سارنگ شلوک محلہ ا ص۱۲۴۵ داردو ص۱۹۸۴
[2] گورد گرنتھ صاحب دار جیتسری شلوک محلہ ۵ ص۷۰۶ داردو ص۱۱۱۱
[3] گورد گرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ص۱۱۶۰ داردو ص۱۸۵۲
[4] گورد گرنتھ صاحب شلوک فرید ص۱۳۷۸ داردو ص۲۱۶۶

قرآن شریف

گورو گرنتھ صاحب میں قرآن شریف کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ یہ کل یگ کے زمانہ کے لئے قابلِ عمل کتاب ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ،

(۱) کل پروان کتیب قرآن — پوتھی پنڈت رہے پران
نانک ناؤں بھیا رحمان — کر کرتا تو ایکو جان[1]

یعنی، کل یگ کے زمانہ کے لئے صرف قرآن شریف ہی منظور شدہ کتاب ہے اسکے علاوہ دوسری پوتھیاں اور جملہ پوران اور پنڈت منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو رحمٰن کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن کرتا پورکھ اور رحمٰن ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں

(۲) کل میں وید اتھربن ہوا ناؤں خدائی اللہ بھیا
نیل بستر کپڑے پہرے ترک پٹھانیں عمل کیا[2]

یعنی۔ کل یگ کے زمانہ میں وید اتھربن منظور شدہ کتاب ہے کہ خدا تعالےٰ کا نام اللہ بیان کر رہی ہے۔ اور جس پر نیلے رنگ کے کپڑے پہننے والے ترک اور پٹھان عمل کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ قرآن مجید نے ہی خدا تعالےٰ کا اسم ذات اللہ بیان کیا ہے۔ اور بابا نانک صاحب نے قرآن شریف کو ہی اتھربن وید بتایا ہے۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱۲)

(۳) سوئی قاضی جن آپ تجیا — اک نام کیا ادھارو
ہے بھی سوئی جائے نہ جاسی — سچا سرجن ہارو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۰۳ واردو صفحہ ۱۴۲۵

[2] گورو گرنتھ صاحب: راآسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۰ واردو صفحہ ۷۲۹

پنچ وقت نماز گزارے پڑھے کتیب قرانا
نانک آکھے گو ر سدیہی رہیو پینا کھانا[1]

یعنی۔ قاضی وہ ہے جو خودی۔ خود روی اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے۔ اور صرف اللہ ہی کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے۔ وہ خدا موجود ہے غیر فانی ہے اور آئندہ بھی وہی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے اور ہر چیز کا خالق ہے۔ اور قاضی دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہیں قبر بلا رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہیں رہ جائے گا

(۴) مہرباں مولا توہی ایک پیر پیغمبر شیخ
دلاں کا مالک کرے ہاک قرآن کتیب تے پاک[2]

یعنی۔ اے مولا! حقیقی مہربان تو ہی ایک ہے۔ تمام پیر اور پیغمبر اور شیخ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ قرآن مجید تمام کتب سماویہ سے مقدس ہے۔

(۵) قرآن کتیب دل ماہیں کماہی دس عورات رکھو بد راہی
پنج مرد صدق لے باندھو خیر صبوری قبول پڑاتہ[3]

یعنی۔ قرآن مجید پر صدق دل سے عمل کرو۔ اور اپنے جو اس دس کو بری طرف جانے سے روک دو۔ اور کام کرودھ۔ لوبھ موہ اور ہنکار کو صدق سے باندھ لو۔ بھلائی اور صبر ہی اس کی درگاہ میں قبول ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام

گورو گرنتھ صاحب میں انبیاء علیہم السلام کا بھی ذکر خیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب بیری راگ محلہ ۱ صفحہ ۲۴ اردو صفحہ ۳۲
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ صفحہ ۸۹۷ اردو ۱۴۴۴
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۳ اردو صفحہ ۱۶۲۹

(۱) سترے سالار ہیں جاں کے
سوا لاکھ پیغمبر تاں کے [۱]

یعنی ۔ ستر سو اس کے سالار ہیں اور سوا لاکھ پیغمبر ہیں۔

(۲) پیر پیغمبر سالک صادق — شہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملاں — در درویش رشید
برکت تن کو اگلی — پڑھدے رہن درود [۲]

یعنی ۔ پیر پیغمبر ۔ سالک ۔ صادق، شہید ۔ شیخ ۔ مشائخ ۔ قاضی ۔ ملاں ۔ خدا رسیدہ درویش جو درود پڑھتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت برکت ملتی ہے۔

اس شبد میں انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی درود شریف اور اس کے برکات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں درود شریف کے بارہ میں یہ مرقوم ہے:۔

"نماز کے بعد جو دعا کی جاتی ہے۔" [۳]

درود شریف نماز کے بعد نہیں بلکہ نماز کے اندر ہی پڑھا جاتا ہے جو یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ص ۱۱۶۱ و اردو ص ۸۵۲

۲ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۵۳ و اردو ص ۶۵

۳ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۵۳

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر

(۱) پیر پیغمبر سالک صادق چھوڑی دنیا تھائے پئے[1]

یعنی تمام پیر۔ پیغمبر۔ سالک اور صادق دنیا کا تیاگ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتے ہیں۔

(۲) اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول[2]

یعنی جن لوگوں کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت نہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے۔ اور مرنے کے بعد بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

مسلمان

گورو گرنتھ صاحب میں مسلمان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایسے شبدوں کو پیش کرتے ہیں۔ جن میں مسلمان کی صحیح تعریف بیان کی گئی ہے۔

(۱) مسلمان کہاون مشکل — جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے
اوّل اول دین کر مٹھا — مشکل مانا مال مساوے
ہوئے مسلم دین موہانے — مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضائے منے سرا اوپر — کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جیاں مہرت — ہوئے تاں مسلمان کہاوے[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۸ و اردو صفحہ ۵۴۷

[2] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کی وار شلوک محلہ ۵ صفحہ ۳۲۰ و اردو صفحہ ۴۸۴

[3] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱ و اردو صفحہ ۹۲

یعنی۔ مسلمان کہلانا بہت مشکل ہے لیکن جہاں تک ہو سکے مسلمان کہلاؤ۔ کیونکہ مسلمان سب سے پہلے اولیاء اللہ کے دین کو میٹھا جانتا ہے اور محنت کی کمائی کو خدا تعالےٰ کی راہ میں لٹا دیتا ہے۔ اور مسلم بن کر مظلوموں کے لئے ناخدا بن جاتا ہے۔ اور موت وحیات کے بھرم سے بالکل بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یعنی نہ تو اُسے زندگی کی خواہش رہتی ہے۔ اور نہ موت کا خوف ہوتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو ہی اپنا خالق اور مالک یقین کرتا ہے اور باقی تمام مخلوق سے ہمدردانہ سلوک کرتا ہے۔ یہ باتیں جس میں پائی جاتی ہیں وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۲) مہر مسیت صدق مصلے ۔ حق حلال قرآن
شرم سنت سیل روزہ ۔ ہو ہو مسلمان
کرنی کعبہ سچ پیر ۔ کلمہ کرم نماز
تسبیح سا تس بھاوسی ۔ نانک رکھے لاج[1]

یعنی مسجد انسان کو مہر کا سبق دیتی ہے اور مصلے صدق کی تلقین کرتا ہے اور حلال وحرام کا پتہ قرآن مجید سے چلتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے سے انسان میں شرم وحیا پیدا ہو جاتی ہے۔ اور روزہ انسان کو صبر کا سبق دیتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن نشین کرنے کے بعد مسلمان ہو جاؤ۔

کعبہ انسان کو نیک اعمال کی تحریک کرتا ہے۔ اور مرشد کامل انسان کو راستی پر چلنے کی ہدایت دیتا ہے۔ کلمہ اور نماز سے بھی انسان کو نیک اعمال بجا لانے کی طرف راہ نمائی ملتی ہے۔ تسبیح ان لوگوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جن کی عزت کا خود اللہ تعالےٰ محافظ ہو۔

(۳) مسلماناں صفت شریعت پڑھ پڑھ کرتہ ویچار۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ صـ۱۴۱ و ا اردو صـ۱۹۱

بندے سے جے پودینہ وچ بندی دیکھن کو دیدار[1]

یعنی مسلمان شریعت کے پابند ہوتے ہیں اور جو کچھ وہ پڑھتے ہیں اس پر غور بھی کرتے ہیں۔ بندہ وہی ہے جو خدا تعالےٰ کا دیدار پانے کے لئے خود کو حدود میں رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کسی حد کو نہ توڑے۔

(۴) مسلمان کرے وڈیائی بن گو پیرے کو تھائے نہ پائی
راہ وسلائے اوتھے کو جائے کرنی با جھوں بہشت نہ پائے[2]

یعنی مسلمان خدا تعالےٰ کی حمد بیان کرتا رہتا ہے۔ بغیر مرشد کامل کوئی انسان منزل کو نہیں پا سکتا۔ اور نہ بغیر نیک اعمال بجالائے بہشت کا ہی وارث ہو سکتا ہے ؛

(۵) مسلمان کا ایک خدائے[3]

یعنی مسلمان توحید کا پرستار ہے اور خدائے واحد پر ایمان لاتا ہے۔

(۶) مسلمان موم دل ہووے انتر کی مل دل تے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیؤ پاک ہرا[4]

یعنی مسلمان نرم دل ہوتا ہے اور اپنے دل سے اس نے ہر قسم کی غلاظت نکال دی ہوتی ہے۔ دنیا کی لونی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔

نماز

گوروگرنتھ صاحب میں نماز کا بھی ذکر خیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے ؛

---

[1] گوروگرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۵ واردو صفحہ ۲۰

[2] گوروگرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۱ واردو صفحہ ۱۵۲۱

[3] گوروگرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر صفحہ ۱۱۶۰ واردو صفحہ ۱۸۵۱

[4] گوروگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴ واردو صفحہ ۱۷۲۹

مت جانسہے گلیں پائیے

مال کے مانے روپ کی سوبھا — ات بدھی جنم گوائینا
عیب تن چکڑ و ایہہ من مینڈکو — کمل کی سار نہیں مول پائی
بھور استاد نت بھاکھیا بولے — کیوں بوجھ جال نہ بجھائی
آکھن سننا پون کی بانی — ایہہ من رتا مائیا
خصم کی ندر دلے پسندے — جنی کر ایک دھیائیا
تیہہ کرہ رکھے پنج کرساتھی — ناؤں شیطان مت کٹ جائی
نانک آکھے راہ پہ چلنا ۔ — مال دھن کت کو سنجیائی[۱]

یعنی۔ یہ مت خیال کرو کہ صرف باتیں کرنے سے ہی انسان خدا تعالےٰ کو پاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی دولت اور جوبن کے نشہ میں مست ہو کر وقت گزارے۔ تو وہ یاد رکھے کہ اس طرح اس کی زندگی رائیگاں جائے گی عیوب جسم کے لئے کیچڑ کا حکم رکھتے ہیں اور یہ دل مینڈک ہے جو کنول کی حقیقت سے ناواقف ہے۔ روح استاد ہمیشہ اپنی بولی بول رہا ہے وہ کیوں سچائی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ جبکہ اسے سمجھایا جارہا ہے۔ یہ دل دنیا اور دولت کے نشہ میں مست ہے سمجھتا نہیں خدا تعالےٰ کی نظر میں وہی مقبول ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ اور پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ اور رمضان کے تیس روزے رکھتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ یہ دولت جمع کرنیوالے ہے اسکو جمع کرلو ایک دن تم دنیا سے کوچ کرجاؤ گے۔

(۲) سوئی قاضی جن آپ تجیا — اک نام کیا ادھارو
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی — سچا سرجن ہارو
پنج وقت نماز گزارے — پڑھے کتیب قرانا
نانک آکھے گور سدیہی ۔ — رہیو پینا کھانا ۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۲۴ وار دو ۳۱ [۲] گورو گرنتھ صاحب سہری راگ محلہ ۱ صفحہ ۲۴ وار دو ۳۲

یعنی۔ قاضی وہ ہے جو خودی۔ خودروی اور خود پسندی کو مٹا دیتا ہے اور صرف اللہ تعالےٰ کو ہی اپنا سہارا بناتا ہے وہ خدا موجود ہے غیر فانی ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا۔ وہ حق ہے اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے اور قاضی دن میں پانچ وقت نمازیں ادا کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتا ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ اے اوگو فیر تمہیں آوازیں دے رہی ہے۔ یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔ اس کھانے پینے کے پیچھے پڑ کر اللہ تعالےٰ کو نہ بھولو۔

(۳) فریدا بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
اٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجے کائیں
کنے ہیٹھ جلائیے بالن سندڑے تھائیں[1]

یعنی۔ فرید جی بیان کرتے ہیں کہ اے بے نماز کتے تیرا یہ طریق پسندیدہ نہیں ہے کہ تو کبھی بھی پانچ وقت چلکر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں جاتا۔ اے فرید صبح اٹھ کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔ جو سر خدا تعالےٰ کے حضور نہیں جھکتا اسے دھڑ سے علیحدہ کر دو۔ جو سر خدا تعالےٰ کے حضور نہیں جھکتا۔ اسے کیا کرنا ہے۔ وہ تو بیکار ہے ایسے سر کو چولھے میں ہنڈیا کے نیچے ایندھن کے طور پر استعمال کرو۔

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا شبدوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۸۱ دا ۱۳۸۲ محلہ ۱۶۹

"مندرجہ بالا شلوکوں میں فرید جی اسلامی نماز پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اور بے نماز کو کتے کے برابر ظاہر کر رہے ہیں۔ اور پانچ نمازوں کا ادا کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور جو لوگ پانچ نمازیں ادا نہیں کرتے۔ ان کا سر ہنڈیا کے نیچے ایندھن کے طور پر استعمال کرنے کی سزا تجویز کرتے ہیں۔" [۱]

نماز جنازہ

مسلمانوں میں ہر مومن مسلمان کے مرنے پر اسے سپرد خاک کرنے سے قبل نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مذکور ہے:۔

یک عرض گفتم پیش تو — در گوش کن کرتار
حقا کبیر کریم تو — بے عیب پروردگار
دنیا مقام فانی — تحقیق دل دانی
مم سر موئے عزرائیل — گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
زن پسر پدر برادراں — کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس نہ دارد — چوں شود تکبیر [۲]

یعنی۔ ایک عرض اپنے خالق و مالک کے حضور میں ہے۔ اے خداوند کریم تو حق، کریم اور بے عیب ہے۔ میں نے یہ بات صدق دل سے تحقیق کر کے جان لی ہے کہ یہ دنیا مقام فانی ہے۔ زن، پسر، پدر اور برادر کوئی بھی دستگیری نہیں کر سکیں گے اور جب ہمارا آخری وقت ہوگا۔ تو اس وقت ہماری نماز جنازہ

---

۱ ترجمہ از ستگورو بناں ہور کچی ہے بانی ص ۱۱۵

۲ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱ ص ۷۲۱، و اردو ص ۱۱۳۴

پڑھی جائیگی۔

یاد رہے کہ تکبیر کے معنی شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ:۔

"تکبیر۔ جنازہ وہ نماز جو مردہ کو دفن کرتے وقت پڑھتے ہیں"۔ [۱]

روحانی نمازیں

گورو گرنتھ صاحب میں بعض شبد ایسے بھی درج ہیں جن میں روحانی نمازوں کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

(۱) پنج نمازاں وقت پنج — پنجے پنجا ناؤں
پہلا سچ حلال دوئے — تیجا خیر خدائے
چوتھی نیت راس من — پنجویں صفت ثنائے
کرنی کلمہ آکھ کے — تاں مسلمان سدائے
نانک جیتے کوڑیار — کوڑے کوڑی پلّے [۲]

یعنی۔ پانچ نمازیں ہیں اور ان کے لئے پانچ اوقات مقرر ہیں۔ نیز ان کے پانچ ہی نام ہیں۔ اس کے بعد نانک جی نے پانچ روحانی نمازیں بیان کی ہیں مثلاً پہلی روحانی نماز سچ بولنا ہے اور دوسری روحانی نماز حلال کھانا ہے۔ تیسری روحانی نماز ہر ایک کے لئے خیر کی خواہش رکھنا ہے۔ چوتھی روحانی نماز اپنی نیت کو درست رکھنا ہے اور پانچویں روحانی نماز اللہ تعالےٰ کی صفت وثنا یعنی حمد بیان کرنا ہے اور کلمہ اپنے عمل کے ذریعہ پڑھو اور پھر مسلمان کہلاؤ۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جس قدر لوگ کوڑیار یعنی سراپا جھوٹ ہیں۔ ان کا لگاؤ جھوٹ سے ہے اور جھوٹ ہی ان کی تمام طاقت ہے۔

(۲) اول صفت دوجی صابوری — تیجے حلیمی چوتھے خیری

---

[۱] ترجمہ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۱

[۲] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱ و اردو صفحہ ۱۹۱

پنجویں پنجے اکت مقامے — ایہہ پنج وقت تیرے اپرپرا[1]

یعنی۔ پہلی روحانی نماز حمد ہے دوسری صبر ہے۔ تیسری عجز اور انکساری ہے۔ چوتھی خیرات کرنا ہے۔ پانچویں حواس خمسہ کو قابو میں رکھنا۔ یہ سب سے اچھے پانچ وقت ہیں۔ یعنی پانچ روحانی نمازیں ہیں

ریا کاری کی نماز

ریاکاری کی نماز بے فائدہ ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کے ہاں قبول نہیں کی جاتی۔ قرآن مجید میں ریاکار نمازیوں پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ گوردوگرنتھ صاحب میں بھی ریاکاری کی نماز کو ناپسند کیا گیا ہے۔ جیساکہ مرقوم ہے:۔

(۱) ہم سکیں خدائی بندے تم راجس من بھاوے
اللہ اول دین کو صاحب زور نہیں فرماوے
قاضی بولیا بن نہیں آوے

روزہ دھرے نماز گزارے — کلمہ بہشت نہ ہوئی
ستر کعبہ گھٹ ہی بھیتر — جیکر جانے کوئی
نماز سوئی جو نیاؤں بچارے — کلمہ اکلہہ جانے
پانچوں مس مصلے بچھاوے — تب تو دین پچھانے

یعنی محض ریاکاری کا روزہ رکھنا اور لوگوں کو دکھانے کے لئے ریاکاری کی نمازیں پڑھنا اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کلمہ پڑھنا بے فائدہ ہے ان باتوں سے انسان بہشت کا وارث نہیں ہوسکتا۔ ستر کعبے انسان کے اپنے دل کے اندر ہی ہیں۔ اگر کسی کو اس بات کی سمجھ آجائے۔

اصل نماز اسی کی ہے جو انصاف کو مدنظر رکھے۔ اور کلمہ اصل اسی کا

---

[1] گوردوگرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ص ۱۰۸۴ واردو ص ۱۲۹/

[2] گوروگرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ص ۴۸۰ واردو ص ۱۴۷

ہے جو ریاکاری سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی شناخت کرے۔ اور پانچوں چور دل حواس خمسہ کو قابو میں رکھ کر مصلّے بچھائے۔ تب وہ دین حق کی حقیقی شناخت کر سکے گا۔

(۲)

کیا وضو پاک کیا منہ دھویا کیا مسیت سر لائیا
جو دل میں کپٹ نماز گزارے کیا حج کیسے جائیا
توں ناپاک پاک نہیں سوجھیا تس کا مرم نہ جانیا
کہہ کبیر بہشت تے چوکا دوزک سیوں من مانیا[۱]

یعنی۔ ریاکاری کا وضو انسان کو پاک نہیں کر سکتا۔ اور ریاکاری سے مسجد میں نماز کے لیے سر جھکانا بھی سودمند نہیں ہو سکتا۔ اگر دل میں منافقت ہو۔ تو ایسے انسان کا نمازیں پڑھنا اور حج کرنے کے لئے کعبے جانا بھی بے فائدہ ہے اور وہ ناپاک ہے جس نے پاک خدا تعالےٰ کی شناخت نہیں کی۔ اور کبیر جی کہتے ہیں کہ تو بہشت سے رہ گیا ہے دوزخ لینے کے لیے راضی ہو گیا ہے۔

اذان (بانگ)

نماز پڑھنے کے لئے اذان (بانگ) بھی دی جاتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ لکھا ہے کہ :-

بدعمل چھوڑ کر ہو ہتھ کوزہ
خدائے ایک بوجھ دیؤ بانگاں
بُرگو برخوردار کھرا[۲]

یعنی تمام بُرے عمل ترک کر کے وضو کرنے کے لیے ہاتھ میں لوٹا لو۔ اور خدائے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر پربھاتی ص ۱۳۵۰ و اردو ص ۲۱۳۶

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ص ۱۰۸۴ و اردو ص ۱۷۲۹

واحد کو شناخت کر کے بلند آوازے بانگیں دو۔ پھر تم برگزیدہ اور برخوردار قرار پاؤ گے

(۲) کہہ رے مُلّاں بانگ نماز
ایک مسیت دسے دروا ز[1]

یعنی۔ اے ملاں اس دس دروازہ والے جسم کے اندر سے ہی اذان دو اور نماز ادا کرو۔

عید اور بقر عید

مسلمانوں کے مذہبی تہوار عیدین ہیں۔ ان میں سے ایک عید تو رمضان شریف کے روزوں کے بعد آتی ہے جسے عید الفطر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور دوسری عید عید الاضحیٰ ہے۔ اس عید میں بھیڑ بکری اور گائے وغیرہ کی قربانی دی جاتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب ان اسلامی تہواروں کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے

جاں کے عید بقر عید کل رے گو بدھ کرہے ملنئے شیخ شہید پیرا
جاں کے باپ ویسی کری پوت ایسی سری بتھورے لوک پرسدھ کبیرا[2]

یعنی جس کے گھرانہ میں عید اور بقر عید کے مواقع پر گائے کی قربانی دی جاتی تھی۔ اور شیخوں شہیدوں اور پیروں کا احترام کیا جاتا تھا۔ جس کے باپ دادے ایسا کرتے تھے۔ اور بیٹے نے بھی ویسا ہی کیا وہ کبیر کبیر تینوں لوک میں مشہور ہو گیا ہے۔

قبر

دنیا کی تمام قوموں میں اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین کا رواج ہے بعض قومیں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ ص ۱۱۵۸ و اردو ص ۱۸۴۹
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار رو داس ص ۱۲۹۳ و اردو ص ۲۰۶۱

تو مرنے جسموں کو پانی میں بہا دیتے ہیں۔ بعض نذرِ آتش کر دیتے ہیں۔ اور بعض جانوروں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض قوموں میں مردوں کو دفن کرنے کا رواج ہے۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

(۱) اک دجھے اک دبیئے اکنا کتے کھائے
اک پانی وچ سٹیئے اک بھی پھر حسن پائے
نانک ایو نہ جاپئی کتھے جائے سمائے[۱]*

یعنی۔ بعض لوگ اپنے مردوں کو نذرِ آتش کر دیتے ہیں۔ بعض زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ بعض مردوں کی لاشوں کو کتے کھا جاتے ہیں۔ اور بعض کو دریا میں بہا دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو سوکھے کنوئیں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یعنی یہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ ارواح کہاں جاتی ہیں۔

(۲) رے نر کا ہے پپر رہو دیہی اوڈ جائیگو دھوم بادر اک بھجو رام سنیہی
تین سنگیا کر دیہی کیتی جل کر راکھ بھسیہی
ہولے آمر وگر۔ میں بیٹھا کرن کارن لسرپی[۲]

یعنی۔ اے انسان تو جسم کو کیوں پیار اور محبت سے پرورش کرتا ہے۔ یہ تو دھوئیں کے بادل کی طرح اڑ جائے گا۔ تو بجائے اس سے دل لگانے کے خدا تو کا ذکر کر جو حقیقی پیار کے لائق ہے۔ اس جسم کو بنانے والے نے اس کی تجہیز و تکفین تین طرح بیان کی ہے۔ پانی میں بہا دینا۔ جانوروں کے آگے ڈال دینا اور نذرِ آتش

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۶۴۸ اردو صفحہ ۱۰۱۶

* گورو گرنتھ صاحب خالص قدیمی نسخوں میں یہ شبد محلہ ۳ کی بجائے محلہ ۱ کا بیان کردہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۶۴۸ و گورو گرنتھ صاحب چھاپہ پتھر صفحہ ۶۶۱ اور گورو گرنتھ صاحب شائع کردہ شرومنی کمیٹی صفحہ ۶۴۸

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۹ صفحہ ۲۰۹ اردو صفحہ ۹۵۵

کر دیا لیکن انسان اس خاکی جسم کو غیر فانی خیال کر کے اپنے دل میں گھمنڈ کرتا ہے۔ اور خدا کو بالکل بھول جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ قبر انسان کو یاد کرتی رہتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) نانک آکھے گور سدیہی اہیہ پینا کھانا[۱]

نانک جی کہتے ہیں کہ قبر لوگوں کو یاد کر رہی ہے۔ اور یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔

(۲) فریدا گور نمانی سڈ کرے نگھریا گھر آؤ
سر پر میتھے آونا مرنوں نہ ڈریا ہو[۲]

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ قبر تمہیں یاد کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ اے بے گھرے انسان تیرا اصل ٹھکانا یہاں قبر میں ہی ہے۔ تو نے یقیناً میرے پاس ہی آنا ہے۔ اس لئے مرنے سے مت ڈر

(۳) فریدا محل نسکھن رہ گئے واسا آئیا تل
گوراں سے نمانیاں بہن روحاں مل
آکھیں شیخاں بندگی چلن آج کہ کل[۳]

یعنی۔ فرید جی کہتے ہیں کہ محل خالی رہ جائیں گے اور زمین کے نیچے قیام ہوگا۔ اور روحیں قبروں میں جا بسیں گی۔ اے شیخو اللہ کی عبادت کرو۔ آج یا کل یہاں سے کوچ کرنا ہوگا۔

(۴) فریدا میں بھولا واپگ وامت میلی ہوئے جائے

۱؎ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص۲۴ و اردو ص۳۲

۲؎ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص۱۳۸۲ و اردو ص۱۷۰

۳؎ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص۱۳۸۳ و اردو ص۲۱۷۰

گھلا روح نہ جانئی سر بھی مٹی کھائے[1]

یعنی۔ فرید جی کہتے ہیں کہ مجھے تو پگڑی میلی ہو جانے کا فکر تھا لیکن بے پروا روح اس سے غافل تھی کہ یہ سر بھی مٹی کھا جائے گی۔

(۵) فریدا خاک نہ نندیئے خاکو جیڈ نہ کوئے

جیوندیاں پیراں تلے موئیاں اوپر ہوئے[2]

یعنی۔ فرید جی کہتے ہیں کہ مٹی کی مذمت نہ کرو۔ اس کے برابر اور کوئی چیز نہیں ہے انسان کے جیتے جی تو اس کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے۔ لیکن مرنے کے بعد یہ اوپر آ جاتی ہے۔

(۶) کبیر سوتا کیا کرے جاگ رووے بھے دوکھ

جاں کا باسا گور میں سو کیوں سووے سکھ

کبیر سوتا کیا کرے اوٹھ کر نہ جپہے مرار

اک دن سوون ہوئے گو لانبے گوڈ پسار[3]

یعنی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے مست نیند میں سونے والے تو یہ کیا کر رہا ہے۔ اٹھ بیدار ہو (اور موت کے فرشتوں کے ڈر سے) رو۔ جس کا قیام قبر میں ہونے والا ہے۔ وہ کیوں آرام سے نیند میں زندگی بسر کرے۔ کبیر جی بیان کرتے ہیں کہ اے مست نیند میں سونے والے تو یہ کیا کر رہا ہے۔ تو بیدار ہو کر ذکر الٰہی کیوں نہیں کرتا۔ یاد رکھ کہ ایک دن تجھے ٹانگیں پھیلا کر ہمیشہ کی نیند (قبر میں) سونا ہو گا۔

قیامت

گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ تمام عالم کائنات

---

[1] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص۱۳۷۹ و اردو ص۲۱۶۷ [2] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص۱۳۷۸ و اردو ص۲۱۶۶

[3] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص۱۳۷۱ و اردو ص۲۱۵۹

فانی ہے اور ایک دن ایسا مقدر ہے جبکہ یہ چاند سورج اور ستارے وغیرہ تمام چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ اور اس وقت صرف وحدت کا دور دورہ ہوگا۔ اور خدائے واحد ہی باقی رہے گا۔

مقام کر گھر بینا نت چلنے کی دھو کھ
مقام تاں پر جانیے جاں رہے نہچل لوک
دنیا کیس مقامے
کر صدق کرنی خرچ باندھو لاگ رہو نامے
جوگی تاں آسن کر بہے ملاں بہے مقام
پنڈت وکھنے پوتھیاں سدھ بہے دیو ستھان
سُر سدھ گن گندھرب منی جن شیخ پیر سالار
در کوچ کوچا کر گئے اور بھی چلنہار
سلطان خان ملوک امرے گئے کر کر کوچ
گھڑی مہت کہ چلنا دل سمجھ تو بھی پہوچ
شبدا ہیں وکھانیے ورلا تا بوجھے کوئے
نانک وکھنے بینتی جل تھل مہیل سوئے
اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم
سب دنی آون جانی مقام ایک رحیم
مقام تسنوں آکھیئے جس سس نہ ہوئے لیکھ
اسمان دھرتی چلسی مقام اوہی ایک
دن رو چلے نس سس چلے تار کا لکھ پلوئے
مقام اوہی ایک ہے نانکا سچ بگوئے[۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۶۴ اردو صفحہ ۷۸

یعنی۔ یہ تمام دنیا فانی ہے۔ یہاں دائمی طور پر کسی کو بھی قیام نہیں مل سکتا۔ اس لئے صدق کا زادِ راہ پلے باندھ لو۔ اور دن رات ذکر الٰہی میں مشغول رہو۔ جوگی لوگ آسن لگائے بیٹھے ہیں۔ اور ملاں لوگ مساجد اور تکیوں وغیرہ مقامات میں ڈیرے ڈالے بیٹھے ہیں۔ اور پنڈت پوتھیاں پڑھنے میں مشغول ہیں اور سدھ لوگ دیوستھان میں قیام پذیر ہیں۔ جتنے بھی بھلے لوگ۔ سدھ۔ راگی منی۔ شیخ۔ پیر اور سپہ سالار وغیرہ ہیں۔ وہ سب کے سب موت کا شکار ہیں۔ کئی ان میں سے مر گئے ہیں۔ اور کئی مرنے والے ہیں۔ بڑے بڑے جابر بادشاہ۔ خان۔ ملوک۔ اور امرا سب کے سب اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں۔ اور تم بھی اچھی طرح سمجھ لو کہ آج یا کل تمہیں بھی کوچ کا نقارہ بجانا ہوگا۔ خدا کی لئے ورا الورا ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی یہ موت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ وہ قادرِ مطلق ہے خالق ہے رحیم ہے۔ باقی تمام دنیا فانی ہے۔ اور باقی رہنے والی ذات صرف خدائے واحد کی ہی ہے۔ یہ زمین و آسمان ایک دن فنا ہو جائیں گے اور صرف اور صرف اللہ تعالےٰ ہی باقی رہے گا۔ یہ دن اور سورج۔ یہ رات اور اس میں چمکنے والا چاند۔ اور لاکھوں ٹمٹماتے تارے سب کے سب فنا ہو جائیں گے۔ نانک جی سچ بیان کرتے ہیں کہ باقی صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہی رہے گی۔ وہی ایک غیر فانی اور لازوال ہے۔ باقی سب موت کا شکار ہیں۔

ہم زیر زمیں دنیا پیر امشٹخارا تیا
نیر وو بادشاہاں افتزول خدایا
ایک توہی ایک توہی۔ نہ دیو دانوا نرا
نہ سدھ سادھکا دھرا
ست ایک وگر کوئی۔ ایک توہی ایک توہی
نہ دادے دہند آدمی نہ سپت زیر زمیں
است ایک دگر کوئی۔ ایک توہی ایک توہی

نہ سورسس منڈلو نہ سپت دیپ نہ جلو
ان پون تھر نہ کوئی ایک توئی ایک توئی
نہ رزق دست آں کسے ہمارا ایک آس وے
است ایک دگر کوئی ایک توئی ایک توئی [1]

یعنی۔ ہم زمین پر بسنے والے تمام لوگ فانی ہیں۔ اور باقی رہنے والی ذات حضرت اللہ تعالےٰ کی ہی ہے۔ نہ کوئی دیوی دیوتا ہی باقی رہے گا اور نہ کوئی سدھ۔ سب چیزیں فانی ہیں باقی صرف اے مولا تو ہی رہے گا نہ آدمی۔ نہ سات براعظم۔ نہ سورج نہ چاند اور نہ سمندر۔ نہ اناج اور نہ ہوا۔ کوئی چیز بھی غیر فانی نہیں ہے۔

سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب کا رزق کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ تمام مخلوق کا سہارا وہی ہے۔ اس کے بغیر سب فانی چیزیں ہیں۔ اور غیر فانی وہی ہے۔

(۲) اندر پری مینہ سر پر مرنا — برہم پری نہچل نہیں رہنا
شو پری کا ہوئیگا کالا — ترے گن مائیا بنس بتالا
گر تر دھرن گگن ارتارے — روسس پون پاوک نیرارے
دنس رین برت ادبھیدا — سارت سمرت بنسہ گے بیدا
تیرتھ دیو دیہرا پوتھی — مالا تلک سوچ پاک ہوتی
دھوتی ڈنڈوت پرسادں بھوگا — گون کرے گو سگلو لوگا
سگل پسارو دیسے پاسارا — بنس جائے گو سگل آکارا
سہج صفت بھگت تت گیانا — سدا انند نہچل سچ تھانا [2]

یعنی دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب عالم

---

[1] گورگرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ ص۱۴۳ اردو ص۱۹۶
[2] گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۳۷ و اردو ص۳۴۲

کائنات کی ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔ اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی جلوہ گر ہوگی۔

جنت اور دوزخ

گورو گرنتھ صاحب میں نیک اعمال کے نتیجہ میں جنت اور بُرے اعمال کے نتیجہ میں دوزخ کا ملنا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

(۱) گور پیر حامہ تاں بھرے   جاں مردار نہ کھائے
گلیں بہشت نہ جائیے   چھوٹے سچ کمائے[1]

یعنی۔ گورو اور پیر تب حامی بھریں گے۔ اگر انسان مردار خواری نہ کرے محض باتوں سے کوئی بھی انسان بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ سچائی پر عمل پیرا نہ ہو۔

(۲) راہ دسے اوتھے کو جائے
کرنی باجھوں بہشت نہ پائے[2]

یعنی۔ بغیر نیک اعمال بجالائے کوئی انسان بہشت کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳) آپ جانائے اور کو جانے   تب ہوئے بہشت نزیکی[3]

یعنی۔ پہلے خود اللہ کی معرفت حاصل کرو۔ پھر دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرو۔ اس طرح انسان کو بہشت کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

(۴) کیڑ روپ سوہاونا   چھڈ دنیا اندر جاونا
مندا چنگا آپنا   آپے ہی کیتا پاونا
حکم کئے من بھانودے   راہ بھیڑے اگے جاونا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ا ص۱۴۱ واردو ص۱۹۰

[2] گورو گرنتھ صاحب۔ راگ رام کلی محلہ ا ص۹۵۲ و اردو ص۱۵۲۱

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ص۴۸۰ و اردو ص۷۴۸

ننگا دوزخ چلیا　　　تاں دسے کھرا ڈراونا

کر اوگن پچھو تا ونا[1]

یعنی۔ یہ خاکی خوبصورت جسم اس دنیا میں چھوڑکر چلے جانا ہے۔ اور نیکی بدی جو کچھ انسان نے کمائی ہوگی۔ اس کی سزا جزا کو وہ بھگتے گا۔ دنیا میں تو انسان اپنی مرضی کے حکم چلاتا ہے۔ لیکن آخرت میں اسے ایک بہت تنگ اور تاریک راستہ سے گزرنا ہوگا۔ ایسا انسان دوزخ میں بالکل ننگا جائے گا۔ اور اس وقت اس کی بہت بھیانک شکل ہوگی۔ اور اپنے بداعمال پر پچھتائیگا۔

(۵)　　بہشت پیر لفظ کمائے اندازہ

حور نور مشک خدایا بندگی اللہ اعلیٰ حجرا

حق حلال بخور و کھانا　　　دل دریاء دھوہو میلانا

پیر پچھانے بہشتی سوئی　　　عزرائیل نہ دوزخ ٹھہرا[2]

یعنی، جو لوگ اپنے زمانہ کے امام کے احکامات بجالائیں گے۔ وہ اس بہشت کے وارث ہوں گے۔ جس میں حوریں نور اور مشک (خوشبو) ہوگی۔ اور وہاں وہ اللہ کی بندگی کریں گے۔ اور ان کو بلند مقام پر جگہ دی جائے گی۔۔۔۔ حق حلال کا رزق کھانے والے اور دل کی میل کو دھونے والے اور امام وقت کی شناخت کرنے والے بہشت میں جائیں گے۔ انھیں عزرائیل دوزخ میں نہیں ڈال سکے گا۔

(۶)　　ہرسو ہیرا چھاڈ کے کرے آن کی آس

تے نر دوزخ جاہیں گے ست بھاکھے رودااس[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب واراَسا محلہ ا ملے۴۷ اردو صفحہ ۴۳

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ملے ۱۰۸۴ اردو صفحہ ۱۷۲۹

[3] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر سے ۱۳۷۷ اردو صفحہ ۲۱۶۵

یعنی۔ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں پر بھروسہ کرتے ہیں وہ اس جی کہتے ہیں ایسے مشرکوں کا ٹھکانہ دوزخ میں ہوگا۔

(۷) جیکر گہیے پیارڑے تجھ نہ چھوڈاں موّل
ہر چھوڈن مسے ورجیاں پڑیں دوزخ کے سول [1]

یعنی اے پیارے اللہ۔ اگر میں تجھے ہاتھ سے پکڑ لوں۔ تو کبھی بھی تجھے نہ چھوڑوں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو چھوڑنے سے انسان دوزخ میں جاتا ہے۔

(۸) خود خصم خلق جہان اللہ مہربان خدائے
دنس رین جے تدھ آرادھے سو کیوں دوزخ جائے [2]

یعنی اللہ تعالےٰ خود مالک ہے اور تمام جہان کا خالق ہے۔ اور وہ مہربان بھی ہے جو لوگ دن رات اس کی عبادت کرتے ہیں وہ دوزخ میں کیوں جائینگے۔

(۹) اٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سندڑے سول
دوزخ پیندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول [3]

یعنی جن لوگوں کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور عظمت نہیں ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے۔ اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا۔

(۱۰) اوتھے سچے ہی سچ نبڑے چن وکھ کڈھے جمیالیا
تھاؤں نہ پاین کوڑیار منہ کالے دوزخ چالیا [4]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں حق کے ساتھ فیصلے کئے جائیں گے اور جذامی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۵ ص۳۲۲ و اردو ص۴۸۹

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ ص۷۲۴ و اردو ص۱۱۳۹

[3] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۵ ص۳۲۲ و اردو ص۴۸۴

[4] گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱ ص۴۶۳ و اردو ص۷۲۴

لوگوں کو چن چن کر الگ کر دیا جائے گا۔ جھوٹ سے پیار کرنے والوں کو خدا کے دربار میں کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ اور ان کے منہ سیاہ کرکے دوزخ میں دھکیلا جائیگا۔

(۱۱) پاپ کرین ڈ سر پر مٹھے عزرائیل پھڑے پھڑ کھے
دوزخ پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیا[۱]

یعنی۔ گناہ کرنے والوں کو عزرائیل پکڑ کر سزا دیگا۔ خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اور ان سے ان کے اعمال کا پورا پورا حساب لیا جائے گا۔

(۱۲) آپس کو دیرگھ کر جانے اورن کو لگ مات
منسا باچا کرمنا میں دیکھے دوزخ جات[۲]

یعنی۔ جو لوگ خود کو بڑا اور دوسروں کو حقیر خیال کرتے ہیں۔ ایسے متکبر لوگوں کو میں نے دوزخ میں دھکیلے جاتے دیکھا ہے۔

(۱۳) مال لیؤں تو دوزخ پرؤں
دین چھوڈ دنیا کو بھروں[۳]

یعنی۔ اگر میں مال رشوت کے طور پر وصول کروں گا تو دوزخ میں گرایا جاؤنگا۔ اور دین کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے چلنے والا قرار پاؤنگا۔

(۱۴) کاہے میرے بامن ہر نہ کہے
رام نہ۔ بولیں پانڈے دوزخ بھرے[۴]

یعنی۔ اے میرے براہمن تو کیوں خدا تعالےٰ کا ذکر نہیں کرتا۔ خدا کا ذکر نہ

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ ش ۱۰۲۰ وارود ص ۱۶۳۵
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو کبیر ص ۱۱۰۵ وارود ص ۱۷۶۸
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرون نام دیو ص ۱۱۶۹ وارود ص ۱۸۵۹
[۴] گورو گرنتھ صاحب راگ راوکلی کبیر ص ۹۷۰ وارود ص ۱۵۵۳

کرنے کی وجہ سے اے پانڈے تو دوزخ بھرنے کا موجب ہوگا۔

(۱۵) غیبان حیوان حرام کستی مردار خوردنی غافل ہوائے
دل قبض قبضہ قادرو دوزخ سزائے[۱]

یعنی جو لوگ غافل ہیں اور حرام خوری میں مبتلا ہیں۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دل قادر خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ دوزخ میں سزا دے گا۔

(۱۶) فرید امن میدان کر ٹوئے ٹبے لاہ
اگے مول نہ آوسی دوزخ سندھی بھاہ[۲]

یعنی۔ اے فرید دل کو میدان کی طرح ہموار بنالو۔ اور تمام اونچ نیچ ختم کردو۔ اس طرح آخرت میں دوزخ کی ہوا بھی نہ لگ سکے گی۔

(۱۷) فرید اموتے دا بنا ایویں دسے جیوں دریاوے ڈھاہ
اگے دوزخ تپیا سنیئے ہول پوے کہاہ[۳]

یعنی۔ اے فرید موت ایک یقینی چیز ہے۔ اور آخرت میں دوزخ بہت گرم سنا جاتا ہے۔ نہاں کوئی چیخ و پکار بھی نہیں سنی جائے گی۔

(۱۸) داس کبیر تیری پناہ سمانا
بہشت نزیک راکھ رحمانا[۴]

یعنی۔ کبیر جی اپنے اللہ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے رحمٰن خدا تو اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت ہمیں بہشت کے قریب ٹھکانا دیجیو۔

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۵ ص ۷۲۳ و اردو ص ۱۱۳۸
۲ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۸۱ و اردو ص ۲۱۶۹
۳ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۸۳ و اردو ص ۲۱۷۰
۴ گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں کبیر ص ۱۱۶۱ و اردو ص ۱۸۰۲

پُل صراط

پل صراط وہ مقام ہے جو تلوار کی دھار سے تیز اور بال سے باریک ہے گورو گرنتھ صاحب میں پل صراط کا ذکر موجود ہے:۔

(۱) والوں نکی پل صراط کنی نہ سنیا ہ
فریدا کوڑ پوندی ای کھڑا نہ آپ مہائے ۱؎

یعنی۔ بالوں سے باریک پل صراط ہے۔ کیا اس پر چلنے کی مصیبت کے بارہ میں تو نے کچھ سنا نہیں۔ فرید جی کہتے ہیں کہ آوازوں کے آتے ہوئے تو خود کو اپنے ہاتھوں نہ لٹا۔

(۲) پل صراط کا پنتھ دوہیلا سنگ نہ ساتھی گون اکیلا ۲؎

یعنی پل صراط کا راستہ بہت ہی کٹھن ہے۔ وہاں کوئی کسی کا ساتھ نہ دے سکے گا بلکہ ہر ایک کو اکیلے گزرنا ہوگا۔
گورو گرنتھ صاحب میں سچائی کے راستہ پر چلنا بھی پل صراط کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

(۳) واٹ ہماری کھری اوڈیتی کھنیوں تکھی بہت پیئی
اس اوپر ہے مارگ میرا شیخ فریدا پنتھ سمار سویرا ۳؎

یعنی۔ ہمارا راستہ جس پر کہ ہم گامزن ہیں بہت ہی کٹھن ہے۔ یہ تلوار کی دھار سے تیز اور بہت ہی باریک ہے اور اس پر ہم چل رہے ہیں۔

بھگتوں کی چال نرالی

۱؎ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ۱۳۵ وار بعد ۲۱۶۵
۲؎ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی رویداس ۷۹۳ وار دوم ۱۲۵۸
۳؎ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی فرید ۷۹۴ وار دوم ۱۲۶۰

دکھم مارگ چلنا

لب لوبھ اہنکار تج ترشنا بہت ناہی بولنا

کھنیوں تکھی والوں نکی ایت مارگ جانا

....

نانک آکھے چال بھگتاں جگہو جگ نرالی[1]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کے بھگتوں کی چال نرالی ہے........ وہ کٹھن راستہ پر چلتے ہیں۔ اور لالچ۔ موہ۔ تکبر اور حرص کو ترک کر کے وہ زیادہ نہیں بولتے اور تلوار کی دھار سے تیز اور بال سے باریک راستہ پر چلتے ہیں۔ نانک جی کہتے کہتے ہیں کہ ہمیشہ سے ہی اللہ تعالےٰ کے بھگتوں کی چال نرالی ہے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب۔ راگ رام کلی محلہ ۳ صفحہ ۹۱۸ و اردو صفحہ ۱۲۶۹

گورو گرنتھ صاحب کی دعائیں

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں بھی کی گئی ہیں۔ اور ان کے بارہ میں پہلی بات یہ مذکور ہے۔ کہ انسان جب کسی کام کو شروع کرے تو پہلے اسے اس کی کامیابی کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرنی چاہیئے۔ جو بھی کام خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کے بعد شروع کیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ اور وہ احسن طور پر سرانجام پا جائے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

کیتا لوڑیئے کم سو ہر پہ آکھیئے
کارج دے سوار ستگور سچ ساکھیئے[1]

یعنی اگر تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا کام احسن طور پر سرانجام پا جائے۔ تو اس کے لئے بہتر اور آسان طریق یہ ہے کہ ہر کام شروع کرنے سے قبل اپنے رب کے حضور دعا کر لیا کرو۔ ایسا کام جو دعا کے بعد کیا جائے گا۔ یقیناً یقیناً بابرکت ہوگا میرا گورو اس پر گواہ ہے

(۲) دوسری بات گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ انسان کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ اس کے ماتحت نہیں کہ اس کی ہر بات کو وہ پورا کرتا چلا جائے۔ خدا تعالےٰ کے حضور انسان کا مقدور نہیں چل سکتا۔ البتہ عجز و انکساری سے کی گئی دعا اللہ تعالےٰ کے حضور قبول ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کا مناسب جواب بھی دیتا ہے۔ اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

نانک حکم نہ چلئی نال خصم چلے ارداس[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ محلہ ۵ ملا۹ وار دو ۱۱۵

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۲ ملا۴۷۴ وار دو ۷۳۸

یعنی۔ مالک حقیقی کے ساتھ کسی بھی انسان کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ البتہ ہر شخص کو اس کے حضور عجز و انکساری سے دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

(۳) اس سلسلہ میں تیسری بات گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کی دعائیں رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ بلکہ انہیں قبول کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور کسی انسان کا کوئی زور نہیں چل سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ خدا تعالےٰ کے نیک اور خاص بندوں کی عجز اور انکساری سے کی گئی دعائیں بھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

برتھی کدے نہ ہوونی جن کی اردا س لے

یعنی۔ خدا تعالےٰ کے نیک اور خاص بندوں کی دعا رائیگاں نہیں جاتی۔ اللہ تعالےٰ اسے ضرور شرف قبولیت بخشتا ہے۔

خدا تعالےٰ کے سوا کسی دوسرے انسان کو حاجت روا جاننا اور اس سے مدد مانگنا گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ہر ایک انسان کو اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

ہر اکو داتا منگیئے من چندیا پھل پایئے
جے دوجے پاسوں منگیئے تاں لاج مرایئے ٹ

یعنی۔ حقیقی داتا اللہ تعالےٰ ہی ہے اسی ایک سے ہی انسان کو مانگنا چاہیئے۔ اس سے مانگنے سے انسان کے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور سے مانگا جائے تو اس طرح انسان کو شرمندگی کی بجائے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

(۲) اپنی برتھا کہو ہر اپنے سوامی پے

ٹ گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ ص۸۱۹ و اردو ص۱۳۰۳

لے گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ۴ ص۵۶۰ و اردو ص۹۲۴

جو تمرے دوکھ تکال کٹا سا
جے اپنی برتھا کہیہ اور راہ پہ
تاں آگے اپنی برتھا ہو بہت کٹا سا[۱]

یعنی۔ ہر ایک انسان کو اپنی حالت اپنے مالک حقیقی کے سامنے بیان کرنی چاہیئے کیونکہ وہی انسان کے تمام دکھ دور کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اپنی مشکلات دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ تو اسے کچھ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بات بھی بالصراحت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیاروں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ یعنی اس کے بندے اس سے جو کچھ بھی طلب کرتے ہیں وہ الفیں عطا کرتا ہے جیسا کہ:

بھگت مکھے تے بولدے سے بچن ہووندے۔ پرگٹ پہارا جاپدا سب لوک سندے[۲]

یعنی خدا تعالےٰ کے پیارے بھگت جو کچھ موتہہ سے نکالتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ ان کی بات کو پورا کر دیتا ہے۔

(۳) سیوک کو نکٹی ہوئے دکھاوے
جو جو کہے ٹھاکر پہے سیوک تتکال ہوئے جاوے[۳]

یعنی اللہ تعالےٰ اپنے عابد اور زاہد لوگوں کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور جو جو کچھ وہ اپنے مولا سے کہتے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی روک کے ہو جاتا ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ گونڈ محلہ ۵ صفحہ ۸۶۰ و اردو صفحہ ۱۳۴۳
[۲] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴ صفحہ ۳۰۶ و اردو صفحہ ۴۵۹
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۴۰۳ و اردو صفحہ ۶۱۹

گورو گرنتھ صاحب میں کی گئی دُعائیں

گورو گرنتھ صاحب میں ایسی دعائیں درج ہیں جو کسی بھگت یا گورو نے اللہ کے حضور کی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ان دعاؤں کے نمونے پیش کرتے ہیں:۔

توُ پربھ داتا دان مت پورا ہم تھارے بھکھیاری جیو
میں کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی ہر دیجے نام پیاری جیوئے

یعنی اے مولا تو ہی حقیقی داتا ہے ہم سب تیرے در کے بھکاری ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ میں تیرے حضور کیا دعا کروں۔ اور تجھ سے کیا طلب کروں۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ کیا میں غیر فانی اللہ سے فانی چیزیں طلب کروں؟ اے مولا میں تجھ سے صرف تجھ ہی کو مانگتا ہوں۔ مجھے دنیا کی فانی چیزوں میں سے کسی کی بھی خواہش نہیں ہے۔

(۲) کرتا تو میرا ججمان اک دکھنا ہوں تے پے مانگوں دیہہ اپنا نام
جت ست چاول دیا کنک کر پراپت پراتی دھان
دودھ کرم سنتوکھ گھیو کر ایسا مانگوں دان
کھما دھیرج کر گئو لویری سہجے بچھرا کھیر پیئے
صفت شرم کا کپڑا مانگوں ہر گن نانک ورت رہے

یعنی۔ اے مولا تو ہی میرا داتا ہے۔ میں تجھ سے صرف ایک بخشش مانگتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ تو مجھے اپنی عبادت کی توفیق دے۔ میں جت ست کے چاول رحم کی گندم فضل کا دھان چاہتا ہوں۔ اور نیک اعمال کا دودھ۔ صبر کا گھی۔ اس قسم کا دان

۱؎ گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ا ص ۵۹۷ واردو ص ۹۳۶

۲؎ گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ا ص ۱۳۲۹ واردو ص ۲۱۰۹

مانگتا ہوں اور معافی اور تحمّل کی گانے اور بردباری کا بھڑا چاہتا ہوں اور شرم وحیا کے لباس کا خواہشمند ہوں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اللہ کی حمد میں زندگی بسر کرنے کا متلاشی ہوں۔

اپنے گناہوں کا اقرار

خدا کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا یہ طریق ہے کہ وہ جب کبھی خدا کے حضور دعا کرتے ہیں۔ تو خود کو ایک کمزور انسان سمجھ کر اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بعض ایسی دعائیں موجود ہیں۔ جن میں کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی گئی ہے جیسا کہ:۔

جیتا سمند ساگر نیر بھریا تیتے اوگن ہمارے
دیا کرو کچھ مہر اپاوہو ڈوبدے پتھر تارے[1]

یعنی۔ سمندروں اور ساگروں میں جس طرح بے شمار پانی بھرا پڑا ہے کوئی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اے مولا اسی طرح ہمارے گناہ بھی اندازہ سے باہر ہیں (اے خدا) تو ڈوبتے پتھروں کو تار دیتا ہے۔ تو ہم پر بھی اپنا فضل کر اور ہمارے تمام گناہ معاف کر دے۔

(۲) ہر دھار ہو ہر دھار ہو کرپا کر کر پا بھو اپاوہو رام
ہم پاپی ہم پاپی نرگن دین تمہارے رام
ہم پاپی نرگن دین تمہارے ہر دیال سرنائیا
تو دکھ بھنجن سرب سکھ داتا ہم پاتھر ترے ترائیا
ستگور بھیٹ رام رس پائیا
جن نانک نام ادھائے ہر دھار ہو ہر دھار ہو کرپا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ۱۵۶ وا ردو ص ۲۱

کر کرپا لیہو ابارے رام[1]

یعنی۔ اے خدا مہر کرو اے خدا مہر کرو۔ اے خدا مہر کرو۔ اور اپنی مہربانی سے زمین پر گرے ہوئے لوگوں کو اٹھا لو۔ ہم گناہ گار ہیں ہم گناہ گار ہیں۔ ہم میں کوئی بھی خوبی نہیں۔ ہم تیرے کمزور انسان ہیں۔ ہم گناہ گار اور تیرے کمزور لوگ ہیں تیرے فضل کے متلاشی ہیں۔ تو تمام دکھ درد کے دور کرنے والا اور ہر قسم کے سکھ اور آرام کا دینے والا ہے۔ ہم پتھر ہیں اور تیرے فضل سے ہی کنارے کو پا سکتے ہیں۔ مرشد کامل کی بیعت سے خدا تعالےٰ کا سرور حاصل ہوا ہے اور تیرا عبد نانک تیرے نام کی برکت سے ہی بلند ہوا ہے۔ اے خدا۔ اے خدا فضل کر اور اپنے فضل سے ہم زمین پر گرے ہوئے لوگوں کو بام عروج پر پہنچا دے۔

(۳) ہم میلے تم اوجل کرتے ہم نرگن تو داتا
ہم مورکھ تم چتر سیانے تو سرب کلا کا گیتا
مادھو ہم ایسے تو ایسا ہم پاپی تم پاپ کھنڈن
نیکو ٹھاکر ویسا[2]

یعنی۔ ہم گندے ہیں تو پاکیزگی کا دینے والا ہے۔ ہم عیوب سے بھرے ہوئے ہیں تو دانا ہے۔ ہم بے وقوف ہیں تو عقلوں کا بھنڈار ہے اور ہر طاقت کے بانٹنے والا ہے اے خدا ہم تو ایسے ہیں اور تو ایسا ہے۔ یعنی ہم تو گناہ گار ہیں۔ اور تو گناہوں کو دُور کرنے والا ہے۔

میرے من بھج ٹھاکر اگم اپارے ہم پاپی بہو نرگنیارے
کر کرپا گور نستارے ...
راکھ راکھ راکھ پربھ میرے میں راکھیو کرپا دھارے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دھنسری محلہ ۴ صفحہ ۵ وار دو صفحہ ۹۰

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۵ صفحہ ۶۱۳ وار دو صفحہ ۹۲

نانک ہیں دھر اور نہ کائی   میں شکور گور تساریے[1]

یعنی۔ اے میرے دل، زرا اوری خدا تعالیٰ کا ذکر کر تا رہ۔ ہم گناہ گار ہیں اور بے شمار عیوب ہم میں پائے جاتے ہیں۔ اے مولا تیرے فضل سے ہی ہم نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اے میرے مولا بچا۔ بچا۔ بچا۔ اپنے فضل سے مجھے بچا لے۔ نانک کہتا ہے کہ تیرا اور کوئی بھی سہارا نہیں ہے۔ میرا مرشد کامل مجھے نجات دلا سکتا ہے۔

روزمرہ کی ضروریات کے لئے دعائیں

گورو گرنتھ صاحب میں بعض جگہ ایسی دعائیں بھی درج ہیں۔ جن میں روزمرہ کی ضروریات بھی اپنے مولا سے طلب کی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ مرقوم ہے کہ:۔

گوپال تیرا آرتا جو جن تمری بھگت کرنتے تن کے کاج سوارتا

دال سیدھا مانگوں گھیو	ہمرا خوشی کرے نت جیو
پنیا چھادن نیکا	اناج مانگوں ست سی کا
گؤ بھینس لا ویری	اک تاجن تری چنگری
گھر کی گیہن چنگی	جن دھنا لیوے منگی[2]

یعنی۔ اے خدا۔ میں تیری آرتی کرتا ہوں۔ جو تیرے بندے تیری عبادت کرتے ہیں تو ان کے تمام کام سنوار دیتا ہے۔ میں دال۔ نمک اور گھی چاہتا ہوں۔ تاکہ میرا دل خوش ہو۔ مجھے جوتا بھی اچھا چاہیئے اور اناج بھی اعلیٰ قسم کا ہو۔ اس کے علاوہ دودھ دینے والی گائے اور بھینس بھی میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ اور ایک عمدہ اور پھرتیلی گھوڑی مجھے درکار ہے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے گھر والی بھی بہت عقلمند اور ہوشیار چاہیئے۔ جو گھر کا سارا کاروبار آسانی سے چلا سکے۔ یہ چیزیں اے خدا تیرا بندہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ ٹٹ محلہ ۴ صفحہ ۹۸۲ و اردو صفحہ ۱۵۷۵

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری بھگو جن صفحہ ۶۹۵ و اردو صفحہ ۱۰۹۲۔

دھنا تجھ سے طلب کرتا ہے۔

(۱) بھوکھے بھگت نہ کیجے یہ مالا اپنی لیجے
ہوں مانگوں سنتن رینا میں ناہی کسی کا دینا
ما دھو کیسی بنے تم سنگے آپ نہ دیہو تا لیہوں منگے
دوئے سیر مانگوں چونا پاؤ گھیو سنگ لونا
ادھ سیر مانگوں دالے موکو دونو وقت جیوالے
کھاٹ مانگوں چوپائی سرہانا اور طلائی
اوپر کو مانگوں کھیندھا تیری بھگت کرے جن تھیندھا
میں ناہی کیتا لبو اک نام تیرا میں پھبو
کہہ کبیر من مانیا من مانیا تا ہر جانیا[1]

یعنی۔ اسے خدا فاقہ کشی میں تیری عبادت نہیں ہو سکتی۔ یہ تسبیح اپنی ہم سے لے لے میں تیرے نیک لوگوں کی خاک پا کا متلاشی ہوں۔ مجھے کسی کا کچھ دینا نہیں ہے لے خدا ہماری اس حالت میں تیرے ساتھ کیسے بن آئے۔ اگر آپ خود نہیں دیں گے۔ تو ہم تجھ سے مانگ لیں گے۔ میں دو سیر آٹا چاہتا ہوں۔ اور ایک پاؤ گھی۔ مع نمک کے نصف سیر مجھے دال کی ضرورت ہے۔ یہ چیزیں میری دو وقت کی زندگی کے لئے کافی ہیں۔ میں ایک چارپائی بھی چاہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی تکیہ اور تلائی بھی۔ اور اوپر کو اوڑھنے کے لئے لحاف بھی۔ میں یہ چیزیں کسی لالچ کے ماتحت نہیں مانگ رہا۔ مجھے تو تیرے نام سے ہی لگاؤ ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ دل مطمئن ہونا چاہیئے اگر دل مطمئن ہو جائے تو خدا تعالےٰ کی شناخت بھی ہو جاتی ہے۔

خدمتِ خلق کے لئے دُعا

گورو گرنتھ صاحب میں خدمت خلق کو بہت سراہا ہے۔ اور اس کی توفیق اللہ تعالیٰ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ کبیر ص۶۵۶ دارمصر ص۱۰۲۹

ے طلب کی گئی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:۔

پربھ ایسے منور تھ میرا
کرپا ندھان دیال موہے دیجے کرشتن کا چیرا
پر اناہ کال لاگوں جیو چرنیں نس باسر ورس پاؤں
تن من ارپ کروجی سیوا رسنا ہرگن گاؤں
سانس سانس سمروں پربھ اپنے سنت سنگ نت رہیئے
اک ادھار نام دھن مورا انند نانک ایہہ لہیئے[1]

اے میرے اللہ تعالیٰ۔ میرا نصب العین یہی ہے کہ اے میرے مہربان مولا تو مجھے اپنے نیک لوگوں کا خادم بننے کی توفیق دے۔ میں صبح اٹھتے ہی ان کی خدمت میں لگ جایا کروں۔ اور دن رات ان کی زیارت میں ہی مصروف رہوں۔ میں اپنی خودی۔ خود روی۔ اور خود پسندی مٹا کر اپنا تن من تیرے نیک بندوں کی خدمت میں لگا دوں۔ اور زبان سے تیرا ذکر کرتا رہوں۔ میں ہر لمحہ تیری حمد میں گزاروں۔ اور تیرے نیک بندوں کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ میرا مال و دولت صرف اللہ تعالےٰ کا ذکر ہی ہے اور میں اسی میں خوش ہوں۔

حساب کتاب سے بچنے کی دُعا

دنیا کا ہر ایک مذہب کسی نہ کسی رنگ میں یہ بات پیش کرتا ہے کہ ہر ایک انسان دنیا میں جو اعمال بجا لاتا ہے۔ اس کے لئے وہ اپنے رب کے حضور جواب دہ ہے۔ اور اس کا خالق اور مالک اس سے اس کے اعمال کا حساب لیگا اور اس کے بعد ان اعمال کے نتیجہ میں اسے جزاء سزا دی جائےگی۔ گورو گرنتھ صاحب میں حساب کتاب سے بچنے کی دعا کی گئی ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دیو گندھاری محلہ ۵ صفحہ ۵۳۲ (اردو: صفحہ ۵۴۷)

بیگ کہتے نہ چھیٹے کھن کھن بھولن ہار
بخشنہار بخش لے نانک پار اتار

....

تدھ بھاوے تاں بخش لے کھوٹے سنگ کھرے
نانک بھاوے پار برہم پاہن نیر ترے[۱]

یعنی۔ اے اللہ تعالےٰ اگر تو ہم سے حساب کتاب کا معاملہ کرے۔ تو ہم قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لیئے اے بخشنہار تو اپنے فضل سے ہی ہمیں کامیاب کر دے۔ اگر تو چاہے تو گنہگار کو بخش دے۔ اور گنہگار بھی نیک لوگوں کی طرح تیری بخشش کے وارث ہو سکتے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو پتھروں کو بھی کنارہ پر لگا دے

جنت کا قرب حاصل کرنے کی دعا

گورو گرنتھ صاحب میں جنت کا قرب حاصل کرنے کی دعا بھی کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ التجا کی گئی ہے کہ وہ بہشت کے نزدیک ٹھکانہ دے

داس کبیر تیری پناہ سمانا بہشت نزیک راکھ رحمانا[۲]

یعنی۔ اے رحمٰن خدا تعالےٰ کبیر تیری پناہ میں آگیا ہے۔ تو اپنے فضل سے بہشت کے نزدیک ٹھکانا دیجئے۔

سب کا بھلا

گورو گرنتھ صاحب میں بنی نوع انسان کی بھلائی کی بھی دعا مرقوم ہے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب گوڑی باون اکھری محلہ ۵ ۲۶۱ و اردو ۹۰۔ ۲۸۹

[۲] گورو گرنتھ صاحب بھیروں کبیر ۱۱۶۱ و اردو ۱۸۵۳

چنانچہ اس سلسلہ میں یہ شبد ہے

نردھن کو تم دیوں دھنا　　انک پاپ جاہیں نرمل منا

سگل منورتھ پورن کام　　بھگت اپنے کو دیوہو نام

سپھل سیوا گوپال رائے کرن کراون ہار سوامی تاں تے برتھا کوئے نہ جائے

روگی کا پربھ کھنڈہو روگ　　دکھیئے کا پربھ مٹاوہو سوگ

نتھاویں کو تم تھان بیٹھاوہو　　داس اپنے کو بھگتی لاوہو

نمانے کو پربھ دیتو مان　　موڑ مگدھ ہوئے چتر سوگیان

سگل بھیان کا بھے نسے　　جن اپنے کے ہر من وسے

پار برہم پربھ سوکھ ندھان　　تت گیان ہر امرت نام

کر کرپا سنت ٹہلے لائے

نانک سادھو سنگ سمائے[1]

یعنی۔ اے مولا تو کنگال کو غنی کر دے اور ہمارے تمام گناہوں کو معاف کر کے پاک دل بنا دے۔ ہمارے تمام مقاصد پورے اور ہر کام کی تکمیل کر دے۔ اور میں تیرا بندہ تجھ سے ہی چاہتا ہوں کہ مجھے تیری عبادت کی توفیق ملتی رہے تیری اطاعت میں ہی کامیابی ہے۔ اور تو قادر مطلق ہے۔ اے مولا تو بیماروں کو شفا دے۔ اور غمزدوں کے تمام غم دور کر دے۔ اور بے گھروں کو ٹھکانہ دے میں تیرا عاجز بندہ تجھ سے تیری عبادت کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ اے خدا تو بے کسوں کو معزز بنا دے اور بے وقوفوں کو عقل عطا کر۔ اور ہر قسم کے خوف و ہراس کو دور کر دے اور اپنے بندوں کے دل میں تو ہی تو ہو۔ اے خدا تو درد اور سے ہے۔ اور ہر قسم کی خوشی تجھ سے ہی مل سکتی ہے۔ اور معرفت الٰہی اور زندگی بخش جام تیرے پاس ہی ہے۔ اور تیری عبادت میں ہی ہے۔ اے خدا تو اپنے فضل سے ہمیں اپنے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ٥ صفحہ ١١٤٢ و اردو صفحہ ١٨٣٠

نیک بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق بخش۔ تاکہ ہم تیرے نیک بندوں کی صحبت حاصل کرکے تجھے پا سکیں ؎

اخلاقیات اور معاشیات

بڑوں کا ادب

اخلاقی دنیا میں بڑوں کا ادب واحترام ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ جو لوگ اپنے بزرگوں کا ادب نہیں کرتے انھیں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

کاہے پوت جھگرت ہونگ باپ۔

جن کے جنے بڈیرے تم ہو — تن سیوں جھگرت پاپ

جس دھن کا تم گرب کرت ہو — سو دھن کسہے نہ آپ

کھن میں چھوڈ جائے بکھارس — تو لاگے پچھو تاپ

جو تمرے پربھ ہوتے سوامی — ہرتن کے جاپہو جاپ

اپدیش کرت نانک جن تم کو — جو سنے تو جائے سنتاپ ۱؎

یعنی۔ بیٹے کو اپنے باپ سے کسی حالت میں بھی کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے ورنہ وہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوگا۔ جس دولت کے نشہ میں مست ہو کر انسان اپنے ماں باپ کو حقیر خیال کرتا ہے۔ وہ یہاں ہی دھرا دھرایا رہ جاتا ہے۔ اور ساتھ نہیں جاتا۔ بعد میں افسوس کرنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جو تمہارے قابلِ احترام بزرگ ہیں ان کا ادب کرنا ایک اہم فریضہ ہے جسے کسی حالت میں بھی نظرانداز نہ کیا جائے۔ نانک تمہیں یہ نصیحت کرتا ہے۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تمہارا ہر قسم کا دکھ درد دور ہو جائے گا۔

۱؎ گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۴ ص ۱۲۰۰ اردو ۱۹۱۲

عورتوں کی عزّت اور عظمت

اخلاقی دنیا میں عورتوں کی عزت اور احترام ضروری خیال کیا جاتا ہے اور تمام مہذب قومیں عورتوں کا احترام نہایت ضروری خیال کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے:-

بھنڈ جمیئے بھنڈ نمیئے بھنڈ منگن ویاہ
بھنڈہو ہووے دوستی بھنڈہو چلے راہ
بھنڈ موا بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہووے بندھان
سو کیوں مندا آکھئے جت جمہہ راجان
بھنڈہو ہی بھنڈ اوپجے بھنڈے باجھ نہ کوئے
نانک بھنڈے باہرا ایکو سچا سوئے
جت مکھ سدا صالا حیئے بھاگاں رتی چار
نانک تے مکھ اُجلے تت سچے دربار

یعنی عورت اس دنیا کے نظام کا ایک ضروری حصّہ ہے۔ اور تمام بڑے بڑے راجے۔ سردار۔ اولیاء۔ غوث۔ قطب۔ ابدال۔ گورو اور پیر اور انبیاء علیہم السّلام ان عورتوں کے بطن سے ہی پیدا ہوئے ہیں اور عورتوں کی گود میں ہی انہوں نے پرورش پائی ہے۔ اس لیئے عورتوں کو ہرگز ہرگز بُرا نہ کہو بلکہ ان کا احترام کرو۔ صرف اور صرف خدا ائے واحد کی ذات بابرکات ہی عورتوں کی گود کی محتاج نہیں۔ جو لوگ اس دنیا میں اس صنف نازک کو عزت دیں گے وہی اللہ تعالےٰ کے دربار میں عزت پائیں گے۔

لے گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳ وار دو صفحہ ۳۲۵

غضِ بصر

غض بصر بھی اخلاق کا ایک خاص حصہ ہے۔ جو لوگ غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے وہ دین و دنیا میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسری عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے والے کبھی بھی عزت حاصل نہیں کر سکتے ؛

گورو گرنتھ صاحب میں غض بصر کے بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ :۔

(۱) اکھیں سوتک دیکھن پرتریا پردھن روپ[۱]

یعنی غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے انسان کی آنکھیں پلید اور ناپاک ہو جاتی ہیں۔ اور وہ پاکیزگی سے بہت دور ہو جاتا ہے۔

(۲) میتھا نیتر پیکھت پرتریا رویاد
میتھا رسنا بھوجن ان سواد[۲]

یعنی غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے سے انسان آنکھوں کی پاکیزگی سے محروم ہو جاتا ہے اور غلاظت میں پھنس جاتا ہے۔ جو انسان زبان کے مزہ کے لئے حرام و حلال کا امتیاز نظر انداز کر دیتا ہے، اس کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے ؛

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کے خصائل بیان کرتے ہوئے یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ چنانچہ مرقوم ہے

پرتریا روپ نہ پیکھے نیتر ۔۔۔۔ سادھ کی ٹہل سنت سنگ ہیت[۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص۴۷۲ و اردو ص۳

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۶۹ و اردو ص۱۱

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۷۴ و اردو ص۲۲

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کے نیک بندے غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ ان کی تمام توجہ اللہ تعالےٰ کے پیاروں کی صحبت میں لگی ہوتی ہے۔

جو لوگ عمداً غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے۔

رے بھاہے رام تم ترے پربھ جانے پرانی
تکے نار پرائیاں لک اندر ٹھانی
سنی دین دکھم تائیں مٹھا مدمانی
کرمی آپو آپنی آپے پچھو تانی
عزرائیل فرشتہ تل پیڑے گھانی[1]

یعنی جو لوگ چھپ چھپ کر غیر عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کریں گے عزرائیل ایسے لوگوں کو بہت سزا دیگا۔

(۲) پر گھر جوہی نیچ صنعات[2]

یعنی جو لوگ غیر محرم عورتوں کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نیچ ہیں۔

(۳) ویل پرائی جو ہیے جیٹرے کرے چوری یاری

....

ہرت نہ سو بھا پلت نہ ڈھوئی اہلا جنم گوائیا[3]

یعنی۔ جو لوگ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھتے ہیں اور چوریاں وغیرہ برائیوں میں مبتلا ہیں۔ وہ اس دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کی رسوائی ہوگی۔ وہ اپنی تمام زندگی ضائع کریں گے۔

---

۱ گورو گرنتھ صاحب گوڑی کی وار محلہ ۵ ص ۳۱۵ اردو ص ۴۷۵

۲ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۲۲ اردو ص ۳۲

۳ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۱۵۵ اردو ص ۲۱۲

(۴) من مکھ بھولے جم کی کان
پر گھر جو ہیہے ہانے ہان [1]

یعنی - من مکھ لوگ صراط مستقیم کو بھول جاتے ہیں۔ اور موت کے فرشتوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ یعنی موت کے فرشتے انھیں سزا دیتے ہیں وہ غیر عورتوں کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ سوائے خسارہ کے انہیں اور کچھ بھی نھیں ملتا۔

(۵) پوبھاو درشٹ پر گرہنگ — جاد بدھ اچر نگ
تج سگل دوہ کرتنگ درتی — بھج چکر دھر سگر نگ [2]

یعنی - اے انسان اگر تجھے نیک اعمال بجالانے کی خواہش ہے تو پھر لالچ سے غیر محرم عورتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی ترک کر دے۔ اور دوسری تمام برائیوں اور برے خیالات کو چھوڑ دے۔ اور خدا تعالے کی پناہ میں چلا جا۔

(۶) ترن تیج پر تریا موکھ ہوہے — سر پیر نہ پچھانیا

انست کام بھال بچھ بھولے پاپ پن نہ پچھانیا ست بہت پکھ ایہہ من گربا رام رتے کھویا

اور امرت مائیا من ڈلے ۔ تو بھگ مکھی جنم و گویا [3]

یعنی - جوانی کے نشہ میں مست ہو کر جو انسان غیر عورتوں کی طرف دیکھتا ہے۔ اور بھلے برے کی کوئی شناخت نھیں کرتا۔ وہ شہوانی خواہشات کی مستی میں نیک و بد کا امتیاز نھیں کرتا۔ بلکہ اولاد اور دولت کو دیکھ کر تکبر کرتا ہے اور دل سے خدا تعالے کی عظمت اور محبت نکال دیتا ہے۔ دوسروں کے مرنے پر اپنے دل میں حساب لگاتا ہے کہ اسے ترکہ میں سے کس قدر حصہ ملے گا۔ ایسا انسان

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ۹۴ وار دو ص ۱۵۰
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری جے دیو ۵۲ وار دو ص ۸۲۶
[3] گورو گرنتھ صاحب سری راگ کبیر ۹۳ اردو ص ۱۱۸

اپنے نفس اور زبان کے مزہ میں خود کو برباد کر رہا ہے۔

گوردگرنتھ صاحب میں بے پردگی اور بدکاری کا آپس میں گہرا تعلق بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے

روپے کا دے دوتی بھوکے ساد ہے گنڈھ
بلیے ماہے گھل مل مل اوسگھے سوڑ پلنگھ

یعنی بدکاری کا بے پردگی سے گہرا تعلق ہے جیسا کہ بھوک کا مزہ ہے بھوک لگی ہو تو سوکھی روٹی بھی بہت مزہ دیتی ہے جس طرح دولتمند کو دولت سے لگاؤ ہوتا ہے اور نیند تنگ جگہ پر بھی آجاتی ہے

سکھ لٹریچر سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ پراچین زمانہ کے سکھوں میں پردہ کا رواج تھا۔ اور وہ اپنی مستورات کو برقعہ بھی پہنایا کرتے تھے۔ چنانچہ سکھوں کی ایک مشہور کتاب "پریم سمارگ" میں مرقوم ہے کہ

"برقعہ ٹوپی پر دیدار ہو۔ اس کے منہ کے آگے جالی ایسی ہو کہ جب ضرورت ہو گرا دی جائے۔ اور جب کھانے وغیرہ کی ضرورت پیش آئے تو اٹھا دی جائے کھلے منہ کا اس طرح برقعہ بنایا جائے"۔ ؎۱

سردار گنڈا سنگھ جی ایم۔ اے بیان کرتے ہیں کہ افغانستان میں موجودہ زمانہ میں بھی سکھ عورتیں مسلمان عورتوں کی طرح پردہ کرتی ہیں۔ اور برقعہ اوڑھتی ہیں ؎۲

غیر عورتوں اور غیر مردوں سے میل جول

گوردگرنتھ صاحب میں غیر عورتوں اور غیر مردوں کے باہمی میل جول اور خلاملا کو بہت ہی ناپسند کیا گیا ہے۔ اور اس کی قباحتیں بھی وضاحت سے بیان کی گئی ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ:

؎۱ پریم سمارگ آٹھواں منتر رہت نامہ ص۳۸

؎۲ افغانستان وچ اک جھیتہ ص۳۴

پرودھن پرداراپرنندہ ان سیوں پریت نوار
چرن کول سیوں رو انتر گور پورے کے آدھار

....

جب لگ جیوہے کلی کال ہیں جن نانک نام سمار

یعنی۔ دوسرے لوگوں کے مال۔ غیر عورتوں سے میل جول اور دوسرے لوگوں کی بے جا نکتہ چینی کرنا ترک کردو۔ اور اپنے دل میں صرف خدا تعالےٰ کی عظمت اور محبت کو ہی جگہ دو۔ اور جب تک اس دنیا میں زندہ رہو۔ اپنے خالق و مالک اور اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کرتے رہو۔

(۲) فرید اا بھ رس گندلاں دھریاں کھنڈ لواڑ
اک راہے دے رہ گئے اک رادھی گئے اجاڑ

یعنی فرید جی کہتے ہیں کہ غیر محرم عورتیں غیر محرم مردوں کے لئے کھانڈ میں لپٹی ہوئی زہر کی گندلیں ہیں۔ بعض لوگ تو ان گندلوں کو بوتے بوتے رہ گئے۔ یعنی ان سے تعلقات قائم کرتے کرتے ان میں غرق ہو گئے ہیں۔ اور بعض بو کر اجاڑ گئے ہیں۔ یعنی انہوں نے بالکل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک کا صاف مطلب یہ تھا کہ کوئی بھی شخص کسی غیر محرم عورت سے میل جول نہ رکھے۔ اور اسے اپنے لئے کھانڈ میں لپٹی ہوئی زہر خیال کرے۔ اور اس سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ بعض سکھ ودوانوں نے "وس گندلاں" کے معنی بیان کرتے وقت خواہ مخواہ کی الجھنیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ صاف بات یہ ہے کہ ہر غیر عورت ہر غیر مرد کے لئے زہر ہے۔ گو وہ بظاہر اسے بھلی ہی معلوم ہو رہی ہو۔ کیونکہ اس سے میل جول کا نتیجہ ہلاکت ہوگا۔

لہ گورو گرنتھ صاحب۔ راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۷۹ و اردو صفحہ ۵۱ ۵
لہ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید صفحہ ۱۳۷۹ و اردو صفحہ ۲۱۶

ان میں عورتوں کی کوئی توہین نہیں کی گئی۔ بلکہ نہائت عمدگی سے ان کی عصمت کی حفاظت کی گئی ہے:

بدکاری

بدکاری ایک بہت بڑی بداخلاقی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس کی جابجا مذمت کی گئی ہے۔ اور اسے ایک ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ:

(۱) نمکھ کام سواد کارن — کوٹ دِنس دکھ پاوہیں
گھری محت رنگ مانے — پھر بہر بہر پچھوتاہیں
اندھے چیت ہر ہر رائیا — تیرا سو دِن نیڑے آئیا
پلک درشٹ دیکھ بھولو — آک نیم کو تو مر
جیسا سنگ بسیر سیوں ہے رے — تیسو ہی ایہہ پر گرہہ
بیری کارن پاپ کرتا — برت رہی امانا
چھوڈ جاہہ تن ہی سیوں تنگ — ساجن سیوں پیرانا
سگل سنسار لہے بدھ بیاپڑ — سو اُبریو جس گور پورا
کہو نانک بھو ساگر تریئو — بھیئے پنیت سریرا[۱]

یعنی ایک پل کی بدی کے مزہ کے لئے انسان کروڑوں دنوں تک چلنے والا لمبا دکھ اٹھاتا ہے۔ اور تھوڑا عرصہ تو خوشی منا لیتا ہے۔ لیکن پھر لمبے عرصہ تک پچھتاتا رہتا ہے۔ اے اندھے خداتعالے کا ذکر کر۔ تیرا وقت قریب آگیا ہے۔ ایک پل کے نظارہ کو دیکھ کر تو بھول گیا ہے۔ اصل میں یہ بدی تو آک کی طرح زہریلی اور نیم کی مانند کڑوی ہے۔ اور تمے کی طرح بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے بھائیو جس طرح ایک سانپ کے ڈسنے سے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح غیر عورتوں سے بدی کرنے سے

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ص۴۰۳ و انند ص۶۱۸

انسان پاک ہو جاتا ہے۔ جو لوگ پورے گورو کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ حقیقی پاکیزگی کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اس دنیا سے کامیاب اور کامران جاتے ہیں

(۲) پر تریا راون جاہے سیبئ تاں لاہیئے
نت پرت ہرے پر درب چھدر کت ڈھاکئے[1]

یعنی۔ جو لوگ غیر عورتوں سے بدکاری کرنے کے لئے جاتے ہیں وہ قابل سزا ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ دوسروں کا مال چوری کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کے جرم کب تک چھپ سکتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن وہ بری طرح ننگے ہو جاتے ہیں۔

(۲) گھر کی نار تیاگے اندھا | پر ناری سیوں گھالے دھندا
جیسے سنبل دیکھ سوا گجانا | انت کی بار موآ لپٹانا
پاپی کا گھر اگنے ماہیں | جلت رہے مٹوے کب ناہیں
ہر کی بھگت نہ دیکھے جائے | مارگ چھوڈ امارگ جائے
مولوں بھولا آوے جائے | امرت ڈار لاد بکھ کھائے[2]

یعنی۔ جو شخص اپنے گھر کی عورت کو ترک کرکے غیر عورتوں سے بدکاری کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جس طرح طوطا درخت پر بیٹھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر اس سے لپٹ کر آخر مر جاتا ہے۔ اسی طرح غیر عورتوں سے بدکاری کرنے والے گناہ گار کا گھر آگ میں ہو گا۔ اور وہاں ہمیشہ جلتا رہے گا۔ اس کی آگ ٹھنڈی نہ ہو گی۔ وہ خدا کی عبادت سے بھی دور رہے گا۔ اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی میں مبتلا ہو گا۔ اور خدا تعالے کو بھلا کر وہ بھٹکتا رہے گا۔ یعنی وہ امرت کو تو پھینک دیتا ہے۔ اور زہر سے لپٹ جاتا ہے۔ اور اسے لاد کرلے آتا ہے۔

(۲) من مکھ میلی کامنی کلکھنی کو نار
پر چھوڈ گھر اپنا پر پور رکھے نال پیار

---

[1] گورو گرنتھ صاحب پھنے صفحہ ۱۳۶۲ وارد و صفحہ ۲۰۵۱
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں نام دیو صفحہ ۱۱۶۵ وارد و صفحہ ۱۸۰۹

ترشنا کدے نہ چوکئی جلدی کرے پکار

نانک بن ناویں کروپ کسوہی پر ہر چھوڈی بھتار[1]

یعنی۔ من مکھ اور گندی عورت کا یہ طریق ہے کہ وہ اپنے خاوند کو گھر میں چھوڑ آتی ہے اور غیر مردوں سے محبت کرتی ہے۔ ایسی بدکار عورت کی نفسانی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ اور وہ آگ میں پڑ کر جلتی ہوئی چیخ اور پکار کرتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ بغیر یاد الہٰی کے وہ بدصورت اور بدشکل ہے۔ اور اس کا خاوند اسے چھوڑ دیتا ہے۔

(۵) بہ بن کیا تس دھن سیدگارا | پر پر راتی خصم وسارا

جیوں ویسوا پوت باپ کو کہیئے | تیوں پھوکٹ کار وکارا ہے[2]

یعنی جس عورت کا خاوند نہیں ہے۔ اس کے لئے ہار سنگار کرنا کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے۔ ایسی عورت دوسرے لوگوں سے محبت کرتی ہے اور اپنے خاوند کو بھول جاتی ہے۔ جس طرح ایک کنچنی عورت کے بیٹے کا باپ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کون ہے اسی طرح خدا تعالےٰ سے دور لوگوں کے جملہ کام فضول اور بے فائدہ ہوتے ہیں

(۶) پچی سرت نام نہیں۔ پتے ہو میں کرت گوایا

پر دھن پرناری رت نندہ بکھ کھائی دکھ پایا

شبد نہیں چین بھے کرٹ چھوٹے منمکھ مایا مایا

اجگر بھار لدے ات بھاری مر جنمے جنم گوایا[3]

یعنی جو لوگوں کی توجہ صحیح رنگ میں خدا تعالےٰ کی عبادت کی طرف نہیں ہے۔ وہ خود پسندی کا شکار ہو کر اپنا سب کچھ ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے مال ہتیانے غیر محرم عورتوں سے بدکاری کرنے اور نیک لوگوں کی بے جا مخالفت کرنے پر کمربستہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب دار سری راگ شلوک محلہ ۲ صفحہ ۸۹ وار ادو صفحہ ۱۱۳

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۲۹ دار ادو صفحہ ۱۹۲۹

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ا صفحہ ۱۲۵۵ دار ادو صفحہ ۲۰۰۴

ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ زہر سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور دکھ اٹھاتے ہیں اور خدا تو کے کلام کو شناخت کر کے مناقعت کو نہیں چھوڑتے۔ ان کے دل اور زبان پر دولت ہی دولت ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت دولت کا خیال ہی کرتے ہیں۔ اور ان کی باتیں بھی دولت سے متعلق ہی ہوتی ہیں ان پر بہت بوجھ لادا جاتا ہے۔ اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح ان کی تمام زندگی رائیگاں جاتی ہے

(۷) پر دھن پر دارا پر ہری تاں کے نکٹ بسے نر ہری
جو نہ بھجنتے نارائنا تن کا یں نہ کرول در تسال[1]

یعنی۔ جو لوگ غیروں کے مال و دولت اور غیر محرم عورتوں سے دُور رہتے ہیں۔ اور ان سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔ اللہ تعالےٰ ان کے قریب ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے مقرب بن جاتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ میں ان کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے

امانت میں خیانت

گورد گرنتھ صاحب میں امانت میں خیانت کو ایک بداخلاقی بیان کیا گیا ہے۔ اور اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ جس کی امانت ہو اسے ہر حالت میں واپس کر دینا چاہئے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

اگنت ساہ اپنی دے راس — کھات پیت برتے انداماس
اپنی امان کچھ بہر شاہ لیئہ — اگیانی من روس کریہ
اپنی پرتیت آپ ہی کھووے — بہر اس کا بسواس نہ ہووے
جس کی وست تس آگے راکھے — پربھ کی آگیا منے ماتھے
اس تے چوگن کرے نہال — نانک صاحب سدا دیال[2]

---

[1] گورد گرنتھ صاحب راگ بھیروں نامدیو ۹۳ وادورت ۱۸۵۶ اور گورد گرنتھ صاحب سکھمنی گوڑی محلہ ۵ شلوک ۲۶۸ اردو صفحہ ۹۵

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں امانت کو واپس کرنے کی تلقین کی گئی ہے
ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

پرائی امان کیوں رکھیئے دتے ہی سکھ ہوئے

....

دست پرائی آپ گرب کرے مورکھ آپ گنائے[1]

یعنی دوسروں کی امانتیں ادا کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ اس لئے انھیں ادا کر دینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص دوسروں کی چیز کو اپنی سمجھے گا۔ وہ پرلے درجے کا احمق ہو گا۔

چوری اور ڈاکہ

کسی دوسرے شخص کی چیز کو بغیر اس کی مرضی اور اجازت کے لے لینا یا زبردستی چھین لینا چوری اور ڈاکہ کہلاتا ہے اور اخلاقی لحاظ سے یہ بھی ایک ناپسندیدہ فعل ہے گورو گرنتھ صاحب میں بھی چوری اور ڈاکہ کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

اسنکھ چور حرام خور اسنکھ امر کر جاہیں زور
اسنکھ گل وڈھ ہتیا کماہیں اسنکھ پاپی پاپ کر جاہیں[2]

یعنی۔ بے شمار لوگ زور اور طاقت سے دوسروں پر اپنا حکم چلاتے ہیں اور بے شمار لوگ چوریاں کر کے حرام خوریاں کرتے ہیں۔ اور بے شمار لوگ گناہ کماتے ہیں۔ اور دوسروں کے گلے کاٹتے ہیں۔

(۲) ہوں تدھ آکھاں میری کائیا تو سن سکھ ہماری

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۱۲۴۹ اردو صفحہ ۹۰-۱۹۹۵

[2] جپ جی صفحہ ۴ اردو صفحہ ۴

نندہ چندہ کرے پرائی جھوٹی لا اعتبـاری
ہنس چلیا توں پچھے رہیے چھٹڑ ہوئیے ناری
توں کائیاں رہیے سستر ندھ کیا کرم کمائیا
کر چوری میں جان کچھ لیا تاں من بھلا بھائیا
ہلت نہ سوبھا پلت نہ ڈھوئی ابلا جنم گوائیا[1]

یعنی ۔ اے میرے دل میں تجھے ایک نصیحت کرتا ہوں ۔ تو کسی دوسرے کی بیجا مخالفت سے باز آ ۔ اور کسی کی چغل خوری نہ کر ۔ اور نہ کسی غیر عورت سے کسی قسم کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر ۔ اور نہ دوسروں کا مال چوری کرنے کی طرف ہی مائل ہو چوری کرنے والا انسان جب چوری کے ذریعہ مال حاصل کرتا ہے تو بہت خوش ہوتا ہے لیکن اس کی یہ خوشی وقتی ہوتی ہے ۔ کیونکہ اس کی دنیا بھی اور آخرت بھی خراب ہو رہی ہے ۔ اور زندگی رائیگاں جا رہی ہے ۔

(۳) ہٹ پٹن بچ مندر بھنے کر چوری گھر آوے
اگوں دیکھے پچھوں دیکھے تجھ تے کہاں چھپاوے[2]

یعنی جب کوئی چور دوسروں کی دوکانیں اور پختہ مکان توڑ کر چوری کرتا ہے ۔ اور چوری کا سامان لے کر گھر آتا ہے ۔ تو آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھ دیکھ کر چلتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہ رہا ہو ۔ مگر اے مولا وہ تجھ سے خود کو کیسے چھپا سکتا ۔ کیونکہ تو اس کی حرکت کو دیکھ رہا ہوتا ہے ۔

(۴) چور صلاحے چیت نہ بھیجے جے بدی کرے تاں تو نہ پچھیجے
چور کی ہامی بھرے نہ کوئے چور کیا چنگا کیوں ہوئے
سن من اندھے کتے کوڑیار بن بولے بجھیے سچیار

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۱۵۵ وا ردو ص ۲۱۱
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص ۱۵۹ واردو ص ۲۱۷

چور سوالئو چور سیانا کھوٹے کا اِک دگاناں

بے ساتھ رکھیئے دیکھے رلائے جاں پرکھیئے کھوٹا ہوئے جائے[1]

یعنی۔ چور کی ضمانت کوئی نہیں دیتا۔ کیونکہ چور سے اچھے کام سرزد نہیں ہو سکتے اے میرے اندھے کتے اور سراپا جھوٹ دل۔ سن۔ بغیر باتیں بنائے سچے خدا کی پہچان کر۔ چور خواہ خوبصورت ہو اور بہت ہوشیار اور عقلمند بھی ہو تب بھی یہ کھوٹا ہے۔ اور اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کھوٹے سکے کو اگر کھرے سکے میں ملا بھی دیا جائے تو بھی جب پرکھ ہوگی کھوٹا صاف نظر آ جائے گا۔

(۵) چوراں یاراں تے کوڑیاراں خرابا دے کار[2]

یعنی چوریاں اور یاریاں کرنے والے لوگوں کے لئے انجام کار خرابی ہے۔ وہ سکھ اور آرام نہیں پا سکتے۔

(۶) چوراں یاراں زنڈیاں کٹناں دیباں

بیدنیاں کی دوستی بیدنیاں کا کھان

صفتی سار نہ جانتی سدا سے شیطان

گدھوں چندن کھریئے بھی ساہو سو پان

نانک کوڑے کتئے کوڑا تنیئے تان

کوڑا کپڑ پھیئے کوڑ بہنین مان[3]

یعنی۔ چوریاں۔ یاریاں اور اسی قسم کی دوسری برائیاں کرنے والوں کی آپس میں مجلس ہوتی ہے اور بے ایمانوں کی دوستی بے ایمانوں سے ہوتی ہے بلکہ ان کا کھانا پینا بھی اکٹھا ہی ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی حمد سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ا ص۶۶۲ و اردو ص۱۰۳۸

[2] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا ص۴۶۶ : اردو ص۷۲۱

[3] گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ا ص۷۹۰ و اردو ص۱۲۵

ان میں شیطان بس رہا ہوتا ہے۔ اگر گدھے کو چندن بھی ملا جائے۔ تو پھر بھی وہ راکھ کی طرف ہی رجوع کرے گا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جھوٹ کے کاتنے سے جھوٹ کی تانی ہی تیار ہوتی ہے۔ اور جھوٹ کا کپڑا آپ کر پہننے کا گھمنڈ کرنا جھوٹا ہے یعنی جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی ثمرہ ملے گا۔

رہا ہیر نہ کیا پوران سن کیا ان پاونی بھگت نہیں اپجی بھوکھے دان نہ دینا

کام نہ بسریو کرودھ نہ بسریو	لوبھ نہ چھوٹیو دیوا
پر نندہ مکھ تے نہیں چھوٹی	نپھل بھئی سب سیوا
باٹ پاڑ گھر موس بیرانو	پیٹ بھرے اپرادھی
جنہہ پرلوک جائے اپ کیرت	سوئی اودیا سادھی
ہنسا تو من تے نہیں چھوٹی	جیا دیا نہیں پالی
پرمانند سادھ سنگت مل	کتھا پنیت نہ چالی[1]

یعنی۔ اے انسان تو نے پران شکر کیا ہے۔ تو نے غیر فانی خدا تعالےٰ کی عبادت بھی نہیں کی۔ اور بھوکے کو کچھ خیرات نہیں دی۔ بلکہ شہوانی خواہشات غصہ اور دوسروں کی بے جا مخالفت بھی ترک نہیں کی۔ اس طرح تیرے اعمال ضائع جائیں گے۔ اور تو نے راہ گیر مسافروں اور لوگوں کے گھروں پر ڈاکے ڈال ڈال کر اپنا پیٹ بھرا ہے اور گناہوں کا مرتکب ہوا ہے جس سے آخرت میں تیری رسوائی ہوگی۔ اس تعلیم پر تو نے عمل کیا ہے۔ تیرے دل سے خونخواری نہیں گئی۔ اور نہ لوگوں پر رحم ہی آیا ہے۔ پرمانند بھگت کہتے ہیں کہ نیک لوگوں کی صحبت میں آکر بھلی اور پاکیزہ باتوں پر عمل نہیں کیا۔

دھوکہ اور فریب

کسی دوسرے شخص کا مال دھوکہ سے ہتیا لینا بھی ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ پرمانند صفحہ ۱۲۵۳ و اردو صفحہ ۲۰۰۲

گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ ذیل شبدوں میں اس کی بھی مذمت کی گئی ہے

(۱) ڈلو پچ کرا مد پھر ہے مورکھ گوارا
سب کچھ دے رہیا ہر دیون ہارا

....

کھوٹ نہ کیچئی پربھ پرکھنہارا
کوڑ کپٹ کما ندو ڑے جنمے سنسارا
سنسار ساگر تن تریا جنی ایک دھائیا
تج کام کرودھ انند نندہ پربھ سرنائی آئیا[1]

یعنی۔ اے بے وقوف تو دھوکہ بازی کرکے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ حالانکہ رازق خدا ہر ایک کو سب کچھ دے رہا ہے...... کسی سے بھی کوئی دھوکہ بازی نہ کرو خدا تعالےٰ ہر ایک کی پرکھ کرتا ہے۔ جھوٹ اور فریب کرنے والے انسان اس دنیا میں بھی بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور کنارے کو وہی لوگ پاتے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی لئے میں نفسانی شہوت۔ غصہ اور قابلِ احترام بزرگوں کی مخالفت کو ترک کرکے خدا تعالےٰ کے قدموں پر آ گرا ہوں۔

(۲) بلو پچ کرے نہ جانے لا بھے سو دھورت نھیں موڑھا
سوارتھ تیاگ اسارتھ رچیو نھیں سمرے پربھ روڑا[2]

یعنی۔ دھوکہ کرنے والے نھیں جانتے کہ ان کا فائدہ کس میں ہے۔ وہ خدا کے پیارے نھیں بلکہ بے وقوف ہیں ایک فائدہ مند اور سود مند باتوں کو ترک کرکے خسارہ والی باتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ پاک خدا تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتے۔

(۳) آس کرے سب لوک بہو جیون جاتیا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صـ۴۶۱ اردو صـ۱۳
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۵ صـ۱۲۲۱ و اردو صـ۱۹۲۹

نت جیون کو چت گڑھ منڈپ سوا ریا
دل وچ کر اپا ونا ٹیا ہر آئیا
جم کال ہالے سانس آد گھٹے بتا لیا
نانک گر سرنا ڈ ابرے ہر گور رکھوالیا[1]

یعنی سب لوگوں کو زیادہ زندہ رہنے کی خواہش ہے۔ اور اس لمبی زندگی کی خواہش کے پیش نظر ہی وہ اپنے قلعے اور محل سنوارتے رہتے ہیں اور دھوکہ بازی کر کے دوسروں کے مال ہتھیا لیتے ہیں۔ مگر موت کے فرشتے ان کے سانس گن رہے ہیں۔ اور ان بے وقوفوں کی زندگی قدم قدم پر گھٹ رہی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو لوگ مرشد کامل کے قدموں پر جا گرتے ہیں وہی فلاح پاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۴) کاچی دیہہ موہ پھن باندھی سٹھ کٹھور کچیل کگلیانی
دھاوت بھرمت رہن نہیں پاوت پار برہم کی گت نہیں جانی
جوبن روپ مائیا مدماتا بچرت بکل بڈو ابھمانی
پردھن پراپاد ناری نندہ یہ میٹھی جیاں ماہ ہمانی
بلو بچ چھپ کرت اپاو دیکھت سنت پربھ انتر جامی
سیل دھرم دیا سچ ناسی آئیو سرن جیاں کے دانی
کارن کرن سمرتھ سری دھر راکھ لیو نانک کے سوامی[2]

یعنی ایک تو ہمارا جسم پہلے ہی کچا ہے۔ دوسرے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ میں بیوقوف پتھر دل گندہ اور جاہل ہوں میرا دل بھٹکتا رہتا ہے کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا۔ میں بہت متکبر اور بے عقل ہوں۔ غیروں کے مال و دولت۔ دوسروں کے لڑائی جھگڑے۔ غیر محرم عورتوں

---

[1] گورو گرنتھ صاحب دار سارنگ محلہ ۴ صفحہ ۱۲۴۸ واردو صفحہ ۱۹۹۱
[2] گورو گرنتھ صاحب سوہیئے محلہ ۵ صفحہ ۱۳۸۷ واردو صفحہ ۲۱۷۵

عورتوں اور دوسروں کی بے جا مخالفت۔ یہ باتیں ہی مجھے بھلی معلوم ہو رہی ہیں۔ میں چھپ چھپ کر ٹھگیاں اور دھوکہ بازیاں کرتا ہوں لیکن دلوں کا جاننے والا خدا تعالےٰ سب کچھ جانتا ہے اور سنتا ہے۔ مجھ میں بھلائی۔ شرافت اور پاکیزگی رتی بھر بھی نہیں ہے۔ اے لوگوں کو زندگی دینے والے میں تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اے خدا تعالےٰ تو قادر مطلق ہے۔ اے نانک کے مالک تو ہمیں بچا لے۔

ہاتھ۔ پاؤں اور آنکھ۔ کان وغیرہ اعضأ کے استعمال سے متعلق تعلیم

انسان کو اللہ تعالےٰ نے ہاتھ پاؤں اور آنکھ۔ کان وغیرہ اعضا عطا کئے ہیں۔ ان کا صحیح استعمال اخلاق ہے اور غلط بد اخلاقی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں انسان کے ہاتھ۔ پاؤں اور آنکھ کان وغیرہ اعضا کے متعلق بھی بہت عمدہ رنگ میں تعلیم دی گئی ہے۔ اور ان کے غلط اور صحیح استعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پہلی بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے یہ اعضأ انسان کو مختلف کاموں کے لئے عطا کئے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

جیو اُپائے تن ساجیا رکھیا بنت بنائے
اکھیں دیکھے جہوا بولے کنی سرت سمائے
پیری چلے ہتھیں کرنا دتا پینے کھائے
جن رچ رچیا تسے نہ جانے اندھا اندھ کمائے
جاں بھجے تاں ٹھیکر ہووے گھاڑت گھڑی نہ جائے
نانک گور بن ناہیہ پت بن پار نہ جائے[1]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی روح اور جسم دونوں کی تخلیق کی ہے اور دیکھنے کے لئے آنکھیں بولنے کے لئے زبان۔ سننے کے لئے کان۔ چلنے کے لئے پاؤں اور محنت

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلا ۱ صفحہ ۱۳۸ و اردو صفحہ ۱۸۶

مزدوری کے لئے ہاتھ عطا کئے ہیں لیکن جس خالق و مالک نے اسے یہ اعضاء دیئے ہیں یہ اس کی شناخت سے محروم ہے اور ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہے۔ جب مر جائے گا تو پھر اسے دوبارہ زندگی نہ مل سکے گی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ انسان کو گورو کے بغیر عزت نہ مل سکے گی۔ اور عزت کے بغیر سرخروئی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

اس پانی تے جن تو گھڑیا ماٹی کا لے دیہر اکریا [1]

....

دیکھن کو نیتر سنن کو کرنا ہست کماون باسن رسنا
چرن چلن کو سر کیو میرا من تس ٹھاکر کے پوجہ پیرا [2]

یعنی۔ اے انسان تیری پیدائش اللہ تعالیٰ نے معمولی پانی (نطفہ) سے کی ہے۔ اور مٹی سے تیرا جسم تیار کیا ہے۔ اور تجھے دیکھنے کے لئے آنکھیں، سننے کے لئے کان محنت مزدوری کے لئے ہاتھ۔ سونگھنے کے لئے ناک۔ بولنے کے لئے زبان چلنے کے لئے پاؤں دیئے ہیں۔ اور تیرا سر بھی اونچا کیا ہے۔ اے دل جس خدا تعالیٰ نے یہ سب کچھ عطا کیا ہے۔ اس کے حضور سجدہ شکر ادا کرتا رہ

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر ایک انسان ہاتھ پاؤں اور آنکھ۔ کان وغیرہ کا محتاج ہے۔ ان اعضاء کے بغیر انسان نہ چل پھر سکتا ہے۔ اور نہ کچھ دیکھ سکتا ہے۔ نہ کسی کی بات ہی سن سکتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس حقیقت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:-

بن جہوا کہاں کو بکتا — بن سروتا کہاں کو سنتا
بن نیترا کہاں کو پیکھے — نام بنا نر کہیں نہ لیکھے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ صفحہ ۹۱۳ و اردو صفحہ ۱۴۲۶

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۳۹ و اردو صفحہ ۱۸۲۳

یعنی ۔ بغیر زبان کے کوئی بول نہیں سکتا ۔ بغیر کانوں کے کوئی شخص بات سن نہیں سکتا ۔ اور بغیر آنکھوں کے دیکھ نہیں سکتا ۔

گورو گرنتھ صاحب میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا آ جاتا ہے ۔ جبکہ اس کے یہ اعضا مضمحل ہو جاتے ہیں ۔ اور وہ ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے ۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

چوتھے پہرے رین کے ونجاریا مترا بردھ بھیا تن کھین
اکھی اندھ نہ دیسئی ونجاریا مترا کنی سنے نہ دین
اکھی اندھ جیبھ رس ناہیں رہے پرا کو تانا
گن انتر ناہی کیوں سکھ پاوے من مکھ آون جانا
کھڑ پکی کڑ بھجے جنسے آئے چلے کیا مان
کہو نانک پرانی چوتھے پہرے گورمکھ شبد پچھان[1]

یعنی ۔ انسان اپنی زندگی کے چوتھے دور میں داخل ہونے پر بوڑھا اور ضعیف ہو جاتا ہے ۔ اس وقت اس کے آنکھ کان اور زبان وغیرہ اعضاء اسے جواب دے جاتے ہیں ۔ ایسی حالت میں پہنچنے پر من مکھ انسان بہت دکھ اٹھاتے ہیں ۔

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے :-

فریدا اکھیں دیکھ پتینیاں سن سن رینے کن
ساکھ پکندی آئی آ ہور کریندی ون[2]

یعنی ۔ بڑھاپے میں انسان کی آنکھیں اور کان وغیرہ اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں ۔

گورو گرنتھ صاحب میں ہاتھ پاؤں اور آنکھ ۔ کان وغیرہ اعضاء سے متعلق یہ بات بھی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۷۶ و اردو صفحہ ۹۴

[2] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید صفحہ ۱۳۷۸ و اردو صفحہ ۱۱۱۲

بیان کی گئی ہے کہ ان کا صحیح اور غلط استعمال کیا ہے۔ اور انسان کو بالصراحت بتایا گیا ہے کہ اگر وہ ان اعضاء کو غلط رنگ میں استعمال کرے گا۔ تو یہ بات اس کے لئے نتائج کے لحاظ سے بہت بُری ہوگی۔ جو اس کے لئے کسی صورت میں بھی فائدہ مند ثابت نہ ہوگی۔ اور ان کا صحیح رنگ میں استعمال اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا وارث بنا دے گی۔ جس سے اس کا دین بھی اور دنیا بھی سدھر جائیگی ذیل میں ہم اس سلسلہ میں چند ایک شبد پیش کرتے ہیں۔

غلط استعمال

گورو گرنتھ صاحب میں ان اعضا کے غلط استعمال سے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

ستھ سرون پر نندہ سے	ستھ ہت پر درب کو ہرے
ستھا نیتر پر تریا رد یاد	ستھا رسنا بھوجن سواد
ستھا چرن پر بکار کو دھاوے	ستھا من پر لوبھ لوبھاوے
ستھ تن نہیں پر اپکارا	ستھا باس لیت بکارا
بن بوجھے سب بھیٹے	پھل دیہہ نانک ہر ہر نام لئے[1]

یعنی کانوں کا غلط استعمال دوسروں کی نندہ سننا ہے۔ ہاتھوں کا غلط استعمال دوسرے کا مال چوری کرنا ہے۔ آنکھوں کا غلط استعمال غیر محرم عورتوں کا دیکھنا ہے۔ زبان کا غلط استعمال اسے کھانے پینے میں ہی لگائے رکھنا ہے۔ پاؤں کا غلط استعمال برائیوں کی طرف دوڑنا ہے۔ اور دل کا غلط استعمال لالچ میں مبتلا ہونا ہے۔ وہ جسم بے کار ہے جو دوسروں کے کام نہیں آتا۔ اور ناک کا غلط استعمال فضول اور لغو چیزوں کا سونگھنا ہے۔ اگر کوئی انسان خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرتا۔ وہ ان اعضا کو صحیح رنگ میں استعمال ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اس کی عبادت میں لگ جاتا ہے۔ تو اس

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ۲۶۹ دار دو ۸۰۹

کا جسم اور تمام اعضاء کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

من کا سوتک لوبھ ہے جہوا سوتک کوڑ
اکھیں سوتک دیکھنا پر تریا پر دھن روپ
کنی سوتک کن پے لا اعتباری کھائے
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پور جائے[1]

یعنی۔ لوبھ دل کی غلاظت (سوتک) ہے۔ اور جھوٹ سے انسان کی زبان گندی ہو جاتی ہے۔ اور آنکھوں کی پلیدگی غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا ہے۔ اور کانوں کی ناپاکی دوسروں کی چغل خوری سننا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح انسان اخروی استرا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

صحیح استعمال گورو گرنتھ صاحب میں آنکھ۔ کان اور ہاتھ، پاؤں وغیرہ اعضائے کے صحیح استعمال سے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

ہرت پنیت ہوئے تت کال | بنس جائے مایا جنجال
رسنا رمہو رام گن نیت | سکھ پاوہو میرے بھائی میت[2]

یعنی۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی حمد بیان کرتے رہتے ہیں۔ ان کے تمام دکھ درد دور ہو جاتے ہیں۔ اور ہاتھ اور زبان بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور انھیں بھی خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

کرنی سنیئے جس گوپال | نینی پیکھت سادھ دیال
رسنا گن گاوے بے انت | من میں چتوے پورن بھگونت

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲ و صفحہ ۳۴۰
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۱۸۵ اردو صفحہ ۲۶۱

ہت چرن سنت ٹہل کمائیے نانک ایہہ سنجم پربھ کرپا پائیے[1]

یعنی۔ کانوں کا صحیح استعمال خدا تعالے کی حمد سننا ہے۔ آنکھوں کا صحیح استعمال خدا تعالے کے نیک بندوں کا دیدار کرنا ہے۔ اور زبان کا صحیح استعمال خدا کی حمد کے گیت گانا ہے۔ اور دل میں خدا تعالے کا دھیان کرنا ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کا صحیح استعمال ان سے خدا تعالے کے نیک بندوں کی خدمت کرنا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ اس طرح اپنے اعضاء کا صحیح استعمال انسان اللہ تعالے کے فضل سے ہی کر سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:-

الہی ہمارے سپھل کاج اپنے داس کو لیہو نواز

چرن سنتاں ماتھ مور نین درس پیکھوں نس مور

ہست ہمرے سنت ٹہل پران من دھن سنت بہل[2]

یعنی۔ ہمارے کامیاب کام یہی ہیں۔ کہ ہم نے اپنا ماتھا نیک لوگوں کے قدموں پر جھکا دیا ہے۔ اور دن رات ہم اپنی آنکھوں سے ان کے درشن بھی کر رہے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ ان کی خدمت میں لگا رہے ہیں۔ اور اپنی جان و مال ان کی بھینٹ چڑھا دی ہے۔

سچ اور جھوٹ

اخلاقیات میں سچ اور جھوٹ کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور ہر بااخلاق قوم کو سچ سے بے حد لگاؤ اور جھوٹ سے انتہائی نفرت ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۹۹ واردو صفحہ ۲۴۹

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مالی گوڑا محلہ ۵ صفحہ ۹۸۶ واردو صفحہ ۱۵۸۱

(۱) سچ اورے سب کو اوپر سچ اچار[1]

یعنی سچائی کا مقام سب سے بلند ہے۔ لیکن جو لوگ اس سچائی کو اپنے عمل سے دنیا میں ظاہر کرتے ہیں وہ اس سے بھی بالا ہیں

(۲) سچ سبھناں ہوئے دارو پاپ کڈھے دھوئے
نانک وکھانے بینتی جن سچ پلے ہوئے[2]

یعنی سچائی تمام گناہوں کا علاج ہے۔ جو لوگ اس پر قائم ہو جاتے ہیں۔ اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دیتے ہیں۔ ان کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔

(۳) سچ پورانا ہوئے ناہیں سیتا کوے نہ پاٹے
نانک صاحب سچو سچا تچر جاپی جاپے[3]

یعنی سچائی کبھی بھی پرانی اور بوسیدہ نہیں ہوتی۔ یہ ہمیشہ تر و تازہ رہتی ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ جب تک انسان ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اس سچائی کو محسوس کرتا ہے۔

(۴) سچ پورانا تا تھیئے نام نہ میلا ہوئے[4]

یعنی سچائی کبھی بھی پرانی نہیں ہوتی۔ اور نہ خدا تعالےٰ کا نام ہی کبھی بوسیدہ ہوتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ان مندرجہ بالا اقوال میں ایک رنگ میں سچائی کی تعریف بیان کر دی گئی ہے۔ تاکہ اسے آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

گورو گرنتھ صاحب میں نیک لوگوں کا طریق یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ سچ بولتے

---

۱ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص۶۲ و اردو ص۴۶
۲ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص۴۶۸ و اردو ص۴۲۵
۳ گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۱ ص۹۵۵ و اردو ص۱۰۲۹
۴ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۳ ص۱۲۴۸ و اردو ص۱۱۹۹

ہیں اور لوگوں سے پیار کرتے ہیں یعنی ان کی سچائی لوگوں سے محبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔
جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

سچ بولے بلاوے پیارے[1]

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا قول کی یوں
تشریح کی گئی ہے :۔

"خدا کا نیک بندہ سچ بولتا ہے۔ کیونکہ یہ سچ اسے پیارا ہوتا ہے"
یعنی۔ سچ بولنے کی تعین کرنے والی چیز پیار ہے۔ اور وہ کسی دکھ دینے
کی غرض سے سچ نہیں بولتا۔ بلکہ اس لئے بولتا ہے کہ وہ پیار کرتا ہے[2]
ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے :۔

سچ سہاوا کاڈھیئے کوڑے کوڑی سوئے
نانک ورلے جانیئے جن سچ پلے ہوئے[3]

سچ پسند کیا گیا ہے اور جھوٹے کو جھوٹا کہتے ہیں نانک جی کہتے ہیں کہ بہت
کم ایسے لوگ ہیں جو سچائی کو قبول کرتے ہیں۔

(۲) جس دے اندر سچ ہے سو سچا نام مکھ سچ الائے
اوہ ہر مارگ آپ چلدا ہورناں نوں ہر مارگ لائے[4]

گورو گرنتھ صاحب میں سچائی پر چلنے کا نتیجہ حقیقی عزت اور کامیابی کا حاصل ہونا
بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے :۔

(۱) کام کرودھ نہ موہیئے بنسے لوبھ سوآن
سچے مارگ چلدیاں استت کرے جہان[5]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ا صفحہ ۱۳۲۸ و اردو صفحہ ۲۱۳ [2] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۲۸
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ رومند ۱۱ اردو صفحہ ۱۷۵ [4] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۴ صفحہ ۱۴۱ و اردو صفحہ ۱۸۹
[5] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ صفحہ ۱۳۶ و اردو صفحہ ۱۸۲

یعنی۔ انسان کو کام کرودھ اور لوبھ وغیرہ بُری عادتوں سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیئے کیونکہ ان کا نتیجہ ذلت اور خواری ہے۔ اور یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کو دنیا میں حقیقی عزت سچائی پر قائم رہنے سے ہی حاصل ہو گی۔

(۲) کوڑ نکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی[1]

......

کوڑ نکھوٹے نانکا سچ کرے سو ہوئی[2]

یعنی۔ جھوٹ ناکام رہیگا۔ اور آخری فتح سچائی کو ہی حاصل ہو گی۔

گُورو گرنتھ صاحب میں اور بھی متعدد مقامات پر سچائی کی تعریف اور جھوٹ کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

(۱) کوڑ بول مردار کھائے	اوری نوں سمجھاون جائے
مٹھا آپ مہائے ساتھے	نانک ایسا آگو جاپے[3]

یعنی۔ جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ مردار کھاتے ہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

(۴) تول سچا صاحب سچ ہے سچ سچے بھاوے
جو نِت سچ صلاحدے تن جم کنکر نیڑ نہ آوے
تن کے مکھ درابلے جن ہر ہردے سچا بھاوے
کوڑیار پچھاڑ سٹیئن کوڑ ہردے کپٹ مہا دکھ پاوے
منہ کالے کوڑیار ال کوڑیار کوڑو ہوئے جاوے[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ا صفحہ ۹۵۳ و اردو صفحہ ۴۵۲ [2] گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۲ صفحہ ۱۲۸۳ و اردو صفحہ ۲۰۲۸ [3] گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ا صفحہ ۱۴۰ و اردو صفحہ ۱۸۹ [4] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴ صفحہ ۳۰۲ و اردو صفحہ ۴۵۳

یعنی: اے میرے مولا تو خود بھی حق ہے اور سچائی کو ہی پسند کرتا ہے۔ جو لوگ تیری حمد کے گیت گاتے ہیں ان کو موت کے فرشتے دکھ نہیں دیتے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ جھوٹ کو اپنانے والے اس کی درگاہ میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ انہیں پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ اور وہ بہت دکھ اٹھاتے ہیں۔ ایسے جھوٹے لوگوں کے منہ سیاہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جھوٹ ہی ان کے پلے پڑا ہے۔

(۳) کوڑ ٹھگی گجھی نہ رہے ملمع پاج لہ جائے [۱]

یعنی جھوٹ اور ٹھگی چھپی نہیں رہ سکتی۔ اور ملمع کی طرح آخر اس کی پردہ دری ہو جاتی ہے۔

(۴) کوڑ بول بکھ کھاونی بہ ودھے وکار ارام [۲]

....

کوڑ بول بکھ وکھائیا من مکھ چلیا روئے

سرے اور پرم ڈنڈے دوجے بھائے پت کھوئے [۳]

یعنی جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ زہر کھاتے ہیں۔ ایک نہ ایک دن وہ ضرور ہلاک ہوں گے۔ جھوٹ بولنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ زہر کھا رہے ہیں۔ موت کے فرشتے ان پر ڈنڈے برسائیں گے۔ اور ان کی تمام عزت برباد ہو جائے گی۔

(۵) کوڑیاراں کے منہ پھٹکیے سچ بھگت وڈیائی

سچ صاحب سچا نیاؤں ہے سرنندک چھائی [۴]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۴ ص۳۰۳ و اردو ص۴۵۴

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ۳ ص۵۸۴ و اردو ص۸۹۳

[۳] گورو گرنتھ صاحب وار بلاول محلہ ۴ ص۸۴۹ و اردو ص۱۵۱۴

[۴] گورو گرنتھ صاحب وار بلاول محلہ ۴ ص۸۵۱ و اردو ص۱۳۵۵

یعنی - جھوٹ بولنے والے لوگوں پر لعنت برسے گی - اور خدا تعالےٰ کے راستباز بندوں کو عزت حاصل ہوگی - یہ خدا تعالےٰ کا حق و عدل کا فیصلہ ہے - اور مکذبین ذلیل ہوں گے -

الغرض گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات بالصراحت بیان کئے گئے ہیں - اور لوگوں کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ

بولئے سچ دھرم جھوٹ نہ بولئے
جو گورو دسے واٹ مریداں جو لئے[۱]

احسان (پراو پکار)

دوسروں پر احسان کرنا یعنی بغیر کسی عوض اور معاوضہ کے دوسروں کے کام آنا اخلاقی لحاظ سے ایک بہت بڑی خوبی ہے اور احسان یا پراو پکار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ :-

(۱) ساجن بندھ سمرت سو ہر نام ہردے دے
اوگن سب مٹائیکے پراو پکار کرے[۲]

یعنی ہمارا سچا دوست رشتہ دار اور خیر خواہ وہی ہے - جس کے دل میں اپنے خالق و مالک کی عزت اور عظمت ہے - اور جو تمام برائیوں اور اوگنوں کو مٹا کر دوسروں پر احسان کرتا ہے - اور کسی عوض اور معاوضہ کا خواہشمند نہیں -

(۲) متھیا تن نہیں پراو پکارا متھیا باس لیت بکارا
بن بوجھے متھیا سب بھئے سپھل دیہہ نانک ہر ہر نام لئے[۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا فریدجی ص۴۸۸ وار دوم ص۶۳
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی باجھ محلہ ۵ ص۲۱۸ وار دوم ص۳۱۶
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۶۹ وار دوم ص۴۸۱

یعنی۔ وہ جسم بےکار ہے جو دوسروں پر احسان نہیں کرتا۔ اور وہ ناک فضول ہے جو بو لیتا ہے۔ بغیر خدا تعالےٰ کی معرفت کے سب بے فائدہ ہیں۔ وہی جسم کامیاب اور کامران ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ کی عبادت کرے گا۔

برہم گیانی کے غریبی سماہا برہم گیانی پراوپکار اوماہا
برہم گیانی کے ناہی دھندا برہم گیانی لے دھاوت بندھا
برہم گیانی کے ہوئے سو بھلا برہم گیانی سپھل پھلا[1]

یعنی۔ برہم گیانی کے دل میں عجز اور انکساری سمائی ہوتی ہے اور دوسروں پر احسان کرنے کا ہمیشہ چاؤ ہوتا ہے۔ وہ کوئی احسان مصیبت سمجھ کر نہیں کرتا۔ اور برہم گیانی برائیوں کی طرف دوڑنے والے لوگوں کو نیکی سے باندھ دیتا ہے۔ برہم گیانی ہمیشہ دوسروں کا بھلا کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے برہم گیانی اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہتا ہے۔

نام دان اشنان نہ کیو اک من محہ نہ کیرت گائیو
نانا جھوٹ لاٹے من توکھیو نہ بوجھیو اپنا ئیو
پراوپکار نہ کبہو کیئے نہیں ستگور سیو دھائیو
پنچ دوت رچ سنگت گوفرٹ متوار و بدھ بائیو[2]

یعنی۔ صدقہ و خیرات اور جسم کی پاکیزگی کے لئے میں نے کبھی بھی اشنان نہیں کیا۔ اور ایک پل بھی خدا تعالےٰ کی حمد بیان نہیں کی۔ اور قسم قسم کے جھوٹوں میں اپنے دل کو لگا کر خوش کیا ہے۔ اور اپنی اصل چیز کی شناخت نہیں کی۔ نیز دوسروں پر کبھی بھی کوئی احسان نہیں کیا۔ اور نہ مرشد کامل کی خدمت کرکے ذکر الٰہی ہی کیا ہے بلکہ حواس خمسہ کے جال میں پھنس کر دولت کے نشہ میں مست ہوں

جیا جنت رب سکھی بسے رب کے من لوچ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۷۳ و اردو صفحہ ۴۰۷

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ٹوڈی محلہ ۵ صفحہ ۷۱۲ و اردو صفحہ ۱۱۱۹

پراوپکارت چیتوتے ناہی کچھ پوچ

یعنی جو لوگ تمام مخلوق کے سکھ اور آرام کی خواہش رکھتے ہیں اور دوسروں پر ہمیشہ احسان کرتے ہیں۔ وہ کبھی بھی خسارہ میں نہیں رہتے۔

احسان فراموشی

احسان فراموش انسان دنیا میں کسی جگہ بھی عزت نہیں پا سکتا۔ بلکہ ہر شخص ایسے آدمی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ گورد گرنتھ صاحب میں بھی احسان فراموش کو بہت ناپسند کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

(۱) جس سمرت تن بھسم ہوئے کہتے رب پریت
کھن گرہ پرین نہ دیوہی اجن سیول سوئی بیت
کرا تھ درب پچیا سو کارج کیت
جیسا بیجے سو لنے کرم ایہہ کھیت
اکرت گھنا وسریا جونی بھرمیت

یعنی جس کے بھلا دینے سے تن راکھ ہو جاتا ہے۔ اور سب لوگ بھوت کہتے ہیں۔ اور مردہ انسان کو اس کے رشتہ دار ان سے اسے انتہائی محبت ہوتی ہے ایسا پل بھر کے لئے بھی گھر میں رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لوٹ کھسوٹ مچا کر جو مال و دولت جمع کی تھی۔ وہ مرنے کے بعد کسی کام نہ آئی۔ انسان جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔ یہ زندگی تو اعمال کی کھیتی ہے۔ احسان فراموشوں کو ہی خدا تعالے یاد نہیں رہتا اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

(۲) راکھو اپنی سرن پربھ موہے کرپا دھارے

ملہ گورد گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ ص۸۱۶ وا اردو ص۱۲۹۷

ملہ گورد گرنتھ صاحب راگ جیتسری کی وار محلہ ۵ ص۷۰۶ و اردو ص۱۱۰۹

سیوا کچھ نہ جانو پیچ مورکھا رے
مان کرو تدھ اوپرے میرے پریتم پیارے
ہم اپرادھی سد بھولتے تم بخشنہارے
ہم اوگن کرہ اسنکھ نیت تم نرگن داتارے
اسی سنگت بد بھو تیاگ اے کرم ہمارے
تم دیو ہو سب کچھ دیا دھار ہم اکرت گھنارے
لاگ پرے تیرے دان سیوں نہ چیت خصمارے[1]

یعنی۔ اے خدا۔ مجھے اپنے فضل سے اپنے قدموں میں جگہ دے۔ میں بے وقوف کچھ بھی نہیں جانتا۔ اے میرے پیارے خدا میں تجھ پر ہی امید رکھتا ہوں۔ ہم ہمیشہ غلطیاں کرنے والے مجرم ہیں اور تو بخشنہار ہے۔ ہم ہر روز بے شمار خطائیں کرتے ہیں۔ اور تو خوبیوں کا دینے والا داتا ہے۔ ہم تجھے چھوڑ کر تیری خادمہ مایا کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ ہمارے اعمال ہیں تو ہمیشہ سب کچھ اپنی مہربانی سے دیتا ہے۔ مگر ہم احسان فراموش تیرے احسانوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور تیری بخششوں سے دل لگاتے ہیں مگر تجھے اپنے دل میں جگہ نہیں دیتے۔

(۳) جنوں بسرے پورکھ بدھاتا جلتا پھرے رہے نت تاتا
اکرت گھن کو رکھے نہ کوئی نرک گھور میں پاونا[2]

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کو بھلا دیتا ہے وہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔ اس احسان فراموش کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ اور دوزخ ہاویہ میں گرایا جاتا ہے۔

منافقت

انسان کے دل میں کچھ اور ہو اور عمل میں کچھ اور۔ اسے منافقت کے نام سے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ صفحہ ۸۰۸ اردو صفحہ ۱۲۸۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۶ اردو صفحہ ۱۷۳۲

موسوم کیا جاتا ہے اور یہ بات تمام دنیا کی مذہب تو بہت ہی ناپسند کرتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی اس کی مذمت کی گئی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل شبدوں سے ظاہر ہے:۔

(۱) انتر کپٹ بھگوتی کہائے پاکھنڈ پار برہم کدے نہ پائے
پر نندا کرے انتر مل لائے
باہر مل دھووے من کی جھوٹ نہ جائے
ست سنگت سیتی باد رچائے
ان دن دکھیا دوجے بھائے رچائے
ہر نام نہ چیتے بہو کرم کمائے
پورب لکھیا سو مٹنا نہ جائے ✤ بن ستگور سیوے موکھ نہ پائے[1]

یعنی دل منافقت سے بھرپور ہے اور خدا کا عابد کہلاتا ہے۔ اس طرح منافقت کرنے سے کبھی بھی خدا نہیں مل سکتا۔ دوسروں کی بیجا مخالفت کر کے اپنے دل کو گندا کرتا ہے۔ باہر کی غلاظت دھونے سے انسان کے دل کا گند نہیں دھل سکتا۔ اور نیک لوگوں کی جماعت سے جھگڑا کرتا ہے۔ ایسا شخص دن رات دکھیں رہتا ہے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور خدا کا ذکر نہیں کرتا بلکہ دوسرے کاموں میں وقت ضائع کرتا ہے۔ تقدیر کے نوشتے ٹل نہیں سکتے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ بغیر مرشد کامل کی خدمت کے انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا

(۲) ست اور کچھ اور کماوت ✤ من نہیں پریت مکھوں گنڈھ لاوت
جانن ہار پربھو پربین ✤ باہر بھیکھ نہ کاہو بھین
اور اپدیسے آپ نہ کرے ✤ آوت جاوت جنمے مرے
جس کے انتر بسے نرنکار ✤ تس کی سیکھ ترے سنسار

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۳ صفحہ ۸۵ وار دو صفحہ ۱۱

جو تم جانے تن پریم جاتا　　　نانک ان جن چرن پرا تا[1]

یعنی۔ جس کی ظاہرداری کچھ اور ہے۔ لیکن عمل کچھ اور ہے۔ یعنی جس کے دل میں تو محبت کا شائبہ نہیں۔ لیکن زبان سے محبت کے دعوے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے خوب واقف ہے۔ خدا تعالیٰ کسی ظاہرداری کو پسند نہیں کرتا۔ جو لوگ دوسروں کو تو نصائح کرتے ہیں۔ مگر ان کے اپنے اعمال اس کے سراسر خلاف ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ بھٹکتے رہتے ہیں۔ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت ہے اس کی ہدایت سے ایک دنیا فلاح پاتی ہے۔ جو تجھے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ وہی خدا کے واصل ہوتے ہیں۔ نانک ان کے قدموں میں جانے کا متلاشی ہے

(۳) دلوں محبت جن سیئی سچیا　　　جن من ہور مکھ ہور سے کانڈھے کچیا
رتے عشق خدائے رنگ دیدار کے　　　وسریا جنہاں نام بھوئیے بھار تھئے
آپ لئے لڑ لائے در درویش سے　　　تن دھن جنیدی ماں آئے پھل سے
پروردگار اپار اگم بے انت تو ں　　　جنہاں پچھاتا سچ چوماں پیر موں
تیری پناہ خدائے تو ں بخشند گی
شیخ فریدے خیر دیجے بند گی[2]

یعنی۔ جن لوگوں کے دلوں میں محبت بھری ہوئی ہے وہی صادق ہیں۔ جن کے دل میں تو کچھ اور ہے۔ اور منہ سے محبت کے دعوے کرتے ہیں وہ جھوٹے اور ناقابل اعتبار لوگ ہیں۔ جو لوگ خدا کی محبت میں غرق ہیں۔ وہ اس کے دیدار کی مستی میں مست رہتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے خالق اور مالک کو بھلا دیا ہے۔ وہ زمین پر ایک بوجھ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دربار کے فقیر وہی ہیں۔ جن کو خود خدا نے قبول کر لیا ہے اے پروردگار تو وراء الوریٰ ہے۔ جن لوگوں نے حق کو شناخت کر لیا ہے۔ میں ان

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۶۹ و اردو ص ۴۰۲
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا فرید ص ۴۸۸ و اردو ص ۷۶۱

بلکہ پاؤں چومتا ہوں۔ اے خداتعالےٰ میں تیری پناہ میں آیا ہوں تو غفور اور رحیم ہے
شیخ فرید کو اپنی بندگی ہی کی خیرات دیجئے

(۳) رام رام سب کو کہے — کہیئے رام نہ ہوئے
گور پرسادی رام من وسے — تاں پھل پاوے کوئے
انتر گوبند جس لاگے پریت
ہر تس کدے نہ ویسرے — ہر ہر کرے سدا من چیت
ہردے جن کے کپٹ وسے — باہر دل سنت کہائے
ترشنا مول نہ چوکئی — انت گئے پچھتائے
انیک تیرتھ جے جتن کرے — تاں انتر کی ہؤمیں کدے نہ جائے
جس نر کی دبدھا نہ جائے — دھرم رائے تس دے سزائے
کرم ہووے سوئی جن پائے — گورمکھ بوجھے کوئی
نانک وچوں ہؤمیں مارے — تاں ہر بھیٹے سوئی [1]

یعنی۔ منہ سے تو سب لوگ رام رام کہتے ہیں۔ لیکن صرف کہنے سے ہی رام نہیں مل سکتا۔ ہاں مرشد کامل کے وسیلہ سے اگر کسی کے دل میں خداتعالےٰ کی عزت و عظمت قائم ہو جائے۔ تو پھر مل سکتا ہے۔ جس کے دل میں خداتعالےٰ کی محبت ہوتی ہے اسے کبھی بھی خدا نہیں بھولتا۔ اور جن کے دل میں منافقت ہے۔ اور باہر سے سنت کہلاتے ہیں۔ ان کی خواہشات کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ انجام کار وہ پچھتاتے ہیں۔ اور اس طرح کفِ افسوس ملتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بے شمار تیرتھوں پر بھی جائیں اور خوب مجاہدے بھی کریں۔ تو ان کی خودی اور خودپسندی کبھی بھی دور نہیں ہوتی۔ اور جس انسان کی منافقت نہ جائے اسے اللہ تعالیٰ سخت سزا دے گا۔ اور جو خوش قسمت ہوتا ہے۔ وہی اپنے اللہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری محلہ ۳ ص۴۹۱ ۔ اردو ص۷۶۵

کا واصل ہو جاتا ہے۔ پس جو شخص اپنی خودی اور خود پسندی کو دور کر دے۔ وہ خدا تعالے کو پا لیتا ہے۔

(۵) انتر کپٹ من مکھ اگیانی رسنا جھوٹھ بولائے
کپٹ کیتے ہر پربھ نہ بھیجے نیکھے نے سھائے
دوجے بھائے جائے جگ پربودھے بکھ مایا موہ سوآئے
ات کما۔ نسدا دکھ پاوے جمے مرے پھر آوے جاوے
سہا مول نہ چوکئی دچ وشٹا نچے بچائے
جیسوں کر پا کرے میرا سوامی تس ستگور کی سکھ لائے
ہرنام دھیاوے ہرنامو گاوے ہرنامو انت چھڈائے[۱]

یعنی جس کے دل میں منافقت ہے وہ گمراہ اور جاہل ہے۔ اور وہ زبان ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے۔ منافقت کرنے سے اللہ تعالےٰ راضی نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمیشہ سمیع و بصیر ہے۔ جو لوگ دنیا کو خوش کرنے کے لیے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں وہ دنیا کے لالچ کا زہر کھاتے ہیں۔ ایسے عمل کرنے سے انسان ہمیشہ کا دکھ حاصل کرتا ہے۔ اور بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ اس کی تکلیف کبھی دور نہیں ہوتی۔ اور وہ غلاظت میں ہی پھنسا رہتا ہے۔ لیکن جس پر میرا خالق اور مالک مہربان ہو جائے۔ وہ مرشد کا [illegible] سنتا ہے۔ اور وہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ اور خدا کی حمد کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو نجات دے دیتا ہے۔

(۶) انتر اگیان بھئی مت مدھم ستگور کی پرتیت ناہی
اندر کپٹ سبھ کپٹو کر جانے کپٹے کھپ جاہی
ستگور کا بھانا چت نہ آوے آپنے سوائے بھراہی
کرپا کرے جے [illegible] تاں نانک شبد سماہی[۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار گوجری شلوک محلہ ۳ ۵۱۱ وارود [illegible] ۸۱۰ [۲] گورو گرنتھ صاحب وار سورٹھ شلوک محلہ ۳ [illegible]

یعنی جس کے دل میں جہالت بھری ہے اس کی عقل ناقص ہے۔ اسے مرشد کامل پر بھروسہ نہیں، وہ اپنے مطلب کے لئے ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔ اس کے دل میں منافقت بھری پڑی ہے۔ وہ سب طرف منافقت ہی منافقت خیال کرتا ہے۔ اور منافقت میں ہی مرتا ہے۔ ایسا شخص مرشد کامل کی منشا کو نہیں پا سکتا۔ اور اپنے خیال کی ہی پیروی کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو انسان اس منافقت سے رہائی حاصل کر کے اپنے رب کو پا سکتا ہے۔

(۷) اندر کپٹ سدا دکھ ہے من مکھ دھیان نہ لاگے
دکھ وچ کار کماوندی دکھ ورتے دکھ آگے
کرمیں ستگو بھیٹئے تاں سچ نام لو لاگے
نانک سہجے سکھ ہوئے اندر دل بھرم بھو بھاگے[۱]

یعنی جس کے دل میں منافقت ہے۔ وہ ہمیشہ دکھ میں رہتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اور اس کی توجہ خدا تعالےٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ اس کا ہر کام تکلیف دہ ہوتا ہے وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تکلیف اٹھاتا ہے۔ اگر انسان کی خوش قسمتی ہو تو مرشد کامل کو پا سکتا ہے۔ اور نانک جی کہتے ہیں کہ اس طرح سچا سکھ اور آرام حاصل ہوتا ہے۔ اور دل کا تمام بھرم اور ڈر دور ہو جاتا ہے۔

(۸) جن کے بنے میں کپٹ ہے باہر دھوواتیا
کوڑ کپٹ کماوندے کوڑ پرگٹ آئیا
اندر ہوئے سو نکلے نہ چھپے چھپایا
کوڑے لالچ لگیا پھر جونی پائیا[۲]

یعنی جن کے دل میں منافقت کی غلاظت ہے وہ جسم کو دھونے سے دور نہیں

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار بلاول شلوک محلہ ۳ صفحہ ۸۵۱ و اردو صفحہ ۱۳۵۶

[۲] گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ محلہ ۴ صفحہ ۱۲۴۳ و اردو صفحہ ۱۹۸۵

ہوگئے وہ باطل کے پرستار ہیں اور باطل ہی ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو کچھ انسان کے دل میں ہو وہ باہر آجاتا ہے۔ اور چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔ جو لوگ باطل کے لالچ میں پھنس کر بھٹک رہے ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ بوتے ہیں وہی انہیں کھانے کو ملے گا۔ خداتعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے

تکبّر اور انکساری

تکبّر ایک بہت ہی بری عادت ہے۔ متکبر انسان کو دنیا کی کسی بھی سوسائٹی میں عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس کے برعکس عجز و انکساری ایک بہت بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اور جو عجز و انکساری کو اپناتے ہیں وہ عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے

سکھی بسے مسکینیاں آپ نوار تلے
ڈے بڈے اہنکاریا نانک گرب گلے

جس کے انتر راج ابھمان — سو نرک پاتی ہووت سوان
جو جانے میں جوبن ونت — سو ہووے بسٹا کا جنت
آپس کو کرم ونت کہاوے — جنم مرے بہو جون بھرماوے
دھن بھومی کا جو کرے گمان — سو مورکھ اندھا اگیان

کر کرپا جس کے ہردے غریبی بساوے
نانک ایہاں مکت آگے سکھ پاوے

دھن ونتا ہوئے کر گرباوے — ترن سمان کچھ سنگ نہ جاوے
بہہ لشکر مانکھ اوپر کرے آس — پل بھیتر تا کا ہوئے بناس
سبھ تے آپ جانے بل ونت — کھن مینہ ہوئے جائے بھسمنت
کسے نہ بدے آپ ہنکاری — دھرم رائے تس کرے خواری
گور پرساد جاں کا مٹے ابھمان — سو جن نانک درگاہ پروان

کوٹ کرم کرے ہو دھارے	سرم پاوے سگلے بکارے
انک بپیاکرے اہنکار	نرک سرگ پھر پھر اوتار
انک جتن کر آتم نہیں دروے	ہردرگہہ کہہ کیسے گوے
آپس کو جو بھلا کہاوے	تسے بھلائی نکٹ نہ آوے
سرب کی رین جاکا من ہوئے	کہہ نانک تاکی نرمل سوئے
جب لگ جانے مجھ تے کچھ ہوئے	تب اس کو سکھ ناہیں کوئے
جب ایہہ جانے میں کچھ کرتا	تب لگ گربھ جون میہ پھرتا
جب دھارے کوؤ بیری میت	تب لگ نہچل ناہیں چیت
جب لگ موہ مگن سنگ مائے	تب لگ دھرم رائے دیئے سزائے
پربھ کرپا تے بندھن تٹے	گور پرساد نانک ہوں چھٹے[1]

یعنی ۔ عجز اور انکساری کرنے والے لوگ ہمیشہ امن میں رہتے ہیں اور بڑے بڑے متکبر لوگ اپنے تکبر میں ہی تباہ ہو جاتے ہیں۔ جس کے دل میں حکومت کا گھمنڈ ہو وہ کتے کی شکل میں دوزخ میں گرایا جاتا ہے ۔ اور جو خود کو بہت حسین خیال کرتا ہے وہ غلاظت کا کیڑا ہے ۔ اور جو خود کو بہت بڑا اور اعمال بجا لانے والا سمجھتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے۔ اور جسے دولت اور زمین کا تکبر ہو وہ بے وقوف جاہل اور اندھا ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جس کے دل میں عجز اور انکساری پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی امن میں رہتا ہے ۔ اور آخرت میں بھی اسے امن حاصل ہوگا اگر کوئی مالدار ہونے کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔ اسے یہ یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ ایک تنکے کے برابر بھی کوئی چیز اس کے ساتھ نہ جائے گی ۔ جو شخص بہت بڑے لشکروں اور انسانوں پر گھمنڈ کرتا ہے ۔ اسے یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو پل بھر میں تباہ کرنے پر قادر ہے ۔ جو خود کو سب سے زیادہ طاقتور خیال کرتا ہے ۔ اسے اللہ تعالیٰ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی سکھمنی محلہ ۵ ص۲۷۸ و اردو ص۴۱۴

دل بھر میں برباد کر دیتا ہے۔ متکبر لوگ دوسروں کو کسی گنتی اور شمار میں بھی نہیں لاتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو خوار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جن کی خودی مٹ جاتی ہے۔ وہی لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتے ہیں۔ اگر کوئی انسان کروڑوں اعمال بھی بجا لاتا ہے تو تکبر کرنے کے نتیجہ میں وہ دوزخ جانے سے بچ نہیں سکتا۔ اگر بے اندازہ کوشش کرنے کے بعد بھی انسان کے دل میں نرمی پیدا نہیں ہوتی۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے دربار میں عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ جو شخص خود کو بھلا کہلاتا ہے بھلائی اس کے قریب نہیں آتی۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی بھی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ ہر واقف اور ناواقف پردیسی مہمان کی خدمت کرنا اور خود تکلیف اٹھا کر بھی اسے آرام پہنچانا اعلےٰ اخلاق سے متعلق ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بعض شبد ایسے بھی ہیں۔ جن میں مہمان نوازی کی تلقین کی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

جو جاگے سے ابرے	سوتے گئے موہائے
سچا شبد نہ پچھانیو	سپنا گیا وہائے
سنیں گھر کا پاہنا	جیوں آیا تیوں جائے
من مکھی برتھا گیا	کیا منہ دیسی جائے[1]

یعنی گورو گرنتھ صاحب کے اس مندرجہ بالا شبد میں گمراہ لوگوں کی مثال بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان کی حالت اس قسم کی ہے کہ جس طرح کوئی مہمان کسی ایسے گھر میں چلا جائے۔ جہاں اس کی مہمان نوازی کے لئے کچھ بھی پیش نہ کیا جائے اس سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ گھر آئے مہمان کی کچھ نہ کچھ خاطر تواضع ضرور کی جانی چاہئے اور ہر شخص کو اپنی حسب توفیق مہمان نوازی کرنی چاہیئے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ صلا۳ دا اردو صہہ

(۲) بھلکے اٹھ پراہنا میرے گھر آوؤ
پاؤں پکھالاں تس کے من تن نت بھاوؤ
نامے سنے نام سنگرہے نامے نولا دؤ
گرہ دھن سبھ پوتر ہوئے ہر کے گن گادؤ
ہرنام دا پاری نانکا ددڈ بھاگی پادؤ[1]

یعنی اگر علی الصبح ہی میرے گھر کوئی مہمان آجائے تو میں اس کے پاؤں دھوؤں اور اس طرح اپنے من اور تن کو خوش کروں۔ خدا تعالےٰ کا ذکر سنوں اور اس کے ذکر کو ہی جمع کروں۔ اور اس کے ذکر سے ہی محبت کروں۔ اس طرح اپنے گھر اور مال و متاع کو پاک کروں اور خدا تعالےٰ کی حمد بیان کروں۔ اور اپنی خوش قسمتی سے خدا تعالےٰ کے نام کا بیوپاری ڈھونڈ لوں۔

کنجوسی

ضرورت کے موقعہ پر ضروری خرچ سے بھی ہاتھ روک لینا اور روپیہ جمع کرتے جانا کنجوسی ہے اور یہ کوئی پسندیدہ فعل نہیں۔ گورو گرنتھ صاحب کے متعدد شبدوں میں کنجوسی کی مذمت کی گئی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

گوبند بھجن بن برتھے سب کام
جیوں کرپن کے نرارتھ دام[2]

یعنی اللہ تعالےٰ کی عبادت کے بغیر انسان کے تمام کام فضول ہیں۔ جس طرح کہ کنجوس آدمی کی دولت رائیگاں جاتی ہے۔

(۲) شو سے دھن راکھن کو دیا مگدھ کہے دھن میرا

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کی وار شلوک محلہ ۵ ص۳۱۸ واردو ص۸۰۸
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۶۹ واردو ص۳۰۲

جم کا ڈنڈ مونڈ میں لاگے کھن میں کرے نبیراؔ[1]

یعنی۔ کنجوس کو دولت امانت کے طور پر دی گئی ہے۔ لیکن بے وقوف نے اسے اپنی ملکیت ہی بنا لیا۔ جب موت کے فرشتے سر پر ڈنڈا ماریں گے۔ تو تمام فیصلہ ہو جائیگا اس کی یہ دولت یہاں ہی رہ جائے گی۔

(۳) کرپن تن من کل دکھ بھرے — سادھ سنگ بھجن ہر سوامی
ڈھاکن کو اک ہرے[2]

یعنی۔ کنجوس آدمی کے تن اور من میں گناہ بھرے ہوئے ہیں۔ اسے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرکے خدائے واحد کی عبادت کرنی چاہیئے وہی اس کے عیوب کو ڈھانپ لے گا۔

(۴) سنگھ رچے سد بھوجن ماس — رن دیکھ سورے چیت الاس
کرپن کوات دھن پیار — ہر جن کو ہر ہر آدھار[3]

یعنی۔ شیر ہمیشہ گوشت کھا کر ہی خوش ہوتا ہے۔ اور بہادر کے دل میں جہاد سے خوشی ہوتی ہے۔ اور کنجوس کو دولت سے بے حد پیار ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے بندے اللہ تعالےٰ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں۔

لالچ

لالچ بری بلا ہے۔ بسا اوقات اس کا شکار بندہ بالکل اندھا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنا مقصد روپیہ جمع کرنا ہی بنا لیتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی لالچ کی مذمت کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر صفحہ ۴۷۹ و اردو صفحہ ۴۷
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ٹوڈی محلہ ۵ صفحہ ۷۱۴ و اردو صفحہ ۱۱۲۲
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۵ صفحہ ۱۱۸۰ و اردو صفحہ ۱۸۸۲

(۱) کن بدھ کسل ہوت میرے بھائی — کیوں پائیے ہر رام سہائی
کسل نہ گرہ میری سب مایا — اُوچے مندر سندر چھائیا
جھوٹے لالچ جنم گوائیا — ہستی گھوڑے دیکھ وگا سا
لشکر جوڑے نیب خواصا — گل جیوڑی ہومیں کے پھاسا[۱]

یعنی۔ اے میرے بھائی حقیقی خوشی کیونکر حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کے مددگار خدا تعالےٰ کو کیونکر پایا جا سکتا ہے۔ مایا کی مامتا کے باعث گھر میں بھی انسان کو آرام نہیں ملتا۔ نہ اونچے اور خوبصورت چھتوں والے محل ہی انسان کو حقیقی خوشی دے سکتے ہیں۔ جھوٹے لالچ میں پھنسکر انسان اپنی زندگی ضائع کر دیتا ہے۔ ہاتھی اور گھوڑے اور لشکر جمع کرکے اور نائب اور اپنے نوکر چاکر دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے گلے میں رسی ہے اور خودی۔ خودپسندی اور خود روی کا شکار ہے۔

(۲) لالچ جھوٹھ بکار موہ بیاپت موڑے اندھ
لاگ پرے درگند سیوں نانک مائیا بندھ[۲]

یعنی۔ اے بے وقوف۔ اندھے تو لالچ۔ جھوٹ اور اسی قسم کی دوسری برائیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اور گندگی سے پیار کر رہا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ مایا تو ایک جال ہے۔

(۳) لالچ جھوٹ بکھے بیادھ دیا دیہی میں باس
ہر ہر امرت گورمکھ پیا نانک سوکھ نواس[۳]

یعنی۔ لالچ۔ جھوٹ وغیرہ بیماریوں کا اس جسم میں ٹھکانہ ہے۔ اگر مرشد کامل

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۱۷۶ واردو ص ۲۴۷
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۵۲ واردو ص ۳۴۳
[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۵۹ واردو ص ۳۸۷

کے وسیلہ سے ہرا مرت پی لیا جائے تو نانک جی کہتے ہیں کہ پھر سکھ اور آرام حاصل ہو جاتا ہے۔

(۴) ون حرامی گناہ گار بیگانہ الپ مت
جیو پنڈ جن سکھ دیئے تاہنہ نہ جانت تت
لاہا مائیا کارنے دہ دس ڈھونڈن جائے
دیون ہار داتار پربھ نمکھ نہ منے بسائے
لالچ جھوٹھ بکار موہ ایا پسمن ماہ
لمپٹ چور نندک جہال تنہوں سنگ بہائے
تدھ بھاوے تا بخش لے کھوٹے سنگ کھرے
نانک باوے پار برہم پاہن نیر ترے

یعنی نمک حرام، گناہ گار اور بے وقوف ہے۔ جس اللہ تعالےٰ نے اسے جسم اور روح دیا ہے۔ اور جس نے سکھ اور آرام بھی دیا ہے۔ اسے شناخت نہیں کرتا۔ دولت کے فوائد حاصل کرنے کے لئے چاروں طرف کے چکر لگاتا ہے۔ لیکن جو دینے والا داتا ہے اس کی عزت اور عظمت پل بھر کے لئے بھی اپنے دل میں قائم نہیں کرتا۔ لالچ، جھوٹ اور بری خواہشات اور دولت کا جمع کرنا ہی اس کے من میں بسایا ہوا ہے اور بدکردار، چوروں اور دوسروں کی بے جا مخالفت کرنے والے لوگوں کے ساتھ لطف زندگی بسر کر رہا ہے۔ اے خدا اگر تیری مرضی ہو تو تو کھرے لوگوں کے علاوہ کھوٹے لوگوں کو بھی بخش سکتا ہے۔ اور نانک جی کہتے ہیں کہ اگر تیری رضا ہو، تو پتھر بھی پانی میں تیر سکتے ہیں۔

(۵) کوڑا لالچ چھوڈیئے تو ساچ پچھانے
گور کے شبد سمائیے پرمارتھ جانے

؎ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص ۲۶۱ و اردو ص ۳۸۹

ایہہ من راجہ لوبھیئے لبھتو لو بھائی
گورمکھ لوبھ نواریئے ہر سیوں بن آئی
کلر کھیتی بیجئے کیوں لاہا پاوے
من مکھ سچ نہ بھیجئی کوڑ کوڑ گڈاوے
لالچ چھوڈہو اندھیو لالچ دکھ بھاری
ساچو صاحب من وسے ہومیں بکھ ماری
دبدھا چھوڈ کنواری موسہوگے بھائی
اہ نس نام صلاہیئے ستگور سرنائی[1]

یعنی۔ اگر جھوٹا لالچ چھوڑ دوگے تو حق کو تسخیر کر سکو گے۔ اور گورو کے شبد کو دل میں جگہ دو گے۔ تو صراط مستقیم کو پا سکو گے۔ یہ دل تو لالچی ہے۔ اور لالچ میں ہی خوش رہتا ہے۔ مرشد کامل کے ذریعہ انسان لالچ کو دور کر کے خداتعالے کا واصل ہو جاتا ہے۔ بنجر زمین میں کھیتی بونے سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ گمراہ انسان حق کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹ سے ہی اسے لگاؤ ہے۔ اے اندھے لوگو لالچ کو چھوڑ دو۔ کیونکہ لالچ بری بلا ہے۔ اگر تمہارے دلوں میں سچا خدا بس رہا ہے۔ تو تم اپنی خودی۔ خود پسندی کی زہر کو دور کر سکتے ہو۔ دورخی چھوڑ دو ورنہ لوٹے جاؤ گے۔ مرشد کامل کے قدموں میں جا کر گر پڑو۔ اور دن رات خداتعالے کی حمد بیان کرتے رہو

(۶) ہرگن کا ہے نہ گادہی مورکھ اگیانا
جھوٹے لالچ لگ کے نہ مرن پچھانا
ایہہ کچھ بگڑیو نہیں جو ہر گن گاوے
کہ نانک تیہہ بھجن تے نربھے پد پاوے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ا ۱۹۱۴ وار دوسری ۲۶ [2] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۹ ۲۳۳ وا لعدد ۱۱۴۲

یعنی۔ اے بے وقوف اور جاہل تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کرتا۔ اور جھوٹے لالچ میں پھنس کر موت کو نہیں جانتا۔ ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا۔ اگر تو اللہ تعالےٰ کی حمد میں مشغول ہو جائے۔ تو نانک جی کہتے ہیں کہ تیرا ہر قسم کا خوف اور حزن جاتا رہے گا۔

(۷) گھر رہ رے من مگدھ ایانے — رام جپہو انتر گت دھیانے
لالچ چھوڈ رچیو اپر مپر — ایوں پاوہو مکت دوارا ہے[1]

یعنی۔ اے بیوقوف اور نادان اپنے اصل ٹھکانے میں ہی رہ۔ اور اپنے دل کے حضور ذکر الٰہی میں مشغول رہ۔ لالچ کو چھوڑ کر و راء الورا خدا تعالےٰ سے ہی اپنی لو لگائے اس طرح تم نجات حاصل کر سکے گا۔

(۸) رام سمر پچھوتائے گا من پاپی جیڑا لوبھ کرت ہے آج کال اٹھ جائیگا
لالچ لاگے جنم گوائیا مائیا بھرم بھلائے گا
دھن جوبن کا گرب نہ کیجے کاغذ جیوں گل جائے گا[2]

یعنی۔ اے دل ذکر الٰہی میں مشغول رہ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ تیرا گنہگار دل لالچ کر رہا ہے۔ حالانکہ آج یا کل اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ لالچ میں پھنس جانے سے زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ مایا کے بھرم میں انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ دولت اور جوبن کا تکبر نہ کرو۔ ان کی کچھ بھی بنیاد نہیں۔ بلکہ یہ تو کاغذ کی طرح گل جانے والی چیزیں ہیں۔

(۹) لالچ جھوٹ بکار مہا مد ایہہ بدھ اودھ بہال
کہہ کبیر انت کی بیر آئے لاگو کال ندان[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۳۰ و اردو صفحہ ۱۶۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو جیدیو صفحہ ۱۱۰۶ و اردو صفحہ ۱۲۹
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ کیدارا کبیر صفحہ ۱۱۲۴ و اردو صفحہ ۱۹۶

یعنی۔ جھوٹ۔ لالچ اور نشے وغیرہ میں مبتلا ہو کر زندگی گزر رہی ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ آخر کار موت آ جائے گی۔

(۱۰) دبدھا بوری من بوراٗیا جھوٹے لالچ جنم گوائیا
لپٹ رہی پھن بندھ نہ پائیا ستگور راکھے نام دڑائیا[۱]

یعنی۔ پاگل دبدھا من کو پاگل کر دیتی ہے۔ اور جھوٹے لالچ میں پڑ کر زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ یہ دبدھا ایسی ہے کہ جب لپٹ جائے تو اس میں کوئی روک نہیں پا سکتا۔ ستگورو نے ہمیں اس سے بچا لیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ہمارا پختہ تعلق قائم ہو گیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں لالچ کے لئے ترشنا کا لفظ متعدد مقامات پر استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

(۱) ترشنا برلے ہی کی بجھی ہے کوٹ جوڑے لاکھ کروڑے من نہ ہوڑے
پرے پرے ہی نو جھی ہے سندر ناری انک پرکاری
پرگرہ بکاری برا بھلا نہیں سوجھی ہے[۲]

یعنی۔ لالچ کسی خاص انسان سے ہی دور ہوتا ہے۔ ورنہ عام طور پر لوگ کروڑ روپیہ بھی جمع کر لیں۔ تو پھر اور روپیہ اکٹھا کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اور من کو نہیں روکتے۔ اور جھگڑے پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے گھر میں خوبصورت عورتوں کی موجودگی میں دوسروں کے گھروں میں جا جا کر بدکاریاں کرتے ہیں اور بُرے بھلے کا کوئی امتیاز نہیں کرتے۔

(۲) وڈے وڈے راجن ار بھومن تا کی ترشنا نہ بوجھی
لپٹ رہے مایا رنگ ماتے لوچن کچھ نہ سوجھی[۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۱ ص۱۳۴۲ واردو ص۲۱۲۶ [۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۵ ص۲۱۳ واردو ص۳۰۰ [۳] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ ص۶۷۲ واردو ص۲۵۳

یعنی۔ بڑے بڑے راجے اور زمیندار لوگوں کا بھی لالچ ختم نہیں ہوتا وہ آنکھیں بند کرکے دولت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور اسی میں مست ہیں۔

(۲) گور کا شبد وسار یا دوجے بھائے رچن
ترشنا بھوکھ نہ اترے ان دن جلت پھرن
دشٹاں نال دوستی نال سنتاں ویر کرن
آپ ڈوبے کٹنب سیوں سگلے کل ڈوبن [۱]

یعنی۔ انسان خدا تعالےٰ کے کلام کو بھلانے سے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کی ترشنا یعنی لالچ کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی۔ دن رات وہ اسی میں جلتا رہتا ہے اس کے دوستانہ تعلقات بُرے لوگوں سے ہو جاتے ہیں۔ اور نیک لوگوں سے وہ دشمنی کرتا ہے۔ اس طرح وہ خود بھی ڈوب جاتا ہے۔ اور اپنی تمام نسل کو بھی ڈبونے کا باعث بن جاتا ہے۔

بعض لوگوں کو لمبی عمر پانے کا بھی لالچ ہوتا ہے۔ اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مذکور ہے:۔

(۱) بکھٹی دیہہ ویکھ دھن اپجے — مان کرت نہیں بوجھے
لالچ کرے جیون پد کارن — لوچن کچھ نہ سوجھے
تھاکا تیج اڈیا من پنکھی — گھر آنگن نہ سکھائی
بینی کہے سنورے بھگتو — مرن مکت کن پائی [۲]

یعنی۔ چھوٹے چھوٹے بال بچے دیکھ کر انسان خوش ہوتا ہے۔ اور لمبی زندگی پانے کا لالچ کرتا ہے۔ خواہ آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہے۔ آخرکار طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ اور روح پرواز کر جاتا ہے۔ اور گھر کے صحن میں مردہ لاش بھلی

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۳ صفحہ ۷۵۵ اردو صفحہ ۱۱۹۱
[۲] گورو گرنتھ صاحب سری راگ بینی صفحہ ۹۳ اردو صفحہ ۱۱۹

معلوم نہیں ہوتی۔ بھنی جی کہتے ہیں کہ اے خدا کے نیک بندو سوچ کہ اس موت سے کس نے نجات حاصل کی ہے

(۲) جب لگ جوت کائیا مہ تے | آپا پشو نہ بوجھے
لالچ کرے جیون پد کارن | لوچن کچھ نہ سوجھے
کہت کبیر سنو رے پرانی | چھوڈو من کے بھرما
کیول نام جپو رے پرانی | پر ہو ایک کی شرنا[1]

یعنی۔ جب تک یہ روح انسان کے جسم میں موجود ہے۔ بے وقوف خود کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔ لمبی عمر پانے کا لالچ کرتا ہے۔ خواہ آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ آتا ہو۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اے انسان تو اپنے من کے تمام بھرم دور کر دے اور صرف ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر خدائے واحد کے قدموں پر جا گرو۔

چغل خوری

چغل خوری بھی اخلاقی لحاظ سے بہت بری ہے۔ بسا اوقات بہت بڑے بڑے فتنے اور فسادات محض چغل خوری کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ گرو گرنتھ صاحب میں بھی اسے قابل مذمت قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) جس اندر چغلی چغلو وجے | کیتا کرتیا اس دا سب گیا
نت چغلی کرے ان ہندی پرائی | منہ کڈھ نہ سکے اس دا کالا بھیا
کرم دھرتی سریر کل جگ وچ | جیہا کو تیہا کو کھائے
گلاں اپر تپاوس نہ ہوئی | وس کھاوے تتکال مر جائے
بھائی دیکھو نیا سچے کرتے کا | جیہا کوئی کرے تیہا کوئی پائے
جن نانک کو سوجھی پائی | ہر در کیا باتاں آکھ سنائے[2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو کبیر ۱۱۶۳ وارد دو ۱۸۰۶۔ [2] گرو گرنتھ صاحب وار گوڑی شلوک محلہ ۴ ۳۰۸ وانٹرو ۳۶۲

یعنی جو لوگ چغل خوری اپنا شیوہ بناتے ہیں وہ دنیا میں چغل خور مشہور ہو جاتے ہیں اور ان کی رسوائی ہوتی ہے یہ زمانہ تو ایسا ہے کہ اس میں جو بویا جائے گا۔ وہی کاٹا جائیگا۔ محض باتوں سے ہی کوئی شخص عزت نہیں پا سکتا۔ زہر کھانے والا انسان ہلاک ہوگا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا عدل اور انصاف ہے کہ جیسا کوئی کرتا ہے ویسا بھرتا ہے۔ نانک کو اللہ تعالےٰ نے یہ بات سمجھا دی ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دربار کی باتیں سنا رہا ہے۔

(۲) چغل نندک بھوکھے رل موئے ایہاں ہتھ نہ کتھاؤں پائے
باہر پاکھنڈ سب کرم کرہے من ہردے کپٹ سمائے
کھیت سریر جو بیجیئے سو انت کھلوآ آئے
نانک کی پربھ بینتی ہر بھاوے بخشش ملائے[۱]

یعنی۔ چغل خور اور دوسروں کی بے جا مخالفت کرنے والے انسان دھکے کھا کھا کر مر جائیں گے۔ ان کو کہیں بھی ٹھکانہ نہ مل سکے گا۔ وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے ریا کاری کرتے ہیں لیکن ان کے دل منافقت سے بھرپور ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جو کچھ وہ بو رہے ہیں۔ وہی آخر کار کاٹیں گے۔ نانک جی اللہ تعالےٰ کے حضور یہ التجا کرتے ہیں کہ مولا کریم کی بخشش سے ہی انسان خدا تعالےٰ کا واصل ہو سکتا ہے۔

(۲) ہوں تدھ آکھاں میری کائیا توں سن سکھ ہماری
نندہ چندہ کرہے پرائی جھوٹی لا اعتباری[۲]

یعنی۔ اے میرے جسم تو میری اس تعلیم کو سن تو دوسروں کی بے جا مخالفت کرتا ہے اور چغل خوری میں بھی مصروف رہتا ہے۔ یہ اچھی باتیں نہیں ہیں۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب شلوک واراں تے ودھیک محلہ ۳ صفحہ ۱۴۱۷ و اردو صفحہ ۲۲۰۷

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۱۵۵ و اردو صفحہ ۲۱۲

(۳) کن سوتک کن پے لا اعتباری کھائے ٹ

یعنی۔ کانوں کی ناپاکی دوسروں کی چغلیاں سننا ہے۔ جو لوگ چغل خوری کرتے ہیں۔ ان کے کان ناپاک ہوجاتے ہیں۔

(۴) لاہا نام رتن جپ سار لب لوبھ برا اہنکار
لاڑی چاڑی لا اعتبار من مکھ اندھا گدھ گوار
لاہے کارن آیا جگ ہوئے مزدر گیا ٹھگائے ٹھگ
لاہا نام پونجی ویساہ نانک سچی پت سچا پاتشاہ ٹ

یعنی۔ اصل نفع تو خداتعالےٰ کے ذکر میں ہے۔ لالچ۔ حرص اور تکبر۔ طنز۔ چغل خوری یہ سب بری باتیں ہیں۔ گمراہ۔ بے وقوف اور اندھے لوگ اس کا شکار ہیں۔ انسان دنیا میں تو اس لئے آیا تھا کہ خدا کی عبادت کرکے نفع کمائے۔ لیکن یہ خود بگاری بن کر دھوکہ کھا گیا ہے۔ نفع تو خداتعالےٰ کی عبادت اور صدق اختیار کرنے میں ہے نانک جی کہتے ہیں۔ یہی حق ہے۔ اور اس کی عزت بھی حق ہے۔

(۵) چور یار جوار پیڑے گھانیئے
نندک لا اعتبار ملے ہڑ دانیئے ٹ

یعنی۔ چور، زانی، اور جوئے باز اور بے جا مخالفت کرنے والے اور چغل خور کو ہتھکڑی لگا کر سزا دی جائے گی۔

شراب خوری

گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک شراب خوری کوئی پسندیدہ چیز نہیں۔ چنانچہ ہر شخص

ٹ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۵ اردو صفحہ ۷۴۳
ٹ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۳۲ اردو صفحہ ۱۴۹۰
ٹ گورو گرنتھ صاحب وار ملہار محلہ ۱ صفحہ ۱۲۸۸ اردو صفحہ ۲۰۵۲

کو اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ :-

(۱) سچ سرا گڑ باہرا جس وچ سچا ناؤں
سنہے وکھانئے جیتڑے تن بلہارے جاؤں
تاں من کھیوا جانئے جا محلیں پائے تھاؤں[1]

یعنی۔ سچ ایک قسم کی شراب ہے، مگر اس میں گڑ نہیں ڈالا جاتا بلکہ خدا تعالے کے سچے نام کا رس ہوتا ہے۔ جتنے لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں، میں ان کے قربان ہوں۔ اگر خدا تعالے کے حضور ٹھکانا مل جائے تو دل مسرور ہو جاتا ہے۔

(۲) سچ سچا جنی نہ سیویا سے من مکھ موڑ بتیالے
اوہ ال پتال ہو ہنوں بولدے جیوں پیتے مدمتوالے[2]

یعنی جن لوگوں نے الحق کا ذکر نہیں کیا۔ وہ پاگل اور گمراہ ہیں۔ وہ لایعنی باتیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ شراب پی کر کوئی بدمست ہو جاتا ہے۔

(۳) درمت مدجو پیوتے بکھلی پت کملی
رام رسائن جو رتے نانک سچ عملی[3]

یعنی۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں۔ وہ بدکار اور بدمعاش عورت کے خاوند کی مانند ہیں۔ اس کے برعکس جو شراب طہور میں مست ہیں۔ نانک جی کہتے ہیں کہ حقیقی نشے والے لوگ وہی ہیں۔

(۴) ات مد پیتے نانکا بہتے کھٹئے بکار[4]

یعنی۔ اس شراب کو پینے سے اے نانک بہت برائیاں ہی پلے پڑتی ہیں۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صفحہ ۱۵ و اردو صفحہ ۲۱

[2] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی صفحہ ۳۱۱ و اردو صفحہ ۴۶۵

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۹۹ و اردو صفحہ ۶۱۲

[4] گورو گرنتھ صاحب بہاگڑہ شلوک مردانہ صفحہ ۵۵۳ و اردو صفحہ ۸۶۸

(۵) مانس بھریا آئیا مانس بھریا آئے
جت پیتے مت دور ہوئے برل پوے وچ آئے
اپنا پرایا نہ پچھانئی خصموں دھکے کھائے
جت پیتے خصم وسرے درگہ ملے سزائے
جھوٹھا مد مول نہ پیچی جے کا پار وسائے
نانک ندری سچ مد پائیے ستگور ملے جس آئے
سدا صاحب کے رنگ رہے محلیں پاوے تھاؤں[1]

یعنی۔ ایک شخص شراب کا بھرا ہوا برتن لایا۔ اور دوسرے نے اس میں سے پیالہ بھر لیا۔ جو جس کے پینے سے عقل جاتی رہتی ہے۔ پاگل پن سوار ہو جاتا ہے۔ اور اپنے اور پرائے کی شناخت بھی نہیں رہتی۔ اور مالک کی طرف سے دھکے ہی ملتے ہیں۔ یعنی جس کے پینے سے خدا تعالےٰ بھول جاتا ہے۔ اور اس کی درگاہ سے انسان کو سزا ملتی ہے۔ جہاں تک انسان کا بس چلے اس شراب کو پینے سے بچے۔ نانک جی کہتے ہیں۔ البتہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس انسان کو شراب طہور مل جاتی ہے۔ جو مرشد کامل کو پا لیتا ہے۔ اور ہمیشہ خدا کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے حضور عزت حاصل کرتا ہے۔

(۶) کبیر بھانگ ماچھلی سرا پان جو پرانی کھاہیں
تیرتھ برت نیم کیئے تے سب رساتل جاہیں[2]

یعنی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ بھنگ مچھلی اور شراب جو جو اشخاص استعمال میں لائیں گے ان کا تیرتھوں پر جانا اور برت وغیرہ نیک اعمال بجالانا سب رائیگاں جائے گا گورو گرنتھ صاحب میں روحانی شراب پینے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار بہاگڑہ شلوک محلہ ۳ ملا ۵ وا اردو ص ۸۴۷
[2] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص ۱۳۷۷ وا اردو ص ۲۱۶۵

(۱) گڑ کر گیان دھیان کر دھاوے کر کرنی کس پائیے
بھاٹھی بھون پریم کا پوچا اتِ رس امیو چوآئیے
بابا من متوارو نام رس پیوے سہج رنگ رچ رہیا
اہ نس بنی پریم لو لاگی شبد اناحد گہیا
پورا ساچ پیالہ سہجے تسہے پیائے جا کو ندر کرے
امرت کا وا پاری ہووے کیا مد چھوچھے بھاو دھرے[1]

یعنی۔ گیان کا گڑ لو اور دھیان کے میوے۔ پھول بناؤ۔ اور کیکر کے چھلکے اعمال کو بناؤ۔ عقیدت کو بھٹی بناؤ اور محبت کا لیپن کرو۔ اس ڈھب سے امرت کا رس تیار کرو۔ بابا من خدا تعالےٰ کے ذکر کا رس پی کر مست ہوتا ہے۔ اور گیان کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اور دن رات محبت بھرا تعلق قائم رہتا ہے اور روحانیت کے گیت کو دل میں بسایا ہے۔ اور سچ کا بھرپور پیالہ گیان کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اور وہی اس پیالے کو پی سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔ جو امرت کا بیوپاری ہے وہ اس نکمی شراب میں کیونکر دل لگائے۔

(۲) بھو تیرا بھانگ کھلڑی میرا چیت میں دیوانہ بھیا اتیت۔
کر قاسا درسن کی بھوکھ میں در مانگوں نیتا نیت[2]

(۳) تیرا ڈر میری بھنگ ہے اور بھنگ ڈالنے والی گتھی میرا من ہے۔ اور میں مست تیاگی ہو گیا ہوں میرے ہاتھ میں پیالہ ہیں۔ اور مجھے صرف تیرے درشن کی بھوک ہے اور میں تیرے در کا سوالی ہوں۔

(۴) کائیا کلالن لاہن میلو گور کا شبد گوڑ کین رے
ترشنا کام کرودھ مد متسر کاٹ کاٹ کس دین رے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ بند ۳۶ وارد و صفحہ ۵۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۲۱، وارد و صفحہ ۱۱۳۶

کوئی ہے رے سنت سہج سکھ انتر | جا کو جپ تپ دیؤ کلالی رے
اک بوند بھرتن من دیوں | جو مد دیئے کلالی رے
بھون چتر دس بھاٹھی کینی | برہم اگن تن جاری رے
مدرا مدک سہج دھن لاگی | سکھ من موہن ہاری رے
تیرتھ برت نیم سچ سنجم | رد سس ہنسے دیو رے
سرت پیال سدھا رس امرت | ایہہ مہاں رس پیؤ رے
نجھر دھار چوئے ات نرمل | یہہ رس منوآ راتو رے
کہہ کبیر سگلے مد چھوچھے | ایہہ مہاں رس ساچو رے
گڑ کر گیان دھیان کر مہوا | بھو بھاٹھی من دھارا
سکھمن ناری سہج سمانی | پیوے پیون ہارا

اودھوا بیرمت وارا

مد چڑھا دن رس چاکھیا | تربھون بھیا اجیارا
دوئے پر جور سانی بھاٹھی | پیو مہاں رس بھاری
کام کرودھ دوئے کیئے جلیتا | چھوٹ گئی سنساری
پرگٹ پرگاس گیان گورمت | ستگور تے سدھ پائی
داس کبیر تاس مد ماتا | اچک نہ کبھوں جائی

یعنی ۔ شراب کشید کرنے والی بھٹی جسم کو بنایا ہے ۔ اس میں گورو کا شبد گڑ بنایا ہے اور لالچ ۔ شہوت ۔ غصہ ۔ تکبر اور حسد کو کاٹ کاٹ کر اس کا ایندھن بنایا ہے ۔ کوئی ایسا خدا رسیدہ بندہ ہے ۔ جسے میں عبادت اور ریاضت بنا دل میں دے سکوں ۔ ایک قطرہ کے بدلے میں اسے تن اور من بھینٹ کر دوں جو مجھے یہ روحانی شراب دے دے ۔ چودہ طبق میں نے بھٹی بنائے ہیں ۔ اور اپنے جسم کو

ا گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی کبیر ص ۹۶۸ و ۹۶۹ و اعدد ۱۵۵۱

خدا تعالےٰ کے نور سے منور کیا ہے۔ مَیْ کو بند کرنے کا کارک اپنی توجہ کو بنایا ہے اور خلوت کا لیپن تیار کیا ہے جو اس قسم کی روحانی شراب پیتا ہے۔ میں اڑا اور پنگلا سر دونوں ہی اس کے پاس رہن رکھ دوں گا۔ اور اپنی توجہ کا پیالہ بنا کر یہ امرت پیوں گا۔ لگاتار دھار گر رہی ہے۔ اس کے رس سے دل مست ہو گیا ہے کبیر جی کہتے ہیں کہ تمام شرابیں فضول ہیں۔ یہی شراب طہور سچی ہے۔ گیان کا گڑ اور دھیان کا دھوآ اور خدا تعالےٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا یہ بھٹی ہے۔ اور یکسوئی نالی ہے جو توجہ میں سما گئی ہے۔ اور پینے والے اس شراب کو پی رہے ہیں۔ اے یوگی میرا من مست ہو گیا ہے۔ جب سے اس رس کا مزہ لیا ہے لیکن بجائے رہوشی کے تینوں زمانوں سے واقفیت ہو گئی ہے۔ زمین اور آسمان کے دونوں اطراف جوڑ کر بھٹی بنائی ہے یعنی عالم کائنات کی تمام اصلیت کو سمجھنا یہ بھٹی بنائی ہے اور شراب طہور پی رہا ہوں۔ اور شہوت اور غصہ دونوں سے ایندھن تیار کیا ہے اور دنیا کے تمام خیالات چھوٹ گئے ہیں۔ گورو کی خدمت میں حاضر رہنے سے گیان ظاہر ہو گیا ہے۔ اور گورو کے ذریعہ سُجھ بوجھ آ گئی ہے۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ میں اس خدا تعالےٰ کے نشے میں مست ہوں جو کبھی بھی نہیں اترتا بلکہ ہمیشہ چڑھا رہتا ہے۔

رشوت خوری

رشوت خوری بھی ایک اخلاقی بیماری ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس کی بھی مذمت کی گئی ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ لکھا ہے:۔

(۱) نار د ناچے کل کا بھاؤ جتی ستی کہہ راکھے پاؤ

نانک نام دکھوں قربان اندھی دنیا صاحب جان

گورو پاسوں پھر چیلا کھائے نام پریت وسے گھر آئے

بے سو دریاں جیون کھان نعمت پچھنے سو دن پروان

ذرسن ذیکھے دیانہ ہوئے لیئے دتے بن رہے نہ کوئے
راجہ نیاؤں کرے ہتھ ہوئے کہے خدا نہ مانے کوئے[۱]

یعنی۔ چغل خور من ہے۔ اور زمانہ ناچ رہا ہے۔ جتی ستی اپنے پاؤں کہاں رکھیں نانک جی کہتے ہیں کہ میں خداتعالیٰ پر قربان ہوں۔ دنیا تو اندھی ہے۔ مگر مالک سمیع و بصیر ہے۔ گورو سے الٹا چیلا کھا رہا ہے۔ روٹی کی محبت میں گھر آکر بس رہا ہے۔ اگر سو برس بھی زندہ رہ کر کھاتا رہے۔ تو شہی دن اس کا قبول کیا جائے گا۔ جس دن کہ وہ اپنے مالک کو پہچان لے گا۔ صرف ملنے جلنے سے ہی کوئی کسی سے ہمدردی نہیں کرتا۔ کیونکہ سب کا مزاج رشوت خور ہو گیا ہے۔ جب تک کوئی کسی سے کچھ لین دین نہ کرے کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ راجہ انصاف تب کرتا ہے۔ اگر دینے کے لئے کچھ پلے ہو خدا کے لئے کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

(۲) قاضی ہوئیکے بہے نیائیں — پھیرے تسبیح کرے خدائے
وڈھی لے کے حق گوائے — جے کو پچھے تاں پڑھ سنائے[۲]

یعنی۔ قاضی بن کر اگر کوئی انصاف کرنے کو بیٹھتا ہے۔ اور تسبیح پھیر کر اللہ کو یاد کرتا ہے۔ اس کے باوجود وہ رشوت لے کر حق تلفی بھی کر دیتا ہے۔ اگر کوئی اس سے اس کی وجہ پوچھتا ہے۔ تو فتوے پڑھ کر سنا دیتا ہے۔

(۳) پڑھے من مکھ پر بدھ نہیں جانا — نام نہ بوجھے بھرم بھلانا
لے کے وڈھی دین گواہی — درمت کا گل پھاہا ہے[۳]

یعنی۔ من مکھ پڑھتا تو ہے۔ لیکن اس کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا۔ خدا کی شناخت سے بھی محروم رہتا ہے۔ اور بھرم میں پڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ رشوت لے کر جو

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ص ۳۵ وار دو ص ۵۳۳
۲ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ص ۹۵۱ وار دو ص ۱۵۲۱
۳ گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ ص ۱۰۳ وار دو ص ۱۶۵۳

لوگ گواہی دیتے ہیں۔ ان کے گلوں میں جہالت کا پھندا ہے۔

(۴) قاضی ملاں کریں سلام ان ہندو میرا لیا مان
بادشاہ بنتی سبنہ نامے سر بھر سونا لیھہ
مال لیہو تو دوزخ پڑوں دین چھوڑ دنیا کو بھروں[1]

یعنی۔ بادشاہ نے کہا۔ قاضی اور ملاں مجھے سلام کرتے ہیں۔ لیکن اس ہندو نامدیو نے میری عزت ختم کر دی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اے بادشاہ ہماری عرض کو قبول کرلو۔ اور نامدیو کے وزن کے برابر ہم سے سونا لے لو۔ اور اسے چھوڑ دو۔ بادشاہ نے یہ جواب دیا تھا کہ میں اگر رشوت کے طور پر اس طرح مال لے لوں تو میرا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ کیونکہ اس طرح میں دین کو چھوڑ کر دنیا اکٹھی کرنے والا قرار پاؤں گا۔

مردار خوری

مردار خوری کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں مردار خوری کے بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

(۱) لب کتا کوڑ چوہڑا	ٹھگ کھادھا مردار
پرنندہ پرل لکھ سدھی	اگن کرودھ چنڈال
رس کس آپ صلاہنا	اے کرم میرے کرتار[2]

یعنی۔ لالچ کتے سے جھوٹ چوہڑا ہے۔ دھوکہ فریب دے کر کھانا مردار خوری کرنا ہے۔ دوسروں کی بے جا مخالفت۔ منہ کی خالص گندگی ہے۔ اور غصہ چنڈال آگ کے برابر ہے۔ اور برے خیالات اور خود پسندی یہ میرے اعمال ہیں۔

(۲) کوڑ بول مردار کھائے اوری ذل سمجھاون جائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب بھیروں نامدیو ص۱۱۶۶ داردو ص۱۸۵۹

[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا ص۱۵ داردو ص۲۰

بیٹھا آپ چھلائے ساتھے نانک ایسا آگو جاپے[1]

یعنی۔ جھوٹ بولنا مردار کھانے کے مترادف ہے جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گویا کہ مردار خواری کرتا ہے۔ اور دوسروں کو سمجھانے کے لئے جاتا ہے۔ ایسا شخص خود بھی لٹ جاتا ہے اور اپنے ساتھیوں کو لٹا دیتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ ایسا شخص راہ نما بنتا ہے۔

(۳) حق پرایا نانکا اس سور اوس گائے
گورپیر حامہ تا بھرے جاں مردار نہ کھائے[2]

یعنی۔ غیروں کا حق مسلمان کے لئے سؤر کے برابر اور ہندو کے لئے گائے کے برابر ہے۔ گورو اور پیر اسی صورت میں کوئی سفارش کر سکتے ہیں کہ انسان مردار خوری سے باز رہے۔

سود خوری

گورو گرنتھ صاحب میں سود خوری کو بہت ناپسند کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

(۱) نت سودا سودیجے بہ بھانت کرمائیا کے تائیں
جالا ہادے سکھ منے تو ٹے مر جائی
جوگن ساتھی گور سیول کرے نت نت سکھ پائی[3]

یعنی۔ جو لوگ ہمیشہ سود وغیرہ سے بہت سودے کرتے ہیں۔ اگر انہیں کچھ نفع حاصل ہو تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر نقصان ہو جائے تو غم کے مارے مر جاتے ہیں۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وارماجھ شلوک محلہ ۱ منہ ۱۴۰ اردو صفحہ ۱۸۹
[2] گورو گرنتھ صاحب وارماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱ اردو صفحہ ۱۹۱
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۱۶۶ و اردو صفحہ ۲۳۲

اگر ایسے لوگ گورو سے خوبیوں میں اشتراک عمل کرتے۔ تو انھیں دائمی خوشی حاصل ہو جاتی۔

(۲) موہے ایسے بنج سیول نہیں نہ کاج
جیہہ گھٹے مول نت بڑھے بیاج[1]

یعنی۔ ہم ایسے بیوپاریوں سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھنا نہیں چاہتے جس میں مول تو کم ہو جائے اور سود بڑھتا جائے۔

(۳) کبیر ٹالے ٹولے دن گیا۔ بیاج بڑھنتو جائے
نہ ہر بھجیو نہ خط پھٹیو کال پہوچو آئے[2]

یعنی۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنے سے دن بیت گیا ہے۔ اور بیاج بڑھ رہا ہے۔ نہ تو خدا تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔ اور نہ قرضہ کی نوشت ہی پھٹ سکی ہے اور موت سر پر آگئی ہے۔

سکھ رہت مریادہ کی مشہور و معروف کتاب پریم سمارگ میں سود کے بارے میں یہ حکم درج ہے:۔

"جو کوئی اپنے کسی کارج کے واسطے یا کھانے پینے کے واسطے قرض لے تب اس قرض دینے والے کو چاہیئے جو اس قرض لینے والے سے بیاج (سود) نہ لے۔ اس (بیاج خوری) برابر ہو بیتا نہیں۔ اور بیاج دے لالچ کر دینے میں ناہ نہ کرے۔ جو بیوں کیا نفع ہے۔ جو میں قرض دیؤں۔ اس قرض دینے برابر کوئی دھرم نہیں۔ پر تب جب آپ نہ منگے۔ جب لینے والا آپ دیوے تب لیو سے اور بیاج اس ارتھ روپے کا لینا جوگ نہیں"[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت کبیر ص ۱۱۹۵ و اردو ص ۱۹۰۴ [2] گورو گرنتھ صاحب راگن شلوک کبیر ص ۱۳۷۵ و اردو ص ۲۱۶۳ [3] پریم سمارگ دسم بچن ص ۱۲۴

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ دھرم کی رو سے کسی کو اپنی خانگی ضروریات کے لئے کسی وقت قرض لینے کی ضرورت پیش آئے تو قرض دینے والے کے لئے سود لینا جائز نہیں ۔

حرام خوری

حرام خوری بھی کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں بھی اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) اسنکھ چور حرام خور اسنکھ امر کرجاہیں زور

....

اسنکھ ملیچھ مل بھکھ کھا ہیں[۱]

یعنی۔ بے شمار لوگ چوریاں کرتے اور حرام خوریاں کرتے ہیں۔ اور بے شمار جبر سے دوسروں پر حکومت کرتے ہیں .... نیز بے شمار لوگ غلاظت کھاتے ہیں یعنے حرام کی کمائی کھاتے ہیں۔

(۲) حرام خور ترگن کو تو ٹھا تن سیتل من امرت دو ٹھا[۲]

یعنی۔ حرام خور اور بدیوں میں مبتلا پر خدا مہربان ہو جائے۔ تو اس کے تن من کو تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) ابھکھ بھکھیں بھکھ تج چھوڈیں اندھ گورو جن کیرا[۳]

یعنی۔ جن لوگوں کا گورو اندھا ہوتا ہے وہ حرام چیزیں کھاتے ہیں۔ حلال چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔

---

[۱] جپ جی صہ گورو گرنتھ صاحب اردو صہ

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیروں محلہ ۵ صہ ۱۱ و اردو صہ ۱۸۲

[۳] گورو گرنتھ صاحب وار ملہار شلوک محلہ ۱ صہ ۱۲۹ و اردو صہ ۲۰۵۶

(۴) میل کھائے پھر میل دو ھلائے من مکھ میل دکھ پاونیا[1]

یعنی۔ جو لوگ حرام کھاتے ہیں۔ وہ حرام کاری میں ہی اضافہ کرتے ہیں اور گمراہ لوگ حرام میں پھنسکر دکھ اٹھاتے ہیں۔

یاد رہے کہ سکھ ودوانوں نے "میلا کھائے" کے معنے حرام خوری ہی کئے ہیں ملاحظہ ہو گورمت پربھاکر ص۲۹۷)

(۵) لوبھی جنت نہ جانئی بھکھ ابھکھ سب کھائے[2]

یعنی لالچی انسان حرام حلال میں کوئی تمیز نہیں کرتا۔ بلکہ ہر چیز کھا جاتا ہے

(۶) مارن پاء حرام میں ہوئے حلال نہ جائے
نانک گلیں کوڑیں کوڑو پلے پائے[3]

یعنی۔ حرام کے گوشت میں مصالحہ ڈال دینے سے وہ حلال نہیں ہوگا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ جھوٹ کی باتوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جھوٹ ہی پلے پڑے گا۔

گوشت خوری

گورو گرنتھ صاحب میں ایسے شبد بھی موجود ہیں۔ جن میں گوشت خوری کو جائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

(۱) ماس ماس کر مورکھ جھگڑے گیان دھیان نہیں جانے
کون ماس کون ساگ کہاوے کس میں پاپ سمانے
گینڈا مار ہوم جگ کئے دیوتیاں کی بانے
ماس چھوڈ بیس نک پکڑے راتیں مانس کھانے

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۳ ص۱۲۱ وار دو ص۱۶۰

۲ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۵ ص۵۰ وار دو ص۶۱

۳ گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ ص۱۴۱ وار دو ص۱۹۱

پھڑ کر لوکاں نوں دکھلاوے گیان دھیان نہیں سوجھے
نانک اندھے سیتی کیا کہیئے کہے نہ کیا بوجھے
اندھا سو جے اندھ کماوے تس ردے سلوچن ناہیں
مات پتا کی رکت نپنتے مچھی ماس نہ کھاہیں
استری پرکھے جاں نس میلا اوتھے مند کماہیں
ماسوں نمے ماسوں جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہیں چتر کہاوے پانڈے
باہر کا ماس مندا سوامی گھر کا ماس چنگیرا
جیا جنت سبھ ماسوں ہوئے جئے لیا بسیرا
بھکھ ابھکھ بھکھ تج چھوڈیں اندھ گورو جن کیرا
ماسوں نمے ماسوں جمے ہم ماسے کے بھانڈے
گیان دھیان کچھ سوجھے ناہی چتر کہاوے پانڈے
ماس پرانی ماس کتیبیں جو جگی ماس کمانا
جج کاج ویاہ سوہاوے اوتھے ماس سمانا
استری پرکھ نپجے ماسوں پاتشاہ سلطاناں
جے اوئے وسہے نرک جاندے تاں اُن کا دان نہ لینا
دیندا نرک سورگ لیندے دیکھو ایہہ دھنگانا
پانڈے تو جانے ناہی کتھوں ماس اپنا
توئیوں ان کماد کپاہاں توئیوں تربھون گنا
توآ آکھے ہوں بہو بدھ اچھا توئے بہت بکارا
ایتے رس چھوڈ ہوئے سنیاسی نانک کہے وچارا[۱]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب ملہار شلوک محلہ ۱ منہ ۱۲۹۰ وار دو ح ۵۶-۲۰

اس مندرجہ بالا شبد کا خلاصہ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یوں مذکور ہے:۔
"فضول اور کمی سمجھ کو چھوڑ کر صحیح عقلمندی کو اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے جو سچے گورو سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہاں پنڈتوں کی ایک غلطی کی اصلاح کر رہے ہیں۔ وہ گوشت خوری کو ناجائز سمجھتے ہیں گوروجی انہیں بتاتے ہیں کہ گوشت ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے ہمیں ہر وقت واسطہ پڑتا ہے۔ ہم اسے کسی نہ کسی شکل میں ضرور استعمال میں لاتے ہیں۔ پھر پنڈتوں کی مذہبی اور مقدس کتب میں بھی گوشت خوری کا ذکر موجود ہے۔ ایک قابل نفرت یا قابل مذمت چیز کے طور پر نہیں بلکہ دیوتاؤں کی حسب پسند اور مرغوب غذا کے طور پر۔ اگر یہ دلیل دی جائے کہ گوشت خوری سے جیو ہتیا ہوتی ہے اور سبزی وغیرہ کھانے سے نہیں۔ تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ زندگی کا مادی سبب تو پانی ہے۔ جس سے اناج پھل وغیرہ کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر پورے طور پر جیو ہتیا سے بچنا ہے۔ تو پھر ان چیزوں کو بھی ترک کر دینا چاہیئے"[1]
محض زبان کے مزہ کے لئے گوشت خوری گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔ اس بارہ میں یہ مرقوم ہے:۔

کبیر خوب کھانا کھچڑی جا میں امرت لون
ہیرا روٹی کارنے گلا کٹا دے کون[2]

یعنی کبیر جی کہتے ہیں کہ اچھا کھانا تو وہ کھچڑی ہے نمک جس میں امرت ہے۔ گوشت روٹی کے لئے کون گلا کٹائے۔
شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس شلوک کی یوں تشریح کی گئی ہے:۔

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۲۹۰
[2] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر صفحہ ۱۳۷۴ واردو صفحہ ۲۱۹۲

"گوشت روٹی کھانے کے سبب سے اپنا گلا کون کٹائے۔ یعنی یہاں تو زبان کے مزہ کے لئے گوشت کھا لیا۔ لیکن آخرت میں جو سزا ملنے والی ہے۔ اسے کون برداشت کرے گا۔"[1]

روحانی گوشت خوری

گورو گرنتھ صاحب میں روحانی گوشت خوری کے سلسلہ میں مرقوم ہے کہ:۔

گیان گڑھ صلاح منڈے بھوماس آہار
نانک ایہہ بھوجن سچ ہے سچ نام آدھار[2]

یعنی۔ خدا تعالےٰ کی معرفت گڑ ہو۔ اور اس کی حمد روٹیاں ہوں۔ اور اس کا خوف گوشت والا کھانا ہو۔ نانک جی کہتے ہیں۔ کہ ایسا کھانا سچا اور حقیقی کھانا ہے۔ اور سچا خدا ہی ہمارا سہارا ہے۔

بھیک مانگنا

ہر شخص کا محنت کر کے اپنا گزارہ کرنا اور دوسرے کے سہارے تو ڈھونڈھنا ایک خوبی سمجھی جاتی ہے۔ جو لوگ بھیک مانگ کر اپنی بسر اوقات کرتے ہیں اخلاقی دنیا میں ان کے اس فعل کو پسند نہیں کیا جاتا۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے:۔

(۱) برہم گیانی اناتھ کا ناتھ۔ برہم گیانی کا سبھ اوپر ہاتھ[3]

ایک سکھ ودوان نے اس کی تشریح مندرجہ ذیل بیان کی ہے:۔

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۷

[2] گورو گرنتھ صاحب دار بہا گڑھ شلوک مردانہ محلہ ۵ دار دو صفحہ ۸۶

[3] راگ گوڑی سکھمنی محلہ ۵ صفحہ ۲۷۳ ۲ وار دو صفحہ ۴

سنت اللہ سے واقف انسان کا ہاتھ سب کے اوپر رہتا ہے۔
یعنی وہ صدقہ اور خیرات کرتا رہتا ہے۔ اور اپنا ہاتھ دوسروں کے آگے
نہیں پھیلاتا۔"[1]

(۲) جھوٹھا منگن جے کو مانگے تس مرتے کو گھڑی نہ لاگے[2]

یعنی۔ جو لوگ دوسروں سے دنیاوی چیزوں کی بھیک مانگتے ہیں ایک لحاظ سے
مردہ ہیں ان کا ضمیر مر جاتا ہے۔

(۳) بابا ڈوبے بہ بدھی من لپٹیو تیہ سنگ
مانگن لے سے تم رکھہو سو نانک نادرنگ

مما مانگن ہار ایانا | دین ہار دے رہیو سجانا
جو دیو سو ایکہ بار | من مورکھہ کہہ کرے پکار
جو مانگیہہ تو مانگیہہ بیا | جاتے کسل نہ کا ہیو تھیا
مانگن مانگ تا ایکہ مانگ | نانک جاں تے پرینہ پر آگ[3]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلا کر بھیک
مانگنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک انسان کو یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ وہ اگر کوئی
چیز مانگنا چاہتا ہے تو اللہ تعالے سے نجات طلب کرے۔

(۴) برتھا کہوں کون سیوں من کی
لوبھ گرسیؤ دسیوں دس دھاوت آسا لاگیؤ
سکھ کے ہیت بہت دکھ پاوت سیو کرت جن جن کی
دوارہ دوار سوان جیوں ڈولت نہ سدھ رام بھجن کی

---

[1] گورمت پربھاکر ص ۸۴۱ اردو
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۱ ص ۱۴۹ اردو
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ گھمنی محلہ ۵ ص ۲۵۸ اردو ص ۳۸۵

مانس جنم اکارتھ کھووت لاج نہ لوک ہسن کی
نانک ہرجس کیوں نہیں گاوت کُمت بناسے تن کی[1]

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی بھیک مانگنے کی مذمت کی گئی ہے۔ اور جو لوگ دوسروں کے دروازے پر جا جا کر ہاتھ پھیلاتے ہیں انھیں کتے قرار دیا گیا ہے اور ان کی زندگی کا رائیگاں جانا تسلیم کیا گیا ہے۔

(۳)
ہراکو داتا سیویئے ہر ایک دھیائیے
ہراکو داتا منگیئے من چندیا پائیے
جے دوجے پاسوں منگیئے تاں لاج مرائیے
نانک تن ڈول داریا جن ان دن ہردے ہرنام دھیائیے[2]

یعنی صرف خدائے واحد کی پرستش کرتے رہو۔ اور اس ایک سے ہی سب کچھ طلب کرو۔ وہ ہر ایک کی مرادیں پوری کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاؤگے تو زندگی برباد ہو جائیگی۔ جو اس خدائے واحد کے پرستار ہیں۔ اور صدق دل سے دن رات اس کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔ میں ان پر قربان ہوں

(۴)
مانگوں رام تے سبھ تھوک
مانکھ کو جاچت سرم پائیے پربھ کے سمرن موکھ[3]

شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس شبد کی تشریح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:
"انسان سے مانگنے سے خواری ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عبادت سے انسان کو نجات مل جاتی ہے"[4]

---

[1] گوروگرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۹ ص۴۱۱ واردو ص۶۳۷
[2] گوروگرنتھ صاحب وڈہنس بار کی وار شلوک محلہ ۴ ص۵۹۰ واردو ص۹۳۴
[3] گوروگرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۵ ص۶۸۲ واردو ص۱۰۷۴
[4] شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ص۶۸۲

(۷) امرت ہر کا ناؤں دیوے دیکھیا
چالیہ سکو رجھائے بھو تیہ نہ بھیکھیا[۱]

ایک سکھ ودوان نے اس شبد کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-
"جو گورو کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں وہ بھیک مانگنے کے لئے چکر نہیں لگاتے۔"[۲]

(۸) لوک دھکار کہے منگت جن مانگت مان نہ پائیا[۳]

یعنی لوگ کہتے ہیں کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگنے سے کسی کو عزت نہیں مل سکتی۔"[۴]

(۹) چھادن بھوجن مانگت بھاگے۔ کھدھیا دسٹ جلے دکھ آگے
گورمت نہیں لینی درمت پت کھوئی۔ گورمت بھگت پاوے جن کوئی[۵]

یعنی۔ روٹی کپڑے مانگنے کے لئے دوڑا پھرتا ہے۔ یہاں تھوڑی بھوک میں جل رہا ہے اور آگے جاکر جنم مرن کا دکھ اٹھانا پڑے گا۔[۶]

(۱۰) گہری بھبھوت لائے بیٹھا تاڑی۔ میری تیری مندر دھاری
مانگے ٹوکا ترپت نہ پاوے۔ نانا چھوڑ جا چیہ لاج نہ آوے[۷]

اس شبد میں بھی بھیک مانگنے کی مذمت کی گئی ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ پھر انہیں تسکین حاصل

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ صفحہ ۷۲۹ و اردو صفحہ ۱۱۴۷ [۲] گورمت پربھاکر صفحہ ۲۰۸

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۸۷۸ و اردو صفحہ ۱۴۰۱

[۴] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۸۷۸

[۵] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۸۷۹ و اردو صفحہ ۱۴۰۵

[۶] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۸۷۹

[۷] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ صفحہ ۸۸۶ و اردو صفحہ ۱۴۱۶

نصیب ہوتی۔ اور انھیں اس بات کی بھی کوئی شرم نہیں آتی۔ کہ وہ حقیقی داتا کو چھوڑ دیتے ہیں :

(۱۱) نام رتن جن پایا دان — تس جن ہوئے سگل ندھان
سنتوکھ آئیا من پورا پائے — پھر پھر مانگن کاہے جائے

......

...

سپران جس ردے وسائی — نانک تے جن اوتم بھائی

یعنی جس شخص کو خدا تعالےٰ مل جاتا ہے۔ وہ اطمینان قلب حاصل کر اور وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے پرہیز کرتا ہے ..... وہ شخص خدا تعالیٰ کا مقبول ہو جاتا ہے۔ جس کے دل میں خدا تعالےٰ کی عزت و عظمت قائم ہو جاتی ہے وہی سب سے اعلیٰ اور اونچے درجے کا مالک ہو جاتا ہے

(۱۲) جوگی بیس رہو بدھا دکھ بھاگے
گھر گھر مانگت لاج نہ لاگے

......

بند نہ راکھنہ جتی کہا دینہ
مائی مانگت ترے لوبھا ورنہ

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی بھیک مانگ کر زندگی بسر کرنا ناپسند کیا گیا ہے۔

(۱۳) کیوں مرے مندا کیوں جیوے جگت
کن پڑائے کیا کھا ۔ بھگت

......

۱؎ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ صفحہ ۸۹۱ وارد و ۱۴۲۵

۲؎ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۰۳ وارد و صفحہ ۱۴۲۵

نرنکار جو رہے سمائے   کاہے بھیکھیا منگن جائے[1]

یعنی، کان چھدوا کر لوگوں سے مانگ مانگ کر کھانے کا کیا فائدہ؟ ۔ ۔ ۔ ۔
جو اپنے خالق و مالک کے بن گئے ہیں۔ پھر وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کے لئے نہیں جاتے۔

(۱۴)   جوگی ہوواں جگ بھوواں گھر گھر بھیکھیا لیو
درگہ لیکھا منگیئے کس کس اتر دیو
بھکھیا نام سنتوکھ مڑی سدا سچ ہے نال
بھیکھی ہاتھ نہ لدھیا سبھ بدھی جم کال
نانک گلاں جھوٹھیاں سچا نام سمال[2]

ایک سکھ ودوان نے اس شلوک کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے۔
"جب درگاہ میں یہ سوال ہوا کہ تجھے پیدا تو اس لئے کیا گیا تھا کہ تو دوسروں کی ضروریات پیدا کرنے کا باعث بنے۔ لیکن اس کے برعکس تو نے خود بھکاری بن کر دوسروں کا خون کیوں چوسا؟ اس وقت کیا جواب ہوگا۔ یعنی کوئی معقول جواب نہیں دیا جاسکے گا۔"[3]

دنیا میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو گھونگھرو باندھ کر یا اس قسم کی دوسری حرکات کرکے دوسروں سے بھیک مانگتے ہیں۔ ان کے بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ

(۱۵)   گھونگھرو باندھ بھئے رام داسا روٹی ان کے اوپاوا
برت نیم کرم کھٹ کیتے باہر بھیکھ دکھاوا[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی کی وار شلوک محلہ ۱ صفحہ ۹۵۳ وار دو صفحہ ۱۵۲۳
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو کی وار شلوک محلہ ۳ صفحہ ۱۰۸۹ وار دو صفحہ ۱۴۳۸
[3] گورمت پربھاکر صفحہ ۶۰۹
[4] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۰۳ وار دو صفحہ ۱۴۰۵

یعنی۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دوسروں سے روٹیاں مانگنے کے لئے گھونگھرو وغیرہ باندھ کر رام داس کہلاتے ہیں۔ ایسے لوگ ریاکار ہیں۔ ان کا مقصد سوائے روٹیاں بٹورنے کے اور کچھ بھی نہیں۔

(ب) من میں کرودھ مہاں اہنکارا — پوجا کرے بہت بستھارا
کر اشنان تن چکر بنائے — انتر کی مل کب ہی نہ جائے
اِت سنجم پربھ کن ہی نہ پائیا — بھگوتی مدرا من موہیا مائیا
پاپ کرے پنچاں کے بس رے — تیرتھ نائے کہے سبھ اترے
بہُر کماوے سوئے نشنک — جم پور باندھ کھرے کالنک
گھونگھر باندھ بجاوے تالا — انتر کپٹ پھرے بے تالا
ورمی ماری سانپ نہ موا — پربھ سبھ کچھ جانے جن تو کیا
پونر تاپ گیری کے بسترا — ایدا کار یا گرہہ تے نستا
دیس چھوڑ پردیسے دھائیا — پنج چنڈال نالے لے آئیا
کان پھرائے ہرائے ٹکا — گھر گھر مانگے ترپتاون تے چوکا

......

من مکھ کرم کرے اجائی
جیوں بالو گھر ٹھور نہ ٹھائی [1]

جو لوگ کان چھید کر اور گھونگھرو وغیرہ باندھ کر لوگوں سے مانگنا اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ اس شبد میں ان کی مذمت کی گئی ہے۔ انھیں خدا تعالےٰ سے دُور قرار دیا گیا ہے۔

بعض ایسے گورو پیر بھی ملتے ہیں۔ جو اپنے مریدوں سے روپے پیسے مانگنے کے لئے ان کے گھروں میں جاتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں ایسے لوگوں کی مذمت

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ۵ صفحہ ۱۳۴۸ اردو صفحہ ۲۱۳

مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔

گیان و ہونا گاوے گیت ۔ بھوکھے ملاں گھرے میت
مکھٹو ہولے کے کن پڑائے ۔ فقر کرے ہور جات گوائے
گور پیر سدائے منگن جائے ۔ تا کے مول نہ لگیئے پائے
گھال کھائے کچھ ہتھ دیئے ۔ نانک راہ پچھانیہہ سیئے[۱]

اس شبد میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے۔ جو مذہب کے نام پر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں۔ اور گورو اور پیر کہلانے کے بعد دوسروں کے دروازوں پر جا جا کر ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ محنت کرکے گزارہ کرتے ہیں۔ وہ صراط مستقیم کے جاننے والے ہیں۔

ہر ایک انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی بجائے خود محنت کرے۔ اور اپنی زندگی گزارے۔ گورو گرنتھ صاحب میں محنت کرکے روزی کمانے کا اپدیش مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

اودم کریندیاں جیو توں کماوندیاں سکھ بھنچ
دھیاوندیاں توں پربھو مل نانک اتری چنت[۲]

گورو گرنتھ صاحب کے اس فقرہ میں انسان کو محنت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے۔

ناما کہے تلوچنا مکھ تے رام سمال
ہاتھ پاؤں کر کام سبھ چیت نرنجن نال[۳]

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک کے پیش نظر یہ لکھا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ کی وار شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴۵ و اردو صفحہ ۱۹۸۹
[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ گوجری کی وار شلوک محلہ ۵ صفحہ ۵۲۲ و اردو صفحہ ۸۱۹
[۳] گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر صفحہ ۱۳۷۶ و اردو صفحہ ۲۱۶۱

لکھا ہے کہ:۔

"خدا تعالے کا نام لے واہگورو بول۔ یہ الفاظ ایسے وقت کہے جاتے ہیں۔ جب یہ مقصد مدّ نظر ہو کہ ایسی بات نہ کی جائے۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو محنت مشقت سے روکنے کی تلقین نہیں کرنی چاہیئے۔ بے کار رہنا اور دوسروں کی کمائی کا سہارا لینا ناپسندیدہ فعل ہے۔ انسان کی زندگی تبھی سہل ہوگی کہ وہ محنت و مشقت کرتا رہے۔ نیک لوگوں کا دل خدا تعالےٰ کی طرف اور ہاتھ محنت میں مشغول رہتے ہیں۔"[1]

کھانے پینے کے اصول

(۱) مناسب حال خوراک:۔

گورو گرنتھ صاحب میں کھانے پینے سے متعلق بھی خوب وضاحت سے تعلیم دی گئی ہے اور اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان جس قسم کی خوراک استعمال میں لائے گا اسی قسم کے اس سے اعمال سرزد ہوں گے۔ اس لئے انسان کو ایسی خوراک استعمال میں نہیں لانی چاہیئے جس سے اس کے جسم یا من کو دکھ اور تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہو چنانچہ اس سلسلہ میں بعض شبد یہاں نقل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) سب رس مٹھے مینئے سنیئے سالونے
کھٹ ترسی مکھ بولنے مارن ساد کئے
چھتیہ امرت بھاؤ ایک جاں کو ندر کرے

بابا ہور کھانا خوشی خوار جت کھاوے تن پیڑیے من میں چلے وکار[2]

---

[1] گورمت پربھاکر صفحہ ۲۸۷ [2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۱۶ و اردو صفحہ ۲۲

یعنی۔ خدا تعالےٰ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں تمام ذائقے میٹھے ہو جاتے ہیں یعنی خدا تعالےٰ کا کلام سننے سے نمکین ذائقے۔ زبان سے بولنے سے کھٹائی والے ذائقے اور خدا تعالےٰ کی حمد سے مصالحے مل جاتے ہیں۔ اور چھتیس قسم کے امرت ان لوگوں کو لگاتار محبت کرنے سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ جن پر کہ اس کا فضل ہو جاتا ہے۔ اے بابا ہر وہ کھانا اپنی خوشی کو برباد کرنے کا موجب ہے جس کے کھانے سے انسان کے جسم کو تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہو۔ یا جس سے دل میں برے خیالات پیدا ہونے کا امکان ہو۔ ایسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے

(۲) ایسا دارو کھنے گوار جت کھادھے تیرے جاہے وکار[1]

یعنی۔ اے بے وقوف ایسی چیز کھاؤ۔ جس کے کھانے سے تمہارے برے خیالات جاتے رہیں۔

(۳) نانک نام صلاہ تو سبھناں جیاں دیندا رزق سنباہ
جت کھادھے سکھ اوپجے پھر دکھ نہ لاگے آئے[2]

یعنی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی حمد بیان کرتے رہو۔ جو تمام مخلوق کا رازق ہے۔ اور ہر ایک کو رزق پہنچاتا ہے۔ اس کے دیئے ہوئے رزق سے ہر وہ چیز کھاؤ۔ جس کے کھانے سے سکھ اور آرام حاصل ہو۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

(۴) ہور وڈانی چاکری ۔۔۔ دھرگ جیون دھرگ داس
امرت چھوڈ بکھ لگے ۔۔۔ بکھ کھٹنا بکھ راس
بکھ کھانا بکھ پہننا ۔۔۔ بکھ کے مکھ گراس
ایتھے دکھو دکھ کماونا ۔۔۔ مویاں نرک نواس[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ ملہار محلہ ۱ صفحہ ۱۲۵۶ اردو صفحہ ۲۰۰۸

[2] گورو گرنتھ صاحب وارملیا رشلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۸۱ اردو صفحہ ۲۰۴۴

[3] گورو گرنتھ صاحب وار وڈ ہنس شلوک محلہ ۳ صفحہ ۵۸۶ اردو صفحہ ۹۱۰

یعنی۔ غیروں کا چاکر بن کر زندگی بسر کرنے پر لعنت ہے۔ اور اس طرح رہنا بھی لعنتی ہے۔ ایسے لوگ امرت کو چھوڑ کر زہر کھاتے ہیں۔ جو لوگ زہر کھائیں گے اور زہر بیٹیں گے۔ اور زہر کے لقمے ہی منہ میں ڈالیں گے۔ ان کو اس دنیا میں بھی دکھ ہی پہونچے گا۔ اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

(۵) بجھ کھاوے بجھ بولی بولے بن ناویں پچل مر پھیر منا[۱]

یعنی۔ اللہ تعالےٰ کے بغیر انسان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ اور ایسے لوگ جو زہر کھاتے ہیں۔ ان کی زبان بھی زہریلی ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی عبادت کے بغیر ان کی زندگی رائیگاں جاتی ہے۔ اور وہ بھٹکتے رہتے ہیں۔

(۶) بجھ کھانا بجھ بولنا بجھ کا رکمائیے

جم در بدھے ماریے چھوٹس ساچے نائے[۲]

یعنی جو لوگ زہر کھاتے ہیں ان کی زبان بھی زہریلی ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اعمال بھی زہریلے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو موت کے فرشتے بہت سزا دیتے ہیں۔ کیونکہ انسان اس سزا سے تو خدا تعالےٰ کے ذریعہ ہی چھوٹ سکتا ہے۔

(ب) سادہ خوراک:۔

کھانے پینے سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ انسان کو ہمیشہ سادہ خوراک استعمال میں لانی چاہیئے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

فریدا روٹی میری کاٹھ کی لاون میری بھوکھ
جنہاں کھادھی چوپڑی گھنے سہنگے دکھ
روکھی سوکھی کھا کے ٹھنڈا پانی پیو
فریدا دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائے جیو[۳]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرو محلہ ا صفحہ ۱۱۲۷ و اردو صفحہ ۱۴۰۱ [۲] گورو گرنتھ صاحب راگ پربھاتی محلہ ا صفحہ ۱۳۳۱ و اردو صفحہ ۲۱۱۴ [۳] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید صفحہ ۱۳۷۹ و اردو صفحہ ۲۱۶۷

یعنی۔ فرید جی کہتے ہیں کہ میری روٹی لکڑی کی مانند سوکھی ہے اور میری بھوک ہے۔ جو لوگ چکنی چپڑی خوراک کھاتے ہیں وہ بہت دکھ اٹھائیں گے۔ اس لئے روکھی سوکھی روٹی کھا کر ٹھنڈا پانی پی لیا کرو۔ اے فرید دوسروں کی چکنی چپڑی خوراک دیکھ کر اپنے دل کو نہ للچاؤ۔

(۲) ہر روکھی روٹی کھائے سنبھالے۔ اندر باہر ندر نہالے
کھاتے کھائے کرے بدفعلی جان وسو کی واڑی جیو[۱]

یعنی۔ جو شخص روکھی روٹی کھا کر خداتعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ خداتعالیٰ اسے اندر باہر مہر کی نظر سے دیکھتا ہے یعنی اس کی اچھی طرح سنبھال کرتا ہے۔ لیکن جو شخص کھا کھا کر بدکاری کرتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اس کی زندگی زہر کی کھیتی ہے۔[۲]

(۳) سنتن کا دانہ روکھا سو سرب ندھان
گرہ ساکت چھتیس پرکار تے بکھو سمان
بھگت جناں کا لوگر اوڈھ نگن نہ ہوئی
ساکت سر پاؤ ریشمی پہرت پت کھوئی[۳]

یعنی۔ نیک لوگوں کی سوکھی روٹی کو ہر قسم کے سکھ اور آرام کا خزانہ تصور کرو۔ اس کے برعکس اگر بدکردار کے گھر کے چھتیس امرت بھی ہوں تو انہیں زہر کے برابر سمجھو۔ جو کھائے گا ہلاک ہوگا۔ نیک لوگوں کا پھٹا پرانا کمبل اوڑھنے سے بھی کوئی ننگا نہیں ہوگا۔ لیکن بدکردار کے سر سے پاؤں تک ریشمی کپڑے پہننے سے بھی انسان ذلیل ہوگا۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ صفحہ ۱۰۵۱ اردو صفحہ ۱۲۵

[۲] ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۰۵۱

[۳] گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ صفحہ ۸۱۱ اردو صفحہ ۱۲۹۰

(ج) چٹ پٹی خوراک:-

محض زبان کے مزہ کے لئے چٹ پٹی خوراک کا استعمال کرنا گورو گرنتھ صاحب کے نزدیک کوئی پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں چند ایک شبد پیش کئے جاتے ہیں:-

(۱) ساد بہج سکھ رس کس تجیلے کاپڑ چھوڈ چمڑ لیئے
دوکھئے دردوند در تیرے نام رتے درویش بھئے [1]

یعنی محض زبان کے مزہ کے لئے چٹ پٹی خوراک کا استعمال ترک کر دیا ہے اور کپڑے چھوڑ کر چمڑا پہننا شروع کر دیا ہے۔ اس طرح ہم دردمند درویش بن گئے ہیں۔ اور صرف تیرے نام سے ہی لو لگا لی ہے۔

(۲) جہہ دیکھوں تہ ایکو ایکا ہور جیا اپائے ویکو ویکا
پھلوہار کئے پھل جائے رس کس لالچ لپٹے لپٹائے
چھوٹے گورمکھ سچ کمائے [2]

یعنی جہاں بھی میں دیکھتا ہوں مجھے وہی ایک نظر آتا ہے۔ باقی مختلف قسم کی مخلوق اس کی پیدا کردہ ہے۔ بعض تو صرف پھل ہی کھاتے ہیں مگر اس کا پھل حاصل نہیں کرتے۔ اور کوئی چٹ پٹے کھانے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کا مزہ ضائع کر لیتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے لوگ اصل میں جھوٹے لالچ کا شکار ہیں۔ نجات تو گورو کے وسیلہ سے سچائی پر عمل کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

(۳) سادیہتے دکھ پر پھڑے پورب لکھیا مائے
سکھ تھوڑے دکھ اگلے دوکھے دوکھ وہائے

.....

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ شبد ۲۵ واردو صفحہ ۵۴۷

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۱ شبد ۲ واردو صفحہ ۱۳۳۹

تیج ساد ہسیج سکھ ہوئی گھر چھوڑنے رہے نہ کوئی
کچھ کھا جے کچھ دھر جائیے جے باہُڑ دنیا آئیے[1]

یعنی چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے کھانے سے دکھ بڑھتے ہیں۔ اے
بائی وہ پہلے ہی لکھے ہوئے ہیں، سکھ تو بہت تھوڑا ملتا ہے۔ البتہ دکھ بہت بڑھ
جاتے ہیں۔ اور تمام زندگی اس طرح دکھ اور مصیبت میں بسر ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔
چٹ پٹی خوراک ترک کرنے سے حقیقی سکھ حاصل ہوتا ہے:

(۴) بہہ سادوں دکھ پراپت ہوئے بھوگوں روگ سوات مگ دوے
ہرکھوں سوگ نہ مٹئی کبہوں بن جانے بھرمائندا[2]

یعنی زیادہ چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے استعمال کرنے کے نتیجہ میں
انسان کو کئی قسم کے دکھ چمٹ جاتے ہیں۔ اور زیادہ جماع کرنے سے کئی قسم
کی خطرناک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان آخرکار ذلیل و خوار ہو جاتا
ہے۔ اور زیادہ خوشی سے پیدا ہوا دکھ کبھی نہیں مٹ سکتا۔ اور انسان خدا تعالیٰ
کی رضا کو حاصل کئے بغیر بھٹکتا رہتا ہے:

(۵) رس کس کھائے پنڈ ودھائے بھیکھ کرے گُشبد نہ کمائے
انتر روگ مہا دکھ بھاری بِشٹا ماہ سماہا ہے[3]

یعنی چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانے استعمال کرکے اپنے جسم کو ہی بڑھایا
جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک ریاکاری ہے۔ اس طرح گورو کے شبد پر عمل نہیں کیا
جا سکتا۔ ایسے لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے۔ اور ان کے لئے عذاب عظیم
مقرر ہے وہ غلاظت سے لگاؤ رکھتے ہیں۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ا صفحہ ۹۸۹ و اردو صفحہ ۱۵۸۵
[2] گورو گرنتھ صاحب۔ راگ مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۳۲ و اردو صفحہ ۱۶۵۷
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳ صفحہ ۱۰۵۸ و اردو صفحہ ۱۶۹۱

مٹھ رس کھائے سو روگ بھر تجے تن دسول اُکھ ناہی
نام وسار چلے ان مارگ انت کال پچھو تاہی[1]

یعنی۔ مٹھاس والی چیزیں زیادہ کھانے سے بھی انسان۔ بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور گاجریں وغیرہ سبزیوں کی جڑیں کھانے سے بھی آرام حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر دوسرے راستے اختیار کرتے ہیں وہ انجام کار پچھتاتے ہیں۔

(۲) کاپڑ کاٹھ رنگایا رانگ۔ گھر گچ کیتے بھے باغ
ساد سہج کر من کھیلایا تیں سہ پاسوں کہن کہایا[2]

یعنی کپڑے اور لکڑی کا سامان رنگ سے رنگین کروالیا۔ اور عیش و عشرت کے لئے پختہ مکان بنوالئے جو سفید ہی سفید ہوگئے۔ اور چٹ پٹے اور مصالحہ دار کھانوں سے اپنے دل کو بھی بہلایا۔ مگر اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف ناراضگی ہی حاصل ہوئی۔

(د) بھوڑا کھانا:۔

کھانے پینے کے تعلق میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان کو ٹھوس ٹھوس کر کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔

(۱) سیو کیتی سنتو کھیئی جن سچو سچ دھیایا
اوناں مندے پیر نہ رکھیو کر سکرت دھرم کمایا
اونیاں دنیا توڑے بندھناں ان پانی تھوڑا کھایا[3]

یعنی دی خدمت گزار اور صابر لوگ ہیں جو سچے خدا تعالےٰ کے عبادت گزار

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ بھیرول محلہ ۱ صفحہ ۱۱۵۳ اردو صفحہ ۱۸۴۲
[2] گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴۳ اردو صفحہ ۱۹۸۵
[3] گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۶۷ اردو صفحہ ۷۲۳

ہیں - وہ برائی کی طرف قدم بھی نہیں دھرتے۔ بلکہ ہمیشہ نیک اعمال بجا لاتے ہیں اور وہ دنیا سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔ اور وہ خوراک بھی بہت تھوڑی کھاتے ہیں۔

(۲) ہاٹ پٹن گھر گُرو دکھایا سہجے سچ واپارؒ
کھنڈت نندرا الپ اہارن نانک تت بیچارؒ

یعنی۔ گورو نے میرے دل کی آبادی دکھا دی ہے۔ وہاں سچ کا ہی بیوپار کیا جاتا ہے۔ اور اب ہم تھوڑا کھاتے ہیں۔ اور نیند بھی تھوڑی کرتے ہیں۔ اور اصلیت پر غور فکر کرتے رہتے ہیں۔

گھریلو زندگی

گورو گرنتھ صاحب میں بعض ایسے شبد بھی موجود ہیں۔ جن میں سکھ گورو صاحبان کے زمانہ کی اور خصوصاً پنجاب کی گھریلو زندگی مذکور ہے اور بیاہ شادی وغیرہ کی رسومات کا بھی ذکر ہے۔ گو گورو گرنتھ صاحب میں ان رسومات کے ذکر میں اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات کو مقدم کیا گیا ہے۔ تاہم ان کے ذریعہ اس زمانہ کی رسومات ہمارے سامنے ضرور آجاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس زمانہ کی گھریلو زندگی کے اور بھی کئی ضروری پہلوؤں سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ذیل میں ہم اس سلسلہ میں بعض شبد ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(۱) برات۔ دولہا کا گھوڑی پر سوار ہو کر جانا۔

سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں شادی کے وقت دولہا گھوڑی پر سوار ہو کر برات کے ساتھ شادی کے لئے جایا کرتا تھا۔ جیسا کہ دولہا کا برات کے ساتھ جانا یوں بیان کیا گیا ہے

گن جنج لاڑھے نال سوہے پرکھ موہنے لائیا

سلہ گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ۱ صفحہ ۹۳۹ و اردو صفحہ ۱۵۱۰

ڈیرا ہوا سو کھیتی بنج سبدی آئیا
جن کیا تن دیکھیا جگ دھندڑے لائیا[1]

یعنی برات کی سجاوٹ دولہا ہے۔ جس کا انتخاب پرکھ کے بعد کیا جاتا ہے۔ اور شادی باجوں گاجوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔ یعنی برات کے ساتھ دولہا باجوں گاجوں کے ساتھ شادی کے لئے جاتا ہے۔ دولہا میاں کا گھوڑے پر چڑھ کر جانا یوں مذکور ہے :۔

گھوڑی تیجن دیہہ رام اپائیا رام
جت ہر پربھ جاپلے سادھن دھن توکھیا رام
جت ہر پربھ جاپلے سادھن شاباشے
دھر پائیا کرت جو ڑندا
چڑھ دیہڑھ گھوڑی بجھم لنگھائے مل گورکھ پرمانند ہ
ہر ہر کاج رچائیا پورے مل سنت جناں، جنج آئی
جن نانک ہر ور پائیا منگل مل سنت جناں ودھائی[2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں شادی کے وقت دولہا گھوڑی پر سوار ہو کر برات کے ساتھ خوشی کے گیت گاتے ہوئے جایا کرتا تھا۔ اس سے اس زمانہ کی شادی کی رسومات کی طرف ہماری راہنمائی ہوتی ہے۔

دولہن کی ڈولی

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے گورو گرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کے موقعوں پر دولہا کا گھوڑی پر سوار ہو کر جانا مرقوم ہے۔ اور دلہن کا شادی کے وقت ڈولی میں بیٹھ کر

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ صفحہ ۷۶۵ و اردو صفحہ ۱۲۰۸
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس صفحہ ۵۷۶ و اردو صفحہ ۹۰۱

سسرال جانا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ

جے مول پیاں دیا بیاں لاڈے سوہن پاس
ہیڈولی چڑھ آئیاں دند کھنڈ کیتے راس
او پنڈل پانی وارئیے چھلے چھمکن پاس
اک لکھ لہن بیٹھیاں لکھ لہن کھڑیاں
گری چھوہارے کھاندیاں مانن سیجڑیاں
تن گل سکاں پائیاں ڈھٹن موت مریانے[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیاہ کے وقت دلہن کا ڈولی میں بیٹھ کر سسرال کے گھر جانا بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بیاہ کے وقت کی بعض دوسری رسومات پانی وارنا اور گری چھوہارے وغیرہ کا کھانا پینا بھی مرقوم ہے۔

ملنی کے گیت

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ برات جب لڑکی والوں کے گھر پہنچتی تھی۔ تو تمام مرد اور عورتیں ملکر خوشی کے گیت گاتی تھیں جنہیں اس زمانہ میں ملنی کے گیت کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ گورو گرنتھ صاحب کا مندرجہ ذیل شبد اس رسم پر روشنی ڈالتا ہے۔

ہم گھر ساجن آئے ساچے میل ملائے
سہج ملائے ہرمن بھائے پنچ ملے سکھ پایا
سائی وست پراپت ہوئی جس سیتی من لائیا
انِ دن میل بھیا من مانیا گھر مندر سوہائے
پنچ شبد تن اندر باجے ہم گھر ساجن آئے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ص ۴۱۷ اردو ص ۶۴۳

آوہو میت پیارے منگل گاوہو نارے
سچ منگل گاوہو تاں پربھ بھاوہو سوہلڑا جگ چارے
اپنے گھر آئیا تھان سہائیا کارج شبد سوارے
گیان مہاں رس نیتریں انجن ترھبون روپ دکھائیا
سکھی ملہو رس منگل گاوہو ہم گھر ساجن آئیا[1]

گورو گرنتھ صاحب کا یہ مندرجہ بالا شبد اب بھی سکھوں میں برات کے لڑکی والوں کے گھر پہنچنے پر گایا جاتا ہے۔ اور سب عورتیں اور مرد ملکر اس شبد کو گاتی ہیں۔ یہ رسم سکھ گورو صاحبان کے زمانہ سے ہی چلی آ رہی بیان کی جاتی ہے۔ الغرض اس شبد سے بھی بیاہ کی ایک رسم کا پتہ چلتا ہے۔ جو سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں قائم تھی۔ اور اب بھی سکھوں میں جسے ادا کیا جاتا ہے۔

لاواں وغیرہ کی رسومات

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں "لاواں" وغیرہ کی رسومات بھی شادی کے وقت ادا کی جاتی تھیں۔ اور "لاواں" کی تکمیل کے بعد دولہن کا ہاتھ دولہا کو پکڑا دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل شبد سے واضح ہوتا ہے:۔

کر گہ لینی رام جی جنم جنم کے میت
جس تہہ داسی کر لئی نانک پربھ ہت چیت[2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شلوک کے بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ا صفحہ ۷۶۴ وار دو صفحہ ۱۲۵۰

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۵ صفحہ ۹۲۸ وار دو صفحہ ۱۴۸۴

"دولہا اور دلہن جس وقت ہمیشہ کے تعلق کو مضبوط کرنے کے نشان کے طور پر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں۔ یہ شبد اس وقت گایا جاتا ہے"[1]

جہیز کی رسم

گورو گرنتھ صاحب سے اس بات کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں میں بیاہ شادی کے وقت لڑکیوں کو جہیز وغیرہ دینے کا بھی رواج تھا۔ اور عموماً لوگ جہیز کی چیزیں لوگوں کو دکھا دیا کرتے تھے۔ گو اس رسم کو گورو گرنتھ صاحب میں بہت ناپسند کیا گیا ہے۔ تاہم اس سے اس زمانہ کے رواج کا ضرور پتہ چل جاتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

ہر پربھ میرے بابلا ہر دیو دان میں داجو
ہر کپڑو ہر سوبھا دیو ہو جت سورے میرا کاجو
ہر بھگتی کاج سوہیلا گورست گور دان دوائیا
کھنڈ ور بھنڈ ہر سوبھا ہوئی ایہہ دان نہ رلے رلائیا
ہور منمکھ داج جے رکھ دکھا لے سو کوڑ اہنکار کچ پاجو
ہر پربھ میرے بابلا ہر دیو ہو دان میں داجو[2]

گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شبد میں جہیز کے لوگوں کو دکھانے کا ذکر ہے اور اس سے منمکھوں کا طریق بیان کیا گیا ہے۔

منگنی کی رسم

گورو گرنتھ صاحب میں منگنی کی رسم کا بھی ذکر ہے۔ اس سے اس امر کی وضاحت

---

[1] گورمت پربھاکر صفحہ
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سری راگ محلہ ۴ صفحہ ۷۹ وار دوم صفحہ ۹۵

ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں شادی سے پہلے منگنی کا بھی رواج تھا جسے گورو گرنتھ صاحب میں کڑمائی کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے :۔

ست سنتوکھ کر بھاؤ کڑم کڑمائی آیا بلرام جیو
سنت جناں کر میل گوربانی گاوائیا بلرام جیو
بانی گور گائی پرم گت پائی پنچ ملے سوہائیا
گیا کرودھ ممتا تن ناٹھی پاکھنڈ بھرم گوائیا

اس مندرجہ بالا شبد میں منگنی کی رسم کا ذکر اور ایک کڑم کا دوسرے کڑم کے گھر منگنی کے لئے جانا مرقوم ہے۔ الغرض سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بیاہ شادی کے موقعہ پر منگنی کا رواج بھی تھا۔

لگن۔ سگن

بیاہ شادی کی رسومات میں لگن سگن وغیرہ کا بھی رواج تھا۔ اور لوگ کسی شادی کی تاریخ مقرر کرنے سے قبل کسی پنڈت ملاں ۔ یا جوتشی وغیرہ سے یہ دریافت کر لیا کرتے تھے کہ شادی کے لئے کونسا دن اور تاریخ کا مقرر کیا جانا بہتر ہوگا۔ جو دن پنڈت یا جوتشی وغیرہ بتاتے اسی دن شادی کی جاتی تھی۔ گو گورو گرنتھ صاحب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان اس قسم کے لگن سگن کے قائل نہ تھے۔ تاہم ان کی بانی سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے کہ ان کے زمانہ میں اس کا رواج ضرور تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے :۔

(۱) لےئیا لگن گنائے ہردے دھن اوماہیا بلرام جیو
پنڈت پاندھے آن پتی بہہ واچائیا بلرام جیو
پتی واچائی من وجی ودھائی جب ساجن سنے گھرائے

ہے گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۴ صفحہ ۷۷۳ وار دو صفحہ ۱۲۲۶

گنی گیانی بہ ہتا پکائیا پھیرے تت دوائے
در پائیا پورکھ اگم اگوچر سد نوتن بال سکھائی [1]

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیاہ شادی کا دن مقرر کرنے سے پہلے لگن کی رسم کے رواج کا ذکر ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ

(۲) بابا لگن گنائے ہنھی ونجا ساہورے بلرام جیو
ساہا حکم رجائے سو نہ ٹلے جو پربھ کرے بلرام جیو [2]

گوروگرنتھ صاحب کے ان دونوں شبدوں میں بیاہ شادی کا دن مقرر کرنے سے پہلے لگن کی رسم کے رواج کا ذکر ہے

یہ درست ہے کہ سکھ گورو صاحبان خصوصاً گورونانک جی اس قسم کے لگن کے قائل نہ تھے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے

ساہا گھنے نہ کرے بیچار ساہے اوپر ایک نکار

جس گور میلے سوئی بدھ جانے	گورمت ہوئے تاں حکم پچھانے
جھوٹھ نہ بول پانڈے سچ کہیئے	ہومیں جائے شبد گھر لہیئے
گن گن جوتک کانڈی کیتی	پڑھے سناوے تت نہ چیتی
سب سس اوپر گور شبد بیچار	ہور کتھنی بدول نہ سگلی چھار [3]

گوروگرنتھ صاحب کے اس شبد میں گورونانک جی نے لگن کی رسم کو فضول قرار دیا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ انسان کو خدا تعالے کے بھروسہ پر ہی شادی بیاہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالے ہر قسم کے لگن سگن سے بالا ہے۔

---

[1] گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۴ ص۷۷۳ اردو ص۱۲۲۱

[2] گوروگرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ ص۷۶۳ اردو ص۱۲۰۴

[3] گوروگرنتھ صاحب راگ رام کلی محلہ ۱ ص۹۰۴ اردو ص۱۴۲۷

رخصتانہ

بیاہ شادی کے ذکر میں رخصتانہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ماں اپنی بچی کو خاوند کے ساتھ رخصت کرتے وقت روتی ہے۔ اور دولہا اور دلہن کا آپس میں پیار رہتا ہے۔ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ خوش ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

مائے تراسی روئے وچھنی   بالی بالے ہیتے لہ

یعنی۔ ماں تو اپنی بچی کو اپنے سے الگ کرتے وقت روتی ہے اور دولہا دلہن کا آپس میں پیار رہتا ہے۔ یعنی دونوں کے دلوں میں اپنی اپنی جگہ خوشی اور محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔

بیاہ شادی کی رسومات ادا کرنیکا عوضانہ

گورو گرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کی رسومات کے بیان میں اس امر کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں پنڈت وغیرہ لوگ جو بیاہ شادی کی رسومات ادا کیا کرتے تھے عوضانہ لئے بغیر ان رسومات کو ادا نہیں کیا کرتے تھے۔ سکھ گورو صاحبان نے اس رسم کو پسند نہیں کیا۔ لیکن تاہم اس سے یہ ضرور پتہ چل جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے پنڈت ان رسومات کی ادائگی کی اجرت ضرور وصول کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:

لے بھاڑے کرے ویاہ   کاڈھ کاگل دسے راہ
سن دیکھو لوکا ایہہ وڈان   من اندھا ناؤ سجان ۲

---

۱ گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ ص ۷۶۳ واردو ص ۱۲۰۵

۲ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۷۱ واردو ص ۳۱۱

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

ستسے سنجم گیئو موڑے اِک دان تدھ کو تھاپے لیئا
سانی پتری جہان کی ساتیری باپت دھان کھادھے تیرا جنم گیا[1]

گورو گرنتھ صاحب کے ان دو شبدوں میں بیاہ شادی کی رسومات ادا کرنے کی اجرت لینا جائز نہیں سمجھا گیا۔ اس سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس زمانہ میں ان رسومات ادا کرنے کی اجرت وصول کی جاتی تھی۔ اور بغیر اجرت وصول کئے ان رسومات کو ادا نہیں کیا جاتا تھا۔

پردے کی رسم

پردے کی رسم بھی سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں رائج تھی۔ گورو گرنتھ صاحب کے بعض شبدوں سے یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ ان دنوں بہو اپنے سسرال کے ہاں جاکر پردہ کیا کرتی تھی۔ اور گھونگھٹ نکالا کرتی تھی۔ اور اسے شرم وحیا کا حصّہ تصور کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

رہیہ رہیہ ری بوہریا جن کاڈھے
انت کی بار لہیگی نہ آڈھے
گھونگھٹ کاڈھ گئی تیرے آگے
ان کی گیل توہے جن لاگے
گھونگھٹ کاڈھے کی ایہہ بڈائی
دن دس پانچ بہو بھلے آہی
گھونگھٹ تیرو تو پرساچے
ہرگن گائے کو دینہ ار ناچے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۳ ص ۴۳۵ و اردو ص ۶۷۱

کہت کبیر بہو تب جیتے
ہرگن گاوت جنم بیتتے[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے واضح ہوتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بہو عموماً اپنے سسرال کے گھر جاکر پردہ کیا کرتی تھی۔ اور اس مقصد کے لئے گھونگھٹ نکالا کرتی تھی۔

عورتوں کے سروں پر مانگ اور سندھور

گورو گرنتھ صاحب سے عورتوں کے رہن سہن کے سلسلہ میں اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں عورتیں سروں کے بال سنوارتے وقت مانگ نکالا کرتی تھیں۔ اور ان میں سندھور بھی لگایا کرتی تھیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

جن سر سوہن پٹیاں مانگی پا لے سندھور[2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس قول سے سکھ گورو صاحبان کے زمانہ کی عورتوں کا سر کے بال سنوارتے وقت سروں پر مانگ نکالنا اور سندھور ڈالنا ثابت ہے۔

بچپن کی شادی

گورو گرنتھ صاحب میں بیاہ شادی کے سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں لوگوں میں چھوٹے بچوں کی شادیاں کرنے کا رواج بھی تھا مگر گورو صاحبان نے بچوں کی شادیوں کو بند نہیں کیا چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں مذکور ہے کہ:۔

بیو کڑے دھن کھری ایانی تس سہجی میں سار نہ جانی[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ۴۸۲ و اردو ۵۴۲، [2] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ و اردو ۶۲۳ [3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۱ ۳۵۷ و اردو ۴۰۵

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ایانی بالی کیا کرے جاں دھن کنت نہ بھاوے

کرن پلاد کرے بہتیرے سا دھن محل نہ پاوے [1]

ان دونوں شبدوں سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ لڑکیوں کی چھوٹی عمر میں بھی شادیاں کر دی جاتی تھیں۔ ایسی شادیوں کو گورو صاحبان نے پسند نہیں کیا۔

اسی طرح ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

دوجی درمت انی بولی | کام کرودھ کی کچی چولی
گھر ور سہج نہ جانے چھوہر | بن پر تیند نہ پائی ہے [2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بھی بچپن کی شادی کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ بچہ شادی کی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتا۔

ساس بہو کا جھگڑا

ساس بہو کا جھگڑا پنجاب کے تمدن کا ایک خاص حصہ بن چکا ہے۔ جب کوئی دلہن شادی کے بعد اپنے سسرال جاتی ہے۔ تو عام طور پر اس کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ آزادی سے زندگی بسر کرے۔ لیکن پنجاب میں یہ عام دستور چلا آرہا ہے۔ کہ اس کی ساس وغیرہ اس بات کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ ساس تو خصوصاً اپنا یہ حق سمجھتی ہے کہ اس کا بیٹا اور بہو دونوں ہی اس کے اشاروں پر چلیں۔ اور کلی طور پر اس کے ماتحت رہیں۔ گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ ساس بہو کے یہ جھگڑے سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۷۲۲ وارد و صفحہ ۱۱۳۶

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۲۲ واردو صفحہ ۱۸۳۹

ساس بری گھر واس نہ دیوے　　　　پریئوں ملن نہ دے بری[1]

یعنی۔ ساس بہت برا کر رہی ہے۔ جو اپنی بہو کو اپنے خاوند کے ساتھ گھر میں نہیں رہنے دیتی۔ اور اسے اپنے خاوند کے پاس جانے سے بھی روکتی ہے اس کا یہ فعل بہت برا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

سس ورائن نانک جیو سسرا وادی　　　　جیٹھو پؤ پؤ لوہے
ہبھے بھس پلیندے وتن　　　　جاں میں سجن توٹھے[2]

یعنی۔ ساس دشمن بن چکی ہے اور سسر بھی جھگڑالو ہے۔ اور جیٹھ طعنے دے رہا ہے۔ لیکن اگر خاوند سے۔ بیوی کے تعلقات خوشگوار ہیں تو سب کے سب راکھ چھان رہے ہیں۔ یعنی ان کی دشمنی کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ عام طور پر سسر اپنی بہوؤں سے پیار بھرا معاملہ کیا کرتے تھے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

ساس کی دکھی سسر کی پیاری۔ جیٹھ کے نام ڈرو ل ری[3]

اس مسئلہ میں گورو گرنتھ صاحب سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی وقت ساس اور بہو کے ان جھگڑوں سے تنگ آ کر اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو جاتا تھا۔ تو اس کی یہ علیحدگی اس کی والدہ اور دوسرے رشتہ داروں کو بہت ناگوار گزرتی تھی جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

سبھ تے پرکینی واکھ　　　　دیر جیٹھانی موئی سنتاپ
گھر کے جھیڑے کی چوکی کان　　　　پر رکھیا کیتی سگھڑ سجان[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ ص۳۵۵ واردو ص۵۴۳ [2] گورو گرنتھ صاحب وار رام کلی شلوک محلہ ۵ ص۹۶۳ واردو ص۱۵۴۲ [3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا کبیر ص۴۸۲ واردو ص۷۵۱ [4] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ ص۳۷۰ اردو ص۵۶۶

یعنی جب خاوند اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو جاتا ہے۔ تو اس کا دیور اور بھائی وغیرہ رشتہ دار اس بات کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح ان کے نزدیک بڑوں کا ادب اور احترام ختم ہو جاتا ہے لیکن عقلمند اور دانا خاوند اس طرح اپنی بیویوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

تعدد ازدواج

گورو گرنتھ صاحب سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں تعدد ازدواج کا بھی رواج تھا۔ اور خود سکھوں کے بعض گوروؤں نے بیک وقت ایک سے زائد عورتوں سے شادیاں کی ہوئی تھیں۔ دوسرے لوگوں میں بھی اس کا رواج تھا اور وہ بھی بیک وقت ایک سے زائد عورتوں سے شادیاں کیا کرتے تھے۔ اور جس شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوتی تھیں۔ وہ اس عورت کو زیادہ پیار کیا کرتا تھا۔ جو زیادہ فرمانبردار اور سلیقہ شعار ہوتی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

میٹھی آگیہ پر کی لاگی ۔۔۔ سوکھن گھر کی کنت تیاگی
پریا سوہاگن سیگار کری ۔۔۔ من میرے کی تپت ہری
بھلو بھیو پریا کہا مانیا ۔۔۔ سوکھ سہج اس گھر کا جانیا
ہوں بندی پریا خدمتگار ۔۔۔ اوہ ابناشی الگم اپار
لے پکھا پریا جھولئو پائے ۔۔۔ بھاگ گئے پنج دوت لاوے
نہ میں کل نہ سو بھاونت ۔۔۔ کیا جانا کیوں بھانی کنت
ہوں انا تھ غریب نمانی ۔۔۔ کنت پکڑ ہم کینی رانی[1]

یعنی جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبردار ہے۔ اس کا خاوند اس کی سوکن کو ترک کر دیتا ہے۔ اور خاوند اپنی فرمانبردار بیوی کو ہار سنگار سے خوش رکھتا ہے۔ اور اس کے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۹۶ وارڈ ۹۲۴

دل کی آگ کو دور کر دیتا ہے۔ یہ سب خاوند کی فرمانبرداری کی برکت ہے کہ خاوند کے ملاپ کی خوشی حاصل ہو رہی ہے (فرمانبردار عورت یہ کہتی ہے) میں اپنے خاوند کی فرمانبردار لونڈی ہوں۔ اور وہ خاوند کے قدموں میں بیٹھ کر پنکھا ہلاتی ہے۔ اور اس طرح اس کو دکھ دینے والے دشمن بھاگ جاتے ہیں (اور وہ یہ بھی کہتی ہے کہ) میں نہ تو اعلیٰ خاندان سے ہوں۔ اور نہ مجھ میں کوئی خوبی ہے۔ اور نہ معلوم کس وجہ سے میں خاوند کو پسند آگئی ہوں۔ میں ایک غریب اور حقیر عورت ہوں اور خاوند نے پکڑ کر مجھے رانی بنا دیا ہے۔

عورتوں کو تعلیم

گورو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو گھریلو زندگی سنوارنے کی تعلیم بھی بہت عمدگی سے دی گئی ہے۔ اور وہ تعلیم ایسی باتوں پر مشتمل ہے کہ اگر ہر ایک عورت اس پر عمل کرے تو تمام گھر جنت نما بن سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم چند ایک شبد پیش کرتے ہیں

(۱) شیریں کلام :-

یہ ایک حقیقت ہے کہ شیریں کلام دلوں میں محبت اور پیار کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں اسے بہت بڑی خوبی بلکہ تمام خوبیوں کا نچوڑ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے :-

مٹھت نیویں نانکا گن چنگیائیاں تت [1]

ایک اور مقام پر شیریں کلام کے نتیجہ میں محبت کا پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے :-

گنڈھ پریتی مٹھے بول [2]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا منہ ۴۷ اردو ص ۳۹۔

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ کی وار شلوک محلہ ا منہ ۱۴۳ اردو ص ۱۹۵

یعنی محبت شیریں کلام سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور جھگڑا برا بھلا کہنے کا لازمی نتیجہ ہے۔ اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ:

مندا کسے نہ آکھ جھگڑا پا ونائ[1]

اس سلسلہ میں نیک عورتوں کا یہ شعار بیان کیا گیا ہے:۔

گور مورکھ سدا سہاگنی پر راکھیا اردھار
مٹھا بولے نو چلے سیجے روے بھتار
سو بھاونت سہاگنی جن گور کا ہیت پیار[2]

یعنی۔ نیک بخت عورت کا یہ شعار ہے کہ اس کے دل میں ہمیشہ اپنے خاوند کی عظمت سمائی رہتی ہے۔ اور وہ عجز و انکساری کے ساتھ ہر ایک سے شیریں کلام کرتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے خاوند کے ساتھ ملکر زندگی بسر کرتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

جائے پوچھو سہاگن تسیں راویا کنی گنی
ہیج سنتوکھ سیگاریاں مٹھا بولنی[3]

یعنی۔ جاؤ سہاگن عورتوں سے دریافت کرو کہ انہوں نے اپنے خاوندوں کے دلوں میں کیونکر گھر کیا ہے۔ ان کی طرف سے جواب یہ ہوگا کہ سلیقہ شعاری کو زینت بنانے سے اور شیریں کلام اختیار کرنے سے۔

اس سلسلہ میں عورتوں کے لئے واضح تعلیم موجود ہے۔

نون سوا اکھر کھون گن جیہاں ییتاں منت۔ ایہہ ترے بھینے ویس کرتاں وس آدی کنت[4]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ وڈہنس محلہ ا ص۵۶۶ وار اردو ص۸۸۸

[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۳ ص۳۱ اردو ص۴۲

[3] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا ص۱۷ وار اردو ص۲۳

[4] گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید جی ص۱۳۸۴ وار اردو ص۲۱۰۲

یعنی اے بہن اگر تو عجز و انکساری اختیار کرے۔ خوبیوں کی مالک ہو۔ اور شیریں کلام ہو۔ جو یہ تین باتیں اختیار کریگی۔ وہ اپنے خاوند کے دل میں محبت کے جذبات پیدا کرلے گی۔

اس سلسلہ میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ کسی سے بھی تلخ بات نہ کی جائے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

نانک پھکا بولئے تن من پھکا ہوئے
پھکو پھکا آکھئے پھکے پھکی سوئے
پھکا درگاہ سٹیئے منہ تھکاں پھے پائے
پھکا مورکھ آکھیئے پاہنا لئے سزائے[۱]

یعنی۔ نانک جی کہتے ہیں کہ کسی سے تلخ بات نہ کی جائے۔ کیونکہ یہ ایک بری عادت ہے اس طرح انسان کا اپنا تن اور من تلخ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی شہرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔ اور دین و دنیا میں بھی رسوائی ہوتی ہے۔

(۲) کھانا پکانا

گورو گرنتھ صاحب میں عورتوں کا شعار کھانا پکانا بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

جیوں پور کھے گھر بھگتی نار ہے　　　　ات لوچے بھگتی پائے
بہہ دس سالنے سوار دی　　　　کھٹ رس مٹھے پائے[۲]

گورو گرنتھ صاحب کے اس مندرجہ بالا شلوک میں ایک فرمانبردار سلیقہ شعار عورت کا کام کھانا پکانا بیان کیا گیا ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳ وار دو صفحہ ۱۳۶۱

[۲] گورو گرنتھ صاحب شلوک محلہ ۲ صفحہ ۱۴۱۳ وار دو صفحہ ۲۲۰۳

(۱۳) - برتنوں کی صفائی

سلیقہ شعار عورتیں گھر کے برتنوں کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں عورتوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے

بھانڈا دھوئے بیس دھوپ دیو ہو
تو دودھے کو جاد ہوئے[1]

یعنی برتن کو اچھی طرح دھو کر دھوپ میں رکھا جائے۔ اس کے بعد اس میں دودھ ڈالا جائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دودھ کے برتن کو صاف کرنے کے بعد اگر دھوپ میں نہ رکھا جائے۔ تو اس کی بو نہیں جاتی۔ اور اس صورت میں تازہ دودھ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے برتن کو دھونے کے بعد دھوپ میں رکھا جاتا ہے۔

اگر کوئی برتن بہت زیادہ گندہ ہو جائے۔ تو وہ محض دھو دینے سے پاک نہیں ہو سکتا۔ اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب کی یہ تعلیم ہے۔

بھانڈا ات ملین دھوتا اچھا نہ ہوئیسی[2]

یعنی اگر کوئی برتن بہت زیادہ گندا ہو جائے۔ تو محض دھو دینے سے پاک نہ ہوگا۔

(۱۴) - کپڑوں کی صفائی

کپڑوں کی صفائی بھی عورتوں کی گھریلو زندگی کا ایک حصہ ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ:

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ صفحہ ۷۲۸ شار ود ص ۱۱۴۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۱ صفحہ ۷۲۹ شار ود ص ۱۱۴۸

بھیئے ہتھ پیر تن دیہہ ۔ پانی دھوتے اترس کھیہہ
موت پلیتی کپڑ ہوئے ۔ دے صابون لئیے اوہ دھوئے[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں گرد آلود ہاتھوں اور پاؤں کو پانی سے صاف کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور گندے کپڑے کو صابن سے صاف کرنے کا اپدیش کیا گیا ہے۔

(۵) - خاوند کی مزاج شناسی

سلیقہ شعار عورت کی یہ سب سے بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کی مزاج شناس ہو۔ اور اس کے مزاج کے مطابق اس سے معاملہ کرے۔ ایسی عورت کی زندگی بہت آرام دہ گزرتی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے:-

درمت جھوٹھی بری بریار ۔ اوگنیاری اوگنیار
کچی مت پھیکا مکھ بولے درمت نام نہ پائی ہے
اوگنہاری کنت نہ بھاوے من کی کھوٹی کھوٹ کماوے
پر کا ساؤ نہ جانے مورکھ بن گور بوجھ نہ پائی ہے
درمت کھوٹی کھوٹ کماوے بگار کرے پر خصم نہ بھاوے
گن ونتی سدا پر راوے ستگور میل ملائی ہے[2]

یعنی - جو عورت خاوند کی مزاج شناس نہیں اور زبان درازی سے کام لیتی ہے اس کی ظاہری زینت خاوند کو خوش نہیں کر سکتی خاوند کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سلیقہ شعاری کی ضرورت ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب جپ جی پوڑی ۲۰ مسلہ ۔ ۔ اردو ص۵
[2] گورو گرنتھ صاحب راگ مارو محلہ ۳ ص۱۰۴۷ ۔ اردو ص۱۶۷۵

(۲) گھیل کروپ کنار کلکھنی — پرکا سہج نہ جانیا
ہر رس رنگ رس بھیں ترنی — درمت دکھ سمانیا[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کی مزاج شناس نہ ہو گی۔ وہ اپنی زندگی آرام سے بسر نہ کر سکے گی کیونکہ یہ ایک بہت بڑا عیب ہے جو اس کی ظاہرہ خوبصورتی کو بھی ڈھانپ لیتا ہے۔

(۶) کشیدہ کاری

عورتوں کا شعار کشیدہ کاری یعنی کپڑوں پر بیل بوٹے بنانا بھی ہے۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں عورتوں کے لئے یہ تعلیم ہے:۔

کڈھ کشیدہ پہرے چولی تاتم جانہو ناری
جے گھر راکھے برا نہ چاکھے ہووے کنت پیاری[2]

یعنی۔ عورت کا شعار کشیدہ کاری بھی ہے۔ اور گھر کے سامان کی حفاظت کرنا بھی اس کے فرائض منصبی میں داخل ہے جو عورت گھر کی ہر چھوٹی بڑی چیز کی حفاظت کرے گی۔ اور کسی بھی چیز کو فضول ضائع نہ ہونے دیگی۔ وہ اپنے خاوند کے دل میں اپنے لئے عزت اور محبت کے جذبات پیدا کرنے کا موجب ہو گی۔

(۷)۔ سادہ زندگی

زندگی کو سادگی سے گزارنا اسے آرام بنانا ہے۔ کیونکہ تکلفات بسا اوقات انسان کا جینا بھی اجیرن بنا دیتے ہیں۔ مصنوعی ٹھاٹھ باٹھ سے انسان حقیقی

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سارنگ محلہ ۱ صہ ۱۱۹۷ و اردو صہ ۱۹۰۸

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ بسنت محلہ ۱ صہ ۱۱۷۱ و اردو صہ ۱۸۹۸

خوشی سے محروم ہو جاتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں سادہ زندگی کو بہت ہی مبارک سمجھا گیا ہے۔ بشرطیکہ انسان کے دل میں اپنے خالق اور مالک کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

بھلی سہاوی چھاپری جاں میں گن گائے
کت ہی کام نہ دھول ہر جت ہر بسرائے
انند غریبی سادھ سنگ جت پربھ چت آئے
جل جاؤ ایہہ بڈپن مایا لپٹائے
پیسن پیس اوڑھ کا مری سکھ من سنتو کھائے
ایسو راج نہ کتنے کاج جت نہ ترپتائے
نگن پھرت رنگ ایک کے اوہ سوبھا پائے
پاٹ پٹمبر برتھیا جت جہہ رچ لوبھائے[1]

یعنی وہ کٹیا جس میں خدا کی حمد کی جاتی ہے اس محل سے بدرجہا بہتر ہے۔ جس میں بسنے والے لوگ خدا تعالےٰ سے غافل ہیں۔ نیک لوگوں کی مجلس اختیار کرنے اور غریبانہ زندگی بسر کرنے سے انسان حقیقی خوشی کو پا لیتا ہے وہ بڑائی فضول اور بے معنی ہے۔ جس سے انسان دنیا سے ہی چمٹا رہے۔ سادہ زندگی بسر کرنے سے ہی اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسا راج لغو ہے۔ جس سے اطمینان نصیب نہ ہو۔ موٹا کپڑا پہننا ریشمی اور باریک کپڑوں سے بہتر ہے جبکہ انسان کو اطمینان حاصل ہو۔

(۸) خاوند کی فرمانبرداری

سلیقہ شعار اور سمجھدار عورتیں اپنے خاوند کی فرمانبرداری کو ہمیشہ مدنظر رکھتی ہیں اس طریق سے وہ خود بھی آرام سے رہتی ہیں۔ اور اپنے تمام خاندان کے لئے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ سوہی محلہ ۵ صفحہ ۷۴۵ اردو صفحہ ۱۱۷۲

بھی راحت کا موجب بنتی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ

بھرتا کہے سو مانئے ایہہ سیگار بنائے ری
دوجا بھاؤ وسار یئے ایہہ تبولا کھائے ری[1]

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ

جائے پوچھو سہاگنی واہے کنی باتیں شہہ پائیے
جو کچھ کرے سو بھلا کر مانیئے حکمت حکم چکائیے
جاکے پریم پدارتھ پائیے تو چرنی چت لائیے
شہہ کہے تن منو دیجے ایسا پرمل لائیے
یو کہے سہاگن بھینے انی باتیں شہہ پائیے[2]

گورو گرنتھ صاحب کے ان شبدوں میں عورت کو اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی تلقین کی گئی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر فرمانبردار عورت کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:۔

بتیہ سلکھنی سچ سنتت پوت آگیا کاری سگھڑ سروپ
اچھ پورے من کنت سوامی بگل سنتوکھی دیر جٹھانی
سب پردارے ماہیں سریشٹ متی دیوی دیور جیٹھ
دھن سو گرہ جت پرگٹی آئے جن نانک سکھے سکھ وہائے[3]

یعنی جس میں ۳۲ خوبیاں پائی جائیں۔ اور اعلیٰ نسل کی ماں ہو اور فرمانبردار سلیقہ شعار ہو۔ وہ اپنے تمام خاندان میں قابل عزت سمجھی جاتی ہے۔ اور وہ

---

[1] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۲ اردو صفحہ ۶۱۳

[2] گورو گرنتھ صاحب راگ تلنگ محلہ ۱ صفحہ ۷۲۲ اردو صفحہ ۱۱۳۶

[3] گورو گرنتھ صاحب راگ آسا محلہ ۵ صفحہ ۳۷۱ اردو صفحہ ۵۶۷

اپنے دیور اور جیٹھ کو بھی تعلیم دیتی ہے۔ ایسی عورت سے گھر جنت کا نظارہ بن بن جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر سہاگن کی یہ تعریف کی گئی ہے:۔

تن من دھن گرہ سونپ سری ر
سوئی سہاگن کہے کبیر[1]

یعنی۔ جو عورت اپنا تن من اور دھن اپنے خاوند کو سونپ دے۔ وہی حقیقی معنوں میں سہاگن ہے۔

(۶)۔ نافرمان عورتیں

جو عورتیں اپنے خاوندوں کی نافرمانی کو اپنا شیوہ بناتی ہیں۔ ان کے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

دیس کرے کروپ کلکھنی من کھوٹے کوڑیار
پر کے بھانے نہ چلے حکم کرے گاوار[2]

یعنی۔ جو عورت اپنے خاوند کی فرمانبردار نہیں ہے بلکہ خاوند پر اپنا حکم چلانا چاہتی ہے۔ اس کے دل میں کھوٹ ہے۔ وہ جھوٹی ہے اور بے وقوف ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

پر کا حکم نہ جانئی بھائی سا کلکھنی کنار
من ہٹھ کار کماوتی بھائی ون ناوے کوڑیار[3]

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی کبیر ص۳۲۸ و اردو ص۹۸۴
[2] گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۳ ص۸۹ و اردو ص۱۱۳
[3] گورو گرنتھ صاحب راگ سورٹھ محلہ ۳ ص۶۳۹ و اردو ص۱۰۰۲

یعنی۔ جو عورت خاوند کی فرمانبردار نہیں وہ ذلیل ہے۔ وہ محبت سے خالی
ہے اور محض ضد سے اپنا وقت گزارنا چاہتی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

راکھو اپنی سرن پربھ موہ کرپا دھارے
سیوا کچھ نہ جانوں نیچ مورکھ رے
مان کرو تدھ اوپرے میرے پریتم پیارے
ہم اپرادھی سدا بھولتے تم بخشنہارے
ہم اوگن کریہہ اسکھ نیت تم نرگن داتارے
داسی سنگت پربھو تیاگ ایہہ کرم ہمارے
تم دیو سب کچھ دیا دھار ہم اکرت گھنارے
لاگ پرے تیرے دان سیوں نہ چت خصمارے
تجھ تے باہر کچھ ناہیں بھو کاٹن ہارے
کہہ نانک سرن دیال گور لیہو مگدھ ادھارے

یعنی۔ اے مولا اپنے فضل سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھیو۔ ہم بے وقوف ہیں
اور سیوا کی قدر و قیمت نہیں جانتے۔ اے پیارے مولا ہم تجھ پر ہی مان کرتے ہیں۔
ہم گنہگار ہمیشہ غلطیاں کرتے ہیں۔ اور تو بخشنہار ہے۔ ہم روزانہ لاکھوں گناہ کرتے
ہیں۔ اور تو معاف کرتا ہے۔ ہم تجھے چھوڑ کر ان چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جو تو نے
ہماری خدمت پر لگائی ہیں۔ یہ ہمارے اعمال ہیں۔ تو ہم ایسے احسان فراموشوں کو
سب کچھ دے رہا ہے۔ ہم تیری بخشی ہوئی چیزوں سے الجھ گئے ہیں۔ اور تجھے
بھول گئے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے۔ تجھ سے باہر کچھ بھی نہیں ہے۔ اور تو ہی ہمارے
جسم کے خوف کو دور کرنے والا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ اے رحیم و کریم مولا۔ ہم

سلہ گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ اردو ص ۱۰۲۲

گورو کی پناہ میں آ گئے ہیں اور ہم ایسے بے وقوفوں کو اب کنارے لگا دو۔

(۱۰)۔ خاوند کے ساتھ دھوکہ

گورو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو جو تعلیم دی گئی ہے۔ ان میں ایک بات یہ بھی مذکور ہے کہ عورت کسی وقت بھی اپنے خاوند کو کسی قسم کا دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

دھوہ دُھلی خصم نال، لب موہ وگوتے
کرتب کرن بھلیریاں مد مایا سوتے
....
کیتا پائیں اپنا دکھ سیتی جوتے[۱]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں عورتوں کو اس امر کی تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کو دھوکہ دینے کی کبھی کوشش نہ کریں۔ ورنہ انھیں دکھ اٹھانا پڑے گا۔ ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

پر دھن بھاوے تا پر بھاوے ناری جیوٗ
سنگ پریتم راتی گھر کے تبد وچاری جیوٗ
....
پر گھر سوہے نار جے پر بھاوے جیوٗ
جھوٹھے دین پوے کام نہ آوے جیوٗ
جھوٹھ الاوے کام نہ آوے نہ پر نیکھے نینی
او گنیاری کنت وساری جھوٹی دوھن رینی[۲]

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب وار گوڑی محلہ ۴ صـ۳۲۱ اردو صـ۵۸۶

[۲] گورو گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ صـ۶۸۹ اردو صـ۱۰۵۲

یعنی اگر عورت کے دل میں خاوند کے لیے حقیقی محبت ہو تو ایسی عورت کو خاوند بھی محبت سے رکھا کرتے ہیں۔ جو عورت جھوٹی باتوں سے خاوند کو بہلانا چاہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوگی۔ بلکہ ایسی عورتوں کو خاوند دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔

(۱۱) - عصمت کی حفاظت

گورو گرنتھ صاحب میں عورت کو اپنی عصمت کی حفاظت کرنے کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کریں گی ان کی نہ تو میکے گھر میں کوئی عزت ہوگی۔ اور نہ وہ اپنے سسرال کے گھر میں ہی اپنے لئے کوئی عزت کا مقام پیدا کر سکیں گی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ساگن ونتی ساوڈ بھاگن — پتر ونتی سیلونت سوہاگن

روپ ونت سا سگھر ڈچکھن جو دھن کنت پیاری جیو

آچار ونت ساہی پردھانے — سبھ سنگار بنے تس گیانے

سا کلونتی سا سبھرائی جو پر کے رنگ سواری جیو

مہما تس کی کہن نہ جائے — جو پر میل لئی انگ لائے

تھر سوہاگ ور اگم اگوچر جن نانک پریم ساد ھاری جیو [۱]

یعنی وہ عورت خوبیوں کی مالک، نیک بخت، صاحب اولاد، باعصمت خوبصورت۔ نیک سیرت اور عقلمند ہے جو اپنے خاوند کے دل میں گھر کر لیتی ہے اور جو باعصمت ہو وہی پردھان ہوتی ہے۔ اور گیان کو وہ اپنی زینت بناتی ہے وہی معزز اور خاندانی سمجھی جاتی ہے۔ جو خاوند کی محبت کو جیت لے۔ اس کی تعریف بیان نہیں کی جا سکتی ہے وہی حقیقی معنوں میں سہاگن کہلانے کی مستحق ہے۔

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ محلہ ۵ صفحہ ۹۷ و اردو صفحہ ۱۲۴

جو عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کرتیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں ان کی بہت مذمت کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ

کامی کام نہ آوئی کھوٹی اوگن یار

نہ سکھ پیئے ساہرے جھوٹھ جلی وکار[1]

یعنی۔ جو عورت اپنی عصمت کی حفاظت نہیں کرتی۔ اسے نہ تو اپنے میکے گھر میں کوئی آرام ملتا ہے۔ اور نہ اپنے سسرال کے گھر میں ہی وہ سکھ حاصل کر سکتی ہے اور وہ بدکاری کی آگ میں جلتی رہتی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:

من مکھ میلی کامنی کلکھنی کنار

پر چھوڈیا گھر اپنا پر پرکھے نال پیار

ترشنا کدے نہ چوکئی جلدی کرے پکار

نانک بن ناویں کرو پ کسوہنی پر ہر چھوڈی بھتار[2]

ایک اور جگہ لکھا ہے:

سو ہے دیس دوہاگنی پر پر راون جائے

پر چھوڈے گھر اپنے موہی دوجے بھائے

مٹھا کرکے کھائیا بہہ سادہوں ودھیا روگ

سدھ بھتار ہر چھوڈیا پھر لگا جائے وجوگ[3]

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس شبد کی یوں تشریح کی گئی ہے:۔

"سرخ رنگ سکھ پریسہ کی موجودگی میں وہ عورت رنڈی ہے جو

---

[1] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا ص ۵۶ وار اردو ص ۴۲

[2] گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۳ ص ۸۹ وار اردو ص ۱۱۳

[3] گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ۳ ص ۷۸۵ وار اردو ص ۱۲۴۱

غیر مردوں کے پاس جاتی ہے۔ سرخ رنگ کا لباس شادی شدہ عورت کی نشانی ہے۔ اگر وہ غیر مردوں کے پاس جاتی ہے۔ تو وہ بدکاری عورت ہے"۔ [1]

گورو گرنتھ صاحب میں باعصمت عورتوں کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کے سوا کسی دوسرے شخص کو مرد ہی نہیں سمجھتی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:

نار ی اندر سوہنی مستک منی پیار ......
بن پر پورکھ نہ جانئی ساچے گور کے ہیت پیار [2]

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد کے بارے میں ایک سکھ دوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:

"خاوند کے بغیر باقی تمام مردوں کو ہیچ تصور کرتی ہے"۔ [3]

پنر دواہ (دوسری شادی)

بعض مذاہب میں ایک بیوی یا خاوند کے مرنے پر ان کا کسی دوسری عورت یا مرد سے شادی کرنا جائز نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن سکھ دوانوں کے نزدیک گورو گرنتھ صاحب میں ایسی شادیاں جائز قرار دی گئی ہیں۔ اور ہر ایک مرد اور عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ پہلی بیوی یا خاوند کے مرنے پر دوسری شادی کرنے کے مجاز ہیں۔ اور جہاں تک خود سکھ گورو صاحبان کی اپنی زندگیوں کا تعلق ہے ان کا مسلک یہی رہا ہے۔

---

[1] شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۷۸۵
[2] گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۵۲ و ص ۶۶
[3] گورمت پربھاکر ص ۱۰۱

گورو گرنتھ صاحب میں اس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

بھنڈ موآ بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہووے بندھان[1]

گورو گرنتھ صاحب کے اس قول میں ایک بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اس شلوک میں اشارہ ہے کہ بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کرنا جائز ہے"[2]

ایک اور سکھ ودوان نے یہ لکھا ہے کہ:۔

"اگر کسی مرد کی بیوی فوت ہو جائے تو عمر اور اولاد کے پیش نظر دوسری شادی ہو سکتی ہے۔"

گورو اک ہے:۔ بھنڈ موآ بھنڈ بھالیئے[3]

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور شبد سے بھی ایک عورت کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کر لینا واضح ہے جیسا کہ مرقوم ہے:۔

بھلی سری موئی میری پہلی بری
جگ جگ جیوو میری اب کی دھری[4]

گورو صاحب کے اس شبد کے معنی شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کئے گئے ہیں کہ:۔

"اچھا ہوا کہ میری پہلی شادی شدہ بیوی مر گئی ہے۔ خدا کرے کہ میری

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳ وار اردو صفحہ ۷۳۵

[2] گورمت پربھاکر صفحہ ۹۹

[3] سکھ قانون صفحہ ۲۶۲ [4] گورو گرنتھ صاحب آسا کبیر صفحہ ۴۸۳ و اردو صفحہ ۷۵۴

موجودہ شادی شدہ بیوی تادیر سلامت رہے" ؎

الغرض گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے بھی ایک بیوی کے مرنے پر دوسری عورت سے شادی کا جواز پایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں عورتوں کو جو تعلیم دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ

بھول تن بدھوا پر کو دیئی

کام دام چیت پردس سیئی

بن پر تریت نہ بھول ہوئی ؎

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں بیوہ عورت کو بدچلن اور بدکاریوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے دوسری شادی کرنے کا ایدیش کیا گیا ہے جو "بن پر تریت نہ بھول ہوئی" سے صاف ظاہر ہے۔ یعنی ایک بیوہ کے لئے امن اور شانتی کی صورت یہی ہے۔ کہ وہ کسی مناسب مرد سے باقاعدہ شادی کرلے۔ ورنہ اس کی زندگی بہت تلخ ہو جائے گی۔ ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا شبد کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے کہ

"حالات اور ضرورت کے پیش نظر بیوہ عورتوں کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہایت ضروری ہے۔ سکھ مذہب کے رسمے رواج کے مطابق جبراً بیوہ عورتوں کو شادی کرنے سے روکنا ایک بہت برا فعل ہے جس کا سکھ مذہب سے کوئی تعلق نہیں" ؎

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے:-

استری روپ چیری کی بنائیں۔ سوبھ نہیں بن بھرتا رے ؎

؎ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۲۰۳ ؎ گورو گرنتھ صاحب راگ گوڑی محلہ ۱ ص۲۲۶ و اردو ص۲۲۹ ؎ سکھ قانون ص۲۶۳

؎ گورو گرنتھ صاحب راگ بلاول محلہ ۵ ص۱۲۶۸ و اردو ص۲۰۲

یعنی نیک عورت کی زینت اس کا خاوند ہے اور اسے کسی حالت میں بھی اور کسی وقت بھی بغیر خاوند کے رہنا مناسب نہیں۔
گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد سے بھی بیوہ عورتوں کو دوبارہ شادی کرنے کی راہنمائی ملتی ہے۔

اہلی زندگی کے بارہ میں تعلیم

اس حقیقت سے کسی بھی سمجھدار کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اہلی زندگی کو بہتر اور آرام دہ بنانے کا دارومدار عورت اور مرد کے محبت بھرے میل جول پر ہے جن گھروں میں میاں بیوی محبت سے رہتے ہیں۔ وہ گھر جنت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور جن گھروں میں عورت اور مرد میں جھگڑا فساد برپا رہتا ہے۔ وہ گھر اس دنیا میں ہی ایک دوزخ کا روپ دھارن کر جاتے ہیں۔
گورو گرنتھ صاحب میں اہلی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لئے عورت اور مرد دونوں کو ہی نہایت عمدہ تعلیم بہت مختصر الفاظ میں دی گئی ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

دھن پر ایہہ نہ آکھیئے بہن اکٹھے ہوئے
ایک جوت دوئے مورتی دھن پر کہیئے سوئے[1]

یعنی۔ میاں بیوی کا شعار صرف یہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے رہ کر زندگی بسر کریں۔ بلکہ ان کا اصل شعار یہ بھی ہے کہ وہ ایک جوت ہو کر زندگی بسر کریں خواہ ان کی شکل و صورت الگ الگ ہو۔ یعنی ان کی زندگی من توشدم تو من شدی کی حقیقی مصداق ہونی ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان کی زندگی آرام دہ نہیں ہو سکتی۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب وار سوہی شلوک محلہ ۳ صفحہ ۷۸۸ د اردو صفحہ ۱۲۴۷

اس سلسلہ میں عورت کو یہ تعلیم دی گئی ہے:۔

سِل سنجم پریا آ.گیا ہانے
تس ناری کو دکھ نہ جانے[1]

"یعنی جو عورت انکساری کے ساتھ اپنے خاوند کی فرمانبرداری اختیار کرتی ہے۔ اسے نہ صرف اس دنیا کی زندگی میں ہی سُکھ نصیب ہوتا ہے۔ بلکہ وہ مرنے کے بعد بھی آرام سے ہی رہتی ہے۔

گویا خاوند کے ساتھ عجز و انکساری سے پیش آنے اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرنے سے عورت کی دین و دنیا سنور جاتی ہے۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۱۸۵ واردو صفحہ ۲۶۲